تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو
و
طبقات الاصفیاء



تکملہ ابراہیم بن ادھم، شفیق بلخی، حاتم اصم، ابن المبارک، ابن وہب،
بشر حافی، معروف کرخی اور وکیع بن الجراح رحمہم اللہ وغیرہ کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دار السلام آزاد کشمیر

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دیباچہ

الحمدللہ و کفی سلام و علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! حلیۃ الاولیاء کی جلد ۸ کا ترجمہ قارئین کے زیر نظر ہے۔ یوں دوران ترجمہ مترجم کو اپنے خیال کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لئے چند گزارشات عرض کیے دیتا ہوں۔

اولیاء کرام کے حالات اور ان کے اقوال امت کے لئے وہ عظیم سرمایہ ہیں جس سے شاید باید ہی کوئی کنارہ کش ہو۔ وہ الگ بات ہے کہ ان کا طرز زندگی آج مفقود نظر آتا ہے لیکن زمرہ مومنین و مسلمین میں بہر حال ضرورت پیش آتی ہے۔ ان اولیاء کرام کا مزاج ان کا طرز زندگی، ان کا زہد، ان کے رہن سہن کا طور طریقہ ان کا معیار زندگی علیحدہ ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

خصوصاً جو چیز میں نے دوران ترجمہ پائی وہ یہ کہ ان حضرات کے نزدیک زہد فی الدنیا، تقوی، مخلوق سے علیحدگی اور خاموشی جیسی صفات فرض و واجب کے درجے میں ہوتی تھیں۔ گویا ان کے نزدیک عدم زہد یا کلام گوئی زنا اور جھوٹ کے مترادف تھا۔ جھوٹ، زنا، غیبت اور دیگر کبائر تو ان کے ہاں کفر سے بالاتر سمجھے جاتے تھے۔

آج ہر آدمی دوسرے کی اصلاح میں لگا ہوا ہے اور اپنی اصلاح کا کوئی نہیں سوچ پاتا۔ برناڈ شا نے کیا خوب کہا تھا ''اپنے آپ کو سیدھا کر لو سمجھ لو کہ دنیا میں ایک بد بخت کم ہو گیا''

ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اولیاء کرام کی محبت اور الفت اور ان جیسا تقوی، وطہارت اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

محمد یوسف تنولی ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۹ جنوری ۲۰۰۵ء

بقیہ حالات ابراہیم بن ادھمؒ

۱۱۱۶۲- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق، عبدان بن احمد، اسحٰق بن ضیف، ابوحفص عمر بن حفص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحفص کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں اور میرے والد صاحب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر پر روانہ ہوگئے (میں اس وقت کمسن لڑکا تھا) ہم منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھے کہ اچانک میرے والد کہنے لگے..... اے ابواسحٰق میں چاہتا ہوں کہ آج رات کسی جنگلی گائے کے گوشت کا کباب بنا کر کھاؤں (یہ سخت سردی کی ایک ٹھنڈی رات تھی) ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سن کر چپ سادھ لی اور ہم برابر چلتے رہے۔ اسی دوران ہم نے اپنے سفر کا رخ دیہاتیوں اور ان کے خیموں کی طرف کر دیا۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اگر ہم ان لوگوں کے پاس رات بسر کریں تو بہتر ہوگا چونکہ میں جانتا ہوں کہ سردی سے تمھارا برحال ہو رہا ہے چنانچہ ہم نے ان کی رائے پر اتفاق کیا اور بستی والوں کے ایک خیمے کے پاس کھڑے ہو کر ہم نے آواز لگائی اے لوگو! کیا یہاں کوئی پناہ گاہ ہے جس میں ہم رات بسر کر سکیں، بستی والے کہنے لگے..... جی ہاں یہ سامنے خالی جگہ ہے اس میں رات بسر کر لو ہم نے اس جگہ کا معائنہ کیا معلوم ہوا کہ بستی والوں نے مہمانوں کے لئے ایک خیمہ اجتماعی طور پر گاڑ رکھا ہے اور بستی والوں کے سامنے شعلہ زن آگ بھڑک رہی تھی اتنے میں بستی والے ہمارے پاس لکڑیاں اور انگارے لے کر آگئے۔ میرے والد آگ پر یکے بعد دیگرے لکڑیاں ڈالنے لگے اور ہم آگ تاپنے لگے، اچانک ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا پہاڑی بکرا بستی کے سامنے میدان میں جا کھڑا ہوا جسے بستی والوں نے پکڑا تھا لیکن ان سے چھوٹ کر نکل بھاگا تھا، بستی والے دوبارہ اس کی طرف بڑھے اور زخمی بکرے کو پکڑ کر ذبح کیا اور اس کے گوشت کے تکے بنائے، ہم انھیں دیکھتے جا رہے تھے بستی والے ایک دوسرے سے کہنے لگے..... اپنے مہمانوں کا بھی خیال رکھو، چنانچہ بستی والوں نے ہمارے پاس گوشت سے بھری ہوئی ایک بڑی ہنڈیا بھیجی، ابراہیم رحمہ اللہ میرے والد سے فرمانے لگے..... کیا تمہارے پاس چھری ہے؟ گوشت کاٹو اور آگ پر ڈال کر کھاتے جاؤ جس طرح کہ تمہارے اندر گوشت کا شوق پیدا ہوا تھا۔

۱۱۱۶۳- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابونصر کہتے ہیں، ابراہیم ادھم رحمہ اللہ بلوط کے درخت کا تازہ پھل چنا کرتے تھے۔

۱۱۱۶۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، وبرۃ غسانی، عدوی صیاد کہتے ہیں، میں نے یزید بن قیس کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ افطار کے وقت دریا کے کنارے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے قسما قسم کے کھانوں سے سجا ہوا ایک دستر خوان رکھا ہوا ہے۔ انھیں معلوم نہیں تھا کہ اس دستر خوان کو کون رکھ گیا، پھر میں نے انھیں دیکھا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر واپس پلٹ گئے اور پہاڑی میں داخل ہو گئے اور ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔

۱۱۱۶۵- ابومحمد بن حیان، ابوعباس ھروی، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اگر کوئی مومن بندہ اس پہاڑ کو پھسلنے کا حکم دے تو لامحالہ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل پڑے، اتنے میں پہاڑ ابوقبیس ہلنے لگا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے اے پہاڑ سکون پکڑ میں نے تجھے تو پھسلنے کا نہیں کہا، چنانچہ پہاڑ سکون میں آگیا۔

۱۱۱۶۶- ابوفضل، نضر بن ابونصر طوسی، علی بن محمد مصری، یوسف بن موسیٰ، مروزی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سندی اپنے شاگردوں کو حدیثیں سناتے ہوئے کہہ رہے تھے، اگر کوئی اللہ کا ولی کسی پہاڑ سے پھسلنے کا کہے تو وہ پہاڑ لازمی پھسل پڑے،

اچانک جس پہاڑ پر وہ کھڑے تھے ہلنے لگا، انھوں نے فوراً اپنا پاؤں اٹھا کر پہاڑ پر مارا اور فرمایا۔ اے پہاڑ سکون میں آ جا! میں نے تو صرف اپنے شاگردوں کے لئے تیری مثال بیان کی ہے۔

۱۱۱۶۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عبدالصمد بن فضل، مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ مومن کی کرامت اللہ کے ہاں کہاں تک پہنچتی ہے؟ جواب دیا۔ مومن اپنی کرامت سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہاں تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر وہ کسی پہاڑ کو ہلنے کا حکم دے تو وہ ہل پڑے۔ اتنے میں جس پہاڑ پر ابراہیم بن ادھم کھڑے تھے وہ ہلنے لگا فرمایا...... اے پہاڑ میں نے تجھے تو ہلنے کا نہیں کہا۔

۱۱۱۶۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، عبدالرحمٰن بن جارود بغدادی، خلف بن تمیم کہتے تھے، ہم ایک مرتبہ ایک سفر میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ہمسفر تھے، اسی دوران کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے، شیر ہمارے رستے میں کھڑا ہو گیا ہے اور ہمیں آگے نہیں جانے دیتا، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے شیر کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم ملا ہے تو کر گزر اور اگر تجھے ہمارے بارے میں کچھ حکم نہیں دیا گیا تو ہمارے رستے سے ہٹ جا۔ خلف بن تمیم کہتے ہیں شیر رستے سے ہٹ گیا اور لوگ آگے چل پڑے، ابراہیم رحمہ اللہ ہم سے کہنے لگے۔ اگر تم میں سے کوئی آدمی صبح وشام یہ دعا پڑھ لے تو اسے کسی مصیبت سے سابقہ نہیں پڑے گا وہ دعا مندرجہ ذیل ہے

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام

واحفظنا بر کنک الذی لایرام وارحمنا

بقدرتک علیناولاتھلکناوانت الرجاء

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگہداشت فرما اور اپنی اس قوت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما جسکے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم کر اور ہمیں ہلاک نہ کر یوچونکہ ہماری تمام تر امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔

پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمانے لگے یہ دعا اپنے نفقہ (اخراجات) اور کپڑوں پر پڑھ کر پھونک لیتا ہوں، میں ان میں سے کچھ گم نہیں پاتا۔

۱۱۱۶۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین احمد بن ابراہیم دورقی، خلف بن تمیم، عبدالجبار بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے رستے میں ایک درندے کے آجانے کی شکایت کی گئی، فرمایا مجھے وہ درندہ دکھلاؤ، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ نے درندے کو جب دیکھا تو اسے مخاطب کر کے فرمایا...... اے درندے! اگر تجھے کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو کر گزر ورنہ واپس چلا جا۔ چنانچہ درندہ دم ہلاتا ہوا چل پڑا، عبدالجبار بن کثیر کہتے ہیں ہم نے درندے کی سمجھداری پر تعجب کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ یہ دعا پڑھ لو۔

اللھم احرسنابعینک التی لا تنام واللھم واکنفنا بکنفک الذی لایرام وارحمنا بقدرتک علینا ولا تھلکناوانت الرجاء۔

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما اور اپنے ایسے حفظ وامان سے ہماری حفاظت فرما جس کے مقابلے کا قصد نہیں کیا جاسکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ ہماری امیدیں تجھی سے وابستہ ہیں۔ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں پچاس سے زیادہ سالوں سے سفر کرتا چلا آرہا ہوں اور یہ دعا باقاعدگی سے پڑھتا ہوں مجھے کبھی کسی چور سے سابقہ نہیں پڑا اور میں نے اپنے سفر میں صرف بھلائی دیکھی ہے۔

۱۱۱۷۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوسعید خطابی، عبداللہ بن بشر، محمد بن کثیر، خلف بن تمیم، عبدالجبار کے سلسلہ

سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ کہا گیا کہ یہ درندہ ہمارے سامنے آ گیا ہے۔۔۔۔(پھر راوی نے مذکور بالا کے حدیث ذکر کی)

۱۱۱۷۱- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ وابومحمد بن حیان ومحمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبید بن جناد، عطاء بن مسلم کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک مرید کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم پہاڑ کی طرف نکل گئے۔ وہاں کے لوگوں نے ہمیں لکڑیاں کاٹنے کی مزدوری پر رکھ لیا، اچانک ایک درندہ ادھر آ نکلا جس سے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔ میں ابراہیم کے قریب گیا اور انھیں لوگوں کی پریشانی سے آگاہ کیا، پوچھا کیا ہوا انھیں، میں نے جواب دیا...... آپ کی پیٹھ پیچھے درندہ کھڑا ہے جس نے لوگوں کو حراساں کر دیا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ درندے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے، اے خبیث واپس چلا جا، پھر فرمایا، جب تم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے ہو تو یہ دعا کیوں نہیں پڑھ لیتے؟۔

اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لا یرام وارحمنا بقدرک علینا ولا تھلکنا وانت ثقتنا ورجاؤنا ۔

اے اللہ! اپنی نہ سونے والی آنکھ سے ہماری نگرانی فرما، اپنے ایسے حفظ واماں سے ہماری حفاظت فرما جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا اور اپنی قدرت سے ہمارے اوپر رحم فرما اور ہمیں ہلاک نہ کر دینا چونکہ تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور تجھی پہ ہم آس لگائے بیٹھے ہیں۔

۱۱۱۷۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، عباس بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلف بن تمیم رحمہ اللہ کہتے تھے، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سمندری سفر کیا اچانک تیز آندھی چلنے لگی، ابراہیم رحمہ اللہ چادر لپیٹے چپ چاپ بیٹھے رہے، کشتی میں بیٹھے تمام لوگوں کی نظریں ابراہیم رحمہ اللہ پر جم گئیں، بالآخر ایک آدمی جرأت کر کے کہنے لگا، جناب! آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور آپ چادر لپیٹے آرام سے سو رہے ہیں؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے چادر سے سر نکالا اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگے! اے اللہ! اب تک تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اور اب ہمیں اپنا عفو ودرگزر بھی دکھلا دے۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے ہی سمندر میں سکون آ گیا اور تیل کی مانند ہو گیا۔

۱۱۱۷۳-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ، یحییٰ بن عثمان، بقیۃ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم معیوف کے ہمراہ سمندر میں محو سفر تھے کہ اچانک تیز آندھی چل پڑی جس سے سمندر میں طوفان آ گیا اور کشتیاں لڑکھڑانے لگیں، یہ کیفیت دیکھ کر لوگ رو پڑے، معیوف سے کسی نے کہا، یہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ طوفان تھم جائے، (ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کشتی کے ایک کونے میں چادر لپیٹے بے غم سو رہے تھے) چنانچہ معیوف ان کے قریب ہوئے اور ان سے کہا...... اے ابواسحٰق! کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ لوگ کس طوفان میں جکڑے ہوئے ہیں؟ انھوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے، اے اللہ! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت بھی دکھا دے، چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کشتیاں حالت سکون پر آ گئیں۔

۱۱۱۷۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے تھے، میں ایک مرتبہ ابورجاء ھروی کے پاس مسجد میں تھا، اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور پھر چلا گیا، ابورجاء رحمہ اللہ نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ یہ آدمی ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی ہمراہی میں جہاد میں شرکت کے لئے براستہ سمندر سفر کر رہا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا لوگ غرق ہونا ہی چاہتے تھے کہ اچانک ایک غیبی آواز سنی "تم ڈر رہے ہو حالانکہ تمھارے درمیان ابراہیم بن ادھم موجود ہیں"؟

۱۱۱۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن سلیمان، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ جب جہاد میں نکلتے تو اپنے رفقاء پر خدمت اور اذان کی شرط لگا لیتے، ایک دن ان کے رفقاء ان کے پاس آئے اور کہنے لگے

......اے ابواسحق ہم نے جہاد کا پختہ ارادہ کرلیا ہے، اگر ہم آپ کو اپنے سامان میں سے کچھ کھاتے ہوئے دیکھتے تو بخدا ہم خوش ہوتے، فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے کرے گا، پھر کہنے لگے اس پر فلاں کو کوئی خوف نہ ہو، پھر ابراہیم رحمہ اللہ فوراً سجدے میں گر پڑے اپنی حاجت طلب کی اور اپنے آقا کو چھوڑ دیا، سو میں بندوں کے سامنے سوال کرنے کے بعد اپنے آقا کی طرف رجوع کرتا ہوں، میرا آقا نہیں کہتا کہ میں حق پر تھا کہ تو مجھ سے طلب کرتا نہ کہ میرے غیر سے، پھر ابراہیم رحمہ اللہ ساحل کی طرف نکل گئے وضو کیا، نماز پڑھی پھر قبلہ رو ہوکر بیٹھ گئے اور کہنے لگے......اے اللہ! جو بات میرے دل میں آئی اسے تو بہ خوبی جانتا ہے، یہ میری خطا اور جہالت ہے، اگر اس پر تو میرا محاسبہ کرے میں اس کا اہل ہوں اور اگر تو مجھے معاف کردے تو اس کا اہل ہے، تو میری حاجت سے واقف ہے میری حاجت پوری فرما، انکے دل میں دائیں طرف دیکھنے کا خیال پیدا ہوا، اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس چار سو کے لگ بھگ دینار رکھے ہوئے ہیں، انھوں نے صرف ایک دینار لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس لوٹ آئے، چنانچہ ان کے ساتھی انھیں تعجب سے دیکھنے لگے اور بار بار ان کی حالت کے بارے میں ان سے سوال کرنے لگے، ایک عرصہ تک انھوں نے ساتھیوں سے اپنی حالت چھپائے رکھی، پھر انھیں واقعہ سے آگاہ کیا، ساتھی کہنے لگے (اگر آپ اس رقم کو جہادی قوت میں صرف کردیتے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ فرمایا تم گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میں صرف اتنی ہی رقم نکالتا جس پر میرا ضمیر راضی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ایسا کرسکتا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے میری چاہت سے زیادہ دولت میرے امتحان کے لئے نکال ظاہر کی، بخدا! اگر اللہ تعالیٰ دس ہزار دینار میرے سامنے رکھتا اس سے میں اتنا ہی لیتا جتنے پر میرا ضمیر راضی ہوتا۔

۱۱۱۷۶- ابومحمد بن حیان ومحمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، اسحق بن فدیک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے والد کہتے تھے، میں اور ابراہیم بن ادھم براستہ سمندر جہاد میں شرکت کے لئے نکل گئے، رستے میں ایک جگہ ہم نے شور وغل سنا، اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم بن صالح بازوں اور شاہینوں کے ذریعے شکار کی طلب میں نکلا ہوا ہے اور اس کے ساتھ اسکی لونڈیاں بالوں کو لٹکائے ہوئے نیم عریاں حالت میں بھی تھیں، جب میں نے ان کی طرف دیکھا ابراہیم بن ادھم فرمانے لگے! اے فدیک رک جا، ان عورتوں کی طرف مت دیکھو یہ گندگی کی مانند ہیں جو بوڑھی ہوجائیں گی، جو پاخانہ پیشاب کرتی ہیں اور انھیں حیض بھی آتا ہے، تم ان دوشیزاؤں کے لئے عمل کرو جو کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی اور انھیں پیشاب بھی نہیں آتا جو محبت والیاں اور ہم عمر ہوں گی ہم آگے چل پڑے اور انگور کے باغات میں جا پہنچے، وہاں ہم نے انگوروں کے لٹکے ہوئے خوشے دیکھے، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے فدیک آن ممنوعہ پھلوں کی طرف دیکھو جو ختم ہوجانے والے ہیں تم ان پھلوں کے لئے عمل کرو جو نہ ختم ہونے والے غیر ممنوع ہیں۔ ہم پھر آگے چل پڑے حتی کہ ہم سرور پر پہنچ گئے اور یہاں ہم پانچ آدمی اکٹھے ہوگئے ابو مرثد بھی ہمارے بیچ موجود تھے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سب سے کہنے لگے، برکت کے لئے کچھ رقم جمع کی جائے۔ چنانچہ ہم سب الگ الگ ہوگئے تا کہ ہم میں سے ہر آدمی دو دو دینار لے آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بھی ایک طرف چل دیے حالانکہ ہمیں معلوم تھا کہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہے تاہم ہمارا ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا تا کہ دیکھے وہ کہاں سے دو دینار حاصل کرتے ہیں، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ جب کھلے میدان میں آگئے تو انہوں نے دو رکعت صلوۃ حاجت پڑھی، بخدا! نماز سے جونہی فارغ ہوئے وہ اپنے اردگرد دیناروں کے انبار لگے دیکھ رہے تھے، تاہم انھوں نے اتنی ساری دولت میں سے صرف دو دو دینار لئے اور واپس پلٹ آئے، پھر ہم نے تیاری کی اور آگے چل پڑے۔

۱۱۱۷۷- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسن، عیاش بن عاصم، سعید بن صدقہ ابومہلہل (جنھیں ابدال میں شمار کیا جاتا تھا) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کچھ لوگوں کے پاس آئے جو کشتی میں سوار ہو چکے تھے، کشتی کے مالک نے ابراہیم سے دو دینار بطور کرایہ کے مانگے، انھوں نے کہا...... فی الحال میرے پاس کچھ نہیں تاہم میں تمہیں

آگے چل کر دے دوں گا، کشتی بان نے تعجب کرتے ہوئے کہا، ہم سمندر میں سفر کر رہے ہیں آپ مجھے دو دینار کیسے دیں گے؟ چنانچہ کشتی بان نے انھیں کشتی میں بٹھالیا اور آگے چل پڑے، یہاں تک کہ سمندر میں واقع ایک جزیرہ تک جا پہنچے، کشتی بان کہنے لگا بخدا! میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ صاحب دینار کہاں سے لائیں گے کیا اس نے یہاں کوئی چیز چھپا رکھی ہے؟ کشتی بان ابراہیم سے کہنے لگا حسب وعدہ دو دینار لاؤ، ابراہیم رحمہ اللہ کو اس کا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ جزیرے کے آخری کونے پر جا پہنچے، وہاں جا کر دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی، جب واپس لوٹنا چاہا تو کہنے لگے، اے میرے رب! یہ کشتی بان اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے میری طرف سے اسکا حق ادا کر دے، (ابراہیم رحمہ اللہ نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعا کی) جب انھوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اپنے اردگرد دیناروں کا انبار لگا ہوا دیکھا، سامنے ایک آدمی کو کھڑا پایا کہنے لگے! کیا تم آگئے ہو؟ اپنا حق لے لو اور اس سے زیادہ نہیں لینا اور اس واقعہ کا کسی سے ذکر بھی نہیں کرنا، اس کے بعد تمام لوگ کشتی میں بیٹھ کر آگے چل پڑے۔ یکا یک سمندر میں طوفان برپا ہو گیا، لوگ موت کی انتظار میں لگ گئے، ملاح کہنے لگا وہ دیناروں والے صاحب کہاں ہیں؟ چنانچہ لوگوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ یہ مصیبت ٹل جائے، ابراہیم نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں اور پھر کہنے لگے.....اے میرے رب! تو نے ہمیں اپنی قدرت دکھلا دی اب ہمیں اپنی رحمت اور معافی بھی دکھادے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے سمندر میں طوفان تھم گیا اور کشتی بے خوف وخطر آگے بڑھنے لگی۔

۱۱۱۷۸- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب بن سوادہ، احمد بن محمد ابوسعید بکاء، جامع بن اعین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی معیت میں موسم سرما میں جہاد پر روانہ ہو گئے، چنانچہ محاذ پر ہمیں شدید برف باری نے مغلوب کر دیا حتی کہ ہماری سواریاں اور خیمے بھی برف تلے دب گئے، اسی اثناء میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اٹھے اور چادر لپیٹ کر بے دھڑک برف پر جا کھڑے ہوئے، ہم موقع غنیمت سمجھ کر بھاگ نکلے چونکہ ہمیں شدید خوف لاحق تھا کہ کہیں برف ہمیں موت کے منہ میں نہ دھکیل دے۔ چنانچہ ہم نے اپنی سواریوں کا مطلق خیال نہ کیا اور ہم بھاگ نکلے، جب ہم نے صبح کی ہمارے ساتھی ایک دوسرے سے کہنے لگے، تعجب ہے کہ سامنے سے گھوڑے آرہے ہیں، ہم جلدی سے ایک درخت کی طرف بھاگے تاکہ ہم اس کی آڑ میں چھپ جائیں نیز ہم آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے کہ دشمن ہماری طرف آرہا ہے، ہمارے ساتھ علی بن بکار بھی تھے، وہ فوراً پکار اٹھے کہ ثابت قدم رہو اور دیکھو یہ کیسے گھوڑے ہیں؟ ہمارے کچھ ساتھی ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر گھوڑوں کو بغور دیکھنے لگے اور بولے.....اے ابوالحسن! کچھ گھوڑے ادھر آرہے ہیں جن پر بدون رکابوں کے زینیں سجائی گئی ہیں اور ان کے پیچھے ایک شہسوار ہے جو نیزے سے ان گھوڑوں کو ہانکتے آرہا ہے۔ علی بن بکار بولے.....اے لوگو! تمھاری ہلاکت، یہ تو ابراہیم بن ادھم ہیں، نیچے اتر و کہیں ہم ان کے سامنے دوسری مرتبہ رسوا نہ ہو جائیں، دیکھتے دیکھتے ابراہیم بن ادھم تین سو ساٹھ گھوڑوں کو لیے ہمارے سامنے آپہنچے، ہم نے گرمجوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے تمھارے پاس شہادت آنا چاہتی تھی مگر تم بھاگ گئے، علی بن بکار نے ہم سے بعد میں کہا کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے برف کو جما دیا پھر وہ گھوڑوں کو منجمد برف پر ہانکتے ہوئے لے آئے۔

۱۱۱۷۹- ابونعیم اصفہانی، ابوطالب، حسن بن محمد بن بکر، موسیٰ بن ابو ولید، حسن بن عبد فزاری کہتے تھے کہ ابراہیم بن ادھم ایک مرتبہ مقام مرعش میں ہمارے ہاں تشریف لائے، جب بھی وہ ہمارے ہاں تشریف لاتے تو میرے والد کے ہاں مہمان بنتے، یہ میرے بچپن کا زمانہ تھا، چنانچہ ایک دفعہ ہمارے ہاں تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، مجھ سے میرے والد نے باہر دیکھنے کو کہا، میں نے باہر جا کر دیکھا کہ ایک گندمی رنگ کا آدمی جبہ پہنے کھڑا ہے، میں اسے دیکھ کر ڈر گیا میں اندر واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا، ابا جان! باہر ایک اجنبی آدمی کھڑا ہے، وہ بذات خود اٹھ کر اسکی طرف چلے گئے، میرے والد اس آدمی کو دیکھتے ہی اس کے ساتھ لپٹ گئے، پھر دونوں اندر آگئے اور

وہ اجنبی آدمی میرے والد سے باتیں کرنے لگ گیا۔ میں ان کے سامنے کھڑا ان کی باتیں سنتا رہا، میرے والد نے اس آدمی سے کہا، اے ابو اسحق! میرا یہ بیٹا پڑھنے میں کند ذہن ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ علم کے لئے کھول دے، اور اسے حلال رزق عطا فرمائے، چنانچہ اس آدمی نے مجھے اپنی گود میں بٹھالیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا پھر دعا کی...... اے اللہ! اس کو اپنی کتاب کا علم عطا فرما اور اسے رزق حلال سے نواز دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب کے علم سے نوازا اور شہد کی مکھیوں کا ایک غول میرے گھر میں آباد ہو گیا۔ ان میں اس قدر اضافہ ہوا حتی کہ میری کتابوں کا صندوق بھی مکھیوں سے بھر گیا۔

۱۱۸۰- ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن ابراہیم عابد، ابو محمد بن عبدالسلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ایک کالے فرج نامی غلام نے بتایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا گویا کہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس میں دو خوبصورت شہر ہیں، ان میں سے ایک کو سفید یاقوت سے تعمیر کیا گیا ہے اور دوسرے کو سرخ یاقوت سے، پھر ان سے کہا گیا ان دونوں شہروں میں سکونت پذیر ہو جاؤ، نیز یہ دونوں شہر دنیا میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان دونوں شہروں کی تلاش میں نکل گئے یہاں تک کہ وہ خراسان کی سرحدوں کو دیکھتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے فرمایا۔ اے فرج! میں ان شہروں کو نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر قزوین آ گئے اور وہاں سے مصیصہ اور ثغور کی طرف نکل گئے یہاں تک کہ مقام صور کے مضافات میں ساحل تک پہنچ گئے، پھر جب مقام نواقیر پر چڑھ کر مقام صور کو دیکھا تو فرمایا۔ اے فرج ایک شہر تو یہ ہے، چنانچہ اتر کر صور میں آ گئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ احمد بن معیوف کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے جب بھی واپس لوٹتے مسجد کے دائیں جانب نزول کرتے، چنانچہ ایک مرتبہ جہاد پر تشریف لے گئے اور کسی جزیرہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ وہاں سے انھیں اٹھالایا گیا اور صور میں انھیں مدفلہ نامی جگہ میں دفن کیا گیا اہل صور ان کے ذکر جمیل سے اپنے مدحیہ قصائد کو مزین کرتے تھے اور جب بھی کسی میت کے وارث بنتے اس کی میراث کی ابتداء ان سے کرتے، قاسم بن عبدالسلام کہتے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی قبر صور میں دیکھی ہوئی ہے اور دوسرا شہر عسقلان ہے اور فرج نے ہمیں یہ واقعہ سن ۱۸۶ھ میں صور میں سنایا تھا۔

۱۱۸۱- ابونعیم اصفہانی ابواحمد غطریفی، اسحق بن دیکھی، ابوبکر بن معدان، ابراہیم بن سعید جوہری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومنذر عمر بن منذر قاضی مصیصہ نے کہا ہے۔ میں جب ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھتا ہوں یوں محسوس کرتا ہوں گویا ان میں روح ہی نہیں ہے اگر ہوا انھیں اڑانا چاہتی اڑا لیتی، ان کا رنگ سیاہی مائل پڑ گیا تھا اور ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے لیکن جب اپنے مریدوں کے ساتھ مل بیٹھتے تو تمام لوگوں سے تگڑے لگتے تھے۔

۱۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن حمدان، محمد بن خلف عسقلانی، عیسیٰ بن حازم کہتے تھے۔ ہم ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم کے ساتھ ایک گھر میں موجود تھے اور ان کے پاس ان کے مریدین بھی تھے، چنانچہ ان کے مریدین ایک خربوزہ لے آئے جسے انھوں نے کھانا شروع کیا، آپس میں مزاح بھی کر رہے تھے اور خربوزے کے چھلکے ایک دوسرے کو مار رہے تھے، اچانک کسی نے دروازہ پر دستک دی، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے...... کوئی بھی ہرگز حرکت نہ کرے مریدین کہنے لگے! اے ابو اسحق! کیا آپ ہمیں ریاکاری کا درس دے رہے ہیں؟ جو کچھ ہم پوشیدگی میں کرتے ہیں وہ کچھ ہم ظاہراً نہیں کرتے، فرمایا خاموش رہو میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وفا کی مخالفت کرے۔

۱۱۸۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ھیثم بن جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب کھانا کھانے کی دعوت دی جاتی اور حالانکہ وہ روزہ میں ہوتے کھانا تناول فرما لیتے تھے اور نہیں فرمایا کرتے تھے کہ میں روزہ میں ہوں۔

۱۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، فریابی کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی

اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھنے لگا، ابراہیم بن ادھم آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا سلیمان خواص؟ جواب دیا مجھے ابراہیم بن ادھم زیادہ محبوب ہیں چونکہ وہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر بیٹھتے ہیں اور ان کے ساتھ تو بے تکلف ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔

۱۱۱۸۵- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن حسن، محمد بن یزید، یعلیٰ بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ امیر المؤمنین ابوجعفر کے پاس تشریف لے گئے۔ ابوجعفر نے پوچھا اے ابواسحٰق! آپ کا کیا خیال ہے؟ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے جواب میں ذیل کا شعر پڑھا: نرقع دنیانابتمزیق دیننا.... فلاد یننا یبقیٰ ولا مانرقع

ہم اپنے دین کو خراب کر کے اپنی دنیا سنوارنا چاہتے ہیں ہمارا دین باقی رہا نہ دنیا۔

۱۱۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین، محمد بن ھارون حربی، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کسی والی کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپ سے پوچھا! آپ کا ذریعہ معاش کیا ہے؟ جواب دیا۔

نرقع دنیانابتمزیق دیننا. فلادیننایبقیٰ ولا مانرقع.

والی کہنے لگا اس آدمی کو باہر نکالو یہ قتل ہونا چاہتا ہے۔

۱۱۱۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

للقمۃبجریش الملح آکلھا. الذمن تمرۃتحشیٰ بزنبور

وہ لقمہ جو میں دلے ہوئے نمک کے ساتھ لیتا ہوں مجھے بھڑ کی نوچی ہوئی کھجور سے زیادہ لذیذ لگتا ہے۔

۱۱۱۸۸- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابوعبداللہ زبیری، ابونصر سمرقندی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے۔

توق لمحظور صدور المجالس. .فان عضول الداء حب القلانس.

مجلسوں کے صادر ہونے کے خطرے سے بچتے رہو چونکہ لاعلاج بیماری ٹوپیوں کی محبت ہے۔

۱۱۱۸۹- ابوقاسم طلحہ بن احمد بن حسین صوفی بغدادی، محمد بن صفوہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

اتخذاللہ صاحباً.....وذرالناس جانباً.

اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک بنالو اور لوگوں کو الگ چھوڑ دو۔

۱۱۱۹۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جو عورتوں کی رانوں سے محبت کرتا ہے وہ فلاح نہیں پاتا۔ نیز فرمایا کرتے دنیا بے چینی کا گھر ہے۔

۱۱۱۹۱- ابوطالب بن سوادہ، ابراہیم بن عبداللہ، بشر بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو جب دیکھتا وہ مجھے ایک عام دیہاتی کی مانند لگتے۔ انھوں نے خشک روٹی اور پانی سے بھی کبھی پیٹ نہیں بھرا، ان کی ہڈی پر محض چمڑہ تھا جس میں گوشت نام کی کوئی چیز نہیں تھی، تم انھیں کسی کے پاس بیٹھے ہوئے نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی تم ان سے باتیں کر سکتے ہوتی کہ وہ اپنے ٹھکانے میں نہ آجائیں، جب وہ اپنے گھر تشریف لے آتے تو اپنے دوستوں اور بھائیوں کے ساتھ بیٹھے بے تکلف ہنسی مذاق کرتے، مجھے ان کے ایک مرید نے بتایا کہ ابراہیم رحمہ اللہ کے دسترخوان پر شہد اور گھی صرف لوبیے کی مقدار کے بقدر رہوتا تھا۔

۱۱۱۹۲- ابوطالب، ابن ھبیرہ، محمد بن جمیع، عبدالرحمٰن بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنا چاہتا تھا۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا..... تمھارے پاس کیا ہے؟ اس آدمی نے اپنے پاس سے دراھم نکالے

ابراہیم رحمہ اللہ نے ان میں سے کچھ دراہم لیے اور اس آدمی سے کہا ان دراہم سے کیلئے خرید لاؤ، آدمی نے پوچھا کیا ان سب سے کیلے خرید لاؤں؟ ابراہیم نے فرمایا، اپنے دراہم سنبھالو اور چلتے بنو، تم ہماری صحبت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔

۱۱۹۳۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عموماً ذیل کا شعر پڑھا کرتے تھے اور جب آدھی رات کے وقت تنہائی میں ہوتے تو غمزدہ اور دلوں کو غمگین کر دینے والی آواز میں یہ شعر پڑھتے۔

ومتی انت صغیراً و کبیراً اخو علل.. فمتیٰ ینقضی الردی ومتیٰ ویحک العمل

تو کب چھوٹا اور بڑا ہونے کی حالت میں علتیں تلاش کرتا ہے تیری ردی چیز کب پوری ہوگی اور تیرا عمل کب ہوگا؟ پھر کہتے اے نفس اللہ تعالیٰ کے متعلق تو دھوکہ کھانے سے بچ جا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لاتغرنکم الحیاۃ الدنیا ولایغرنکم باللہ الغرور

تمھیں ہرگز دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ ہی شیطان تمہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے۔

(لقمان/۳۳) ابراہیم بن بشار کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک مرتبہ شام کے کسی علاقے سے گزر رہا تھا۔ میں نے ایک قبرستان دیکھا، اچانک اس میں ایک اونچی نمایاں قبر دیکھی جس پر جلی حروف میں عبرتناک خوبصورت کلام لکھا ہوا تھا، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اکثر ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

ما اجداکرم من مفرد.. فی قبرہ اعمالہ تونسہ.

کوئی آدمی بھی اس تنہا آدمی سے بڑھ کر شرافت والا نہیں جو اپنی قبر میں اپنے اعمال سے انس رکھتا ہو۔

منعم فی القبر فی روضۃ. زینہا اللہ فھی مجلسہ

جس پر قبر کے باغ میں نعمتوں کی بارش ہو رہی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے زینت بخشی ہو اور وہ باغ اسکے بیٹھنے کی جگہ ہو۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ شام کے ایک علاقے سے گزر رہا تھا اچانک ایک بڑے پتھر پر عربی زبان میں نمایاں طور پر ذیل کے اشعار لکھے ہوئے دیکھے۔

کل حی وان بقی. فمن العیش یستقی

ہر زندہ شے اگرچہ باقی رہے تاہم پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی کو ختم کر رہی ہے۔

فاعمل الیوم واجتہد. واحذر الموت یا شقی

آج عمل کر اور خوب کوشش کر، اے بدبخت موت سے ڈرتا رہ۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس دوران میں کھڑا ان اشعار کو پڑھ رہا تھا اور ساتھ رو بھی رہا تھا۔ اچانک میں نے غبار آلود پراگندہ حالت میں آدمی کو کھڑے دیکھا، اس نے سوال کیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ میں نے ان اشعار کو پڑھا انھوں نے مجھے رُلا دیا، کہنے لگا، تم نصیحت نہیں حاصل کرتے اور روئے جا رہے ہو تاوقتیکہ نصیحت نہ حاصل کرلو، میرے ساتھ چلو تاکہ میں تمہیں اس کے علاوہ کچھ اور بھی پڑھاؤں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ قریب ہی گیا۔ اچانک ایک بڑی چٹان (جو محراب کے مانند تھی) دیکھی جس کے اوپر عربی میں ذیل کا شعر لکھا ہوا تھا، وہ آدمی کہنے لگا، پڑھو، روتے رہو اور نافرمانی مت کرو پھر وہ مجھے چھوڑ کر نماز میں مشغول ہوگیا۔ (شعر مندرجہ ذیل ہے)

لاتبغین جاھاً وجاھک ساقط. عند الملیک وکن لجاھک مصلحاً

جاہ و حشمت کی تلاش میں ہرگز مت رہ تیری جاہ و حشمت ساقط ہو چکی ہے مالک کے پاس اور اپنی جاہ کے لئے اصلاح کرنے والا بن جا۔

چٹان کی دوسری جانب عربی میں یہ شعر لکھا تھا۔

من لم یثق بالقضاء والقدر. لاقی هموماً کثیرة الضرر.

جو آدمی تقدیر پر بھروسہ نہیں رکھتا اسے ایسے غموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کا ضرر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چٹان کی بائیں جانب عربی میں ذیل کا شعر لکھا تھا۔

ما ازین التقیٰ وما اقبح الخنا. وکل ماخوذ بما جنا وعندالله الجزا

تقویٰ کتنا اچھا ہے اور بدزبانی کتنی بری چیز ہے۔ ہر چیز زیادتی کے بدلے میں ماخوذ ہے اور بدلہ اللہ کے پاس ہے۔
اور اس چٹان کے نچلی طرف یہ شعر لکھا تھا۔

انما العز والغنیٰ.. فی تقی الله والعمل

عزت اور مالداری اللہ کے تقویٰ اور عمل میں ہے۔

جب میں نے ان اشعار میں تدبر کیا اور انہیں سمجھا، میں اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا لیکن میں اسے نہ پا سکا، مجھے نہیں پتا آیا وہ کہیں چلا گیا یا مجھ سے چھپ گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم کو اکثر ذیل کے اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

لما تعد الدنیا به من شرورها... یکون بکاء الطفل ساعة یوضع

دنیا کے شرور سے تم جو وعدہ کر لیتے ہو بچے کا رونا اس گھڑی میں ہوتا ہے جس میں اسے رکھ دیا جاتا ہے۔

والا فما یبکیه منها وانها....... لأروح مما کان فیه واوسع.

ورنہ وہ اس گھڑی میں رونے نہیں پاتا چونکہ وہ گھڑی اس کے لئے زیادہ راحت بخش اور وسعت والی ہوتی ہے۔

اذا ابصر الدنیا استهل کانما.. یریٰ ماسیلقی من اذاها ویسمع

جب دنیا کو دیکھتا ہے چیخ اٹھتا ہے گویا وہ دنیا کی اذیت میں دھکیلا جا رہا ہے اور اس کی اذیت سن رہا ہے۔

۱۱۱۹۴- جعفر بن محمد، محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن نصر منصوری، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک صوفی آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور پوچھا اے ابواسحٰق دلوں پر پردے کیوں چھا جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے اللہ کی طرف توجہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے جواب دیا چونکہ دل ان چیزوں سے محبت کرتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کو بغض ہے، دل دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور دنیا، لہو ولعب کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں، آخرت کے لئے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے جس میں ابدی زندگی ملے گی اور جسکی نعمتیں، نہ ختم ہونے والی ہیں، جس میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہے گا اور اسے نہ ختم ہونے والی ہمیشہ کی بادشاہت ملے گی۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، جب تم کسی چیز کے فضل ومرتبہ کو پہچاننا چاہو تو اسے اسکی ضد سے بدل لو، جب تم اسکے فضل ومرتبہ کو پہچان لو تو امانت کو خیانت سے بدل ڈالو سچائی کو جھوٹ سے بدل لو اور ایمان کو کفر سے بدل ڈالو، تب تم اس چیز کا مرتبہ پہچان لوگے جو تمہیں دی گئی ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موت کا ایک جام ہے جسکے خم چڑھانے پر صرف خائف آدمی ہی قوت رکھتا ہے، فرمانبردار آدمی اسکی توقع میں لگا رہتا ہے سو مطیع وفرمانبردار کے لئے زندگی، شرافت اور عذاب قبر سے نجات ہے اور جو نافرمان وعاصی ہوگا وہ قیامت کے دن حسرت وندامت کے درمیان کھڑا رہے گا۔

ابراہیم بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا۔ آج کے دن میں مٹی گارے میں کام کروں گا۔ فرمایا۔

اے ابن بشار تو طالب بھی ہے اور مطلوب بھی چونکہ تیری طلب میں موت کا فرشتہ لگا ہوا ہے جس سے تو چھپ کر کہیں بھی نہیں جا سکتا اور تو اس چیز کی طلب میں ہے جو تیری کفایت کرے، گویا جو چیز تجھ سے غائب ہوئی وہ تیرے لئے ظاہر ہو چکی ہے، اے ابن بشار! تو حریص محروم کو نہیں دیکھے گا اور نہ ہی فاقہ والے کو دیکھے گا، پھر مجھ سے پوچھا تیرا کیا حیلہ ہے؟ میں نے کہا میں نے سبزی فروش کے پاس ایک دانق رکھا ہوا ہے، فرمایا تو مجھ پر غلبہ لے گیا۔ تو ایک دانق کا مالک ہے اور پھر توکل کا بھی طالب ہے؟

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ابوضمرہ صوفی سے فرماتے ہوئے سنا (ابوضمرہ اس وقت کسی بات پر ہنس رہے تھے) اے ابوضمرہ! جو چیز ہونے والی نہیں ہے اسکی طمع مت کرو میں نے ان سے پوچھا۔ اے ابو اسحق! اس بات کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں سمجھے، میں نے کہا نہیں فرمایا اپنی بقاء کی طمع مت کرو حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے موت کا تر نوالہ بننا ہے، سو وہ آدمی کیسے ہنسے جس نے مرجانا ہے اور اسے معلوم نہ ہو کہ مرنے کے بعد اس نے کہاں جانا ہے جنت میں یا جہنم میں؟ مایوس نہ ہو اس بات سے کہ تجھے موت کا وقت معلوم نہیں ہے، موت صبح کو آئے گی یا شام کو، دن کو آئے گی یا رات کو؟ پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

۱۱۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبید بن ولید دمشقی، احمد بن یحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ نے فرمایا، روزہ دار، نمازی، حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والا وہ آدمی ہے جو لوگوں سے اپنے نفس کو بے نیاز رکھے۔

۱۱۱۹۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن بکر، ابو صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ سوال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک سوال وہ ہے جو لوگوں کے دروازوں پر کیا جاتا ہے، دوسرا سوال اس آدمی کا ہے جو کہے کہ میں مسجد میں ہمہ وقت موجود رہوں گا، نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا اور جو آدمی بھی میرے پاس کوئی چیز لائے گا میں اسے قبول کرلوں گا، یہ دوسرا سوال بہت برا سوال ہے، چونکہ اس آدمی نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے میں مبالغہ آمیز ڈھنگ اختیار کیا ہے۔

۱۱۱۹۷- عبداللہ، احمد، ابو جعفر محمد بن مصعب، ابو علی جرجانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اپنے ماموں کے قاتل کو دیکھا جو سجدے میں سر رکھے ہوئے تھا میرے دل میں اس کے متعلق کچھ خیال پیدا ہوا۔ میں اپنے دل کو مسلسل گھماتا رہا کہ میں اس سے سلام کروں گا اور اس کے لئے خوشبو کا ایک طبق خرید کر ہدیہ کروں گا لیکن یہ سب کچھ میرے دل سے مٹا دیا گیا۔

۱۱۱۹۸- عبداللہ، احمد، یحیٰ بن معین، یونس بن سلیمان ابو محمد بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام عبدالملک کو خط لکھا جس میں انہوں نے لکھا......

> اما بعد میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمہارا خط میرے پاس آیا ہے، اللہ تمہیں صلہ رحمی کی توفیق عطا فرمائے تو نے سابقہ حالت کا ذکر کیا ہے پس جو آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی رعایت کرتا ہے اور انہیں پورا پورا ادا کرتا ہے، لوگ اس کی شر سے محفوظ رہتے ہیں جس نے ادائیگی حقوق اللہ میں کوتاہی کی وہ لوگوں کی کوئی رعایت نہیں رکھتا، اس کا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے، نافرمانی سے بچانے والا اور اطاعت کی طاقت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر لوگ بھی تمہاری طرح کے ہیں کبھی غصے ہو جاتے ہیں کبھی راضی ہو جاتے ہیں جو ان کی نگرانی کرتا ہے لوگ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس پر قناعت کرتے ہیں اسے ہی اپنا سہارا بناتے ہیں، ان کے ساتھ معاملہ اچھا رکھو اور ان

کے نقشِ قدم پر چل حتی کہ تم لوگوں کی ملت پر ہو جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ اچھائی کی کہ ہمیں پڑوسیوں کے بعد باقی رکھا۔ سو ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کسی قسم کے بھی شر سے چونکہ انسان کو شر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے چونکہ جسے خاتمہ کا خوف ہوتا ہے وہ نفسانی خواہشات سے دور رہتا ہے۔ دیندار آدمی کیلئے مناسب ہے کہ جیسی وہ بات کرے ایسا اس کا فعل بھی ہو اور بات سے اسی طرح ڈرے جس طرح فعل سے ڈرتا ہو، اگر تیرے لئے ممکن ہو سکے تو اللہ پر کسی کو ترجیح مت دے اپنے معاملات غضب ورضا میں اللہ کے سپرد کردے، چونکہ اللہ ظاہری اور پوشیدہ ہر چیز کو جانتا ہے وہی مغفرت کرتا ہے اور وہی عذاب دیتا ہے۔ وہی اللہ پناہ گاہ ہے، مہمان تک سے ہو سکے فضول باتوں سے احتراز برتو اور اپنے نفس کی کڑی نگرانی کرو، لوگ غضب ورضا میں دنیا کی تلاش میں رہتے ہیں اور وہ دنیا سے اپنی حاجت پوری نہیں کرتے حالانکہ جس آدمی کے مطمع نظر آخرت ہو لوگ اس سے راحت پاتے ہیں۔ اور ذلیل دھوکہ نہیں کھاتا اور برتری میں ان سے جھگڑا نہیں کرتا، وہ اپنے ذاتی معاملات میں مشغول رہتا ہے لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اللہ سے ڈرو اور سیدھے راستے پر رہو کیونکہ جو دنیا سے کوچ کرتا ہے اسے اپنے اعمال کا سامنا کرنا پڑتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اور آپکی مدد فرمائے اور ہماری بقیہ زندگی میں برکت دے۔

جو تم نے محل کے بارے میں تذکرہ کیا ہے تو بدبختی سے دور رہو اگر تمہیں عافیت ملے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اگر کوئی آزمائش پیش آئے تو سلامتی کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چونکہ جو آدمی اپنے معاملہ پر مطلق توجہ نہیں دیتا وہ جزع وفزع کرنے کا زیادہ حقدار ہے جبکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق ضائع نہیں کرتے حالانکہ اللہ ہی ہر حقدار کو اس کا حق دینے والا ہے۔ لوگوں کی کوشش کا وبال انہی کے سر ہے جو کچھ بھی کروگے اس کا بدلہ کل پالوگے۔ کوشش کرو کہ مظالم کے بارے آزاد ہو کر اللہ سے ملاقات کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھی عاجز نہیں کر سکتی چونکہ آنے والا دن زیادہ سخت اور زیادہ ضرررساں ہے۔ اللہ ہمیں کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے۔ اگر کوئی پڑوسی زندہ ہو تو اسے سلام کہو چونکہ ہمیں جدا ہوئے لمبا عرصہ بیت گیا ہے۔

۱۱۱۹۹- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن احمد بن عمر وکیعی، احمد بن عمر، یحیٰی بن آدم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شریک کہتے ہیں، میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے باہمی جھگڑے کے متعلق پوچھا، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ رو پڑے، جب میں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی تو مجھے اپنے سوال پر بہت ندامت ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے سامنے اپنا سر اوپر اٹھا کر فرمایا جو آدمی اپنے نفس کی معرفت رکھتا ہو وہ اپنے نفس ہی میں مشغول رہتا ہے اور جو آدمی اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے وہ ہر چیز سے کٹ کر اللہ کی

معرفت میں مشغول رہتا ہے۔

۱۱۲۰۰- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے محمد بن احمد بن ابو یحییٰ زھری، ابو سیار محمد بن عبداللہ، موسیٰ بن ایوب، علی بن بکار کی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس آسمانوں میں فقر جمع کر رکھا ہے اس کو عطا فرماتا ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۰۱- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین معافری، ابوعلی احمد بن محمد بن یعقوب تاجر، ابو یاسر عمار بن عبدالحمید، احمد بن عبداللہ جو باری، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم نے کہا، ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ بصرہ کے بازار سے گزر رہے تھے انہیں دیکھ کر لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے......اے ابو اسحٰق! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" (غافر/۶۰) مجھے پکارو میں تمھاری پکار کا جواب دوں گا حالانکہ ہم عرصہ دراز سے اللہ کو پکار رہے ہیں وہ ہماری پکار کا جواب نہیں دیتا (یعنی ہم عرصہ دراز سے دعائیں مانگ رہے ہیں ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں) ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اہل بصرہ! تمہارے دل دس چیزوں میں مر چکے ہیں اول تم نے اللہ کو پہچان لیا ہے لیکن اس کا حق ادا نہیں کرتے ہو، دوم تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، سوم تم رسول اللہ کی محبت کے دعوے کرتے ہو حالانکہ ان کی سنت کو تم نے چھوڑ رکھا ہے، چہارم تم شیطان کے ساتھ عداوت رکھنے کا دعویٰ کرتے ہو جبکہ تم اس کے خیالات سے موافقت کرتے ہو پنجم، تم کہتے ہو کہ ہم جنت سے محبت کرتے ہیں حالانکہ تم اس کے لئے عمل نہیں کرتے ہو ششم تم کہتے ہو کہ ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں جبکہ تم نے اپنے نفسوں کو جہنم کی آگ کے بدلے میں گروی بنا رکھا ہے ہفتم، تم اپنے بھائیوں کے عیوب تلاش کرتے ہو جبکہ اپنے عیبوں کے متعلق خبر ہی نہیں ہشتم، تم اللہ کی نعمتیں کھاتے ہو لیکن انکا شکر نہیں ادا کرتے نہم، تم اپنے مردوں کو دفناتے ہو لیکن ان سے تم عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۱۱۲۰۲- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن شاہین، احمد بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ جو اعمال میزان میں بھاری ہوں گے وہ بدنوں پر بھی بھاری ہوتے ہیں جو آدمی عمل پورا کرتا ہے اسے اجر و ثواب بھی پورا ملتا ہے اور جو بغیر عمل کے لئے دنیا سے آخرت کی طرف کوچ کر جاتا ہے اس کو نہ تھوڑا ثواب ملتا ہے نہ زیادہ۔

۱۱۲۰۳- جعفر بن محمد، محمد بن فضل بن اسحٰق بن خزیمہ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے حق پر قائم رہنے والا تنہا آدمی کم نہیں ہوتا اور باطل پر قائم رہنے والے بہت سارے آدمی قوت نہیں حاصل

کر پاتے۔

۱۱۲۰۴-جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تقویٰ کس چیز کے ساتھ تمام ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہر مخلوق کو دل میں برابر جگہ دینے سے اور لوگوں کے عیبوں سے کنارہ کشی کر کے اپنے گناہوں میں غور وفکر کرنے سے لہٰذا اچھی بات کرو اور اپنے دل کو رب جلیل کی طرف متوجہ رکھو اور اپنے گناہوں میں غور وفکر کرتے رہو، اپنے رب کی طرف توبہ کرو یوں تمہارے دل میں تقویٰ جاگزیں ہو جائے گا۔ نیز اپنی تمام تر امیدیں اپنے رب ہی سے وابستہ رکھو۔

۱۱۲۰۵-ابوزرعہ محمد بن ابراہیم، محمد بن قارن، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری، مروان بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا فلاں آدمی علم نحو سیکھ رہا ہے، انہوں نے فرمایا وہ آدمی علم نحو کی بہ نسبت خاموشی سیکھنے کا زیادہ محتاج ہے۔

۱۱۲۰۶-ابوطالب بن سوادہ، ابواسحٰق ختلی، ابن صباح، عبداللہ بن ابوجلیل، ابووھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دنیاداری کی باتیں کرتے ہوئے دیکھا، اس کے پاس کھڑے ہو کر اس سے کہا کیا تم اپنی ان باتوں میں بھلائی کی امید رکھتے ہو؟ جواب دیا نہیں، فرمایا پھر تم یہ باتیں کیوں ہانکتے جا رہے ہو؟ بھلا جس چیز کے متعلق تمہیں بھلائی کی امید نہیں اور اس سے تم بے خوف بھی نہیں ہو اس کے متعلق تم کیا کرو گے۔

۱۱۲۰۷-ابوطالب، یوسف بن سعید بن مسلم کہتے ہیں، میں نے عصمی بن بکار سے پوچھا کیا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ زیادہ نمازیں پڑھتے تھے؟ جواب دیا نہیں لیکن وہ بہت زیادہ فکرمند رہتے تھے حتیٰ کہ پوری رات فکرمندی میں گزار دیتے۔

۱۱۲۰۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے ہم نے انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہماری طرف سر اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ ہمیں اپنے غصہ کا مورد نہ بنانا۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا، اللہ تعالیٰ جب ہم سے بغض وعداوت نہیں رکھے گا لامحالہ ہم سے محبت کرے گا پھر فرمایا ہم فصیح عربی میں کلام کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم کوئی کلامی غلطی نہیں ہونے دیتے لیکن ہم اپنے اعمال میں بہت غلطیاں کر بیٹھتے ہیں۔ بعید نہیں کہ ہم اپنے عمل کو خالص کریں۔

۱۱۲۰۹-جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، بن نصر، احمد بن ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے عبادت کے متعلق سوال کیا انھوں نے جواب دیا۔ فکرمندی چوٹی کی عبادت ہے اور خاموشی عین عبادت ہے بجز ذکر اللہ کے چونکہ ذکر اللہ کے بغیر

انسان مردہ ہے مجھے لقمان کے بارے میں خبر پہنچی ہے کہ ان سے کہا گیا، اے لقمان آپ کو حکمت کہاں سے ملی؟ انھوں نے جواب دیا جس چیز میں میری کفایت کردی گئی ہو میں اسے نہیں مانگتا اور فضول باتوں میں میں تکلف نہیں کرتا (یعنی فضول باتوں میں وقت نہیں ضائع کرتا) پھر فرمانے لگے اے ابن بشار! بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ خاموش رہے اگر بات کرنی بھی ہو صرف وہ بات کرے جو اس کے نفع میں ہو یا وہ بات کرے جسکا تعلق وعظ و نصیحت، تنبیہ، تخویف وتحذیر سے ہو اور اس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے۔ خوب سمجھ لو جب کلام کی کوئی مثال ہوگی وہ گویائی کے لئے زیادہ واضح ہوگا کسوٹی پر پرکھنے کے زیادہ قابل ہوگا قابل سماعت ہوگا اور باتوں میں واضح ہوگا۔

۱۱۲۱۰- ابوعبداللہ بن یزید، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے خواہشات نفسانیہ کے خلاف جہاد کرنا بہت سخت ہے سو جس آدمی نے اپنے نفس کو بری خواہشات سے روک لیا وہ دنیا اور اس کی آزمائشوں سے راحت وآرام میں رہے گا نیز وہ دنیا میں محفوظ اور عافیت میں رہے گا۔

۱۱۲۱۱- ابونعیم اصفہانی، جعفر، عمر بن عثمان، واعظ، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا خواہشات نفس ہلاک کردیتی ہیں اور خوف خدا ہلاکت سے نجات دیتا ہے خوب جان لو! جو چیز تیرے دل سے تیری خواہشات کو نکال باہر کرے جب تجھے خوف خدا ہو سمجھ لے وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔

۱۱۲۱۲- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اس ذات کو یاد رکھ جس کی طرف تو نے لوٹ کر جانا ہے اور عمر گزشتہ میں غور وفکر کر، کیا تجھے اس پر بھلائی کا بھروسہ ہے اور کیا تجھے اللہ کے عذاب سے نجات ملے گی۔ جب تو ایسا ہوگا تو اپنے دل کو اہتمام کے ساتھ رستہ نجات سے ہٹا کر لہو ولعب سے بے خوف اور مطمئن رہنے والوں کے رستہ پر لگا دیا ہے جو ہمہ وقت خواہشات نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں گویا تو نے اپنے نفس کو ان کی ہلاکتوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے کچھ نہیں وہ عنقریب جان لیں گے اور عنقریب افسوس وندامت کی دہلیز پر جھک جائیں گے۔

۱۱۲۱۳- جعفر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خالد بن جعفر سے کچھ نصیحت کرنے کو کہا، خالد رحمہ اللہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے اور اچھی مدح سرائی نے انھیں فتنوں میں مبتلا کردیا ہے۔ ہرگز غیروں کی جہالت آپ کے علم پر غلبہ نہ پائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ کہیں ہم اس کی پردہ پوشی سے دھوکہ نہ کھا بیٹھیں اور لوگوں کی مدح

سرائی سے خوش نہ ہوتے رہیں۔ اللہ نے جو احکام ہمارے اوپر فرض کرر کھے ہیں کہیں ہم ان میں کوتاہی کرنے والے نہ ہو جائیں اور خواہشات نفس کی طرف مائل نہ ہو جائیں، ابراہیم رحمہ اللہ اتنا فرما کر رونے لگے اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خواہشات کی پیروی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۲۱۴-عبداللہ بن احمد بن سوادہ، ابوجعفر محمد بن عبدالرحمٰن سروجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اپنے کسی ساتھی کی طرف خط لکھا جس میں انھوں نے لکھا تم اللہ کے تقویٰ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو چونکہ تقویٰ کے ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جرأت نہیں کرتا اور اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ بھی نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو چونکہ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت اور قوت عطا فرماتا ہے، وہ شکم سیر اور سیراب رہتا ہے، اسکا تاوان دنیا سے اٹھالیتا ہے، اسکا بدن اہل دنیا کے سامنے ہوتا ہے جبکہ اسکا دل آخرت کی فکر میں محو ہوتا ہے۔ اسکی قلبی بصیرت آنکھوں کی بصارت کو جس سے وہ دنیا کی رونقوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے بجھا دیتی ہے، سو دنیا کی محرمات کو نجس سمجھو اور دنیاوی خواہشات سے الگ تھلگ رہو، حلال میں سے بھی صرف اتنی مقدار پر اکتفا کرو جتنی کمر کی سختی کو دور کر دے، یا دنیا سے اتنا کپڑا لو جتنے سے جسم کی پردہ پوشی کی جا سکے، جو آدمی اپنی مقدارات سے دور رہا اسکا بھروسہ صرف اللہ پر رہا، مخلوق پر سے اس کا بھروسہ اور امیدیں اٹھالی جاتی ہیں اور اس کی امیدوں اور بھروسے کا دارومدار صرف اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو جاتا ہے، وہ اپنے جسم وجان کو اللہ کے لئے لاغر کر دیتا ہے، اسکی آنکھیں جواب دے جاتی ہیں، اسکی پسلیاں ظاہراً نظر آتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو جسم کے بدلے میں وافر عقل عطا فرماتا ہے اور اس کے دل کو قوی بنا دیتا ہے، آخرت میں اسکی بھلائیاں ذخیرہ کر دی جاتی ہیں، اے میرے بھائی! دنیا کو چھوڑ دو چونکہ دنیا کی محبت بہرہ اور اندھا کر دیتی ہے گردنوں کو جھکا دیتی ہے، یہ نہ کہو کہ کل اور پرسوں کی مہلت ہے چونکہ جس نے ہلاک ہونا تھا وہ اپنی تمام تر امیدوں کے باوجود ہلاک ہو گیا اور اچانک حق ان کے سامنے روشنی کی طرح آ گیا حالانکہ وہ غفلت کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، پس انھیں اصرار کے باوجود تاریک وتنگ قبروں کی طرف زبردستی منتقل کر دیا گیا، ان کے اہل واولاد انھیں سلام کر کے واپس چلے آئے، سوائے میرے بھائی! اللہ کی طرف متوجہ رہنے والے دل کے ساتھ اللہ ہی کے ہو کر رہو اور ایسا پختہ ارادہ کرو جس میں سرمہ برابر بھی شک نہ ہو۔ والسلام علیکم۔

۱۱۲۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید ثقفی، عبداللہ بن خبیق، عبدالقوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد بن کثیر کی طرف مکہ مکرمہ میں خط لکھا، اپنے طواف، حج اور سعی کو اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی نیند کی طرح کرو۔ عباد ت کثیر نے جواب لکھا (اپنے رباط اور سرحدوں کی نگرانی) چوکیداری پہرہ اور جہاد کو اس آدمی کی طرح کرو جو اپنے اہل وعیال کے

لئے رزق کی تلاش میں لگا ہو۔

۱۱۲۱۶- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، فدیک بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، لوگوں سے ملاقات کرنے کی محبت فی الواقع دنیا کی محبت ہے جو دنیا کو چھوڑ دے وہ لوگوں کی ملاقات کی محبت کو بھی ترک کر دیتا ہے۔

۱۱۲۱۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابو جواری، ابومسھر، سھل بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بھائیوں اور دوستوں کی تعداد میں کمی کرو۔

۱۱۲۱۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابومعاویہ غلابی، خالد بن حارث کہتے ہیں، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جو شہرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چاہت کو سچا نہیں کرتے۔

۱۱۲۱۹- ابومحمد بن حیان، ابویحیٰ رازی، ابوحاتم، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ایک پہاڑ سے باہر آتے ہوئے دیکھا گیا، کسی نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا میں خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر و عبادت کر رہا تھا اور اس سے انس ومحبت کر رہا تھا اب واپس آیا ہوں۔

۱۱۲۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ مسجد میں اتفاقاً جمع ہو گئے۔ ہم میں سے ہر آدمی نے کچھ نہ کچھ بات ضرور کی مگر ابراہیم بن ادھم برابر خاموش رہے، میں نے ان سے پوچھا، آپ باتیں کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا کلام بیوقوف کی بے وقوفی اور عقلمند کی عقلمندی کو ظاہر کر دیتا ہے، میں نے کہا تب تو ہم اس طرح سے باتیں نہیں کریں گے، فرمایا جب تم خاموشی اختیار کرنے سے پریشان ہو جاؤ فوراً یاد کرو کہ کم از کم زبان پھسلنے سے تو محفوظ ہے۔

۱۱۲۲۱- ابونعیم اصفہانی جعفر بن محمد، علی بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر دین اسلام کے ساتھ احسان کیا ہے اور تمہیں شقاوت سے سعادت کی طرف، شدت سے نرمی کی طرف اور تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالا ہے، لیکن تم نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی، خطائیں کر کے تم نے ایمان کی حلاوت کو کڑواہٹ سے بدل دیا، تم گناہوں کے گردی بن گئے اور ایمان کو الگ چھوڑے رکھا اور تم نے اطاعت کی عمارت کو نافرمانی کے دھماکوں سے منہدم کر دیا جبکہ تم آفات و بلیات کی گھاتوں سے گزر رہے ہو تم ہلاکتوں کے پلوں پر سے گزر رہے ہو، تباہی و بربادی کے ٹھکانوں پر تم عمارتیں بنا رہے ہو، شہادت کے مقامات سے تم گزرتے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم دھوکہ کھا رہے ہو، اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تم جرأتمندی کا مظاہرہ کرتے ہو، حقیقت میں تم اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہو اور اللہ کی خاطر تم مراقبہ نہیں کرتے ہو جبکہ ہم سب اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر انعامات کئے ہیں لیکن تم کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے ہو، اللہ تعالیٰ کی بردباری تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے رکھے، قبروں کی طرف اپنے لوٹ کر جانے کو یاد رکھو، اے میرے بھائی! جان کنی سے پہلے قیامت کے لئے عمل کر کے تیاری کر لو۔

۱۱۲۲۲- ابوبکر طلحی، احمد بن عبدالرحمن بن دحیم، مفضل بن غسان غلابی، غسان، سھل بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے سے کہنے لگے......اے بیٹے! آدمی باتیں کرتا رہتا ہے حتی کہ اسے احمق (بے وقوف) کہا جانے لگتا ہے، حالانکہ وہ احمق نہیں ہوتا، اس طرح ایک آدمی ہمہ وقت خاموش رہتا ہے حتی کہ اسے عقلمند کہا جاتا ہے حالانکہ وہ عقلمند نہیں ہوتا۔

۱۱۲۲۳-ابوبکر محمد بن اسحق بن ایوب، عبداللہ بن صقر، ابوابراہیم ترجمانی، بقیہ بن ولید کہتے ہیں میری ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ساحل سمندر پر ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے پوچھا کیا میں آپکو (آپ کی) کنیت سے پکاروں یا نام سے؟ جواب دیا۔ اگر تم مجھے کنیت سے پکارو گے یہ بھی مجھے منظور ہے لیکن اگر تم مجھے میرا نام لے کر پکارو گے یہ مجھے زیادہ پسند ہے پھر مجھ سے فرمایا...... اے بقیہ! دم کی حیثیت سے رہو نہ کہ سر کی حیثیت سے، کیوں کہ سر ہلاک ہو جاتا ہے، میں نے ان سے دوبارہ سوال کیا کیا وجہ ہے آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا، اس آدمی کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں دیتا، فرمایا، میں اس عورت سے شادی کروں گا جو صرف وہی مطالبہ کرے گی جو عورتیں مطالبہ کرتی ہیں، مجھے عام عورتوں کی مطلق ضرورت نہیں ہے، میں ان کی اس جرأت مندی کی تعریف کرنے لگا، جب انھوں نے میرا مدعا سمجھا کہنے لگے، کیا تمھارا اہل وعیال ہے؟ میں نے جواب دیا...... جی ہاں، فرمایا، ڈر کے بدلے میں ڈر تمھارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے،

۱۱۲۲۴-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یزید، احمد بن محمد بن حمراق نیشاپوری، اسماعیل بن عبداللہ شامی کہتے ہیں میں نے بقیہ کو حمص کی ایک مسجد میں بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہے تھے میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ شادی کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا اس آدمی کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو اپنی بیوی کو دھوکہ دیتا ہو؟ میں نے کہا...... یہ برتاؤ کسی طرح بھی مناسب نہیں، بقیہ کہتے ہیں میں ان کی اس بے نیازی کی تعریف کرنے لگا انھوں نے فرمایا، کیا تمھارا اھل وعیال ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، فرمایا، یہ ایک ڈر ہے جو تمھیں ڈرا رہا ہے، تمھارا عیال میری کیفیت سے افضل ہے۔

۱۱۲۲۵-ابوبکر عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد، عباس بن وردی، ابوابراہیم ترجمانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بقیہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میں شام کے ایک علاقے میں ابراہیم بن ادھم کا مصاحب ہوگیا، ابراہیم چل رہے تھے اور ان کے ساتھ انکا ایک رفیق سفر بھی تھا، وہ چلتے چلتے ایک ایسی جگہ تک پہنچ گئے جس میں پانی اور گھاس بکثرت پایا جاتا تھا، ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے رفیق سفر سے پوچھا، کیا تمھارے پاس تھیلے میں کچھ ہے؟ اس نے جواب دیا میرے پاس تھیلے میں خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں۔ چنانچہ اس نے تھیلا جھاڑ دیا اور اس سے برآمد ہونے والے ٹکڑوں کو ابراہیم رحمہ اللہ کھانے لگے اور مجھ کو بھی قریب ہونے کا کہا میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کھانے میں رغبت ظاہر کی اور آگے بڑھ کر ان کے ساتھ کھانا شروع کیا، پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر چادر لپیٹ لی اور فرمایا اہل دنیا ہم سے کس قدر غافل ہیں جبکہ ہماری زندگی سے بڑھ کر کسی کی زندگی بھی نعمتوں سے پر نہیں ہے۔ پھر انھوں نے میری طرف التفات کر کے پوچھا، اے بقیہ کیا تمھارا عیال ہے؟ میں نے جواب دیا اے ابواسحٰق! بخدا! جی ہاں میرا عیال ہے، انھوں نے میرے جواب پر لاپرواہی برتی، جب انھوں نے میرے چہرے پر مایوسی بھانپ لی کہنے لگے، شاید صاحب عیال کا خوف وڈر ہماری کیفیت سے بدرجہا بہتر ہے۔

۱۱۲۲۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، نعیم بن حماد، بقیہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مختصر امروی ہے۔

۱۱۲۲۷-اپنے والد عبداللہ سے، حسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، داؤد بن رشید، ابوعبداللہ بن صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا زاہد بن، دنیا میں زہد اس ڈر کی وجہ سے اختیار کرتے ہیں کہ کہیں وہ بے وقوفوں اور جاہلوں کی جہالت میں شریک نہ ہو جائیں۔

۱۱۲۲۸-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، جب بادشاہ اپنی پسند کے مطابق رات گزارتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق رات گزارتا ہوں اور اس سے راضی بھی رہتا ہوں

۱۱۲۲۹-ابویعلی حسن بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ

اللہ نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ مجھے ترک طیبات پر اجر وثواب دیا جاتا ہو چونکہ طیبات (حلال کھانے کی لذیذ چیزیں) کا اشتہاء ہی مجھ میں پیدا نہیں ہوتا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ جو آدمی صرف وہی بھلائی کرے جسے اس کا نفس چاہتا ہو اور وہی برائی چھوڑے جسے وہ مکروہ سمجھتا ہو اسے بھلائی کے کرنے پر اجر وثواب نہیں ملتا اور جس برائی کو اس نے ترک کیا ہے اسکے گناہ سے وہ محفوظ نہیں رہتا۔

۱۱۲۳۰-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معید، محمد بن ھارون، ابوعمیر، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ مجھے طعام ومشروب کے ترک پر اجر وثواب ملتا ہو چونکہ مجھ میں ان چیزوں کا اشتہاء (شوق) ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۱۲۳۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وشقندی، رزین بن محمد، یوسف، بن سحت، سحت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے باطل کی طرف کثرت سے دیکھنا دل سے حق کی معرفت کو ختم کر دیتا ہے۔

۱۱۲۳۲-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، یعقوب بن عبداللہ، مخلد بن حسین کہتے ہیں جب بھی رات کو بیدار ہوا ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو ذکر اللہ میں مشغول پایا اور انھیں غمگین دیکھا پھر میں اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان پڑھ کر تسلی کر لیتا۔

ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء (حدید ۲۱) یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

۱۱۲۳۳-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابوحواری، ابوعلی جرجانی، ابوسلیمان وارانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے پندرہ نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ پڑھیں۔

۱۱۲۳۴-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بطار، علی بن ھیثم، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے ایک مرتبہ محمد بن عجلان نے دیکھا تو فوراً قبلہ رو ہو کر سجدے میں گر پڑے پھر کہنے لگے، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے سجدہ کیوں کیا؟ میں نے تمہیں دیکھنے پر سجدہ شکر کیا ہے۔

۱۱۲۳۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، ابن زنجویہ، فریابی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن عجلان نے فرمایا، مومن جہاں بھی ہو وہ مومن سے محبت کرتا ہے۔

۱۱۲۳۶-محمد بن علی بن حبیش، عمر بن محمد بن بکار، ابوعتبہ، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے جب ان کا حال پوچھا جاتا تو جواب دیتے میں اس وقت تک خیریت سے ہوں جب تک میرا بوجھ کوئی دوسرا نہ اٹھالے۔

۱۱۲۳۷-عبداللہ بن ابراہیم بن ھرماس، جعفر بن محمد بن عاصم دمشقی، محمد بن معنی، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے آیت کریمہ" **ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم**" ترجمہ ان لوگوں پر کوئی حرج نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئیں تا کہ انہیں کوئی سواری دیں (سورۃ توبہ ۹۲) اس واقعہ میں سائلین نے صرف جوتوں کا سوال کیا تھا۔ (غربت کی وجہ سے وہ بھی میسر نہ تھے)۔

۱۱۲۳۸-عبداللہ، ابوحسن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر، مسیب بن واضح، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ مسافر پر رحم فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ مسافر کی طرف ہر روز کئی مرتبہ نظر رحمت سے دیکھتا ہے مسافر جس وقت اپنے اہل وعیال سے جدا ہو رہا ہے اس وقت اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

۱۱۲۳۹-اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، حسین بن عبداللہ بن شاکر سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے تھے اے ابوعمرو۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ بے شک جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو غیر اللہ کی معرفت میں مشغول نہیں رکھتا، ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کی عمر باطل میں ختم ہو جائے۔

۱۱۲۴۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد حمصی، ابویمان، عبدالرحمٰن بن ضحاک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا بعض کتابوں میں لکھا ہے جو آدمی دنیا کے غم میں غمگین ہو کر صبح کرتا ہے سو اس نے اللہ پر ناراض ہوتے

ہوئے صبح کی اور جو آدمی کسی پیش آمدہ مصیبت کی شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے گویا وہ اپنے رب سے شکایت کرتے ہوئے صبح کرتا ہے اور جو فقیر آدمی کسی غنی کے پاس بیٹھ کر اپنی دنیا کی خاطر اس کے سامنے اظہار خیال کرتا ہے اس کے دین کا ایک تہائی حصہ ختم ہو جاتا ہے جو قرآن مجید پڑھ کر اللہ کی آیات کی مطلق پرواہ نہیں کرتا وہ جہنم میں ڈالا جائیگا۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تین چیزیں نہ ہوتیں مجھے کچھ پرواہ نہ ہوتی کہ میں کسی شہر کی مکھی ہوتا، روزے کی حالت میں شدت پیاس، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور کتاب اللہ کے مطابق نماز تہجد۔

۱۱۲۴۱-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحیی بن عثمان، ابوعبدالرحمن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلا کلام جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے کیا وہ یہ تھا اے آدم! میں تمہیں چار چیزوں کی وصیت کرتا ہوں اگر تم انہیں ساتھ لیکر مجھ سے ملاقات کرو گے تو میں تمہیں جنت میں داخل کروں گا اور جو تیری اولاد میں سے انہیں لیکر مجھ سے ملاقات کرے گا اسے بھی جنت میں داخل کروں گا۔ ان میں سے ایک میرے لئے ہے ایک تیرے لئے، ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک اور چوتھی میرے اور تیرے لوگوں کے درمیان مشترک ہے۔ سو جو چیز میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میری اس طرح عبادت کر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے جو تیرے لئے ہے وہ یہ کہ تو جو بھی عمل کرے گا میں اس کا تجھے پورا پورا بدلہ عطا کروں گا جو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تو دعا کر میں اسے قبول کروں گا اور چوتھی یہ کہ جس چیز کو تو اپنے لئے ناپسند سمجھے اس کو غیر کے لئے پسند نہ کر۔

۱۱۲۴۲-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

"ومن یطع اللہ ورسولہ ویخشی اللہ ویتقہ فاولئک ھم الفائزون" جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اللہ سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسکا تقویٰ اختیار کر کے انسان اچھے ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے، قیامت کے دن کی سختیوں سے متقین ہی نجات پائیں گے اور جنت کی طرف انھوں نے لوٹ کر جانا ہے پھر ابراہیم کہنے لگے! اللہ تعالیٰ نے کیا سچ فرمایا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون" (نحل ۱۲۸)

اللہ متقین اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

۱۱۲۴۳-جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ جس چیز سے تیرا دوست بغض وعداوت رکھتا ہو اس سے تو محبت کرے، ہمارے رب نے دنیا کی مذمت کی ہم اس کی مدح سرائی کر رہے ہیں۔ اللہ دنیا سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں ہم نے دنیا میں کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے بھی دنیا کو ترجیح دی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے دنیا کھنڈر میں تبدیل ہو جانیکا وعدہ کیا ہے۔ دنیا کی طلب سے تمہیں روکا گیا ہے لیکن تم پھر بھی اس کی طلب میں سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہو، خزانوں کے جمع کرنے سے تمہیں ڈرایا گیا لیکن تم پھر بھی انہیں جمع کر رہے ہو، دنیا نے تمہیں اچھی طرح سے دھوکہ دے دیا ہے اور تم اس کی رونقوں پر مرے جا رہے ہو، اسکی لذات سے کھیے جا رہے ہو تمہارا اٹھنا بیٹھنا دنیاوی خواہشات میں ہے، تم غفلت کے عالم میں دنیا میں عمارتیں بنا رہے ہو، تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ سے اس کے گھر کے بارے میں جھگڑا کرو، الغرض تم دنیا کے سمندر میں حیران و پریشان غرق ہوتے جا رہے ہو، دنیا کے دھوکوں میں تم ایکدوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے ہو گھر یا تمہیں ساری کی ساری دنیا مل جائے اس سے بھی سیر نہیں ہو گے تم نے اپنے دلوں کو یقین کی دولت سے بہرہ مند

نہیں کیا۔ اپنی نیتوں میں سچائی پیدا نہیں کی گناہوں کے انبار لیکر تم اللہ کے سامنے حاضر ہو گئے اور اپنی بقیہ عمروں میں اللہ کی نافرمانی کرنے کا عہد کر رکھا ہے، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

"ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار"

کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے یا متقین کو فاجروں کی طرح بنا دیں گے۔

جنت صرف اللہ کی اطاعت سے ملتی ہے، اور اس کی محبت کے بغیر نہیں ملتی۔ اللہ کی رضا جوئی صرف معصیت کو ترک کرنے سے ملتی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے مغفرت توبہ کرنے والوں کے لئے مقرر کر لی ہے اور رحمت رجوع کرنے والوں کے لئے، جنت ڈر والوں کے لئے، حوریں اطاعت کرنے والوں کے لئے اور اپنا دیدار شوق رکھنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحاً ثم اھتدیٰ (طه ۸۲) بے شک میں اس آدمی کی مغفرت کرنے والا ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کرے اور پھر ھدایت پر رہے۔

ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی جو تاریکیوں سے ھدایت کے رستے پر آئے۔

۱۱۲۴۴۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن افر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ میں ایک شہر سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے زاہدوں اور زمین میں سیر وسیاحت کرنے والوں میں سے دو آدمیوں کو دیکھا۔ ایکدوسرے سے کہنے لگے اے میرے بھائی! اہل محبت نے اپنے محبوب سے وراثت میں کیا چیز پائی؟ دوسرے نے جواب دیا اہل محبت اللہ کے نور سے دیکھنے کے وارث ہوئے اور گناہ گاروں پر مہربانی کرنے کے وارث ہوئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا..... ان لوگوں پر کیسے مہربانی کی جائے جو اپنے محبوب کی مخالفت کرتے ہیں؟ اس نے میری طرف دیکھ کر کہا ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ان پر مہربانی کی جا رہی ہے تا کہ وہ وعظ ونصیحت سے اپنے اعمال کی طرف لوٹ آئیں، کہا مومن اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ لوگوں کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے، ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پھر وہ لوگ غائب ہو گئے، میں نے اس کے بعد ان لوگوں کو دوبارہ نہیں دیکھا۔

۱۱۲۴۵۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا میں ایک مرتبہ بیت المقدس چلا گیا۔ وہاں میری سات آدمیوں سے ملاقات ہوئی، میں نے انہیں سلام کیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو شاید اللہ تعالیٰ مجھے اس نصیحت سے کوئی فائدہ پہنچائے انہوں نے مجھ سے کہا، دنیا کا ہر وہ کام جو تجھے اللہ سے دور کرے وہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے، اپنی امیدیں غیر اللہ سے وابستہ نہ رکھو اور اللہ کے علاوہ کسی سے مت ڈرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے جو اللہ سے محبت کرتا ہو اس سے تم بھی محبت کرو اور جو اللہ سے بغض کرتا ہو اس سے تم بھی بغض کرو میں نے کہا مجھے اور نصیحت کرو، کہنے لگے! دعا کیا کرو اور خلوت میں عاجزی وانکساری کیساتھ خوب رویا کرو۔ مسلمانوں پر رحمت کرو اور ان کے لئے خیر خواہی چاہو میں نے پھر کہا مجھے اور نصیحت کرو کہنے لگے اے اللہ یہ آدمی ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہو گیا اور اس نے ہمیں تیری یاد سے غافل کر دیا۔ کیا اس سے ہم نے جو کچھ کہا کافی نہیں؟ ابراہیم بن ادھم فرماتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ انھیں آسمان نے اٹھالیا یا زمین نگل گئی اسکے بعد میں نے انہیں نہیں دیکھا تاہم اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی نصیحت سے بہت نفع پہنچایا۔

۱۱۲۴۶۔ ابونعیم اصفہانی، ابوزید محمد بن جعفر بن علی تمیمی، محمد بن ذلیل بن سابق، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ سندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک آدمی علم کی طلب میں نکل پڑا وہ ایک پتھر کے پاس گیا جس پر لکھا ہوا تھا مجھے الٹ دے

عبرت پائے گا، آدمی حیران ہو کر کھڑا رہا اسکی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ کیا کرے، چنانچہ وہ آگے چل پڑا تھوڑا آگے جانے کے بعد واپس لوٹ آیا اور آکر پتھر کو پلٹ دیا، اچانک دیکھا کہ اس پر لکھا ہے تو نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا اب کیسے علم کی طلب میں نکلا ہے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا وہ آدمی وہیں سے اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ گیا۔

۱۱۲۴۷- ابی نعیم، ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ابورجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب تو توبہ کے آئینہ میں اپنی نظر جمائے گا تب تک تجھے معصیت قبیح معلوم ہوتی رہے گی۔

۱۱۲۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا۔ زہد کی تین قسمیں ہیں زہد فرض، زہد فضل، زہد سلامتی، حرام سے بچنا زہد فرض ہے، حلال وطیبات سے بھی گریز کرنا زہد فضل ہے اور شبھادت سے بچنا زہد سلامتی ہے۔

۱۱۲۴۹- ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سکن، عبدالرحمٰن بن یونس، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا پہلے زمانے میں کہا جاتا تھا کہ عقلمند عالم سے بڑھ کر شیطان کے خلاف کوئی چیز نہیں چونکہ عالم جب بات کرتا ہے تو اپنے علم سے کرتا ہے اور جب خاموش رہتا ہے تو عقلمندی سے خاموش رہتا ہے۔

۱۱۲۵۰- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عجلان رحمہ اللہ نے فرمایا، عقلمند عالم سے بڑھ کر کوئی چیز بھی شیطان پر بھاری نہیں چونکہ عالم عقلمندی سے بات کرتا ہے اور عقلمندی سے خاموش رہتا ہے نیز شیطان کہتا ہے کہ عالم کی خاموشی اس کے سکوت سے زیادہ سخت ہے۔

۱۱۲۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، سلمہ بن شبیب، بقیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ابن عجلان رحمہ اللہ کا ملفوظ مثل مذکورہ بالا کے روایت کیا ہے۔

۱۱۲۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان حمصی، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے علماء کی شان پر حملہ کیا گویا اس نے بہت بڑے شر کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا۔

۱۱۲۵۳- عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، عباس دوری، ابوبکر بن اسود، ابراہیم بن عیسیٰ، محمد بن حمید کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔

۱۱۲۵۴- ابواحمد غطریفی، اسحٰق بن دیمی، ابراہیم بن سعد، ابومنذر قاضی مصیصہ کہتے ہیں۔ ہم نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ جہاد کیا، ابراہیم رحمہ اللہ ایک جبہ اوڑھے رکھتے تھے میل کی وجہ سے جسکا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا اور خود ان کی حالت یہ تھی کہ اگر ہوا انہیں اڑانا چاہتی تو اڑا لیتی، ان سے پوچھا گیا آپ نے حفظ کیوں نہیں کیا جس طرح کہ آپ کے مریدین نے حفظ کیا ہے؟ کہنے لگے میرا مقصد علماء کی سیرت اپنانا ہے اور ان کے آداب سیکھنے ہیں۔

۱۱۲۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بنان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا ہم نے حدیث کا سماع اسی طرح کیا ہے جس طرح سفیان نے کیا ہے اگر وہ چاہتے خاموشی اختیار کرتے جس طرح کہ ہم نے خاموشی اختیار کی ہے۔

۱۱۲۵۶- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، عبدان بن احمد، احمد بن عمرو، محمد بن عمرو عسقلانی بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے طلب علم سے اس بات نے نہیں روکا کہ میں علم کی فضیلت سے ناواقف ہوں لیکن میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ علم اس آدمی کے ساتھ طلب کروں جو علم کا حق نہیں جانتا۔

۱۱۲۵۷- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن عمرو بن مکرم، سالم بن مھران طرسوی، ابویوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم

بن ادھم رحمہ اللہ سے جب علم کے متعلق سوال کیا جاتا تو وہ علم کے آداب بیان کرنا شروع کر دیتے۔

۱۱۲۵۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعباس بن ظہرانی، ابوخیثمہ محمد بن ہارون، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے باتیں کرنے سے احتراز کرتے۔ بشر بن عوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی ہوئی تھی۔

۱۱۲۵۹-احمد محمد بن مقیم، محمد بن اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے بشر بن حارث سے کہا کہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے طریق سلوک پر چلنا چاہتا ہوں، بشر کہنے لگے تم اسکی طاقت نہیں رکھتے ہو میں نے وجہ پوچھی کہنے لگے، چونکہ ابراہیم باتیں کم کرتے تھے اور عمل زیادہ کرتے تھے جبکہ تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل کم کرتے ہو۔

۱۱۲۶۰-احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، ابوطاہر، اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: من ظفر فی الجهاد بنقطة فكأنما اعان علیٰ هدم جميع التوحيد مجھے خبر ملی ہے کہ جس نے جہاد میں ایک نقطہ کے بقدر بھی کامیابی پائی اس نے توحید کی پوری عمارت کو گرانے میں مدد کی۔ واللہ اعلم بمعناہ الصواب۔

۱۱۲۶۱-عبداللہ بن محمد بن عقیل واسطی، عبداللہ بن جعفر قاضی، عصام بن داؤد بن جراح، داؤد بن جراح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم سے کہا، اے ابواسحق! میں خراسان سے آپ کی صحبت اختیار کرنے کے ارادے سے آیا ہوں، ابراہیم رحمہ اللہ اس سے کہنے لگے، اس شرط پہ کہ تیرے مال پر مجھے تجھ سے زیادہ حق ہوگا، اس آدمی نے کہا نہیں، ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا تو نے سچ کہا، پس تو ہمارا اچھا ساتھی ہے۔

۱۱۲۶۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ سفر کروں، فرمایا..... اس شرط پر کہ میں تمہارے مال واسباب کا تم سے زیادہ مالک ہوں گا، آدمی نے جواب دیا نہیں، فرمایا تمہارا صدق مجھے بہت اچھا لگا (دونوں حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم رحمہ اللہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ یہ اپنا مال میرے لئے مباح نہ کردے اور توکل علی اللہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائے)

۱۱۲۶۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابن ابوعاصم، عسکر بن حصین سائح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ گرمیوں میں ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو دیکھا گیا کہ انھوں نے ایک موٹا جبہ الٹا کر کے اوڑھ رکھا ہے اور وہ ایک پہاڑ کے نیچے پاؤں اوپر کر کے گدی کے بل لیٹے ہوئے ہیں اور فرماتے جا رہے تھے، بادشاہوں نے راحت و آرام طلب کیا لیکن رستہ بھول گئے۔

۱۱۲۶۴-ابویعلیٰ زبیری، محمد بن حسیب، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا جب ہم کسی نوجوان کو مجلس میں باتیں کرتے ہوئے سنتے تھے تو ہم اسکی بھلائی سے مایوس ہو جاتے تھے۔

۱۱۲۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، ابواحوص، ابراہیم بن علاء، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم کسی نوخیز کو بڑوں کی مجلس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھتے ہم اس کی عادت سے مایوس ہو جاتے اور ہم سمجھ لیتے اس کے پاس بھلائی نام کی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۲۶۶-محمد بن احمد بن ابراہیم بن یزید، ابوحامد احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، اسحق پر ابراہیم حنظلی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے معرفت باری تعالیٰ ابوسمعان نامی راہب سے سیکھی ہے، وہ اس طرح کہ میں ایک مرتبہ اس کے عبادت خانہ میں داخل ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھا اے ابواسحق! تم کتنے عرصہ سے اس عبادت گاہ میں ہو؟ اس نے جواب دیا ستر سال سے میں یہاں ہوں، میں نے پوچھا: تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے کہا: اے حنفی (ملتِ حنیفہ پر چلنے والے) تمہیں

اس کے پوچھنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ میں نے کہا مجھے یہ معلوم کرنے کا شوق ہے کہنے لگا، میں ہر رات صرف چنے کا ایک دانہ کھالیتا ہوں، میں نے اس سے پھر سوال کیا کہ تمھیں تمھارے دل کو کس چیز نے ایک چنے پر کفایت کرنے کی طاقت دی ہے؟ کہنے لگا: کیا تم اپنے بالمقابل یہ مکانات دیکھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں دیکھتا ہوں، کہا یہ لوگ سال میں صرف ایک دن میرے پاس آتے ہیں، میری عبادت گاہ کو اچھی طرح مزین کرتے ہیں پھر اس کا طواف کرتے ہیں اور یوں اس طرح سے میری تعظیم کرتے ہیں، سو جب بھی میرا نفس عبادت کرنے سے بوجھل ہو جاتا ہے میں فوراً اس گھڑی کو یاد کر لیتا ہوں، میں ایک گھڑی بھر کی عزت کے لئے سال بھر کی مشقت برداشت کرتا ہوں، اے حنیفی! تو ہمیشہ کی عزت کے لئے گھڑی بھر کی مشقت برداشت کرلے، ابراہیم فرماتے ہیں میرے دل میں معرفت باری تعالیٰ جاگزیں ہوگئی، کہنے لگا کیا اتنی بات تمھیں کافی ہے یا مزید کچھ کہوں؟ میں نے کہا، مزید کچھ ہو، کہنے لگا، عبادت گاہ سے نیچے اترو، میں نیچے اترا، راہب نے ایک ٹوکری نیچے لٹکائی جس میں چنے کے بیس دانے پڑے ہوئے تھے، مجھے کہا راہبوں کے ٹھکانے میں داخل ہو جاؤ چونکہ انھوں نے مجھے ٹوکری لٹکاتے ہوئے دیکھ لیا ہے، جب میں مکانات میں داخل ہوا فوراً نصرانی میرے پاس جمع ہوگئے اور کہنے لگے اے حنیفی! شیخ نے تمھاری طرف کیا چیز لٹکائی تھی؟ میں نے کہا اس نے میری طرف اپنا قوت (کھانے کی چیز) لٹکائی تھی، کہنے لگے تم اسے کیا کرو گے؟ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کہنے لگے! اسکی قیمت لگاؤ میں نے کہا، بیس دینار، انھوں نے مجھے بیس دینار دیئے اور میں نے انھیں چنے کے ٹوکری میں پڑے ہوئے بیس دانے دے دیئے، میں راہب کی طرف واپس لوٹ آیا، پوچھا: اے حنیفی! تو نے کیا کیا! میں نے کہا: میں نے چنے بیچ دیئے ہیں، پوچھا کتنے میں بیچے؟ میں نے جواب دیا بیس دیناروں کے بدلے میں، کہا تو نے غلطی کی اگر تو بیس ہزار دینار قیمت لگاتا وہ لوگ دینے کو تیار ہو جاتے، سنو! اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرنے والے کی اسقدر عزت ہے جو اس کی عبادت کرتا ہوگا اس کی عزت کا کیا عالم ہوگا، اے حنیفی! اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جا اور آنے جانے کو چھوڑ۔

۱۱۲۶۷- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد، محمد بن حمدان نیشاپوری، اسماعیل، بن عبداللہ بن عبدالکریم شامی، بقیہ بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرا جو اپنے گرجا میں بیٹھا تھا، گرجا ستون پر بنایا گیا تھا اور ستون ایک پہاڑ کی چوٹی پر نصب کیا گیا تھا، جب بھی ہوا چلتی گرجا ایک طرف جھک جاتا، میں نے راہب کو آواز دی اس نے جواب نہ دیا، دوسری مرتبہ آواز دی پھر بھی کچھ نہ جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ کہا: اس ذات کی قسم جس نے تجھے گرجا میں حبس (بند) کر رکھا ہے میری پکار کا ضرور جواب دے، چنانچہ راہب نے گرجا سے سر باہر نکالا اور کہنے لگا! تم کیوں چیخ رہے ہو؟ تو نے میرے سامنے اس ذات کا نام لیا جس کا میں کسی طرح اہل نہیں ہوں، میں نے کہا: اے راہب! کیا تو راہب نہیں ہے؟ راہب وہی ہوتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہو، پھر تو کیا ہے؟ جواب دیا میں جیل کا داروغہ ہوں چونکہ میں نے ایک درندے کو جیل میں ڈال رکھا ہے، میں نے پوچھا وہ درندہ کیا ہے؟ کہا میری زبان ضرر رسان درندہ ہے، اگر میں اسے آزاد چھوڑ دوں تو وہ لوگوں کو چکنا چور کر ڈالے، اے حنیفی! اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جو ظاہراً دیکھنے میں بہرے لگتے ہیں جبکہ وہ سنتے ہیں، جو گونگے لگتے ہیں حالانکہ وہ نطق کرتے ہیں جو نابینا لگتے ہیں فی الواقع وہ صاحب بصارت ہوتے ہیں، وہ طاعون کی جگہوں میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور جاہلوں کے ساتھ نشست و برخاست سے انھیں وحشت ہوتی ہے، وہ علم کے پھل کو اخلاص کے نور کی نذر کرتے ہیں، بخدا! وہ ایسے عبادت گزار بندے ہیں جو راتوں کو بیدار رہتے ہیں، تم انھیں راتوں کو دیکھو گے جب مخلوق میٹھی نیند سو رہی ہو کہ وہ اپنے رب کے حضور دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں، وہ اس ذات سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہیں جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے حنیفی! تو انہی عبادتگزار بندوں کے رستے پر چل، میں نے اس سے پوچھا: کیا تو ملت اسلام پر ہے؟ کہنے لگا میں صرف اسلام کو دین سمجھتا ہوں، لیکن مسیح علیہ السلام نے ہم سے ایک وعدہ کر رکھا ہے اور ہمیں تمھارے آخری زمانے کے اوصاف بتلائے ہیں، تب میں نے دنیا سے علیحدگی اختیار کی، تیرا دین

جدید ہے، اگر چہ پرانا ہو جاوے، بقیہ کہتے ہیں ایک مہینہ بھی اس واقعہ کے بعد گزرنے نہیں پایا تھا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے۔

۱۱۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، عیسیٰ بن یونس شکلی، احمد بن علی عابد، ابو یوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ ایک عبادتگزار سے میری ملاقات ہوئی جسکے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ رات کو سوتا نہیں، میں نے اس سے پوچھا تم رات کو کیوں نہیں سوتے؟ کہنے لگا مجھے قرآن مجید کے عجائب نے رات کو سونے سے روک دیا ہے۔

۱۱۲۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میری ایک دن ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات ہوگئی، میں نے ان سے ایک بات پوچھی جسکا انھوں نے مجھے جواب دے دیا۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس جانا شروع کر دیا، فرمانے لگے تمھیں اتنی چیز کافی ہے جسے ہم کافی سمجھیں۔

۱۱۲۷۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اس نے کسی آدمی کی ان کے پاس غیبت کر دی، ابراہیم رحمہ اللہ نے اسے غیبت کرنے سے روکا جب نہ رکا اسے چلے جانے کو کہا اور اسے آواز دی کہ میں تعجب کرتا ہوں کہ ہمیں کیسے بارش دی جائے پھر بشر کہنے لگے، میں تعجب کرتا ہوں کہ انھوں نے بارش کو اس وجہ سے روکے رکھا جسے تم جانتے ہو۔

۱۱۲۷۱- عبداللہ، احمد، محمد، ابن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے ملاقات کی۔ دونوں رات بھر باتیں کرتے رہے حتی کہ اس حالت میں صبح کی۔

۱۱۲۷۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، عبیداللہ بن عبدالکریم، سعید بن راشد، ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ایک مرتبہ اپنے ایک بھائی کے پاس سے گزرے جو زہد میں شہرت رکھتا تھا، اس نے زمین خرید کر اس میں باغات لگا رکھے تھے، فرمایا: یہ کیسے باغات ہیں؟ اس نے جواب دیا، یہ زمین ہمیں سستے داموں مل گئی تھی فرمایا، اس سے پہلے تمھیں دنیا سے صرف مہنگائی نے روکے رکھا تھا۔

۱۱۲۷۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک کچھ لوگ ان سے ملے، کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے آپ کے والد وفات پا چکے ہیں، فرمایا، کیا میرے والد وفات پا چکے ہیں؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، اللہ ان پر رحم فرمائے۔ لوگوں نے کہا: آپ کے والد نے آپ کے متعلق کچھ وصیت کی ہے اور عامل (سرکاری ملازم) زچ ہو چکا ہے، چنانچہ ابراہیم رحمہ اللہ لوگوں سے پہلے ہی اپنے شہر کو چلے گئے اور عامل کے پاس جا پہنچے فرمایا: میں میت کا بیٹا ہوں، عامل نے کہا آپ کو کون جانتا ہے؟ ابراہیم رحمہ اللہ نے عامل کو سلام کیا اور مکہ واپس لوٹ آئے۔ لوگوں نے عامل سے کہا یہ ابراہیم بن ادھم تھے، ان کے پیچھے جاؤ انھیں پکڑو کہیں وہ تمہیں بددعا نہ دے دیں، چنانچہ عامل ان کے پیچھے نکل پڑا جب انھیں آ لیا تو کہا واپس چلیے اور مجھے بوجھ سے آزاد کیجئے نیز میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، فرمایا میں نے تجھے تیرے کہنے سے پہلے ہی بوجھ سے آزاد کر دیا، پھر ابراہیم اس کے ساتھ واپس گئے اور اپنے والد کی وصیتوں کو نافذ کیا اور وراثت سے ملنے والے اپنے حصے کو باقی ورثاء پر تقسیم کر دیا اور پھر مکہ واپس لوٹ آئے۔

۱۱۲۷۴- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مھدی، طالوت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو بندہ شہرت کا دلدادہ ہو اللہ تعالیٰ سے سچائی نہیں کر پاتا۔

۱۱۲۷۵- ابو نعیم، ابی ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم

رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے کھانے کی اشیاء کو پاکیزہ رکھو خواہ راتوں کو اٹھکر نماز پڑھو اور دنوں کو روزے رکھو یا نہ یہ تمھارے اوپر لازم نہیں۔

۱۱۲۷۶-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ طرسوسی، ابوعبداللہ ملطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ عام طور پر دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ مجھے معصیت و نافرمانی کی ذلت سے اطاعت وفرمانبرداری کی عزت کی طرف منتقل کر دے۔

۱۱۲۷۷-عمر بن احمد بن عثمان واعظ، ابوذر احمد بن محمد بن سلیمان، عمر بن مدرک، ابراہیم بن شماس، محمد بن ایوب بن ضبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

۱۱۲۷۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور، ابراہیم بن شماس، احمد بن ایوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: مانگنے والے لوگ بہت اچھے ہیں چونکہ وہ ہمارا زادراہ آخرت کی طرف اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ چنانچہ کوئی مانگنے والا تمہارے دروازے پر آتا ہے اور یوں کہتا ہے کیا تم کسی چیز کے ساتھ ہماری طرف توجہ کرو گے؟

۱۱۲۷۹-محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا گیا: آجکل گوشت مہنگا ہو گیا ہے فرمایا: پھر نہ خریدو۔

۱۱۲۸۰-عمر بن احمد بن شاہین واعظ، محمد بن سعید حربی، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: بخدا! زندگی ایسی قابل اعتماد چیز نہیں کہ اسکے کسی دن کی امید کی جائے اور موت بھی ایسی دھوکہ دینے والی نہیں کہ اس کے دھوکے سے آدمی بے خوف رہے۔ تو پھر کمی کوتاہی، اندھا بھروسہ، تاخیر اور سستی کیوں کی جائے؟ حالانکہ اللہ کے امر میں کوئی ڈھیل نہیں ہے۔

۱۱۲۸۱-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، سلیمان بن ابوسلیمان کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ لوگ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے پاس کھانے کی اشیاء کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے! میرا گمان نہیں ہے کہ خشک روٹی اور زیتون کے تیل سے بڑھ کر کھانے کی کوئی چیز عمدہ ہو، سلیمان کہتے ہیں کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اس کی بھوک بھی ہوتی تھی۔

۱۱۲۸۲-جعفر بن محمد بن نصیر محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے ہماری کیا حالت ہے کہ ہم اپنے فقر و فاقہ کی شکایت اپنے ہی جیسے لوگوں سے کرتے ہیں اور اس فقر و فاقہ کی دوری کا سوال اللہ سے نہیں کرتے نیز ایک بندہ دنیا کی خاطر کسی دوسرے بندے سے محبت رکھتا ہے حالانکہ وہ اپنے رب کے خزانوں کو بھول جاتا ہے۔

ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی دکان کو آگ لگنے کیوجہ سے اسکا مال واسباب تباہ ہو رہا تھا اور وہ آدمی بہت آہ و بکا کر رہا تھا جس سے اسکی عقل میں فتور آ گیا تھا۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے اللہ کے بندے! یہ مال تو اللہ تعالیٰ کا مال ہے اللہ نے عارضی طور پر تجھے نفع اٹھانے کے لئے عطا کیا تھا جب اس نے چاہا تجھ سے واپس لے لیا اب اللہ کے فیصلے پر صبر کر اور آہ و بکا نہ کر چونکہ بھلائی اس میں ہے کہ عافیت پر اللہ کا شکر کیا جائے اور آزمائش پر صبر جو اپنے اعمال آگے بھیج دیتا ہے وہ ان کا پھل پالیتا ہے۔

جس نے تاخیر کی پس وہ سو گیا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا: ہمارا اصلی ٹھکانہ آگے آنے والا ہے اور موت کے بعد ہماری زندگی جنت میں کٹے گی یا جہنم میں۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں ایک دن میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ ایک صحراء سے گزر رہا تھا، ہم ایک مسلمان کی قبر کے پاس آئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے صاحب قبر کے لئے رحمت کی دعا کی اور پھر رونے لگے میں نے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ فرمایا: یہ خراسان تمام شہروں کے سابق والی حمید بن جابر کی ہے، وہ دنیا کے بحر عمیق میں ڈوبا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ضلالت سے نجات دی، مجھے اسکے متعلق خبر ملی ہے کہ وہ ایک رات اپنی بادشاہت و دنیا کی رنگ رلیوں میں ڈوبا ہوا تھا، کچھ دیر کے بعد وہ اپنی بیویوں میں سے محبوب ترین بیوی کو اپنے ساتھ لیکر سو گیا، اچانک اس نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ میں کتاب اٹھائے ہوئے اسکے سر کے پاس کھڑا تھا اس آدمی نے کتاب حمید بن جابر کو تھما دی، حمید نے جب کتاب کھولی اس میں سنہری حروف میں لکھا تھا، اس فانی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح مت دو اور تو ہر گز اپنی بادشاہت، قدرت، رعب و دبدبہ، نوکر چاکر، لذات و شہوات سے دھوکہ مت کھا چونکہ یہ رعب و دبدبہ مضبوط ہے بشرطیکہ ختم ہونے والا نہ ہو، یہ بادشاہت بہت عمدہ ہے بشرطیکہ اسکے بعد ہلاکت نہ ہوتی، یہ جاہ و حشمت فرحت و سرور ہے اگر اس میں دھوکہ نہ ہوتا، سو اللہ کے امر کی طرف جلدی سے بڑھو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وسارعوا الیٰ مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموت والارض اعدت للمتقين .(آل عمران ۱۳۳)

اپنے رب کی مغفرت کی طرف جلدی کرو اور جنت کی طرف جلدی کرو جسکا عرض آسمانوں اور زمین کی مسافت کے بقدر ہے یہ عظیم الشان جنت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

چنانچہ حمید بن جابر یہ خواب دیکھ کر فوراً گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت ہے، چنانچہ وہ اپنی بادشاہت سے نکل گیا اور اس کا کسی کو بھی پتا نہ چل سکا، وہ اس پہاڑ میں خلوت نشین ہو گیا اور اسی میں رب تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو گیا، جب مجھے اس کے قصہ کی خبر پہنچی میں اس سے ملنے آیا اور خود اس کی زبانی سارا واقعہ سنا، میں نے بھی اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا، میں ہمیشہ اس کے پاس آتا رہا حتی کہ اس کی وفات ہو گئی اور اسے یہیں دفن کیا گیا، یہ قبر اسی کی ہے اور اسے اپنے جوار صحبت میں جگہ دی۔

۱۱۲۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن داؤد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں۔ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے کہا، کیا وجہ ہے آپ حدیث کی طلب میں نہیں نکلے؟ فرمایا: میں نے علم حدیث سے اعراض نہیں کیا، لیکن میں نے احادیث کا قابل قدر حصہ سن رکھا ہے۔ اب میں اس پر عمل کرنا چاہتا ہوں، یوں میں محدثین کے پاس بیٹھنا ناپسند سمجھتا ہوں کہیں حدیث مجھ سے عمل نہ کرنے کی وجہ سے روگردانی اختیار کر لے۔

۱۱۲۸۴- عبدالملک بن حسن، احمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن بشیار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا، لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح خطرناک درندے سے بھاگتے ہو ہاں نماز جمعہ اور نماز باجماعت میں پیچھے نہ رہو۔

۱۱۲۸۵- ابو طالب بن صوادہ، حسن بن یزید، معافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری دونوں اکٹھے ہو گئے۔ سفیان نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا: جو کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے اسکا ہم آپ سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم حدثنا حدثنا کہہ کر اپنے نفس کی شہرت کرنا چاہتے ہو۔

۱۱۲۸۶- ابو طالب بن سواد، ابو محمد بن سعدان بن یزید، عبداللہ بن عبداللہ انطاکی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے اور اللہ کے درمیان کسی کو منعم (انعام کرنے والا) نہ بنا اور اپنے اوپر غیروں کی نعمت کو تاوان سمجھ۔

۱۱۲۸۷- ابو طالب، امام ابو اسحٰق محمد بن حسین، یوسف بن حکیم، سوار ابو زید جذامی کہتے ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو زید! تم عبادت گزاروں کی غایت کو اللہ کے ہاں آنے والے کل میں عبادت گزاروں کی ذات کے اعتبار سے کیا سمجھتے ہو؟ ابو زید کہتے ہیں، میں نے جواب دیا میرا گمان ہے کہ وہ جنت کے سکونت پذیر ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا، یہ تیرا محض گمان ہے وگرنہ بخدا مجھے تو اتنا یقین بھی نہیں کہ ہو سکتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ ان سے پھیر ے۔

۱۱۲۸۸- ابو یعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن خریس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ تم اگر حلال چیز کو مانگنا چاہتے ہو تو پھر جو چاہو مانگو۔

۱۱۲۸۹- ابو عمر، ابو عباس بن احمد رملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا...... دل پر تین پردے پڑے ہوتے ہیں فرحت کا، غم وحزن کا اور سرور کا، جب تو کسی موجودہ چیز سے فرحت حاصل کرے تو حریص ہے اور حریص محروم ہی رہتا ہے، اور جب تو کسی خوف شدہ چیز پر حزن وملال کرے تو تو بغض رکھنے والا ہے اور جو بغض رکھتا ہے اسے عذاب میں ڈال دیا جاتا ہے اور جب تو مدح سرائی پر خوشی کا اظہار کرے تو اس وقت عجب میں مبتلا ہوگا اور عجب وتکبر عمل کو ضائع کر دیتا ہے ان سب کی دلیل اللہ کے فرمان میں موجود ہے۔

لکیلا تاسوا علی مافاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم (حدید ۲۳)

تا کہ تم فوت شدہ چیز پر افسوس نہ کرو اور جو تمہیں ملا ہے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۲۹۰- ابو عمرو عثمانی، محمد بن جعفر، خلف بن محمود، فارس بخاری کہتے ہیں مجھے خبر حاصل ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے خواب میں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ زمین پر نازل ہوئے ہیں۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا، آپ زمین پر کیوں نازل ہوتے ہیں؟ جواب دیا تا کہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں کے نام تحریر کروں ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا مثلاً وہ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا مثال کے طور پر جیسے مالک بن دینار، ابراہیم رحمہ اللہ نے پوچھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں جواب دیا نہیں ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کہا جب تم ان کے نام تحریر کر چکو تو ان کے نیچے لکھ دینا کہ میں اللہ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں فرمایا: اچانک جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ان کا نام فہرست کے شروع میں لکھو۔

۱۱۲۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر، عمر بن احمد بن شاہین، ابراہیم بن نصار، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بصری رحمہ اللہ نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ دھوکہ دیا ہوا ہے اور جسکا آنے والا دن گزشتہ دن سے برا ہو وہ ملعون ہے اور جو اپنے نفس کے متعلق نقصان کا خیال نہیں رکھتا وہ خسارے میں ہے، اور جو آدمی خسارے میں ہو موت اس کے لئے بہتر ہے۔

۱۱۲۹۲- جعفر بن محمد بن ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے...... خیر و بھلائی قلیل بھی کثیر ہے اور قلیل شر بھی کثیر ہے۔ اے ابن بشار! جان لو کہ اللہ کی حمد بڑی غنیمت ہے اور مذمت بہت بڑا تاوان ہے۔

۱۱۲۹۳- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جن امور سے تمہیں ڈرایا ہے تم اللہ کی مخالفت کرتے ہو اور جن چیزوں سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان کا ارتکاب کر کے تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہو، اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا ہے تم اسے جھٹلاتے ہو، اسکی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو ہم اس چیز کو کاٹو گے جسے تم نے بویا ہے، وہی پھل تم توڑو گے جو تم نے کاشت کیے ہیں، جو کچھ تم نے کیا اس کا بدلہ پاؤ گے، جو اعمال کئے اس کا بدلہ اور جزاء پاؤ گے۔ خوب جان لو اگر تم سمجھ رکھتے ہو، غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ تا کہ تم فلاح پاؤ۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا ہے وہ فرماتے تھے، اے اللہ! ان کمزور ارواح اور

بدنوں سے بچا، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اللہ نے تمہیں مہلت دے رکھی ہے، اللہ نے بہت اچھا کیا اس نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہاری مغفرت کی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: قلتِ حرص وطمع صدق وتقویٰ عطا کرتا ہے جبکہ کثرتِ حرص وطمع سے غم وحزن اور جزع وفزع میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۱۲۹۴- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن سعید (مرید جنید رحمہ اللہ) منصوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو سنا وہ فرمارہے تھے، اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک جنت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں سو جب تک تو مجھے اپنے ذکر سے مانوس رکھے اور اپنی محبت مجھے عطا فرماتا رہے اور اپنی اطاعت میرے لئے آسان فرمائے تو اپنی جنت جسے چاہے عطا فرما۔

۱۱۲۹۵- ابواحمد حسین بن علی تمیمی نیشاپوری، محمد بن مسیب اور غیانی، عبداللہ بن خبیق، محمد بن بحر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ تیری جنت میرے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں، جب تک تو مجھے اپنی محبت عطا فرمائے۔

اپنی یاد سے مجھے مانوس رکھے اور مجھے تو اپنی عظمت وبڑائی میں غور وفکر کے لیے فراغت عطا فرماتا رہے۔

۱۱۲۹۶- عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم بن شبیب، ابومحمد عبید بن ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا، کیا کسی آزاد آدمی کو زیبا دیتا ہے کہ وہ بندوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرے؟ حالانکہ وہ اپنا مطلوب اپنے رب کے ہاں بھی پا سکتا ہے۔

۱۱۲۹۷- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استراباذی، علی بن حفص سلمی، محمد بن یحییٰ قطان، حجاج، ابن مسہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: محال ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دوستی کرو اور وہ تمھارے ساتھ دوستی نہ کرے۔

۱۱۲۹۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ھارون بن حسن، ابویوسف فولی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، بے شک اللہ تعالیٰ جنتِ خلد میں اسکو ڈالیں گے جو اس میں ھمیشہ کی ملک رکھتا ہو، ہمارے بدن خارش زدہ ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے مشک وغیرہ کو داخل فرمائے اور چاہے اس سے موتی اور جوہر کو نکال باہر کرے، مشیت وقدرت اسی کے ہاتھ میں ہے۔

۱۱۲۹۹- محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، ابراہیم بن حسین مقسمی، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جب تم اپنے محبوب رب تعالیٰ کے ساتھ خلوت میں ہو جوشِ محبت میں اپنی قمیص بھی چاک کر ڈالو۔

۱۱۳۰۰- عبداللہ بن محمد، علی بن سعید، شعیب بن یحییٰ نسائی، یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندے اللہ عزوجل کی محبت پہچان لیں اپنا کھانا پینا، لباس وحرص کم کر ڈالیں چونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اس لئے وہ غیر سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تخلیق کی اس وقت سے بعض فرشتے قیام، رکوع وسجدہ کی حالت میں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی ذرہ برابر دائیں بائیں التفات نہیں کرتا۔ چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے میں مشغول رہتے ہیں۔

۱۱۳۰۱- ابومحمد بن حیان، عثمان بن عبدالملک، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے اللہ کے ارشاد کے بارے میں فرمایا۔

فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات (فاطر ۳۲) ان میں سے بعض اپنے نفسوں پر ظلم

کرنے والے ہیں، بعض میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں اور بعض بھلائیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

بھلائیوں کی طرف سبقت حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا کوڑا برسا ہوتا ہے اور وہ عزت وکرامت کے دروازے پر پڑا ہوتا ہے، میانہ روی اختیار کرنے والے کو ندامت و پشیمانی کا کوڑا لگا ہوتا ہے چونکہ وہ حسرت کی تلوار سے قتل ہو چکا ہوتا ہے اور وہ عفو ودرگزر کے دروازے پر لیٹا ہوتا ہے۔

اور جو اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اسے غفلت کا کوڑا لگا ہوتا ہے وہ امیدوں کی تلوار سے مقتول ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ عنقریب عقوبت کے دروازے پر بے حال پڑا ہوتا ہے۔

۱۱۳۰۲- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، ہلاکت ہے جہنم والوں کے لئے کاش کہ اہل جہنم رب رحمٰن کا دیدار کرنے والوں کو دیکھ لیں جب وہ عالیشان مراتب پر فائز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمع ہو کر گروہوں کی شکل میں آئیں گے، چنانچہ ان کے لئے عالیشان منبر نصب کئے جائیں گے، ان کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی، پھر اللہ جل جلالہ ان کی طرف متوجہ ہوں گے تاکہ دیدار کرنے والوں کو خوش کرے، ارشاد فرمائے گا، میری تمام تر توجہ میرے بندوں، میرے اولیاء میرے محسنین واصفیاء جو دنیا میں غمگین رہتے تھے کے لئے ہے، ہاں میں وہی ذات ہوں جسکی وہ معرفت رکھتے تھے، سو جو تم میں سے میرے دیدار کا مشتاق ہو میرا محب ہو، مجھ سے زیادہ قریب ہونا چاہتا ہو وہ میری طرف نظر کر دے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھالے۔ مجھے میری عزت کی قسم مجھے میرے جلال کی قسم میں تمھیں اپنی قربت سے ضرور خوش کروں گا تمھیں فرحت بخشوں گا، میں اپنی کرامت تمھارے لئے آج مباح کرتا ہوں، تم بالا خانوں سے میرا دیدار کر سکو گے، تم مسہریوں پر ٹیک لگائے آرام سے بیٹھو گے، تمھیں نہ ختم ہونے والی بادشاہت ملے گی، تم اس قیام گاہ میں ہمیشہ ہمیشہ مقیم رہو گے ادھر سے کبھی بھی کوچ نہیں کرو گے، تم بے خوف وبے حزن رہو گے، تم صحتمند رہو گے بیماری تمھارے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ تم عیش وعشرت کی زندگی میں رہو گے، تمھیں یہاں موت بھی نہیں آئے گی، تم حسین وجمیل صورتوں کے گلے ملو گے، تم کبھی نہیں اکتاؤ گے خوب مزے لے لے کر کھاؤ پیو، تم اب عیش وعشرت کرو بسبب اس کے جو تم نے دنیا میں اپنے بدنوں کو کمزور کیا، اپنے جسموں کو لاغر بنایا اور تم نے اپنے اوپر روزوں کو لازم کر رکھا تھا تم راتوں کو بیدار رہتے تھے، حالانکہ لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے تھے۔

۱۱۳۰۳- ابو قاسم بن عبدالسلام بن محمد مخزمی بغدادی صوفی، احمد بن خزاعی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ داخل ہوئے، اچانک دیکھتے ہیں کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ بھی اسی سال حج کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں، ہم طواف کرتے ہوئے اکٹھے ہو گئے۔ ابراہیم رحمہ اللہ نے شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا تمھارا کیا طریقہ کار ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہمیں جب رزق ملتا ہے کھا لیتے ہیں اور جب نہیں ملتا صبر کر لیتے ہیں، ابراہیم رحمہ اللہ فرمانے لگے...... بلخ کے کتے بھی اسی طرح کرتے ہیں شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا: آپ کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا: ہمیں جب رزق ملتا ہے ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اور ایثار سے کام لیتے ہیں اور جب رزق سے روک دیا جاتا ہے اللہ کا شکر ادا اور اس کی حمد کرتے ہیں، چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ اٹھے اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سامنے آ بیٹھے اور کہنے لگے! آپ میرے استاذ ہیں۔

۱۱۳۰۴- ابوفضل احمد بن عمران ھروی صوفی، ابونصر ھروی، سعدان تاھرتی، حذیفہ مرعشی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں بیابان میں کوفہ کے رستہ پر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا مصاحب ہو گیا، وہ چلتے چلتے درس دیتے رہتے اور ہر میل کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، ہم بیابان (جنگل) میں کافی مدت تک رہے حتی کہ ہمارے کپڑے بوسیدہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور ایک ویراں مسجد میں پناہ لی، اتنے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے حذیفہ میں تمھیں بھوکا دیکھ رہا ہوں میں نے کہا: شیخ نے کیسے دیکھا،

فرمایا میرے پاس کاغذ دوات لاؤ، چنانچہ میں باہر گیا اور ان کے پاس کاغذ دوات لے آیا، انھوں نے کاغذ پر لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اے اللہ! ہر حال میں تو ہی مقصودِ اصلی ہے اور ہر علت وسبب کا مشار الیہ تو ہی ہے۔
اس کے بعد انھوں نے ذیل کے اشعار لکھے۔

(۱) انا حاضر انا ذاکر انا شاکر... انا جائع انا حاسر انا عاری

میں تیرے دربار میں حاضر ہوں ہر وقت تیرا ذکر وشکر کرتا ہوں فی الحال اس وقت میں بھوکا، ننگے سر اور ننگے بدن ہوں۔

(۲) مدحی لغیرک لفح نار خضتها...... فأجر فدیتک من دخول النار

میرا تیرے غیر کی مدح کرنا بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہے اور تیرے فدیہ کا بدلہ دخول جہنم ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے لکھ کر رقعہ مجھے تھمادیا اور فرمایا: نکل جاؤ اور اپنے راز کو اللہ کے علاوہ کسی سے مت کھولو اور یہ رقعہ اسے دے دو جو تمھیں سب سے پہلے ملے میں مسجد سے نکل گیا کچھ ہی آگے جا کر مجھے ایک آدمی ملا جو خچر پر سوار تھا۔ چنانچہ میں نے رقعہ اسے دیا وہ رقعہ پڑھ کر رو پڑا پھر کہنے لگا، اس رقعہ کو لکھنے والے کہاں ہیں؟ جواب دیا: وہ فلاں ویران مسجد میں ٹھہرے ہوئے ہیں، پھر اس نے اپنی آستین سے دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی نکالی اور مجھے دے دی، پھر میں نے اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا، کہا گیا وہ آدمی نصرانی ہے میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرف واپس لوٹ آیا وہ مجھ سے کہنے لگے، اس تھیلی کو ہاتھ بھی مت لگاؤ اسکا مالک ابھی ابھی آنا چاہتا ہے، چنانچہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کا فرمان بہت جلد نصرانی کے متعلق پورا ہوا، چنانچہ نصرانی آیا اور ابراہیم رحمہ اللہ کے سر پر جھک گیا اور کہنے لگا: اے شیخ اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کا ارشاد بہت خوب ہے۔ چنانچہ نصرانی نے اسلام قبول کیا اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں رہنے لگا، اللہ تعالیٰ اسے غریقِ رحمت کرے۔

۱۱۴۰۵- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ہر جمعہ کی صبح کو ذیل کا کلام دس مرتبہ ضرور پڑھتے تھے، جب شام کرتے تب بھی اتنی مرتبہ ضرور پڑھتے کہتے۔

یوم مزید، صبح جدید اور حاضر ہو کر لکھنے والے فرشتے کو خوش آمدید، ہمارا یہ دن عید کا دن ہے، اے فرشتے! لکھو جو کچھ ہم کہتے ہیں شروع اللہ کے نام سے جو تعریفوں والا اور پاکی والا ہے، عالیشان اور محبت والا ہے، جو مخلوق کے بارے میں جو چاہے کر گزرتا ہے، بخدا میں نے صبح مومن ہونے کی حالت میں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی تصدیق کرتے ہوئے کی ہے میں اللہ تعالیٰ کی صحبت کا اعتراف کرتا ہوں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے آگے سرنگوں ہوں، اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں، میں اللہ کے فرشتوں، اس کے انبیاء، اس کے رسولوں، اس کا عرش اٹھانے والے فرشتوں اور اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق یا جس مخلوق کو وہ آئندہ پیدا کرے گا گواہ بناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسکا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، جنت حق ہے، جہنم کی آگ حق ہے، حوض حق ہے، شفاعت حق ہے، منکر نکیر حق ہیں، تیری ملاقات حق ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے، بلاشک قیامت آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرے گا، میں اسی عقیدہ پر زندہ ہوں اور اسی پر مروں گا بھی اور اسی پر دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا، اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں، میں اپنی طاقت کے بقدر تیرے وعدے اور عہد پر قائم ہوں، اے اللہ! میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے میرے گناہ معاف فرما، چونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کرتا ہے۔ مجھے اخلاقِ حسنہ کی طرف ہدایت دے چونکہ اخلاق حسنہ کی طرف بجز تیرے کوئی ہدایت نہیں دیتا۔ مجھ سے برے اخلاق کو دور رکھو چونکہ بجز تیرے برے اخلاق سے دور کوئی نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے حضور بار بار حاضری دیتا ہوں، ساری بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے، میں تجھ سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری ط

رجوع کرتا ہوں، اے اللہ تو نے جو رسول بھی بھیجا اس پر میں ایمان لاتا ہوں، تیری نازل کی ہوئی ہر کتاب پر میں ایمان لاتا ہوں، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام بھیج اور اپنے انبیاء اور رسولوں پر بھی درود وسلام نازل فرما آمین یارب العالمین! اے اللہ! ہمیں محمد ﷺ کے حوض کوثر پر وارد ہونے کی توفیق عطا فرما، ان کے جام سے ہمیں خوشگوار مشروب پلا جسکو پی کر ہمیں کبھی پیاس نہ لگے، ہمیں آپ ﷺ کی جماعت سے اٹھانا ہم رسوا، سرنگوں، بگڑی ہوئی شکلوں، مغضوب وضالین نہ ہوں۔ اے اللہ! مجھے دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال دنیا کے فتنوں سے محفوظ فرما، مجھے اس عمل کی توفیق عطا فرما جس سے تو خوش اور راضی ہو، میرے تمام احوال درست فرمادے، مجھے دنیا وآخرت کی زندگی میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھ، مجھے گمراہی سے بچالے، اے اللہ! تو پاک ہے، یا عظیم یا جبار، یا عزیز یا باری پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمانوں سے ٹپکتی ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی پہاڑ بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی سمندر اپنے موجوں سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی مچھلیاں اپنی لغات میں بیان کرتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی آسمان میں ستارے اپنی چمک کے ذریعے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جسکی پاکی درخت اپنی جڑوں اور شادابی سے بیان کرتے ہیں، پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی ساتوں آسمان وزمین اور جو بھی ان میں یا ان کے اوپر رہ رہا ہے بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو پاک ہے، اے حلیم اے ہمیشہ زندہ رہنے والے پاک ہے تو تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۱۳۰۶۔ جعفر بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں جتنے علماء، عبادت گزاروں، صلحاء اور زاہدین سے ملا ہوں ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی طرح دنیا سے بغض رکھتا ہو، بسا اوقات ہم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتے جنھوں نے کوئی دیوار یا گھر یا دکان از سر نو تعمیر کرنے کے لئے گرائی ہوتی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیتے اور ان کی طرف مطلق نہ دیکھتے، میں انھیں ایسا کرنے پر ٹوک دیتا، فرماتے: اے ابن بشار! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لیبلوکم ایکم احسن عملاً (ملک/۲) تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا کہ "تم میں سے کون ہے دنیا کی خاطر اچھی عمارتیں بنانے والا اور تم میں سے کون ہے زیادہ مال ودولت ذخیرہ اور جمع کرنے والا، پھر ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا:

"وماخلقت الجن والانس الالیعبدون" (ذاریات ۵۶) میں نے صرف عبادت کے لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں ارشاد فرمایا کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف دنیا کی تعمیرات، اموال جمع کرنے، مکانات بنانے، محلات تعمیر کرنے، لذات حاصل کرنے اور عیش عشرت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فبھداھم اقتدہ" اور ان (صحابہ کرامؓ) کے ہدایت والے رستے کی پیروی کرو، (انعام/۹۰) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وماامروا الالیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ" (سورۃ البینۃ ۵) اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم اپنے اعمال حسنہ پر راضی ہیں، تقصیر وکوتاہی پر توبہ کرنے پر راضی ہیں اور فانی زندگی کے بدلے میں باقی رہنے والی زندگی پر راضی ہیں۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، تکبر اور اعمال پر اترانے سے بچو، دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو نہ کہ بالاتر

کو، جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اس کا رب اسے بلند کرتا ہے، جس نے اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے ڈرا اللہ تعالیٰ اسے محرومیوں سے بچالیتا ہے، جو اس کی اطاعت کرتا ہے اسکی کفایت فرماتا ہے، جو اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہے وہ اسے ادا کر دیتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بہتر بدلہ دیتا ہے، بندے کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے نفس کا وزن کرے قبل اس کے کہ اس کا وزن کیا جاوے، مناسب ہے کہ بندہ اپنے نفس کا محاسبہ کرے قبل اس کے کہ اس کا محاسبہ کیا جائے اور بندے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیشی کے لئے بن سنور کر تیار رہے۔

ابراہیم بن بشار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرنے اور اپنی زبانوں کو ذکر اللہ میں مشغول رکھو، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے نظروں کو جھکائے رکھو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد عربی ﷺ کی طرف وحی نازل کی ہے کہ ہر وہ گھڑی جس میں آپ میرا ذکر کرتے ہیں وہ گھڑی آپ کے لیے ذخیرہ کرلی جاتی ہے، اور جس گھڑی میں آپ میرا ذکر نہیں کرتے وہ گھڑی آپ کے لئے ذخیرہ نہیں کی جاتی، گویا وہ گھڑی آپ کے نفع میں نہیں ہوتی بلکہ آپ کے نقصان میں ہوتی ہے۔''

ابراہیم بن بشار کہتے ہیں میں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ وھب بن منبہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا پڑھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے میرے رب! کونسا عمل تجھے زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بچوں کے الطاف (مہربانیاں) مجھے زیادہ پسند ہیں چونکہ وہ میرے چھوٹے تیر ہیں اور جب وہ مرجاتے ہیں میں انھیں جنت میں داخل کر دیتا ہوں۔

مسانید ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث مرسلاً و مسنداً روایت کی ہیں۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے کوفہ وبصرہ کے کافی سارے تابعین سے ملاقات کی ہے۔ چونکہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے تصوف وولایت ان کا مسلک و مشرب اور مذاق تھا اس لئے مجالسِ حدیث قائم نہیں کرتے تھے تب ہی کتب حدیث میں ان کی سند سے مروی احادیث بہت کم ملتی ہیں تاہم ان کی مرویات اکثر ابو اسحٰق عمرو بن عبداللہ سبیعی سے ہیں، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ کو دیکھ رکھا تھا، نیز براء بن عازب ؓ سے انکا سماع بھی ثابت ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی سند سے چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۱۳۰۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن یعقوب بن مفید جرجانی، محمد بن خالد، عطیہ بن بقیہ بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابو اسحٰق بن ادھم ھمدانی، عمارہ انصاری، ابوھریرہ ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک فتنہ برپا ہوگا جو عباد تنگرار بندوں کو بھی اکھاڑ پھینکے گا صرف عالم اپنے علم کی بدولت اس سے نجات پائے گا۔[1]

ابو اسحٰق وھمدانی اور ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب۔ ہے ہم نے یہ حدیث صرف عطیہ بقیہ کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۰۸- ابوقاسم زید بن علی بن ابو بلال مقری، ابواحمد ابراہیم بن محمد بن احمد ھمدانی، ابوحفص عمر بن ابراہیم مستعملی، ابوعبیدہ بن ابوسفر حسن بن ربیع، مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد، انس ؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتایئے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگ جائیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] تاریخ ابن عساکر ۲/ ۱۷۱. والبدایة والنهایة ۱۰/ ۱۳۵. وکنز العمال ۲۸۷۱۰. والجامع الکبیر ۵۷۶۵.

دنیا میں زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا، سو رہی بات لوگوں کی ان کی طرف یہ (لکڑی) پھینک دیا کرو وہ تم سے محبت کریں گے۔

اس حدیث میں انس کا ذکر ابو حفص عمر کا وہم ہے یا ابو احمد کو وہم ہوا ہے چونکہ ثقہ اور ثبت راویوں نے یہ حدیث حسن بن ربیع سے روایت کی ہے اور مجاھد سے آگے انھوں نے اسمیں تجاوز نہیں کیا۔[1]

۱۱۳۰۹-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع ابو علی بجلی مفضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، منصور، مجاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے تا کہ اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھ سے محبت کرنے لگیں، ارشاد فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور رہی بات یہ کہ لوگ تجھ سے محبت کریں سو ان کی طرف یہ لکڑی پھینک دیا کرو۔

حسن نے مفضل کا قول نقل کیا ہے کہ بجز اس حدیث کے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ہمارے لئے کسی اور حدیث کی سند بیان نہیں کی، یہی حدیث طالوت نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے روایت کی ہے لیکن اس میں انھوں نے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے آگے تجاوز نہیں کیا اس میں یہ بھی فرمایا: دیکھو جو تمھارے ہاتھوں میں لگام ہوا سے لوگوں کی طرف پھینک دو وہ تجھ سے محبت کریں گے، یہ حدیث منصور و مجاہد کی سند سے حدیث عزیز ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی مشہور حدیث وہ ہے جو سفیان ثوری نے ابو حازم اور سھل بن سعد کی سند سے روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

۱۱۳۱۰-ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد بزوری عقری، علی بن فضل بن طاہر، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سھل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ ابن جریج، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص، عمر بن خطابؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید سے جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی اس حدیث میں حسن بن سھل قطن سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۱-ابو بکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ کوفی، محمد بن فضل عباس، احمد بن عیسیٰ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن حزری، سفیان ثوری ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوھریرہؓ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس گیا۔ اس وقت نبی ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ بیٹھ کر کیوں نماز پڑھ رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ مجھے بھوک لگی ہوئی ہے، ابوھریرہؓ کہتے ہیں، میں رو پڑا آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا رو و نہیں جو آدمی دنیا میں بھوک کی آزمائش سے گزرا ہو قیامت کے دن بھوک کی شدت اسے تکلیف نہیں پہنچائے گی۔[2]

۱۱۳۱۲-ابو یعلیٰ حسن بن محمد زبیری، یحییٰ بن محمد بن عبداللہ اسد، عباس بن حمزہ، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ محمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ ﷺ بیٹھ کر نماز

۱۔ سنن ابن ماجة ۴۱۰۲. والمستدرک ۳۱۳/۴. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۷/۶. ومشكاة المصابيح ۵۱۸۷. وميزان الاعتدال ۲۴۴۷. واللسان ۸۲۹/۱. والاحاديث الصحيحة ۹۴۴. ۶۶۳. وكشف الخفا ۱۲۷/۱. والترغيب والترهيب ۱۵۶/۴.

۲۔ تاريخ ابن عساكر ۳۴۹/۶، ۲، ۱۷۱.

پڑھ رہے تھے پھر مثل مذکورہ بالا کے حدیث ذکر کی۔

اس حدیث کو روایت کرنے میں محمد بن زیاد سے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ متفرد ہیں، نیز جزری ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، نیز شقیق بن ابراہیم کے واسطہ سے ہم نے صرف احمد بن عبداللہ کے واسطے سے حدیث نقل کی ہے احمد بن عبداللہ جوباری کے لقب سے پہچانا جاتا ہے یہ آدمی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا۔

۱۱۳۱۳- ابوعلی حسن بن علی وراق بغدادی، عبداللہ بن احمد بن حاور نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن نعمان بن ولید قرشی، محمد بن یزید بن عبداللہ، شفیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ پھر کہا یا رسول اللہ! حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ مگر رسول اللہ ﷺ پھر بھی خاموش رہے، اس آدمی نے تیسری بار پوچھا یارسول اللہ حسن خلق کی کیا تفسیر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن خلق کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی دنیا سے جو کچھ تھوڑا بہت ملے اس پر راضی رہے اور اگر کچھ نہ ملے ناراض نہ ہو۔[1]

محمد بن زیاد اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث مذکور غریب ہے ہم نے صرف اسی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۴- ابواحمد بن مکی، ابوحسان بصری، ابوبکر محمد بن حسن، عبیداللہ بن عبدالرحمٰن، مصعب بن ماھان، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، محمد بن زیاد، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (حالت سجدہ میں) امام سے پہلے سر اٹھا لینے والا کیا اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا کہ اس کے سر کو گدھے کے سر سے تبدیل کر دے۔[2]

اس حدیث میں بھی ثوری، ابراہیم بن ادھم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث احمد بن عیسیٰ بن خشاب نے جزری سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جزری نے سفیان کی سند سے بدون ذکر مصعب کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۱۵- ابونصر حنبلی نیشاپوری، عبداللہ بن ابراہیم ابوحسن، محمد بن سھل عطار، احمد بن سفیان نسائی، ابن مصفیٰ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، مالک بن دینار، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے کچھ مردوں کو دیکھا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو اوروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو پھر کیوں نہیں وہ سمجھتے ہیں۔[3]

مالک بن دینار کی حضرت انسؓ سے مروی یہ مشہور حدیث ہے لیکن ابراہیم کا مالک سے روایت کرنا غریب ہے۔

۱۱۳۱۶- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابوبکر بن عمیر رازی، جامع بن قاسم بلخی، نصر بن مرزوق، علی بن معبد، عبداللہ بن محمد خراسانی، ابراہیم بن ادھم، ایوب، حمید بن ھلال، ابوبردہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک تہبند نکال کر دکھائی، پھر کہنے لگیں ان کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی تھی۔

ایوب اور حمید کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے لیکن ابراہیم بن ادھم، ایوب کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۳۱۷- ابوعلی حسن بن علان، محمد بن محمد بن سلیمان باغندی، عیسیٰ بن ھلال بن عیسیٰ حمصی، شریح بن یزید، ابراہیم بن ادھم، عبیداللہ بن

۱۔ کنز العمال ۵۲۲۹.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۷۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱۱۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۲۰،۲۳۹،۱۸۰. وصحیح ابن حبان، ومشکاۃ المصابیح ۵۱۴۹. والدر المنثور ۱/۶۴. والترغیب والترھیب ۳/۲۳۴. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۳۶۹.

عمرو موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمرو، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہر چیز کھانا حلال ہے بجز ان اشیاء کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آیت کریمہ "قل لااجدفیمااوحی الیّ محرما" الی آخر الایۃ" (الانعام/۱۴۵) کے ذیل میں ذکر کی ہیں۔

یہ حدیث ابراہیم کے طریق سے غریب ہے اور عیسیٰ شریح سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۱۳۱۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد وسقندی، عبداللہ بن محمد بن عبید، (پھر دونوں) حسن بن یحییٰ، دعاء، حازم بن جبلہ، ابراہیم بن ادھم، ابراہیم صائغ، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کی زینت کو ترک کیا اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے عمدہ کپڑے زیب تن کرنا چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے کہ اسے جنت کے عجیب الشان جوڑے (جو کہ یاقوت کے ساتھ مزین ہوں گے) پہنائے۔[1]

ابراہیم صائغ اور ابراہیم بن ادھم کی حدیث بالا غریب ہے اور دعاء متفرد ہیں نیز سند میں حازم وہ حازم بن جبلہ بن ابونضرہ ہیں۔

۱۱۳۱۹- سھل بن عبداللہ تستری، حسین بن اسحٰق، تستری، (دوسری سند) ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابوعاصم، (دونوں) محمد بن مصفّٰی، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا، کسی نے جریرؓ سے پوچھا کیا آپ ﷺ نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد موزوں پر مسح کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا میں نے سورت مائدہ کے نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا ہے ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں کو یہ حدیث تعجب میں ڈالتی تھی۔

۱۱۳۲۰- علی بن ھارون بن محمد، عبداللہ بن ابوداؤد، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم سے روایت کرنے میں بقیہ متفرد ہیں۔

۱۱۳۲۱- سلیمان بن احمد ھیثم بن خلف دوری۔

(دوسری سند) حسن بن علی محمد بن محمد بن سلیمان۔

(تیسری سند) حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن بن اسماعیل۔

(وہ سب) محمد بن منصور طوسی، حاجب بن ولید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، شھر بن حوشب، ام سلمہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

سلیمان کی روایت میں اضافہ ہے کہ بے شک قلوب اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جسے چاہے ادھر ادھر پھیر دے اور جسے چاہے اقامت بخشے۔[2]

یہ حدیث حاجب کے متفردات میں سے ہے، میں نے یہ حدیث صرف محمد بن منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۲- محمد بن مظفر، ابوبشر احمد بن محمد بن عمرو مصیصی مروزی، احمد بن اسماعیل بن عبداللہ بکری شیخ صالح، عبداللہ بکری، شیبان بن ابو

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۸۲. ۹/ ۳۵۷. وتخریج الاحیاء ۳/ ۳۴۷. و کنز العمال ۵۷۴۴۹.

۲۔ سنن الترمذی ۲۱۴۰. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۱۲. ومشکاۃ المصابیح ۱۰۲. والجامع الکبیر ۵۷۸۲. والدر المنثور ۲/ ۸. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۲. والسنۃ لابن أبی عاصم ۱/ ۱۰۱. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۱/ ۳۶. ۳۷. ومیزان الاعتدال ۴۰۱۲.

شیبان مطوعی مروزی، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے میرے دشمن سے کون نمٹے گا: زبیر بن عوامؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں تیار ہوں، چنانچہ زبیرؓ نے مشرک کو مقابلہ کے لئے بلایا اور پھر اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ نے زبیر بن عوامؓ کو انعام میں مشرک کا جنگی ساز وسامان عطا کیا۔[1]

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۳-عبداللہ بن اسحٰق بن یحیٰی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، عباس بن حمزہ، عبدالرحیم بن حبیب، داؤد بن عجلان، ابراہیم بن ادھم، مقاتل بن حیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے، میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور سرحدوں پر واقع مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔[2]

ہم نے یہ حدیث صرف عبدالرحیم، داؤد کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۴-ابراہیم بن احمد مقری بزوری، محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، یحیٰی بن محمد بن خشیش مقری، محمد بن رزین، عبداللہ بن یزید مقری، ابراہیم بن احمد، رشیدین بن سعد بجز دو آدمیوں کے کسی پر رشک کرنا جائز نہیں، ایک وہ آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کیے جا رہا ہو، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم سے نوازا ہو اور وہ اس پر عمل کرتا ہو۔[3]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زرین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۲۵-محمد بن عمر بن غالب، علی بن عیسٰی، احمد بن ابو حواری، ابوسلیمان، علی بن حسن بن ربیع زاہد، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے عاجزی و تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں۔[4]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، بجز اس کے اسکا کوئی طریق میں نہیں جانتا ہوں اور ابوسلیمان وہ دارانی ہیں۔

۱۱۳۲۶-مخلد بن جعفر دقاق، محمد بن سہل عطار، مضارب بن نزیل کلبی، نزیل کلبی، محمد بن یوسف فریابی، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، زھری، ابوسلمہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن کے اخراجات کی مشقت کم ہوتی ہے۔[5]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ وابن اجلان اور زہری کی حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف حازب کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۳۲۷-ابوعبداللہ بن بن عبداللہ حافظ، محمد بن ابومعاذ، ابراہیم بن ادھم، احمد بن عجلان، علی بن حسین، حسینؓ، علی بن ابوطالبؓ کے سلسلہ

۱۔ المصنف لعبد الرزاق ۹۴۷۷. ۹۷۰۴. ۹۷۰۵، وکنز العمال ۳۶۶۱۹.

۲۔ مجمع الزوائد ۷. واتحاف السادة المتقين ۲۸۵/۴. والترغيب والترهيب ۲۱۶/۲. وتاريخ ابن عساكر ۲۲۵/۷. وكنز العمال ۳۴۶۳۲. ۳۴۶۳۳.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۴۷. وفتح البارى ۱۲۰/۱۳. ۲۹۸.

۴۔ تاريخ بغداد ۱۱۰/۲. وتاريخ ابن عساكر ۲۰/۴. وتاريخ اصبهان ۳۵۳/۲. والترغيب والترهيب ۵۲۰/۳. ۱۹۷/۴. ومجمع الزوائد ۸۲/۸. واتحاف السادة المتقين ۲۹۵/۱. ۱۲۵۷. ۳۵۱/۸. ۳۵۱/۹. ۲۰۹. وفتح البارى ۳۴۷/۱۱. ومشكاة المصابيح ۵۱۱۹. والعلل المتناهية ۳۲۶/۲. وكشف الخفا ۳۳۵/۲. واللآلى المصنوعة ۱۲۸/۲.

۵۔ الاسرار المرفوعة ۳۶۴. وكشف الخفا ۲۰۷/۲. واللآلى المصنوعة ۹۹/۲. وتذكرة الموضوعات ۱۴. وتنزيه الشريعة ۲۱۲/۲. والفوائد المجموعة ۵۰۱. والموضوعات لابن الجوزى ۲۸/۲.

سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ۱۰۰ مرتبہ درود بھیجا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکے ساتھ ایسا عظیم الشان نور ہوگا کہ اگر وہ نور مخلوق کے درمیان تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔[1]

ابراہیم اور ابن عجلان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف محمد بن احمد بخاری کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۳۲۸- ابراہیم بن علی، محمد بن حسن، بن قتیبہ، محمد بن فضل، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، ایک محدث، علی بن ابو طالبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بیمار ہوا اسکا بیمار ہونا ایک ہزار غلاموں کو بمعہ ان کے ساز و سامان کے آزاد کرنے سے افضل ہے اور جس نے اللہ کے رستے میں قرآن پاک کی ایک آیت یا میری سنت سے ایک حدیث کسی کو سکھلا دی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا حتی کہ اسکے اجر سے بڑھ کر کسی اور کو اجر نہیں ملے گا۔[2]

۱۱۳۲۹- سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن عرقی، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عجلان، سھل بن معاذ بن انس جھنی، معاذ بن انس جھنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن موٹی آنکھوں والی حوروں کے انتخاب کا اختیار دیں گے، جس نے خوبصورت لباس زیب تن کرنا ترک کیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایمان کی چادر پہنائیں گے اور جس نے کسی غلام کا نکاح کرایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سر پر بادشاہت کا تاج سجائیں گے۔[3]

یہ حدیث ابراہیم بن عجلان کے خط میں اسی طرح مذکور ہے۔

۱۱۳۳۰- سلیمان بن احمد، واثلہ بن مذکور سند سے، ابراہیم بن ادھم، فروہ، سھل کے سلسلہ سند سے مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۳۱- یہ حدیث محمد بن حیان بن عمر نے عبید کے بہت مخالف روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمرو بن حنان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، ایک آدمی، محمد بن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذ جھنیؓ کے سلسلہ سند سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

یہ حدیث سھل سے ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون اور خیر بن نعیم اور ریان بن فائد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، ابو عبدالرحمٰن مقری، سعید بن ایوب، ابو مرحوم عبدالرحیم بن میمون، سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تواضع کرتے ہوئے زینت والا لباس ترک کیا حالانکہ وہ اسے پہننے پر قدرت رکھتا تھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سر عام لوگوں کے سامنے لائیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے ایمان کے جوڑوں کے منتخب کرنے میں اختیار دیں گے کہ جونسا جوڑا چاہے زیب تن کرے۔[4]

۱۱۳۳۴- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مصفیٰ، معافی بن عمران، ابن لہیعہ، خیر بن نعیم، سھل بن معاذ، معاذ جھنیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پالیا۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۳/ ۲۸۱، ۲۸۲، و کنز العمال ۲۲۳۹، ۲۲۴۰.

۲۔ تنزیہ الشریعۃ ۲/ ۱۸۳. و کنز العمال ۱۰۷۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۴۰. و سنن ابن ماجۃ ۴۱۸۶. والسنن الکبری للبیہقی ۸/ ۱۶۱. و سنن أبی داؤد ۴۷۷۷. و سنن الترمذی ۲۰۲۱، و کشف الخفا ۲/ ۳۸۰. و اتحاف السادۃ المتقین ۷/ ۵۴۹.

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۳۹. والمستدرک ۱/ ۶۱. ۴/ ۱۸۳. والسنن الکبری للبیہقی ۳/ ۱۷۳. و سنن الترمذی ۲۴۸۱، و اتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۳۸۲. و أمالی الشجری ۲/ ۲۱۷. والاحادیث الصحیحۃ ۷۱۸.

راوی نے ریان کی حدیث کے بمثل روایت کی۔

۱۱۳۳۵-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابن لہیعہ، زبان بن فاید، سھل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قدرت کے باوجود غصہ پر قابو پایا الخ، مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی یہ حدیث یحیٰ بن ایوب اور راشد بن سعد نے ریان سے اسی طرح ذکر کی ہے۔

۱۱۳۳۶-ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، قراطیسی، محمد بن ھارون ابونشیط، موسیٰ بن ایوب، ابراہیم بن شعیب خولانی، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھیں حب عیش اور حب جہالت کی دوطرح کی سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو، جبکہ کتاب وسنت پر عمل کرنے والے مھاجرین وانصار میں سے سابقین واولین کی طرح ہیں۔[۱]

ابراہیم بن ھشام کی یہ حدیث غریب ہے، قراطیسی نے اسی طرح یہ حدیث مرفوعا روایت کی ہے، میری سمجھ کے مطابق قراطیسی کا نام عباس بن ابراہیم ہے جبکہ ابراہیم بن شعیب نے سند میں تحویل کر کے حدیث روایت کی ہے۔ یہی حدیث ہمیں محمد بن حیان اور ایک بڑی جماعت نے بیان کی ہے اور انھوں نے سند یوں بیان کی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، یوسف بن شعیب، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن عروہ، عروہ نے فرمایا: تمھیں دوطرح کے سکرات نے ڈھانپ رکھا ہے جہالت اور حب عیش کی سکرات نے اسی لئے تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہو۔[۲]

ابراہیم بن سعید نے بھی یہ حدیث موسیٰ کے واسطہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن انھوں نے عروہ سے آگے تجاوز نہیں کیا نیز یہی حدیث سعید بن ابوحسن نے انس بن مالکؓ سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، اسحٰق بن ابراہیم، سفیان بن عیینہ، اسلم، ابوحسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل ومحبت پر ہو، چونکہ تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہو پھر تم میں دوطرح کی سکرات (سختیاں الجھنیں) پیدا ہو جائیں گی ایک جہالت کی سکرات دوسری حب عیش کی سکرات تم اپنے اس طریقہ کار سے پھر جاؤ گے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ بیٹھو گے اس وقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر قائم رہنے والے کے لئے پچاس صدیقین کا اجروثواب ہوگا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! ہمارے پاس صدیقین کا یا انکے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تمھارے پچاس صدیقین کا اجروثواب انھیں ملے گا۔[۳]

یہ حدیث محمد بن قیس نے عبادہ بن نسبی اسود بن ثعلبہ، معاذ بن جبل، نبی ﷺ کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۳۳۸-جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن نصر، ابراہیم بن بشار، ابراہیم بن ادھم، ربیع بن صبیح، حسن، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت میں مقیم ہو جائیں گے، جنتی ایک دوسرے سے ملنے کا شوق ظاہر کریں گے۔ چنانچہ ایک جنتی کا تخت دوسرے جنتی کے تخت کی طرف خود بخود چل پڑے گا۔ وہ دونوں باہمی ملاقات وگفت وشنید کریں گے اور کہیں گے دنیا میں فلاں معاملہ ہمارے درمیان ہوا تھا ایک جنتی کہے گا، اے میرے بھائی! فلاں دن کو یاد کرو کہ ہم دنیا میں فلاں مجلس میں بیٹھے تھے، ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت فرمادی۔[۴]

۱و۲۔ كنز العمال ۵۵۱۹.

۳۔ كنز العمال ۱۰۶۹، ۱۰۷۰.

۴۔ تاريخ ابن عساكر ۱۵۰/۲. واللآلئ المصنوعة ۵۰/۱. والفوائد المجموعة ۳۸۲. وكشف الخفا ۸۳/۱. وتنزيه الشريعة ۴۰۷/۱. واتحاف السادة المتقين ۵۴۹/۱۰.

ابراہیم اور ربیع کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۳۳۹- ابوبکر بن خلاد، محمد بن احمد بن ولید کرابیسی، اسحق بن سعید بن ارکون دمشقی، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، شعبہ بن حجاج، ابواسحق ہمدانی، سعید بن وھب، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے مروی ہے انھوں نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک انھیں علم علماء، کبراء (بڑے بزرگ) اور عمر رسیدہ سے پہنچتا رہے گا۔ چنانچہ جب انھیں علم ان کے کم سن لوگوں اور بے وقوفوں سے پہنچے گا اس وقت ھلاک ہوجائیں گے۔

۱۱۳۴۰- محمد بن حمید، محمد بن علی ایلی، احمد بن معلی بن یزید، عمرو بن حفص، سھل بن ھاشم، ابراہیم بن ادھم، حماد بن زید، بشر بن حرب، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: رکوع کے بعد تمھارا یہ قیام بخدا نری بدعت ہے۔

۱۱۳۴۱- احمد بن اسحق، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم وابراہیم بن طھمان اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکل پڑے۔ ان کے پاس ایک دستر خوان تھا جس میں انھوں نے اپنے لئے توشہ لپیٹ رکھا تھا، چنانچہ انھوں نے دستر خوان لگایا تا کہ کھانا کھالیں اچانک انھوں نے اپنے قریب چند دیہاتیوں کو دیکھا، ابراہیم بن طھمان نے انھیں آواز دی اور کہا: اے بھائیو! آؤ ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ، لیکن سفیان ثوری رحمہ اللہ نے دیہاتیوں سے کہا: اے بھائیو! تم اپنی جگہ پر رہو، پھر سفیان رحمہ اللہ نے ابراہیم بن طھمان سے کہا۔ کھانے کی کچھ مقدار آپ لیں اور انھیں دے آئیں، اگر سیر ہوجائیں تو بہت اچھا ورنہ اللہ ہی انھیں سیر کرے، اگر وہ سیر نہ ہوسکیں تو پھر وہ اپنی حالت سے بہ خوبی واقف ہیں، مجھے خوف ہے اگر وہ کھانا کھانے ہمارے پاس ادھر آجائیں تو ہمارا سارا کھانا ہڑپ کر جائیں گے، انجام کار ہماری نیتیں بدل جائیں گی اور یوں ہمارا اجر وثواب بھی ختم ہوجائے گا۔

۱۱۳۴۲- ابونعیم اصفھانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ مسجد بیت المقدس میں داخل ہوئے، جب حاضرین مسجد میں نماز پڑھ چکے تو مسجد کے صحن میں چلے آئے، سفیان ثوری رحمہ اللہ چپکے سے گنبد خضرہ کی طرف کھسک گئے، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ واپس لوٹ آئیے آپ آزمائش میں ڈال دیئے گئے ہیں چونکہ آپ ہمارے امام بن جائیں گے، کہیں لوگ آپ کو نہ دیکھ لیں چونکہ پھر وہ صخرہ (چٹان) کو حتمی سمجھ بیٹھیں گے۔ چنانچہ سفیان ثوری واپس لوٹ آئے اور کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر دونوں وہاں سے نکل گئے اور لوگ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی طرف نہ گئے۔

۱۱۳۴۳- ابوطالب بن سوادہ، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کہتے تھے: ایک دن میں اعمش رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے میری طرف دیکھ کر کہا، یہ کون سا پرندہ ہے؟ یوسف کہتے ہیں اعمش نے اللہ کے نور سے نہیں دیکھا۔

۱۱۳۴۴- ابوطالب، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اعمش تم اس کوزے کو دیکھتے ہو، میں اس سے دو مرتبہ وضو کرتا ہوں۔

۱۱۳۴۵- ابوطالب، ابواسحق جیلانی، موسیٰ بن ایوب، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حماد بن ابو سلیمان نے فرمایا: جہاد میں نیزہ بازی شیطان کو کچوکے لگانے کے مترادف ہے۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یونس بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کسی چیز پر ندامت نہیں ہوئی بجز اس کے کہ میں نے اپنی عمر جہاد میں کیوں نہ صرف کی۔

۱۱۳۴۶- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، نجدہ بن مبارک، حسن مرحی، طالوت، ابراہیم بن ادھم، ھشام بن حسان، یزید رقاشی، آپ ﷺ کی ایک پھوپھی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: خشکی میں شھید ہونے والے کا بجز قرض وامانت کے ہر گناہ معاف کردیا جاتا ہےاور سمندر میں شھید ہونے والے کا ہر قسم کا گناہ، قرض اورامانت بھی معاف کردی جاتی ہے۔[1]

یہ حدیث ابوحاتم رازی نے دورقی سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۳۴۷- ابومحمد حسن بن عمرو حافظ بصری، محمد بن سعید، یحیٰی بن زکریا، محمد بن قاسم، فضل بن یونس، ابراہیم بن ادھم، اوزاعی، قتادہ، انسؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پیچھے نماز پڑھی ہے یہ سب (نماز میں) قرأت کی ابتداء الحمدللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

۱۱۳۴۸- ابوفرج محمد بن طیب وراق، عبداللہ بن ابوداؤد، عمرو بن عثمان، ضمرہ، ابراہیم بن ادھم، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"اولم نعمر کم مایتذ کر فیه من تذ کر"

کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی کہ اس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرسکے۔

(کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا) وہ عمر ساٹھ (۶۰) سال ہے۔

۱۱۳۴۹- ابواحمد محمد بن اسحٰق انماطی، عبدان بن احمد، اسحٰق بن خیف، عبداللہ بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف فریابی، ابراہیم بن ادھم کہتے تھے میں نے ابن شبرمہ سے ایک مسئلہ پوچھا جو میرے نزدیک شدت والا تھا۔ انھوں نے جواب میں جلد بازی سے کام لیا میں نے کہا ٹھہریے اس میں تھوڑی غور وفکر کر لیجئے۔ ابن شبرمہ کہنے لگے جب میں کسی مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث پاتا ہوں پھر آپ کے لئے کوئی غور نہیں کرسکتا وہ اسی طرح ہے جیسے میں نے تمھیں بتلادیا۔

۱۱۳۵۰- ابوطالب بن سوادہ، امام ابواسحٰق، اسحٰق بن ارکون، سھل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم، بحر سقا بصری، کے سلسلہ سند سے ایک فقیہ کا قول ہے کہ حیاء مومن کی خالص دوست ہے، برد باری اسکی مدیر ہے، علم اسکی دلیل اور عمل اسکی فقہ ہے۔ صبر اس کے لشکر کا امیر، نرمی اسکی باپ اور نیکی واحسانمندی اس کی بھائی ہے۔

۱۱۳۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، کثیر بن عبید، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابان، یزید ضبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے غسل کے بعد دوبارہ وضو کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔[2]

ابان وہ ابن ابوعیاش ہیں یزید ضبی صحابی نہیں ہیں لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے نیز ابان متروک الحدیث ہے۔

۱۱۳۵۲- حسن بن علان، محمد بن سلیمان، عمرو بن عثمان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، اعین کے سلسلہ سند سے سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے نماز، روزہ، عمرہ، حج یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کسی وجہ سے اسے کرنہ سکا اس کی نیت کا ثواب ملے گا۔

یہ حدیث ابن مصفیٰ نے بھی ابراہیم، اعین کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۳- ابونعیم اصفھانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابوعاصم، ابن مصفیٰ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، نعیم، سعید بن میسب رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے نماز، روزہ، صدقہ، حج، عمرہ یا کسی اور بھلائی کے کام کا ارادہ کیا پھر کوئی سبب آڑے آنے کی وجہ سے وہ نہ کرسکا اللہ تعالیٰ

---

[1] الاحادیث الضعیفة ۸۱۶، و کنز العمال ۱۱۱۱۲.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۷/۱۱. ومجمع الزوائد ۱۴۰/۱. ۲۶۱۸/۷.

اس کے نامۂ اعمال میں اسکا اجر وثواب لکھ دیتے ہیں۔

۱۱۳۵۴- احمد بن علی بن حارث مرھبی، عبداللہ بن احمد بن عیسیٰ مصری، محمد بن عمرو بن حیان، بقیہ بن حیان، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمران بن مسلم قصیر رحمہ اللہ نے فرمایا: حکمت منافق کے دل میں مچل رہی ہوتی ہے لیکن وہ اس پر صبر نہیں کر پاتا، بالآخر وہ اس حکمت کو دل سے باہر نکال پھینکتا ہے اور مومن اسے اچک لیتا ہے، اللہ تعالیٰ مومن کو اس سے نفع پہنچاتا ہے۔

۱۱۳۵۵- ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن ابو عاصم، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، حسن مولیٰ عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، صحابہؓ نے فرمایا: یارسول اللہ! ہم آپ سے کوئی حدیث سنتے ہیں جس میں ہم کوئی زیادتی کردیتے ہیں کیا وہ بھی آپ کے اوپر جھوٹ بولنا ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں لیکن جس نے میرے اوپر جھوٹ بولتے ہوئے یوں کہا کہ میں کذاب ہوں جادوگر ہوں مجنون ہوں۔

۱۱۳۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عیسیٰ بن محمد رازی، داؤد بن موسیٰ مصیصی، ابن کثیر ابراہیم بن ادھم، ارطات بن منذر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے ایک ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جسے میں کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی محبت کیلئے دنیا سے زہد اختیار کرو رہی یہ بات کہ لوگ تم سے محبت کریں سو جو کچھ تمھارے پاس ہو لوگوں کی طرف پھینک دو لوگ تم سے محبت کریں گے۔

ابن کثیر نے یہ حدیث ابراہیم، ارطات سے اسی طرح روایت کی ہے اور مشہور حدیث وہ ہے جو مفضل بن یونس نے ابراہیم، مجاہد کی سند سے روایت کی ہے یہی حدیث خلف بن تمیم نے فضل کے خلاف ابراہیم منصور کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۷- ابوعلی احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن زیاد، یوسف بن سعید، خلف بن تمیم، ابراہیم بن ادھم، منصور، ربیعہ بن خراش، ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا پھر مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۳۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، ابراہیم بن اسحٰق طالقانی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر بن قیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عمدہ قیمتی چادر اوڑھے ہوئے ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا آدمی آیا اس نے پرانی بوسیدہ چادر اوڑھ رکھی تھی۔ وہ بھی آکر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، مالدار آدمی کھڑا ہوگیا اور اپنے کپڑے سمیٹنے لگا، اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ سب کچھ اپنے مسلمان بھائی سے نفرت کرنے کی وجہ سے کررہے ہو؟ کیا تم گمان کرتے ہو کہ تمھاری مالداری کا اثر اسے پہنچ جائے گا یا اس کے فقر کا اثر تمھیں پہنچ جائے گا؟ مالدار آدمی نے اللہ اور اس کے رسول سے نفس امارہ کی معذرت کرتے ہوئے کہا شیطان نے مجھے اپنی تدبیروں میں پھنسانا چاہا ہے، یارسول اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنا نصف مال اسے ھبہ کرتا ہوں، دوسرا فقیر آدمی کہنے لگا: مجھے اسکی ضرورت نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسکی کیا وجہ ہے؟ اس نے جواب دیا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ مال کہیں میرا دل بگاڑ ڈالے جس طرح اس کے دل کو بگاڑ دیا ہے۔ یہ حدیث ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے عباد سے اسی طرح مرسلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۵۹- احمد بن عبداللہ فاریانانی، شقیق بن ابراہیم، ابراہیم بن ادھم، عباد بن کثیر، حسن، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے قیامت کے دن اولین وآخرین کے روبرو ایک منادی آواز لگائے گا...... جو دنیا میں مسلمانوں کا خادم تھا وہ کھڑا ہوجائے اور وہ امن کے ساتھ بلاخوف وخطر پل صراط سے گزر جائے، تم بھی جنت میں داخل ہوجاؤ اور مومنین میں سے جسے تم چاہو اپنے ساتھ جنت میں داخل کردو تمھارے اوپر کسی قسم کا حساب وعذاب نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا ہی عجب ہے کہ

جو دنیا میں لوگوں کا خادم ہو وہ آخرت میں لوگوں کا سردار ہوگا۔[1]

یہ حدیث فاریانانی کی موضوعات ومتفردات میں سے ہے فاریانانی حدیثیں وضع کرنے میں مشہور تھا۔

۱۱۳۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن زیاد، ابراہیم بن جنیہ، عمرو بن حفص دمشقی، سہل بن ہاشم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتادہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: لوگوں میں سے افضل ترین وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ معاف کرنے والا اور ان کے لئے کشادہ سینہ رکھنے والا ہو۔

۱۱۳۶۱- محمد بن احمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ھارون، عمرو بن حصص دمشقی، سہیل بن قاسم، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحازم مدینی نے فرمایا: سب سے اچھی خصلت والا مومن وہ ہے جو نفس ولوگوں میں سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو اور ہر مسلمان کے لئے عمدہ تر امید رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۲- محمد بن ابراہیم بن علی، حسین بن عبداللہ قطان اسماعیل بن عمرو نے حمصی، یزید بن عبدربہ، بقیہ، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوثابت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امیدوں کی کفایت میرے خالق کے قبضہ قدرت میں ہے اور میری دنیا کی کفایت میرے دین میں ہے۔[2]

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ سے یہ حدیث ثابت ہے اسی طرح مثلاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۶۳- محمد بن جعفر بن یوسف، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم احمد بن ابوحواری، سہل بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے ایک جبہ پہن رکھا تھا اس پر خچر کے پیشاب کے چھینٹے پڑ گئے، اس کے متعلق میں نے سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا کہنے لگے کہ مجھے قتادہ نے بتایا ہے کہ پیشاب کے چھینٹوں پر پانی کے چھینٹے مارلیا کرو اور یہی مسئلہ میں نے منصور بن معتمر سے پوچھا انھوں نے کہا کپڑا دھولو۔

۱۱۳۶۴- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں نے فضیل کو کہتے ہوئے سنا: تجھے ہرگز یہ بات بے خوف نہ کرے کہ تو کسی عمل کے ذریعے اللہ کے مقابل ہو جائے اور تیرے ورے مغفرت کے دروازے بند کئے جائیں درآں حالیکہ تو ہنستا ہی رہے تو اپنا حال کیسا پائے گا۔

۱۱۳۶۵- محمد بن مظفر حسن بن علان، احمد بن محمد بن ربیع، احمد بن محمد بن یاسین، حسن بن سہل بن ابان، قطن بن صالح دمشقی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، عبداللہ بن شوذب، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موحدین کو ان کے ایمان کی کمی کے بقدر عذاب دے گا، پھر انہیں جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل فرمائے گا۔[3]

۱۱۳۶۶- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، ابوحسن عبداللہ بن موسیٰ، حافظ صوفی بغدادی، لاحق بن ہیثم، حسن بن عیسیٰ دمشقی، محمد بن فیروز معری، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔[4]

۶۷ - ابویعلیٰ، عبداللہ بن موسیٰ، لاحق بن ھیثم، حسن بن عیسیٰ، محمد بن فیروزی، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ادھم بن منصور عجلی، سعید بن جبیر،

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۶۷. واللآلئ المصنوعة ۲/۴۳.

[2] كنز العمال ۵۸۷۰.

[3] كنز العمال ۲۷۰. والجامع الكبير ۵۲۷۰.

[4] تاريخ ابن عساكر ۴/۴۲۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۱۰۶. والمصنف لعبد الرزاق ۱۵۶۴. وكنز العمال ۲۲۲۳۸.

ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کے نصاریٰ کا ذبیحہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۱۳۶۸-سلیمان بن احمد، واثلہ بن حسن، کثیر بن عبید، بقیہ بن ولید، ابراہیم بن ادھم، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ بن انس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نکالنے پر قدرت رکھتا تھا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے حورعین کے منتخب کرنے کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عمر بن حنان، بقیہ ابراہیم بن ادھم، ابن عجلان، فروہ بن مجاہد، سھل بن معاذ، معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غصہ پر قابو پایا حالانکہ وہ غصہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حورعین کے انتخاب کا اختیار دیں گے۔

۱۱۳۷۰-ابوقاسم بن عبداللہ بن حسین بن بابویہ، محمد بن عبداللہ بیع حافظ، ابوجعفر محمد بن سعید، حسین بن داؤد بلخی، شقیق بن ابراہیم بلخی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، موسیٰ بن عبداللہ، اویس قرنی، عمرؓ بن خطاب، علیؓ بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے دعا فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے قبول کی، پھر نبی ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث کیا ہے جو آدمی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کر کے سو جائے گا اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ستر ہزار روحانی فرشتے اس کی نگرانی کے لئے مقرر فرمائے گا جن کے چہرے آفتاب ومہتاب سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں گے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مقرر فرمائے گا جو اس کے لئے استغفار کریں گے، اس کے لئے دعائیں کریں گے اسکی نیکیاں لکھیں گے اور اس کی برائیاں مٹائیں گے اور اس کے درجات بلند کریں گے وہ عظیم الشان دعا یہ ہے۔[2]

اللھم حی لا تموتُ ، وخالقٍ لاتغلب وبصیر لا ترتاب ومجیب لاتسام وجبارٌ لاتظلم وعظیم لاترام ، وعالم لاتعلمُ وقویٌّ لا تضعفُ وعظیم لا توصفُ ووفیٌّ لا تخلفُ وعدلٌ لاتحیفُ، وحکیمٌ لاتجورُ، ومنیع لاتقھر ومعروفٌ لاتنکر، ووکیلٌ لاتخالف وغالب لاتغلب ، وولیٌ لاتسام ، وفردلاتستشیر ووھابٌ لاتمل، وسریع لاتذھل وجوادلاتبخل، وعزیز لاتذل، وحافظٌ لاتغفل ، ودائمٌ لاتفنی، وباقٍ لاتبلی وواحدٌ لاتشبہ، وغنیٌّ لاتنازع، یاکریم یاکریم الجوادالمکرم، یاقدیر المجیب المتعال، یا جلیل الجلیل المتجلل ،یاسلام المؤمن المھیمن العزیز الوھاب الجبار المتجبر، یا طاھر الطاھر المتطھر، یا قادر القادر المقتدر، یا عزیز المعز المعزُ، سبحانک انی کنت من الظالمین"

اے اللہ تو زندہ جاوید ہے، تجھے موت نہیں آئے گی، ایسا خالق ہے جو مغلوب نہیں ہوگا، بصیر ہے بلاشک کے، ایسا قبول کرنے والا ہے جو محروم نہیں کرتا، تو جبار ہے ظلم نہیں کرتا، عظیم ہے تیری تہہ کو جاننا مشکل ہے، قوی ہے ضعیف نہیں، عظمت والا ہے تیرا وصف بیان کرنا مشکل ہے، وعدہ پورا کرتا ہے، وعدہ خلافی نہیں کرتا، تو ایسا عادل ہے جو بے انصافی نہیں کرتا، حکیم ہے ظلم نہیں کرتا، تو طاقت والا ہے تجھے مقہور نہیں کیا جاسکتا، تو معروف ومشہور ہے تیرا انکار نہیں کیا جاسکتا، تو کارساز ہے مخالفت نہیں کرتا، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے

۱۔ الکامل لابن عدی ۱۳۵۷/۴. والسنن الکبری للبیھقی ۲۱۷/۹.

۲۔ [illegible] ۱۷۵/۳ ، الاحادیث الصحیحۃ ۲۸۰

امید نہیں کرتا، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، عطا کرتا ہے اکتا تا نہیں، تو سرعت والا ہے تجھے ذھول نہیں ہوتا، سخی ہے بخل نہیں کرتا تو عزت والا ہے ذلت تیرے قریب بھی نہیں آتی، حافظ ہے غافل نہیں، تو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے تجھ پر فنا نہیں آئے گی، تو باقی رہنے والا ہے ختم نہیں ہوگا، تو واحد ہے کسی کے مشابہ نہیں، تو ایسا غنی ہے کسی سے تنازع نہیں کرتا، اے کریم اے کریم! اے جلیل اے جلیل اے جلال و بزرگی والے، اے سلامتی والے، امن دینے والے نگہبان و عزت عطا کرنے والے زبردست و غالب، اے پاک طاہر و مطہر، اے قادر زبردست قدرت والے، اے عزیز بے مثال عزت والے، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

پھر تم جو چاہو دعا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

حسین نے شفیق، ابراہیم کی سند سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔

یہی حدیث سلیمان بن عیسیٰ نے سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم کے سلسلہ سند سے کچھ الفاظ کی زیادتی اور سند میں کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے (وہ ذیل میں ہے)

۱۱۳۷- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عثمان بن یحیی بن عبداللہ بن سفیان ثقفی کوفی، ابوعلی حسین بن عبداللہ وزان، ابوسعید عمران بن سھل، سلیمان بن عیسیٰ، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادھم، موسیٰ بن یزید، اویس قرنی، عمر بن خطاب علی بن ابی طالبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء حسنیٰ کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے لوہے کے پتوں پر دعا کی جائے تو وہ بھی اللہ کے حکم سے پگھل جائیں، اگر ان اسماء کے وسیلے سے جاری پانی پر دعا کی جائے تو اس کی روانی میں سکون آ جائے، بخدا اگر کوئی ان اسماءِ حسنیٰ کے ذریعے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھوک و پیاس کو دور فرمائیں گے، اگر کوئی ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ پہاڑ کے دوسری طرف جانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ پہاڑ میں گلی بنا دیں گے جس سے وہ اپنی منزل مقصود تک جا سکتا ہے۔ اگر ان اسماء کو پڑھ کر مجنون پر دم کیا جائے تو وہ صحت یاب ہو جائے۔ اگر درد زہ والی عورت پر پڑھ کر دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو آسان فرمائیں گے، اگر کسی شہر میں آگ لگ جائے اور ان اسماء کے ورد کرنے والے کا گھر بھی آگ کی لپیٹ میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دیں گے اور اسکا گھر آگ سے محفوظ رہے گا، اگر کوئی چالیس دن شب جمعہ کو ان اسماء کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرما دیں گے، اگر کوئی ظالم بادشاہ سے چھٹکارا پانے کے لئے ان اسماء کے وسیلے سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ظالم بادشاہ سے خلاصی نصیب فرمائیں گے، اگر کوئی سوتے وقت ان اسماء کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ ہر اسم کے بدلے میں ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرمائے گا جو تا قیامت اسکی حسنات لکھتے رہیں گے اسکی سیئات مٹاتے رہیں گے اور اس کے درجات بلند کرتے رہیں گے۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ سارے کا سارا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ جی ہاں اے سلمان! اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ تم عمل کو چھوڑ بیٹھو گے اور صرف اسی دعا پر اکتفا کر لو گے میں تمہیں اس دعا کے عجیب عجیب خصائل بتاتا، سلمانؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں یہ دعا سکھلا دیجئے ارشاد فرمایا جی ہاں (دعا یہ ہے)

اللهم انک حی لا تموتُ، وغالب لاتغلب، بصیر لا تر تاب، وسمیع لاتشک، وقهارٌ لا تقهر، وابدی لاتنفد، وقریبٌ لاتبعد، وشاهد لایغیب، والهٌ لاتضاد، وقاهر لاتظلم، وصمد لاتطعم، وقیوم لا تنام، ومحتجب لاتری، وجبار لا تضام، وعظیم لاترام، وعالم لاتُعلَم، وقوی لاتضعف، وجبار لا توصف، ووفی لاتخلف، وعدل لاتحیف، وغنی لا تفتقر، وکنز لاتنفد، وحکم لاتجور، ومنیع لا تقهر، ومعروف لاتنکر، ووکیل لا تحقر

ووتر لاتستشار، وفردٌ لایستشیر، ووھاب لاترد، وسریع لاتذھل وجواد لاتبخل، وعزیز لاتذل، وعلیم لاتجھل، وحافظ لاتغفل، وقیومٌ لاتنام، مجیب لا تسأم، ودائم لاتفنی وباقٍ لاتبلی وواحد لا تشبہ، ومقتدرٌ لاتنازع۔

تو بصیرت والا ہے بدون شک کے، تو سننے والا ہے تجھے شک نہیں ہوتا، تو غالب ہے مغلوب نہیں ہوتا، تو ظاہر ہے گم نہیں، قریب ہے دور نہیں، حاضر وناظر ہے غائب نہیں، تو معبود ہے تیری کوئی ضد نہیں، تو غلبے والا ہے ظلم نہیں کرتا، بے نیاز ہے تو کھاتا نہیں، قائم رہنے والا ہے سوتا نہیں، تو حجابوں میں ہے تجھے دیکھا نہیں جاتا، تو زبردست غالب ہے تجھے مجبور نہیں کیا جاسکتا، تو بڑائی وعظمت والا ہے تیرا قصد نہیں کیا جاسکتا، تو عالم ہے تجھے کنہ کے ساتھ نہیں جانا جاسکتا، تو قوی ہے ضعیف نہیں، تو جبار ہے تیرے وصف کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، تو وعدہ وفا ہے تیرا وصف بیان سے باہر ہے، تو غنی ہے کسی کا محتاج نہیں، تو خزانہ ہے نہ گم ہونے والا، تو حاکم ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا، تو رعب ودبدبے والا ہے تو کسی کے دباؤ میں نہیں آتا، تو معروف ہے اجنبی نہیں، تو کارساز ہے کسی کو ناامید نہیں کرتا، تو تنہا ہے تجھے کسی سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں، تو یکتا ہے مشورہ نہیں لیتا، تو عطا کرنے والا ہے اور تو کسی کو رد نہیں کرتا، تو سرعت والا ہے سستی تجھ میں نہیں، تو سخی ہے بخیل نہیں، تو عزت والا ہے ذلت سے پاک ہے، تو علم والا ہے جاہل نہیں، حافظ ہے غافل نہیں، تو نگران ہے سوتا نہیں، تو دعائیں قبول کرنے والا ہے کسی کو بھی ناامید نہیں کرتا، تو ہمیشہ رہنے والا ہے فنا سے پاک ہے، تو واحد ہے، تو کسی کے مشابہ نہیں، تو اقتدار والا ہے، تجھ سے تنازعہ نہیں کیا جاسکتا۔

یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے نیز موسیٰ بن یزید اور وہ رجال سند جو ابراہیم اور سفیان کے علاوہ ہیں وہ مجہولین ہیں اور جو آدمی اخلاصِ قلب اور ثبوتِ معرفت اور دلی یقین کے ساتھ ان اسماء کے علاوہ بھی دعا کرے گا وہ جلدی قبول ہوجاتی ہے۔

۱۱۳۷۲- عبداللہ بن محمد بن عثمان، محمود بن محمد واسطی، عبداللہ بن عبدالوھاب، حوارزی، عبداللہ بن عمرہ عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، ابوعیسیٰ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ظالموں کے مددگاروں سے اپنی آنکھوں کو مت بھرو، ہاں اگر ان سے ملنے کی کچھ ضرورت پیش آجائے تو اس طرح ملو کہ تمہارے دلوں میں انکا انکار موجود ہوتا کہ تمہارے اعمال ضائع نہ ہوجائیں۔

۱۱۳۷۳- ابومحمد بن حیان، ابوعمرو بن حکیم، حسن بن جریر، عمران بن خالد، عسقلانی، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔ (دوسری سند) ابوحامد احمد بن حسین، محاملی، ابوحاتم، حماد بن حمید، عمرو، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۳۷۴- ابوبکر بن سالم، احمد بن علی ابار، عبید بن ھشام،

(دوسری سند) محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، ابونصر عمار،

(تیسری سند) ابومحمد بن حیال، ابراہیم بن حسن، احمد بن سعید۔

(سب رواۃ حدیث) بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوعبداللہ خراسانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ کا غصہ اس کی طرف سبقت نہیں کرتا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کچھ نہیں کرتا جو وہ چاہتا ہے، اگر قیامت کی بات نہ ہوتی تو تمہیں وہ کچھ دیکھنا پڑتا جو تم ابھی نہیں دیکھ رہے ہو۔

۱۱۳۷۵- محمد بن حصین یقطینی، حسین بن عبداللہ رقی، ھشام بن عمار، سہل بن ھشام، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ، نہاس بن فہم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: موسمِ سرما نر کی مانند ہے اور اس میں دودھ کی فراوانی ہے اور موسمِ گرما مادہ کی مانند ہے اور اس میں نتاج (مادہ سے پیدا ہونے والے بچے) کی آمد ہوتی ہے۔

۱۱۳۷۶-ابوطالب بن سوادہ امام ابواسحٰق، بقیہ، ابراہیم بن ادھم، ابوسھل کہتے ہیں جس نے سمندر میں جہاد کرتے ہوئے ایک نظر بھی ڈالی نظر واپس لوٹنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے سند کے حوالہ سے حسین کا نام لیا ہے۔

۱۱۳۷۷-ابوطالب، علی بن عثمان نفیلی، ھشام بن اسماعیل عطار، سھل بن ھشام، ابراہیم بن ادھم، زبیدی، عطاء خراسانی کے سلسلہ سند سے حدیث مرفوع مروی ہے کہ عورتیں مردوں کو سلام نہ کریں اور نہ مرد عورتوں کو سلام کریں۔ زبیدی کہتے ہیں کہ عورتوں پر اسی طرح دار وگیر کی جائے جس طرح سانپوں پر کی جاتی ہے یعنی عورتیں اپنے گھروں میں ہی گھسی رہیں [1]۔

۱۱۳۷۸-احمد بن محمد بن مقسم، عبداللہ بن ابوداؤد، علی بن ابومضاء، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی رحمہ اللہ رات کو جب بیدار ہو جاتے اپنے جسم پر مس کرتے کہ کہیں ان کے جسم نے گناہوں کی وجہ سے کوئی نئی چیز نہ پیدا کر دی ہو، ایک مرتبہ عطار رحمہ اللہ بہت سخت بیمار ہو گئے حتیٰ کہ ان کی موت کا خوف ہونے لگا۔ اس دوران ان سے کسی نے کہا کیا آپ کسی چیز کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہم اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا اللہ عزوجل نے میرے پیٹ میں خواہشات کے لئے کوئی جگہ رکھی ہی نہیں۔

(۳۹۵) شقیق بلخی رحمہ اللہ

۱۱۳۷۹-ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بغدادی، (۸۵ سال کی عمر میں) عثمان بن محمد عثمانی، عباس ابن احمد شامی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ طلحہ بن محمد بن شقیق کہتے تھے کہ میرے دادا شقیق بلخی رحمہ اللہ کی جائیداد تین سو بستیوں میں پھیلی ہوئی تھی جب انھیں قتل کیا گیا، انکی حالت یہ تھی کہ انھیں کفن دینے کے لئے کپڑا بھی نہیں تھا حالانکہ یہ ساری جائیداد ان کے سامنے تھی۔ ان کے کپڑے اور ان کی تلوار تا قیامت لٹکتی رہے گی اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے رہیں گے۔

چنانچہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نوعمری کے ایام میں ترکی کے علاقوں کی طرف تجارت کی غرض سے نکل گئے۔ وہاں انہیں ایک قوم سے سابقہ پڑا جو خصوصیہ کے نام سے مشہور تھی۔ چنانچہ وہ بتوں کی پوجا کر رہے تھے شقیق رحمہ اللہ ان کے بت خانہ میں داخل ہوئے دیکھا کہ ان کا ایک عالم سردار داڑھی منڈا ئے سرخ رنگ کے ارجوانی کپڑے پہنے بیٹھا تھا۔ شقیق رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا یہ جس بت خانے میں تم ہو یہ سب کچھ باطل ہے ان لوگوں کا تمہارا اور اس مخلوق کا ایک خالق و مالک ہے کہ جس کی مثل کوئی چیز نہیں دنیا اور آخرت اسی کے لئے ہے، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز کو وہی رزق دینے والا ہے۔ ایک خادم نے شقیق بلخی سے کہا آپکی بات آپکے فعل کے موافق نہیں، شقیق رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیسے؟ خادم نے جواب دیا وہ اس طرح کہ آپ کہتے ہیں کہ تمہارا ایک خالق، رازق اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا موجود ہے حالانکہ آپ طلبِ رزق کے لئے یہاں تک پہنچ آئے، اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ کہہ رہے ہیں تو بیشک وہ ذات جو تمہیں یہاں رزق عطا کرے گی وہی ذات تمہیں وہاں بھی رزق دے سکتی ہے پھر تمہیں تھکاوٹ بھی نہیں برداشت کرنی پڑے گی۔

شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے تقویٰ و زہد کا سبب اس ترکی خادم کا کلام ہے۔ چنانچہ شقیق رحمہ اللہ واپس لوٹ آئے اور اپنا سارا مال اللہ کے رستہ میں صدقہ کر دیا اور علم کی تلاش میں لگ گئے۔

---

[1] کنز العمال ۲۵۰۶۴.

۱۱۳۸۰- مخلد بن جعفر بن مخلد، جعفر بن محمد فریابی، مثنیٰ بن جامع کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے: میں ایک اچھا شاعر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق عطا فرمائی اور میں تین لاکھ دراھم کو ٹھوکر مار کر نکل پڑا۔ نیز میں سود پر لوگوں کو اپنا مال دیتا تھا اور بیس سال میں نے صوف کے کپڑے پہنے، مجھے پتا نہیں تھا کہ میں عبدالعزیز بن رواد سے ملا، انہوں نے کہا اے شقیق! جو کی روٹی کھانے اور صوف کے کپڑے پہننے اور شعر کہنے کے متعلق شریعت کا بیان نہیں ہے، اصل بیانِ شریعت تو معرفتِ باری تعالیٰ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرتا ہو کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، دوسری بات یہ ہے کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہے، تیسری بات یہ ہے کہ جو چیز تیرے پاس ہے اس پر تیرا اعتماد مخلوق کے پاس جو کچھ ہے اس سے زیادہ ہو، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز سے کہا ان تینوں باتوں کی تفسیر کرو تا کہ میں انھیں اچھی طرح سمجھ لوں، وہ کہنے لگے: جب تم اللہ تعالیٰ کی بایں طور پر عبادت کرو گے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تو اس وقت تمھارے تمام اعمال نماز، روزہ، حج جہاد، خواہ فرضی عبادت ہو یا نفلی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی، پھر انہوں نے صورت کہف کی ذیل کی آیت کریمہ تلاوت کی۔

فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احدا (کہف / ۱۱۰-) جو آدمی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ عمل صالح کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۱۳۸۱- محمد بن احمد بن عبداللہ، عباس بن بعد شاشی، ابوعقیل، اضانی، احمد بن عبداللہ بن زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ سات دروازے ہیں جن سے زھد وتقویٰ کے طریق پر چلا جا سکتا ہے خوشی اور سرور کے ساتھ بھوک پر صبر کرنا نہ کہ فتور کے ساتھ نیز بھوک پر رضا کے ساتھ صبر کرنا نہ کہ جزع وفزع کر کے، فرحت کے ساتھ کپڑے میسر نہ ہونے پر صبر کرنا نہ کہ حزن ملال کے ساتھ، عنداللہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ روزہ رکھنا نہ کہ تاسف وتنگی سے گویا وہ شکم سیر عیش وعشرت میں دکھائی دیتا ہو، دلی خوشی کے ساتھ ذلت پر صبر کرنا نہ کہ بامر مجبوری، رضامندی سے تنگی پر صبر کرنا نہ کہ ناراضی سے، ہمیشہ کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق حلال وحرام ہونے کے اعتبار سے فکرمند رہنا، اچھا برا جیسا کیسا ملے اپنے بدن کو ڈھانپ لے فرمایا جب یہ سات دروازے ہوں گے تو آدمی زاہدین کے رستے پر حسن وخوبی کے ساتھ چل پڑے گا۔

۱۱۳۸۲- محمد بن عبدالرحمن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، صادق لفاف، حاتم، اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے قرآن پر بیس سال مسلسل عمل کیا حتی کہ میں نے دنیا کو آخرت سے ممتاز کر دیا اور میں دو چیزوں پر مطلع ہوا جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے۔

وما اوتيتم من شىء فمتاع الحياة الدنيا وزينتها وما عندالله خير وابقى.

جو کچھ بھی تمھیں دیا گیا ہے یعنی دنیاوی زندگی اور اسکی رونقیں یہ محض حیات دنیوی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ (القصص ۶۰)

۱۱۳۸۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب زاہد، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی دنیا میں دو سال بھی مقیم رہے اور اس نے چار چیزوں کی معرفت نہ حاصل کی وہ جہنم کی آگ سے نجات نہیں پائے گا الا ماشاء اللہ: اول اللہ کی معرفت دوم اپنے نفس کی معرفت سوم اللہ تعالیٰ کا امر ونہی چہارم اللہ تعالیٰ کے دشمن کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کے دشمن نفس کی معرفت اللہ تعالیٰ کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو اپنے دل میں اس بات کی مغفرت جاگزیں کر لے کہ اللہ کے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں، اللہ کے سوا کوئی مانع (روکنے والا) نہیں، اس کے سوا کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں اور اس کے سوا نفع دینے والا کوئی

نہیں، معرفت نفس کی تفسیر یہ ہے کہ تو اچھی طرح یقین کرے کہ تو کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ ہی ضرر اور نہ ہی تو کچھ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، نیز نفس کی مخالفت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کرنے والا ہو، اللہ کے امر و نہی عن المنکر کی معرفت کی تفسیر یہ ہے کہ تو یقین کرے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تیرے بارے میں نافذ ہو چکا ہے اور تیرا رزق اللہ کے ذمہ یہ ہے تجھے رزق کا بھروسہ ہو در آں حالیکہ تو اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر دے۔ اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تجھ میں دو خصلتیں طمع اور بے صبری نہ ہوں، رہی اللہ کے دشمن کی معرفت کی تفسیر سو وہ یہ ہے کہ تجھے علم ہو کہ تیرا ایک دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ تیری کسی عبادت و ریاضت کو محاربہ کے بغیر قبول نہیں فرمائے گا، محاربہ یہ ہے کہ تو دشمن (شیطان نفس) کے ساتھ جنگ اور جہاد کرتا ہو۔

۱۱۳۸۴- ابومسلم عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین خصلتیں اپنا لیں اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائیں گے، اول دل، زبان، کان اور جمیع اعضاء بدن سے اللہ کی معرفت دوم یہ کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر بندے کو زیادہ اعتماد ہو بنسبت اس کے جو اس کے پاس ہے سوم جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے حصہ میں متعین کر دیا ہے اس پر بندہ راضی رہے اور وہ یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے، اپنے کسی عضو کو حرکت نہ دے بجز اللہ کے یہاں محبت قائم کرنے کے۔ یہی ہے معرفت حق، اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تو طمع اور لالچ میں جستجو نہ کرے اور نہ ہی کسی قسم کی طمع کے متعلق کلام کرے۔ نیز تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے اپنی امیدیں وابستہ نہ رکھے، تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا دل میں خوف نہ رکھے اللہ کے سوا تو کسی سے ڈرے نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی معصیت سے اجتناب کے علاوہ کسی اور فعل و عمل میں تو اپنے اعضاء کو متحرک نہ کرے۔

رضا کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ میں چار چیزیں موجود ہوں اول یہ کہ فقر و فاقہ سے بے خوف ہو دوم یہ کہ مال و اسباب کی قلت کا خواہاں ہو سوم یہ کہ ضمان کا خوف ہو، ضمان کی تفسیر یہ ہے کہ بندے کو خوف نہ ہو کہ جب کوئی دنیوی امراء سے پیش آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنی حجت خواہ کسی طرح بھی ہو پیش کرے گا۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا توکل چار قسم پر ہے، توکل علی الحال، توکل علی النفس، توکل علی الناس، توکل علی اللہ، توکل علی الحال کی تفسیر یہ ہے کہ تم خیال رکھو کہ جب تک یہ مال میرے قبضے میں ہے اس وقت تک میں کسی کا محتاج نہیں ہوں گا۔

پس یہ ہے توکل علی الناس لہٰذا جو یہ یقین رکھتا ہو وہ جاہل ہے، اور توکل علی اللہ کی تفسیر یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے اس نے تیرے رزق کا ضمان اپنے ذمہ لیا ہے اور اس نے تجھے رزق دینے کی کفالت اٹھا رکھی ہے۔ وہ تجھے کسی کا محتاج نہیں بنائے گا، تو اپنی زبان سے یوں کہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے پس یہی توکل علی اللہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين (پس اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم سچے مومن ہو)

(مائدہ ۲۳)۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وعلى الله فليتوكل المؤمنون (آل عمران ۱۲۲) پس مومنین صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے" ان الله يحب المتوكلين "(آل عمران ۱۵۹) بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اور جو آدمی اللہ پر توکل نہیں رکھتا اسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ ایمان سے خارج ہے اور جو اس پر ایمان نہیں رکھتا وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۸۵- محمد بن عبدالرحمن، سعید بن احمد بلخی، محمد بن جبید، محمد بن لیث، حامدی، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ فرماتے تھے جو کچھ تمہیں دیا جاتا ہے اور جو کچھ تم دوسروں کو دیتے ہو ان دونوں میں تمیز کرو، اگر جو تمہیں دیتا ہے وہ تمہیں زیادہ محبوب ہے

تو پھر تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور اگر جسے تم دیتے ہو وہ تمھیں زیادہ محبوب ہے پھر تم آخرت سے محبت رکھتے ہو۔

۱۱۳۸۶- محمد بن احمد بن محمد عثمان بن محمد، عباس بن احمد، احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: تین خصلتیں زاہد کے سر کا تاج ہیں، اول یہ کہ زاہد خواہشات نفس کی طرف میلان تو رکھتا ہو لیکن خواہشات نفس کی بھینٹ نہ چڑھتا ہو۔ دوم یہ کہ زاہد سب چیزوں سے کٹ کر تہہ دل میں سوچے کہ وہ قبر میں کیسے داخل ہوگا اور پھر کیسے نکلے گا نیز وہ شدت پیاس، عریاں بدن، طول قیامت، حساب و کتاب، پل صراط، طول حساب، رسوائی اور بیابانی کو یاد کرتا ہو جب اسے ان چیزوں کی یاد دل و دماغ میں ہوگی وہ دنیا کی یاد سے غافل رہے گا جب اسکی یہ کیفیت ہوگی وہ زاہدین سے محبت کرنے والا ہوگا اور جو زاہدین سے محبت کرے گا وہ ان کے ساتھ ہوگا۔

۱۱۳۸۷- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، محمد بن شقیق بن ابراہیم بلخی وحاتم اصم دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ کی دو وصیتیں ہوتی تھیں چنانچہ عرب سے جب کوئی آدمی ان کے پاس آجاتا اسے عربی زبان میں وصیت کرتے اور فرماتے اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرو، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پر تیرا اعتماد زیادہ ہو بہ نسبت اس کے جو کچھ تیرے پاس ہے، تیسری بات یہ کہ تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہ۔

اور جب ان کے پاس کوئی عجمی آجاتا تو فرماتے: مجھ سے تین خصلتیں اچھی طرح یاد کرلو اول یہ کہ تو ہمہ وقت حق کی حفاظت کر اور حق صرف اجماع سے حق ہوتا ہے، پس جب لوگوں کا اجماع ہوجائے اور وہ کہیں یہ حق ہے اس حق پر عمل کیا جائے اور لوگوں سے ناامید رہنے میں ثواب ہے، اور باطل صرف اجماع سے باطل ٹھہرتا ہے، چنانچہ جب لوگوں کا اجماع ہو اور وہ کہیں یہ باطل ہے اس وقت محض اللہ سے ڈرتے ہوئے اس کو تو چھوڑ دے اور مخلوق سے ناامیدی ہو اور جب تو کسی چیز کے حق اور باطل ہونے میں مضطرب ہو اور تجھے علم نہ ہو کہ آیا یہ حق ہے یا باطل اس وقت تو توقف کر، حتی کہ تجھے اس چیز کے حق یا باطل ہونے کا یقین ہوجائے چونکہ شبہ کے ہوتے ہوئے تیرا کسی چیز میں دخول کرنا تجھ پر حرام ہے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق تیرے پاس کوئی جواز یا علم ہو۔

۱۱۳۸۸- عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس صوفی رازی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ بندے کے لئے ان کو قائم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں جس نے ان تینوں پر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور دنیا میں کشادگی اور رحمت میں زندگی بسر کرے گا، اگر کسی نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا، پھر دوسری دو بھی اسکے لئے ترک کرنا ضروری ہیں، اگر ایک کو اپنائے اس کے لئے ضروری ہے کہ بقیہ دو کو بھی اپنائے، چونکہ وہ تینوں آپس میں ملتی جلتی ہیں، اگر چاہو یوں کہہ لو کہ تین ایک میں بند ہیں لیکن تین زیادہ واضح اور ظاہر ہیں، سو جس نے انھیں ترک کیا یا انھیں ضائع کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا اور اگر ان میں سے ایک کو بھی کسی نے ترک کیا گویا اس نے دوسری کو بھی ترک کیا لہٰذا اپنے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور بصارت سے کام لو، جب تم بصارت سے کام لو گے تو تمھارے اندر بصیرت آجائے گی۔ اول یہ ہے کہ تو اپنے دل، زبان اور عمل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے سو جب تو اپنے دل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوئی نفع اور نقصان دینے والا اس کے سوا کوئی نہیں، تیرے لئے اس چیز کی گویائی کے سواء کوئی چارہ کار نہیں ہے اس سے تیرے درجات آسمانوں تک بلند ہوجائیں گے، تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اپنا سارے کا سارا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کردے، تیرا عمل کسی آزاد آدمی سے ہٹ کر طمع حیاء اور خوف کی وجہ سے نہیں پہنچ سکتا، جب تو اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ کے علاوہ دوسروں سے امیدیں وابستہ کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا مالک ہے اور وہ انکا عطاء کرنے والا ہے۔ پس سمجھ لو تم نے اللہ تعالیٰ کے غیر کو معبود بنالیا اور اس کی عظمت و بڑائی کا تم اقرار کرتے ہو، چونکہ تمھیں اس سے حیاء آتی ہے، تم اس سے ڈرتے ہو اور اس کے غیر سے امیدیں وابستہ

گئے ہوئے ہو، پس تمہارا یہ عقیدہ تمہارے دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی عظمت، جلالت اور رغبت کو ختم کردے گا، سو جب تم نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کیا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اللہ تعالیٰ پر تمہیں درھم و دینار، چچا و ماموں، باپ و ماں اور صفحہ ہستی پر جو کچھ ہے سے زیادہ اعتماد و بھروسہ ہو۔ اگر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا تجھے یقین ہے تو نے اپنے ضمیر کو توڑ ڈالا اور اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت تجھ سے دوری اختیار کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ یہ دو خصلتیں ہیں جنکے اختیار کے سوا تیرے لئے کوئی چارہٗ کار نہیں ہے، سوم یہ کہ جب تم نے ان دو خصلتوں توحید، اخلاص اور توکل علی اللہ کو قائم کردیا پس اب اللہ تعالیٰ سے راضی رہ اور کسی چیز کے بارے میں پریشان نہ ہوتا کہ تجھے غم و حزن کا سامنا نہ کرنا پڑے، وہ چیز خوف، بھوک، طمع، نرمی اور سختی ہوسکتی ہے ناراضی سے اپنے آپ کو بچاؤ چاہیے تمہارا دل ہمہ وقت راضی رہے آنکھ جھپکنے کی بقدر بھی غافل نہ ہونے پائے، چونکہ اگر تم نے اپنے دل میں ناراضی داخل کردی تو سستی برتنے والا ہوگا اور تیری توحید ٹوٹ جائے گی۔ تمھارے اوپر توحید اور اخلاص انتہائی لازمی ہیں ان کو خوب پہچان لو اور ان تینوں کو پورا کرو تم عزت پاؤ گے ان تینوں خصلتوں کو ضائع کرنے سے بچو ورنہ تمھیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور تم دنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک سے محروم رہو گے۔

۱۱۳۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن، محمد بن ابوعمران، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم شقیق بلخی رحمہ اللہ کے ہمراہ ترکوں کے مقابل ایک ایسے دن میں صف آراء تھے جس میں کھوپڑیاں بکھری ہوئی نمایاں نظر آ رہی تھیں، تلواریں کاٹتی ہوئیں اور تیر ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیتے تھے۔ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا (اس وقت ہم دو صفوں میں بٹے ہوئے تھے) اے حاتم! تم اپنے آپ کو کیسی کیفیت میں پا رہے ہو؟ کیا تم اپنے نفس کو اس طرح پا رہے ہو کہ جس طرح سہاگ رات میں تمھیں اپنی بیوی سے واسطہ پڑا تھا؟ میں نے جواب دیا بخدا! اس طرح نہیں شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں اپنے نفس کو اپنی بیوی سے سہاگ رات جیسے لطف میں لطف اندوز ہوتے ہوئے پا رہا ہوں، پھر وہ صفوں کے درمیان سو گئے اور اپنی ڈھال کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھ لیا حتی کہ میں ان کے خراٹوں کی آواز سننے لگا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس دن اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو روتے ہوئے دیکھا، میں نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی کہنے لگا میرے بھائی کو قتل کردیا گیا، میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا، تیرا بھائی اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا ہے اور اسے اللہ کی رضامندی حاصل ہوگئی ہے، وہ مجھ سے کہنے لگا خاموش رہو اس پر افسوس کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں اور نہ ہی اس کے قتل ہونے کی وجہ سے لیکن میں رو رہا ہوں مجھے افسوس ہے کہ میں نے اسے دیکھا نہیں تلوار کے پڑتے ہوئے اس نے اللہ کے لئے کس طرح صبر کیا۔

حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں اس دن مجھے ایک ترکی نے پکڑ لیا اور مجھے ذبح کرنے کے لئے لٹایا، اس دوران میرا دل ذرہ برابر بھی اس کے رویے کے بارے میں مشغول نہیں ہوا بلکہ میرا دل اللہ کے بارے میں مشغول رہا۔ میں اس انتظار میں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں آسمانوں میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ وہ ترکی اپنے نیام میں چھری تلاش کر رہا تھا کہ اچانک ایک تیز رفتار تیر اس کے جسم میں آ کر پیوست ہوگیا جس سے ترکی ذبح ہوگیا اور مجھ سے دور جا گرا۔

۱۱۳۹۰- محمد بن عبدالرحمٰن بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے؟ ان دونوں میں سے کس پر اس کے دل کو زیادہ اعتماد و بھروسہ ہے۔

۱۱۳۹۱- عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ابلیس ہر دن ہر آدمی کے بارے میں سات مرتبہ خبریں حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ جب وہ کسی آدمی کے متعلق سنتا ہے کہ وہ اللہ کے حضور گناہوں سے توبہ تائب ہوگیا ہے اس کی زوردار چیخ نکل جاتی ہے جسے سن کر اس کے تمام چیلے مشرق تا مغرب اس کے پاس جمع ہو جاتے

ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے سردار! آپ کو کیا ہوا؟ ابلیس کہتا ہے فلاں بن فلاں نے گناہوں سے توبہ کرلی ہے، سو اس کے دل پر فساد کی تلوار چلانے کا کیا حیلہ ہو سکتا ہے؟ پھر ان سے کہتا ہے کیا اس کے قریبی رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں میں سے تمہارے ساتھ کوئی موجود ہے؟ چیلے ایک دوسرے سے کہتے ہیں...... جی ہاں وہ ایک ہے جو شیاطین انس میں سے ہے، پھر ابلیس ایک چیلے سے کہتا ہے تم اس تائب کے قریبی رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نے کتنی سختی والا رستہ اختیار کیا ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا۔ ابلیس کے پانچ دروازے ہیں، چنانچہ اس تائب سے اس کے قریبی رشتہ دار کہتے ہیں تو نے سختی والا رستہ اختیار کیا ہے جس میں شدت ہی شدت ہے، پس اگر تائب نے ان کی بات قبول کرلی ہلاک ہو گیا ورنہ دوسرا آدمی ہلاکت تک پہنچ گیا، پھر اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے ایک دوسرا اس سے کہتا ہے، یہ طریقہ جو تو نے اختیار کیا ہے یہ تمام نہیں ہونے پائے گا، اگر تائب نے اس کی بات قبول کرلی، ہلاک ہو جائے گا ورنہ دوسرا تو یقیناً ہلاکت میں پہنچا، پھر اس سے تیسرا آدمی کہتا ہے اگر تم اسی طرح رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے، وہ بھی فنا ہو جائے گی پس اگر اس نے اسکی بات مان لی تو ہلاک ہو جائے گا ورنہ وہ تیسرا آدمی ہلاکت کے گڑھے میں گر جائے گا۔ پھر اس کے پاس چوتھا آدمی آکر کہتا ہے عمل ترک کردے تیری رات اور دن راحت و آرام میں گزریں گے پھر پانچواں اس سے کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے تو نے توبہ کی اور آخرت کے عمل کو ترجیح دی۔ تیرا جیسا کون ہے حق تیرے ہاتھ میں ہے لیکن تو نے شدت والا راستہ اختیار کیا ہے تائب اس پر رد کرتے ہوئے کہتا ہے: میں تو اس سے پہلے سختی و درشتی میں تھا آج تو میں راحت و آرام میں ہوں، بایں طور میں چاہوں کہ میں اللہ کو بھی راضی کردوں اور لوگوں کو بھی سو جب میں اپنے رب کو راضی کروں گا لوگوں کو ناراض کرنا پڑے گا اور جب لوگوں کو راضی کروں گا اپنے رب کو ناراض کرنا پڑے گا، سو میں نے آج اپنے رب کی رضا کو ترجیح دی ہے چونکہ میرا رب یکتا اور غالب ہے میں آج لوگوں کو علی الاعلان چھوڑتا ہوں اور میں آج اپنے آپ کو آزاد ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میرا معاملہ میرے اوپر بہت ہلکا ہے بایں طور کہ میں اپنے رب وحدہ لاشریک کی عبادت کرتا ہوں سو جب ابلیس کا کوئی چیلہ کہے: تم توبہ کا اہتمام نہیں کر سکتے ہو کہو اتمام تو اللہ عزوجل کے ذمہ ہے، میری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ میں عمل میں داخل ہو جاؤں۔ اسکو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اللہ عزوجل کی ذمہ داری ہے، اور جب شیطان کا کوئی چیلہ تم سے کہے کہ اگر تم اس کیفیت تو بہ پر قرار رہے تو تمہارے ہاتھ میں جو لگام ہے وہ بھی فنا ہو جائے گی اس سے کہو: تو مجھے کیوں ڈرا دھمکا رہا ہے حالانکہ میں یقین کر چکا ہوں کہ میرے قول میں کسی چیز کا اختیار نہیں چونکہ میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا ہوں، اگر میرے مقدر میں کوئی چیز لکھ دی گئی ہے پھر میں سات زمینوں میں داخل ہو جاؤں وہ بھی میرے ساتھ داخل ہو جائے گی، سو تب ہی میں نے اپنے نفس کو فارغ کیا ہے اور میں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو گیا ہوں، پھر تو مجھے کیونکر ڈرا رہا ہے؟ پھر جب تم سے کوئی شیطان کا چیلہ کہے کہ تو عمل نہیں کرتا بلا عمل کے ہو گیا ہے، فوراً کہو! میں عمل شدید میں ہوں اور یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ میرے دل میں میرا ایک دشمن ہے۔ میرا رب مجھ سے اس وقت تک راضی نہیں رہ سکتا جب تک میں اس دشمن کو توڑ نہ ڈالوں جو میرے دل میں موجود ہے، سو اس عمل سے سخت عمل اور کون سا ہو سکتا ہے؟ جب تم اسے یہ جواب دے کر اسے لاجواب کرو گے اور تم عزم ... سے اللہ کی اطاعت والے رستے پر گامزن ہو جاؤ گے۔ شیطانی چیلہ تمہارے اوپر ایک دوسرے رستے سے حملہ آور ہوگا اور وہ رستہ تمہارے نفس کو عجب میں گرفتار کرنے کا ہے، وہ تم سے کہے گا: اللہ تمہیں اچھا بدلہ دے تمہارے جیسا کوئی نہیں اللہ تمہیں عافیت بخشے؟ اس سے وہ تمہارے دل میں عجب ڈالنا چاہتا ہے تم اس سے کہو، جب تمہارے لئے یہ بات واضح ہو گئی کہ حق یہی ہے اور درستی و صواب اسی عمل میں ہے پھر تمہیں تا موت اس عمل کو ترجیح دینے سے کس نے روکا؟ شیطانی چیلوں کو یہ جواب ... دو گے وہ لاجواب ہو کر تیرے قریب سے متفرق ہو جائیں گے۔ انھیں تیرے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آئے گی، چنانچہ تمام شیطانی چیلے بے بس ہو کر ابلیس کے پاس جمع ہو جاتے ہیں اور اسے حقیقت حال سے آگاہ کرتے ہیں پھر ابلیس ان سے کہتا ہے اس تائب آدمی نے ھدایت و طریقت کو پالیا ہے اس کو بہکانا

تمہارے بس کا روگ نہیں، لیکن پھر بھی اتنے پر ابلیس راضی نہیں ہوگا حتی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی عبادت کی دعوت دے گا اور پھر ان سے کہے گا کہ لوگوں کو اس کے پاس آنے سے باز رکھو اور لوگوں سے کہو کہ وہ تائب کسی چیز کو حسن وخوبی سے نہیں جانتا لہٰذا اس کے پاس آؤ جاؤ نہیں۔

۱۱۳۹۲-عبدالرحمٰن بن محمد ابن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس رازی صوفی، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کے عمل کی درستی چھ چیزوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہے۔ دائمی تضرع وعاجزی اور اللہ تعالیٰ کی وعید کا خوف، دوم مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا سوم لوگوں کے عیوب سے قطع نظر ہو کر اپنے عیوب کی تلاش میں رہنا، چہارم اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو لوگوں سے چھپائے اور اس کے عیب کو لوگوں میں نہ پھیلاتا پھرے چونکہ امید ہے کہ وہ معصیت سے رک جائے اور مفاسد کی اصلاح کرے، پنجم اپنے مسلمان بھائی کے کسی حقیر عمل پر مطلع ہو جائے تو اسے عظیم سمجھے ممکن ہے کہ وہ خود اسے بڑھا لے، ششم اسکا ساتھی اس کے پاس درستی واصلاح کو پا رہا ہو۔

۱۱۳۹۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عید، محمد بن لیث، حامد لفاف، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے اللہ کی قدرت کی معرفت حاصل نہ کی اس نے اللہ کو نہیں پہچانا، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کی قدرت کے اعتبار سے کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: بندے کو معرفت ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے، لہٰذا بندے کے پاس کوئی چیز ہو جسے وہ ترجیح دیتا ہو وہ دوسروں کو دیدے، جب اس کے پاس کچھ نہ ہو تب بھی وہ دوسروں کو عطا کرنے والا ہو، فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے وہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور لوگوں نے اس سے کیا وعدہ کر رکھا ہے اور ان دونوں میں سے کس پر اس کا اعتماد وبھروسہ پختہ ہے۔

۱۱۳۹۴-محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابوطیب عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل اصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعلی شقیق بن ابراہیم بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: زھد کے دس ابواب ہیں آدمی جب انھیں بجالاتا ہے تب زاہد کہلاتا ہے اور اگر ان دس ابواب کی مخالفت کرتا ہو تو وہ متزھد ہے زاہد نہیں، متزھد وہ ہے جو زاہدین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو اپنے دیکھنے، سننے، خشوع، قول وفعل، مدخل ومخرج، کھانے پینے، پہننے، سواری اور طمع کرنے میں اور حب دنیا اس کی ظاہری حالت کے خلاف اس کے قلب ودماغ میں رچی بسی ہو، تم اس کی رضا مندی کو دنیا میں رغبت رکھنے والوں کی رضا مندی کی طرح دیکھو، نیز متزھد کا حسد، اسکا مقصود، اسکی لمبی لمبی امیدیں، اسکا فخر وتکبر، سوء خلق، فضولیات میں اسکی گہری دلچسپی اس کے متزہد ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ وہ زاہد کے سے خشوع وخضوع سے کوسوں دور ہوتا ہے۔ پس یہ صفات اختیار کرنے سے بچو، اور جب تم کسی کو آنے والی دس صفات کے ساتھ متصف دیکھو امید کرلو کہ وہ کسی زاہد کے طریق پر ہے، جب اسے نیکی خوش کرتی ہو اور برائی بے چین، تو نیکی کا کام اس نے کیا نہیں اس پر مدح سرائی اسے ناپسند ومکروہ لگتی ہو، رہی یہ بات کہ جب اس نے کہی ہی نہیں وہ اسے خنزیر کے گوشت کی طرح حرام سمجھتا ہو، جب وہ ان خصلتوں کو پہچان لے اپنے دن ورات اس کی مشغولیت میں صرف کرے، اس کی امیدیں کم ہوں قیامت کی پیشی کے بارے میں غمگین ہو، پس جب وہ اپنے آپ کو غیر مقصود میں مشغول کرے گا اس کا غم وحزن بڑھتا جائے گا، وہ سمجھ جائے گا کہ وہ فتنے میں پڑ گیا ہے، اس وقت جس نے اسکو اللہ کی اطاعت سے پھیر دیا ہے اسے ترک کردے، اس سے اہل معرفت ایمان کی حلاوت پاتے ہیں، ان خصلتوں کو اپنا کر شیطان کی جماعت سے احتراز برتتا ہے۔ حتی کہ اہل معرفت کے نزدیک اللہ کا ذکر شھد سے زیادہ میٹھا ہوتا ہے، برف سے زیادہ ٹھنڈا، گرمیوں کے دنوں میں پیاسوں کو صاف خوشگوار ٹھنڈے پانی کی شفا دینے سے زیادہ شفایاب، نیز زاھدین کے پاس انھیں اٹھنا بیٹھنا زیادہ محبوب ہو بہ نسبت ان اقرباء کے جو انھیں دراھم ودنانیر سے نوازتے ہوں یہ سب ان کے دلوں میں ہو نہ کہ ان کی زبانوں کی حد تک ہو یہ کہ وہ اپنے

گناہوں پر روتا دھوتا ہو، جو عمل وہ کرتا ہو اس کے متعلق اسے شدید خوف ہو کہ شاید وہ قبول نہ ہو، لوگوں کے سامنے مسکراتا ہو ہشاش بشاش رہے یوں لگے گویا کہ وہ رغبت میں ہے ہراساں نہیں، یہ کہ مسلمانوں کے کسی ادنیٰ فرد سے بھی اپنے آپ کو افضل و برتر نہ سمجھے جس میں بھی زہد کے یہ دس ابواب ہوں گے وہ زاہدین کی طریقت پر ہوگا پس میں امید کرتا ہوں کہ ان شاءاللہ وہ زاہدین کے رستہ پر چل پڑے گا۔

سات خصلتیں مذکورہ بالا خصلتوں کے بعد اور ہیں وہ یہ کہ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع ہو جس میں سر مو برابر بھی تصنع اور بناوٹ نہ ہو، دلی رضامندی سے حق کے لئے خضوع ہو نہ کہ اضطرار و بے چینی سے، جسے معاشرت سے واسطہ پڑا ہو اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آنا بایں طور کہ یہ حسن معاشرت کسی لالچ وطمع کی خاطر نہ ہو، اہل دنیا سے اس طرح بھاگنا جس طرح جنگلی گدھا شیر سے بھاگتا ہے، ہر اس چیز سے عافیت طلب کرنا جس کے عقاب کا خوف نہ ہو اور اس کے ثواب کی امید نہ ہو، گناہوں پر رونے والوں کے ساتھ مجالست کرنا، اپنے نفس اور لوگوں کے نفوس کے لئے رحمت طلب کرنا، اہل جہاں کو ظاہری مخاطب کرنا نہ کہ قلب مصمم سے اور موت، احوال قیامت اور شدائد کے بعد کچھ ہونے والا ہے اس سے بے خوف ہو، جب بندہ یہ سارے امور کرے گا وہ زاہدین کے طریق پر چل پڑے گا اور عبادت کی فضیلت پالے گا۔

۱۱۳۹۵- عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے۔ مومن عبرت اور غور وفکر میں مشغول ہوتا ہے اور منافق حرص اور لمبی لمبی امیدیں باندھنے میں مشغول ہوتا ہے۔

ایک موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے دل پر چار پردے پڑے ہوتے ہیں جب مالدار ہو جائے خوش نہیں ہوتا اور جب اسے فقر و فاقہ پیش آتا ہے، غمزدہ نہیں ہوتا، ان دونوں معاملوں میں برابر سرابر رہتا ہے۔ پس وہ دونوں پردوں کو توڑ چکا، اب اس کے دل میں خیر وحکمت قرار نہیں پکڑتی حتی کہ اس میں یہ دو خصلتیں موجود ہوں، وہ یہ کہ بندہ فضول چیز اور فضول کلام چھوڑ نہ دے، جب وہ ایسا کرے گا اسکے دل میں حکمت داخل ہو جائے گی اور اس کی زبان سے حکمت کی گویائی ہوگی۔

حاتم اصم کہتے ہیں میں نے شقیق بلخی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ چار چیزوں نے بندوں پر امر آخرت کو چھپا دیا ہے۔ چنانچہ فقر و فاقہ کے خوف نے جہنم کے خوف کو ڈھانپ رکھا ہے، جو بات لوگ مجھ سے کہیں اس نے اللہ کے فرمان کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی محبت نے آخرت کی محبت کو ڈھانپ رکھا ہے، دنیوی زندگی کی نعمتوں کی محبت، اسکے دھوکے، اس کی شھوات اور اس کی ظاہری حسن وخوبی نے آخرت کی نعمتوں کو ڈھانپ رکھا ہے۔

۱۱۳۹۶- ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو جائے گا اس وقت ذیل کی چار چیزوں سے زیادہ عجیب وغریب کوئی چیز نہیں ہوگی، حفاظت کے لئے شادی کرنا، گزارے کے لئے گھر، سنت کے مطابق ضیافت اور بدون طمع وریا کے جہاد، غلبہ کے لئے شادی کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو وہ شادی کرے، گزارے کے لئے گھر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ تم صرف اتنا گھر بناؤ جو تمہیں صرف گرمی وسردی سے بچائے، تم گھر میں میخ نہ ٹھونکو حتی کہ تمہیں میخ ٹھونکنے سے پہلے مہلت دیدی جائے حتی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جائے، اسی طرح ہر وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو اس پر پیش کرو ورنہ اس سے ڈرتا رہ، سنت کے مطابق ضیافت کرنے کی تفسیر یہ ہے کہ اپنے گھر میں اس آدمی کو داخل نہ کرو جو حلال سے شرماتا ہو بایں طور کہ تیرے گھر میں روٹی کے ٹکڑے ہوں تو اس آدمی کے آگے روٹی کے ٹکڑے بڑھانے سے شرماتا ہو، آثار میں منقول ہے کہ جو آدمی حلال سے نہ شرماتا ہو اس کے اخراجات کی مشقت ہلکی پھلکی ہوتی ہے اور اس کی تکبر کی کمی

ہوتی ہے اور جو حلال سے شرماتا ہو وہ متکبر ہے۔

۱۱۳۹٧-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو نعمت سے نکل کر قلت میں پہنچ گیا اور قلت اس کے نزدیک باعث عظمت نہیں اسے دو طرح کے غم لاحق ہوں گے۔ ایک غم دنیا میں اور دوسرا غم آخرت میں اور جو نعمت سے نکل کر قلت میں پڑ گیا درآں حالیکہ قلت اس کے نزدیک عظمت والی شے ہے اسے دو طرح کی فرحتیں حاصل ہوں گی ایک فرحت دنیا میں اور دوسری فرحت آخرت میں۔

۱۱۳۹۸-محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنے جلساء سے فرمایا مجھے بتلاؤ اگر تم آج مر جاؤ کیا اللہ تعالیٰ تم سے آنے والے کل کی نماز کا مطالبہ کرے گا؟ کہنے لگے: نہیں فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ تم سے آئندہ کل کی نماز کا مطالبہ نہیں کرے گا پس تم بھی آئندہ کل کا رزق اللہ تعالیٰ سے طلب نہ کرو کیا بعید ہے کہ تم آئندہ کل تک پہنچو ہی نہیں حاتم کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا علم کے ساتھ عمل میں داخل ہونا، صبر کے ساتھ عمل میں ثابت قدم رھنا اور اخلاص کے ساتھ تسلیم و رضا امور عظیمہ ہیں سو جو علم میں عمل کے ساتھ داخل نہ ہو وہ جاہل ہے۔

۱۱۳۹۹-عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماھان، سعید بن عباس عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر چیز کا ایک حسن ہوتا ہے اور اطاعت کا حسن چار چیزوں میں ہے، جب بندہ اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں مصروف دیکھے اپنے آپ سے کہے، یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اس نے مجھے اطاعت عطا کر کے میرے اوپر احسان عظیم کیا ہے جب بندے کو اس چیز کا علم ہو جائے گا وہ عجب میں نہیں پڑے گا اور اسکا عمل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا، جب اسکا دل ثواب کے ساتھ معلق ہو جائے گا اس سے ریاکاری کا توڑ ہو جائے گا چونکہ وہ عمل اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے ثواب ملے، پھر جب اس کے دل میں شیطان وسوسے پیدا کرے گا بندہ فوراً کہے گا، میں عمل ثواب کے لئے کر رہا ہوں جسکا من جانب اللہ مجھے انتظار ہے ایسا کرنے سے وہ شیطان پر غلبہ پالیگا اور جب وہ ثواب کے ارادے سے عمل کرے گا لوگوں سے طمع، مدح سرائی اور ثناء ٹوٹ جائے گی، طمع کی تفسیر یہ ہے اپنے رب کو بھول جانا جب اللہ کو بندہ بھول جاتا ہے اپنی تمام تر امیدیں لوگوں سے وابستہ کر لیتا ہے وہ اس وقت سمجھدار ہے مگر وہ ایسا آدمی ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اشیاء حاصل کرنا چاہتا ہے، شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: غور کر لو جب تم صبح کرو تمھارا مقصد مخلوق کی رضا اور ناراضی نہ ہو، تیرا خوف بجز ان گناہوں کے نہ ہو جو تو نے پہلے کر دیے ہیں، حتیٰ کہ تجھے ان میں زیادتی کی جرأت نہ ہو، تیری تیاری صرف موت کے لئے ہو، جب تیری تیاری موت کے لئے ہوگی اس وقت اگر تیرے سامنے دنیا کی رونقیں لا کر ڈال دی جائیں تو ان میں رغبت نہیں کرے گا۔

۱۱۴۰۰-ابوبکر احمد بن محمد وراق، عباس بن احمد شاشی، ابوعقیل رصافی، احمد بن عبداللہ زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس میں اللہ کا خوف زیادہ ہوگا وہ اللہ کے نزدیک قریب تر زاہدین میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اس کا عمل سب سے اچھا ہوگا اللہ کے پاس موجود چیز میں زیادہ رغبت کرنے والا افضل ترین زاہد ہے، زاہدین میں زیادہ اکرام والا وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ متقی و پرہیز گار ہو، زاہدین میں افضل وہ ہے جو ان میں اپنے نفس کے اعتبار سے زیادہ سخی ہو اور دل کے اعتبار سے زیادہ سلامتی والا ہو، جس زاہد کا یقین سب سے زیادہ ہوگا وہ کامل ترین زاہد ہے۔

احمد بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے شقیق رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد میں قال و قیل اور ما کان و ما یکون کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات پر بھروسہ کرتا ہے۔

لای یوم اجلت لیوم الفصل وما ادراک مایوم الفصل، ویل یومئذ للمکذبین (مرسلات / ۱۲، ۱۵)

کس دن کے لئے ان سب کو موخر کیا گیا ہے، فیصلے کے دن کے لئے اور تجھے کیا معلوم فیصلے کا دن کیا ہے، اس دن جھٹلانے.

والوں کے لئے خرابی ہے۔

جس دن کہا جاوے گا اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا (اسراء۔۱۴) اپنے نامہ اعمال کو پڑھ یہ کافی ہے تیرے لئے آج کے دن حساب وکتاب کرنے والی۔

ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے ذیل کے ارشاد کے متعلق فرمایا:

''کفیٰ بنفسک الیوم علیک حسیبا'' ہر آدمی کا ایک قلادہ (پہناوا) ہوتا ہے جس پر اس کا حساب وکتاب لکھا ہوتا ہے جب وہ مرجاتا ہے قلادہ لپیٹ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جاتا ہے پھر جب اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے وہ قلادہ کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے، اور اس وقت کہا جاتا ہے ''اقرأ کتابک کفیٰ بنفسک الیوم'' اے ابن آدم تحقیق تیرے رب نے تیرے ساتھ فی الواقع عدل کیا ہے چونکہ اس نے تیرے اپنے نفس کا تجھے حساب لینے والا مقرر کیا ہے، اے ابن آدم! اس کے متعلق عقلمندی سے کام لے اگر گمراہ ہو۔ گیا تو نجات نہیں پائے گا۔

شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اس قلادے کی حقیقت پہچان لی، وہ ان شاء اللہ کامیاب ہوا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا اور دنیا میں رغبت کرنے والا دونوں ان دو آدمیوں کی طرح ہیں کہ ایک مشرق جانا چاہتا ہو اور دوسرا مغرب، کیا وہ دونوں ایک نقطہ پر جمع ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ دونوں کی منزل مخالف سمت میں ہے اور ان دونوں کا مقصد وخواہش الگ الگ ہے، دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعایوں ہوتی ہے، اے اللہ! مجھے مال کثیر عطا فرما مجھے اولاد اور خیر کثیر سے نواز، میرے دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما، ان کی شرور، حدود بغض اور ان کے فتنہ وآفت کو مجھ سے دور کردے، جبکہ زاہد کی دعایوں ہوتی ہے ''اے اللہ! مجھے خوف کرنے والوں کا علم، عاملین کا خوف، متوکلین کا یقین، یقین کرنے والوں کا توکل، صابرین کا شکر، شاکرین کا صبر، مغلوب الحال لوگوں کی فروتنی وعاجزی، عاجزی کرنے والوں کی انابت اور صادقین کا زہد عطا فرمایا اور مجھے زندہ شھداء کے ساتھ لاحق کردے آمین یارب العالمین۔

یہ ہے زاہد کی دعا کیا دنیا میں رغبت کرنے والے کی دعا کے کسی حصہ کو بھی شامل ہے؟ بخدا! نہیں، یہ رستہ الگ وہ رستہ الگ دونوں میں بعد المشرقین ہے۔

۱۱۴۰۱-عبدالرحمن بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ، سعید بن عباس، عباس، حاتم اصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مومن کی مثال اس مال کی سی ہے جو اپنے باغ میں درخت کاشت کرتا ہے اور اسے ہمہ وقت کانٹوں کا خوف دامن گیر رہتا ہے، منافق کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کانٹے کاشت کرے اور پھر پھلوں اور کھجوروں کی امیدیں لگائے بیٹھا ہو، افسوس صد افسوس، جو اچھائی کرتا ہے اسے بدلہ بھی اللہ تعالیٰ اچھائی کی صورت میں عطا فرماتا ہے۔ ابرابر فجار کی جگہ پر نہیں اتارے جائیں گے۔

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی سارے کا سارا علم لکھ لے وہ اپنے علم سے نفع نہیں اٹھائے گا جب تک اس میں دو خصلتیں نہ ہوں، اسکا فعل فکرمندی اور عبرت حاصل کرنا ہو، اس کا قلب فکرمندی کے لئے فارغ ہو اور اس کی آنکھیں عبرت حاصل کرنے کے لئے فارغ ہوں، چنانچہ جب بھی کوئی دنیاوی چیز دیکھے وہ اس کے لئے عبرت ہو، مومن بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے اور منافق بھی دو خصلتوں میں مشغول رہتا ہے، چنانچہ مومن فکرمندی اور عبرت حاصل کرنے میں مشغول رہتا ہے اور منافق حرص ودنیا داری کی امیدوں میں۔

ایک موقع پر شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: چار چیزوں کا تعلق استقامت سے ہے، کسی شدت کے پیش آنے کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے امر کو نہ چھوڑے، دنیاوی چیز کے پیش آنے پر بھی اللہ کے امر کو نہ چھوڑے، کسی کی ناجائز خواہش پر عمل نہ کرے اور نہ اپنی

خواہش نفس پر عمل کرے۔اسے چاہیے کہ کتاب وسنت پر عمل کرتا رہے۔
ایک دوسرے موقع پر شقیق بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس بندے نے اپنے دل ودماغ کو اللہ سے اور اس کی کاریگری اور اس پر کیے ہوئے احسان میں فکرمندی سے غافل رکھا، پھر مر گیا تو وہ نافرمان ہو کر مرا، چونکہ بندے کے لئے ضروری ہے کہ اسکا دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگا ہو اور یوں کہتا ہو، اے میرے رب مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کردے۔ مجھے آزمائشوں سے عافیت عطا فرما، میرے عیوب کا پردہ فرما، مجھے عافیت عطا فرما اور اپنی نعمتوں کی مجھ پر موسلادھار بارش برسادے، پس بندہ ہمیشہ اللہ کی اس پر کی ہوئی نعمتوں کے بارے میں متفکر رہے، پس اللہ تعالیٰ کے احسان کے متعلق فکرمندی شکر ہے اور اس سے غفلت سہو اور ناشکری ہے۔
شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: ہرگز ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو مال حرص سے جمع کرتے ہیں، پھر اس کے متعلق شک کے ساتھ گمان رکھتے ہیں اور اسے ریاکاری میں خرچ کرتے ہیں۔پس ایسوں کی قیامت کے دن حساب وکتاب میں دار وگیری کی جائے گی اور اگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف نہ کیا عقاب وعذاب بھی اسے دے گا۔
۱۱۴۰۲-محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن سعید بلخی، سعید بلخی، محمد بن عبید، محمد بن لیث، حامد، حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو آدمی غلو کے گرد گھومتا ہے وہ جہنم کی آگ کے گرد گھومتا ہے اور جو شبہات کے گرد گھومتا ہے وہ جنت میں درجات کے گرد گھومتا ہے تاکہ انھیں کھائے اور دنیا میں کم کردے۔
شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کوئی چیز بجز مہمان کے محبوب نہیں چونکہ اسکا رزق اور اس کے اخراجات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہیں اور اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔فرمایا اغنیاء سے دور رہو کیونکہ تم اپنے دل کو ان کے ساتھ معلق کرلو گے اور تم ان میں طمع کرو گے گویا فی الواقع تم نے انھیں اپنا رب بنالیا اور تم اللہ تعالیٰ سے الگ تھلگ ہو گئے۔

مسانید شقیق بلخی رحمہ اللہ

شقیق بلخی رحمہ اللہ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔
۱۱۴۰۳-ابو قاسم زید بن علی بن ابو بلال، علی بن مھرویہ، یوسف بن حمدان، ابو سعید بلخی، شقیق بن ابراہیم زاھد، عباد بن کثیر، ابو زبیر جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایرے غیرے کے پاس مت بیٹھو بجز اس عالم کے جو تمھیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلاتا ہو، شک سے یقین کی طرف، عداوت سے خیر خواہی کی طرف، تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف اور رغبت سے رہبت کی طرف۔[1]
ابو سعید کا نام محمد بن عمرو بن حجر ہے یہ حدیث احمد بن عبداللہ سے بھی شقیق نے اسی طرح روایت کی ہے۔
۱۱۴۰۴-ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد ادریس، احمد بن نصر اعمش بخاری، سعید بن محمود، عبداللہ بن محمد انصاری، احمد بن عبداللہ، شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا بمثلہ مروی ہے۔
یہی حدیث یحیی بن خالد مھلبی نے شقیق رحمہ اللہ سے روایت کی ہے اور انھوں نے احمد بن عبداللہ اور ابو سعید دونوں کی مخالفت کی ہے۔
۱۱۴۰۵-عبدالرحمٰن بن محمد بن محمد، محمد بن فضل قاضی سمرقند، محمد بن زکریا فارسی، محمد بن خالد، شقیق، عباد، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے نبی

[1] تاريخ بغداد ۳۱۲/۴، والفوائد المجموعة ۲۷۸. وتنزيه الشريعة ۲۵۶/۱. واتحاف السادة المتقين ۳۶۷/۱. واللآلئ المصنوعة ۱۰۱/۱. والموضوعات ۲۵۷/۱.

ﷺ کی حدیث مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

یہ حدیث فی الواقع کلام ہے جس کی عموماً شقیق بلخی رحمہ اللہ اپنے مریدین اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے، راویوں کو حدیث ہونے کا وہم ہو گیا اور اسے مرفوعاً و مسنداً روایت کرنے لگے۔

۱۱۴۰۶-ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن محمد بن علی طوسی، ابونصر احمد بن احید بلخی، ابوصالح مسلم بن عبدالرحمن مستملی، عمر بن ھارون، ابو علی شقیق بن ابراہیم زاہد، عباد بن کثیر، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہرگز تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے پھر وہ اس سے وضو کریگا۔[1]

۱۱۴۰۷-سعید بن محمد بن احمد بن ابراہیم ابومحمد، خلف بن مفضل بلخی، محمد بن حمدان (بلخ میں یہ حدیث سنائی) ابوبکر محمد بن ابان مستملی وکیع، شقیق بن ابراہیم بن زاہد، (ان کی کنیت ابوعلی ہے) اسرائیل بن یونس، ثویر بن ابوفاختہ نے اپنی والدہ سے حدیث روایت کی ہے کہ ولید بن عتبہ نے نماز میں تکبیروں میں کمی کردی عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ لوگوں نے تکبیروں میں کمی کی اللہ ان میں کمی لائے جبکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ جب بھی رکوع کرتے تکبیر کہتے۔ جب بھی سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب بھی اوپر اٹھتے تکبیر کہتے تھے۔

۱۱۴۰۸-سعید بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن حمدان، محمد بن ابان، شقیق، اسرائیل، ثویر، عبداللہ بن زبیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۱۴۰۹-محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی، منصور بن احمد بن حمید معدل، حسین داؤد، شقیق بن ابراہیم، ابوھاشم ایلی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن آدم! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے روبرو برابر کھڑا رہے گا تاوقتیکہ تجھ سے چار چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے۔ تیری عمر کے متعلق کہ کس مصروفیت میں تو نے اپنی عمر فنا کی۔ تیرے جسم کے متعلق کہ تو نے اپنا جسم کس کام میں بوسیدہ کیا۔ تیرے مال کے متعلق کہ تو نے مال کہاں سے کمایا اور اور پھر اسے کہاں خرچ کیا۔[2] (چوتھی چیز کا ذکر غالباً راوی سے رہ گیا ہے)۔

(۲۹۶) حاتم اصم رحمہ اللہ

(اولیاء کرام میں سے ایک ہمیشہ رہنے والی آخرت کو ترجیح دینے والے، لازمی اور ضروری امر کو اپنی گرفت میں لینے والے ابو عبدالرحمن حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں ساری زندگی توکل کیا، سکون پایا یقین کیا ثابت قدمی دکھلائی۔

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ شکوک سے دوری اور سلوک میں کمال درجے کی احتیاط تصوف ہے۔

۱۱۴۱۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسین، حلبی، محمد بن ابوعمران، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے، ایک مرتبہ ان سے کسی نے سوال کیا کہ توکل کے بارے میں آپ نے اس امر کی بنیاد کس چیز پر رکھی؟ انھوں نے جواب دیا: چار چیزوں پر وہ یہ کہ میں جانتا ہوں جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ کسی اور کو نہیں مل سکتا، اس سے میرے نفس کو اطمینان مل گیا۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہو سکتا پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آجاتی ہے۔

---

[1] صحیح البخاری ۱/ ۶۹. وصحیح مسلم، کتاب الطهارة باب ۲۸. ۲۶۵. ۳۴۶. وصحیح ابن خزیمة ۶۲. وسنن ابی داؤد ۷۰. وفتح الباری ۱/ ۳۴۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۵۹.

[2] سنن الترمذی ۲۴۱۶. ۲۴۱۷. وسنن الدارمی ۱/ ۱۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۱۰۲. والصغیر ۱/ ۲۶۹. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۳۴۶. والاحادیث الصحیحة ۹۴۶. وکشف الخفا ۲/ ۵۳۰.

۱۱۴۱۱-محمد بن احمد بن محمد بن یعقوب، عباس ابن احمد شاشی، ابوعقیب اصافی، احمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حاتم رحمہ اللہ (شقیق بلخی رحمہ اللہ کے غلام) سے پوچھا گیا آپ نے کس چیز پر اپنے علم کی بنیاد رکھی ہے؟ جواب دیا چار چیزوں پر، اس فریضے پر جسکو میرے سواء کوئی نہیں ادا کرسکتا، سومیں اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ جو رزق میرے مقدر میں لکھ دیا گیا ہے وہ مجھ سے تجاوز کر کے دوسرے کو نہیں مل سکتا۔ پس میں نے اس پر اعتماد کرلیا، میں نے یقین کرلیا کہ میں پلک جھپکنے کے بقدر بھی اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے غائب نہیں ہوسکتا، پس مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آنے لگی اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کی اجل مقرر ہے وہ میری طرف بڑھ رہی ہے اور میں اس کی طرف بڑھتا جارہا ہوں۔

۱۱۴۱۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن موسیٰ، ابوخلیفہ، ریاشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رشید سے کہا گیا کہ حاتم اصم لوگوں سے علیحدگی اختیار کر کے تیس سال سے ایک معمولی سے قبہ میں مقیم ہیں اور امور دنیا میں وہ لوگوں کے ذرہ برابر بھی محتاج نہیں نیز وہ لوگوں سے بات بھی نہیں کرتے بجز اس مسئلہ کے جس کا جواب لینے کے سواء ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں شاید ان کی عقل میں التباس آ گیا ہو، اور کہا گیا ہے کہ وہ کمال درجے کی عقل و دانش کے مالک ہیں، رشید نے کہا میں ان کا عنقریب امتحان لوں گا، چنانچہ رشید نے چار آدمی محمد بن الحسن، کسائی، عمرو بن بحر اور ایک اور آدمی (میرا خیال ہے وہ اصمعی تھے) ان کے امتحان کے لئے بلائے۔ چنانچہ یہ چاروں آکر حاتم کے قبہ (خیمہ) کے نیچے کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک نے آواز دی یا حاتم یا حاتم لیکن حاتم رحمہ اللہ نے انھیں جواب نہ دیا حتیٰ کہ کہا گیا، آپ کو آپکے معبود کی قسم ہے ہماری آواز کا جواب دیجئے۔ چنانچہ انھوں نے قبہ سے سر باہر نکالا اور فرمایا: اے اہل حیرہ یہ قسم یا تو مومن کافر کے لئے اٹھاتا ہے یا کافر مومن کے لئے بھلا تم نے مجھے کیوں معبود کے ساتھ خاص کیا اپنے علاوہ؟ لیکن حق تمھاری زبانوں پر جاری ہو گیا ہے چونکہ تم رشید کی عبادت میں مشغول رہتے ہو اور تم نے اللہ کی اطاعت سے روگردانی کی ہے، ایک نے کہا آپ کو کیسے پتا چلا کہ ہم رشید کے خدام ہیں؟ فرمایا: آدمی دنیا پر راضی نہ ہو مگر تمھاری جیسی حالت سے وہ اپنے مطلب و مقصد سے پھسل کر اس آدمی کے قصد کی طرف نہیں جاتا جسکی وہ خبر نہ رکھتا ہو، عمرو بن بحر نے ان سے کہا: آپ لوگوں سے کنارہ کش کیوں ہو گئے حالانکہ ان میں متعلم بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر قدرت رکھتے ہیں؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا لیکن ان میں ایسے ظالم بادشاہ بھی ہیں جو ہمیں ہمارے دین کے متعلق آزمائشوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا بایں ہمہ لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا اولیٰ و افضل ہے، اس نے پھر پوچھا: آپ نے عزلت و تنہائی کو کیوں ترجیح دی اور آپ نے اپنے معاملے کو کیسے ثابت قدم رکھا؟ فرمایا: میں نے یقین کرلیا کہ رزق قلیل میری کفایت کر رہا ہے لہٰذا میں نے طلب رزق میں حرکت و سعی کو کم کر دیا، میں نے یقین کرلیا کہ میرا فریضہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک میں خود اسے ادا نہ کرلوں لہٰذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میری موت کا ایک وقت مقرر ہے وہ لازماً میری طرف آنا چاہتا ہے لہٰذا میں اسکے انتظار میں لگ گیا اور میں اپنے خالق باری تعالیٰ کی آنکھ سے لحہ بھر کے لئے بھی غائب نہیں ہوسکتا، لہٰذا میں اس سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں اس کے واجب کردہ امور سے ہٹ کر کسی اور کام میں مشغول ہو جاؤں، پھر حاتم رحمہ اللہ نے قبے کا دروازہ بند کرلیا اور قسم اٹھائی کہ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گا، چنانچہ وہ چاروں رشید کے پاس واپس لوٹ گئے اور بڑے جزم و یقین سے انھوں نے کہا کہ حاتم رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں۔

۱۱۴۱۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علوان بن حسین ربعی، رباح بن حرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عصام بن یوسف حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے گزرے وہ اپنی مجلس میں بیٹھے باتیں کررہے تھے۔ عصام کہنے لگے: اے حاتم کیا آپ اچھی طرح سے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا جی ہاں، پوچھا آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں اللہ کے امر سے کھڑا ہوتا ہوں، حیثیت سے

چلتا ہوں، نیت کر کے نماز میں داخل ہو جاتا ہوں، اللہ کی عظمت کی تکبیر کہتا ہوں، ترتیل اور فکر مندی سے قرأت کرتا ہوں، خشوع وخضوع سے رکوع کرتا ہوں، تواضع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، اہتمام کے ساتھ تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں اچھی طرح سنت کے مطابق نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجتا ہوں اور آخر میں اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، نماز سے جب فارغ ہو کر واپس لوٹتا ہوں دل میں خوف رکھتا ہوں کہ شاید میری نماز قبول نہ ہو نیز تا موت جدوجہد کوشش کے ساتھ نماز کی پابندی کروں گا، عصام کہنے لگے باتیں کیجئے آپ اچھی طرح نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

۱۱۴۱۴-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ سے فرماتے تھے:

جس نے صبح کی درآں حالیکہ اس نے چار اشیاء میں استقامت دکھلائی، وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں اپنے دن رات گزارتا ہے، اول اللہ تعالیٰ پر اعتماد پھر توکل پھر اخلاص اور پھر معرفت مذکورہ تمام اشیاء معرفت سے تمام ہوتی ہیں۔

۱۱۴۱۵-محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد لفاف۔ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، تین جگہوں میں اپنے نفس کو ہوشیار رکھو، جب تم علم رکھتے ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمہارے اوپر ہے، جب بات کرو دیکھ لیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کو تیرے بارے میں علم ہے۔

۱۱۴۱۶-محمد بن حسین، سعید بن احمد، احمد بلخی، محمد بن عبد، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جس نے تین چیزوں کا تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کیا وہ جھوٹا کذاب ہے جس نے بغیر تقویٰ کے اللہ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے جس نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے رستے میں خرچ کرنے کے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کیا وہ کذاب ہے اور جس نے بدون محبت کے فقراء نبی ﷺ کی محبت کا دعویٰ کیا وہ بھی کذاب ہے۔

۱۱۴۱۷-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حاتم اصم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھنے لگا، اے ابو عبدالرحمٰن، زہد کا اعلیٰ ترین درجہ، متوسط درجہ اور آخری درجہ کون سا ہے حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ پر اعتماد زہد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ صبر زہد کا متوسط درجہ ہے اور توکل زہد کا آخری درجہ ہے۔

حاتم رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا: میں لوگوں کو تین چیزوں کو دعوت دیتا ہوں: معرفت، اللہ پر اعتماد اور توکل علی اللہ کی، رہی بات معرفت قضاء کی سو وہ یہ ہے کہ تو جانتا ہو کہ قضاء اللہ تعالیٰ کا عدل ہے، جب تجھے یہ یقین حاصل ہوگا پھر تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو لوگوں سے شکایت کرے یا تو غمزدہ ہو یا تو ناراضی کا اظہار کرے، لیکن تیرے لئے مناسب ہے کہ تو ہر حال میں راضی رہے اور صبر کرے، رہی بات اعتماد کی سو وہ لوگوں سے مایوس ہونے کا نام ہے، ناامیدی کی علامت یہ ہے کہ تو قضاء کو لوگوں کی پہنچ سے بالاتر سمجھے جب تو ایسا کرے گا راحت پائے گا، اگر تو نے لوگوں کی پہنچ سے قضاء کو بالاتر نہ سمجھا پھر لوگوں کے سامنے اپنے اوپر مزین کریگا اور بناوٹ سے کام لے گا، جب تو ایسا کرے گا اس وقت بہت بڑی آزمائش میں تو گرفتار ہو جائیگا، تو نے ان پر موت کا بار رکھ دیا فی الواقع تو نے ان پر رحم کیا اور ان سے مایوسی دکھلائی۔

رہی بات توکل کی سو وہ اطمینان قلب ہے اللہ کے موجود ہونے پر، جب تم اللہ پر توکل کرلو گے تم بے نیاز ہو گئے اور کبھی بھی محتاج نہیں ہو گے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا زہد اسم ہے اور زاہد آدمی ہے اور زہد کے تین رستے ہیں، معرفت کے ساتھ صبر ہو، توکل پر استقامت ہو اور عطاء پر رضامندی ہو، معرفت کے ساتھ صبر ہونے کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے اوپر کوئی شدت نازل ہو تم قلب حسیم سے یقین رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ صبر کرو اور اس آزمائش کو عنداللہ باعث اجر وثواب سمجھو، صبر کے ثواب کی معرفت یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو صبر کے رستے میں ہمہ وقت تیار رکھو، اور تم علم رکھتے ہو کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اور وقت دو قسم پر ہے یا تو ابھی

جلت ملی ہوئی ہے یا موت کا وقت آن پہنچا، جب تمہیں ان دو چیزوں کی معرفت حاصل ہوگی اس وقت تم عارف و صابر ہو گے، توکل پر استقامت دکھانے کی تفسیر یہ ہے کہ توکل زبان سے اقرار دل سے تصدیق کرنا ہے جب تو اقرار کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے کی تصدیق کرے گا پس یہ استقامت ہے۔ استقامت دو معنوں میں ہے تو جانتا ہو کہ ایک چیز تیرے لئے ہے اور ایک چیز تیرے غیر کے لئے ہے اور ہر وہ چیز جو تیرے لئے ہے تو تجھ سے چوک نہیں سکتی اور جو چیز تیرے غیر کے لئے ہے اسے تو کسی حیلے سے بھی نہیں پا سکتا، جو چیز تجھے ملنے والی ہے وہ کسی صورت تجھ سے خطا نہیں ہو سکتی پھر تو اللہ پر اعتماد کرے اور صبر سے کام لے، اور جب تجھے یقین ہے کہ غیر کے رزق کو تو کسی صورت نہیں پا سکتا پھر اس کے حصول کی طمع کیوں کرتا ہے، ان دو چیزوں کے صدق کی علامت یہ ہے کہ تو معروض (جو تجھے حکم ہے) میں مشغول رہے، رہی بات عطا پر راضی رہنے کی وہ دو بنیاد پر ہوتی ہے ایک عطاء جسکی تجھے خواہش ہے اس پر شکر کرنا تیرے اوپر واجب ہے، رہی بات اس عطاء کی جسکی تجھے خواہش نہیں تیرے لئے اس کے متعلق راضی رہنا اور صبر کرنا واجب ہے۔

۱۱۴۱۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ریا کی تین قسمیں ہیں ایک قسم باطن کی ہے اور دو ظاہر کی، ظاہر کی دو صورتیں ہیں کہ اسراف اور فساد میں یقیناً تیرے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ تو ان دونوں کو ریا سمجھتا ہو چونکہ دین میں اسراف اور فساد جائز نہیں، باطن کی صورت یہ ہے کہ جب تم کسی آدمی کو صوم وصلوٰۃ کا پابند دیکھو اس پر ریا کاری کا شبہ مت کرو چونکہ تمہارے لئے اس پر ریا کاری کا حکم لگانا بہر صورت ناجائز ہے چونکہ ہر چیز محض اس کے باطن سے تعلق رکھتی ہے جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو چیزوں میں سے کونسی چیز لوگوں پر زیادہ بھاری ہے عجب سے بچنا یا ریا کاری سے بچنا؟ چنانچہ عجب تجھ میں داخل ہے اور ریا کاری تجھ پر داخل ہونا چاہتی ہے، پس معلوم ہوا عجب ریا کاری سے زیادہ سخت ہے، ان دونوں کی مثال یہ ہے کہ تیرے ساتھ گھر میں ایک باؤلا کتا ہو اور ایک دوسرا کتا گھر کے باہر کھڑا ہو، بتلاؤ ان دونوں میں سے کون سا زیادہ سخت ہے؟ جو کتا آپ کے ساتھ گھر میں داخل ہے یا وہ جو باہر کھڑا ہے، لامحالہ داخل زیادہ سخت ہے پس سمجھ لو داخل کتا عجب (اپنے آپ پر اترانا) ہے اور باہر کھڑا ہونے والا کتا ریا کاری ہے۔

۱۱۴۱۹-احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابوعاصم، ابوتراب زاہد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ شقیق رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: لوگوں کی محبت اتنی اختیار کرو جتنی تم آگ کی صحبت اختیار کرتے ہو پس آگ کی منفعت حاصل کرلو اور ساتھ ساتھ ڈرتے بھی رہو کہ کہیں تمہیں جلا نہ دے۔

۱۱۴۲۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: حزن کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں حزن کی ایک صورت تیرے حق میں ہے اور دوسری صورت تیرے خلاف، حزن کی جو صورت تیرے خلاف ہے وہ یہ کہ امور دنیا میں سے کسی امر کے فوت ہو جانے پر تو حزن کرے سو یہ محض دنیا کے لئے حزن کرنا ہے، اور اگر امور آخرت میں سے کوئی امر تجھ سے فوت ہو جائے اس پر تو حزن کرے، یہ حزن آخرت کے لئے ہے جو تیرے لئے مفید ہے، اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب تمہارے پاس دو درہم ہوں وہ تجھ سے کہیں گم ہو جائیں ان کے گم ہونے پر تجھے حزن وملال ہو پس یہ محض دنیا کے لئے حزن ہے، اور اگر تجھ سے ذات غیبت یا حسد یا کوئی اور چیز جس پر تجھے حزن وملال ہو وہ تجھ سے نکل جائے اس پر تو حزن کرے یہ حزن تیرے حق میں ہے اور تیرے لئے مفید ہے۔

۱۱۴۲۱-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی میں تین خصلتیں دیکھو اس کے لئے سچائی کی گواہی دو، جب وہ دراہم ودنانیر سے محبت نہ کرتا ہو اور ان دو خشک روٹیوں سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہو، اور اپنے دل کو لوگوں سے الگ رکھتا ہو، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم دراہم اللہ تعالیٰ کے رستہ میں صدقہ کرو تب تیرے لئے پانچ چیزیں

مناسب ہیں، ایک یہ کہ تیرے لئے مناسب نہیں دے کم اور پھر طلب زیادہ کرے، تیرے لئے یہ بھی مناسب نہیں کہ تو لوگوں کو ملامت سے عطا کرے، تیرے لئے مناسب نہیں کہ تو اپنے ساتھی پر احسان کرے، مناسب نہیں کہ تیرے پاس دو درہم ہوں ایک ان میں سے صدقہ کردے اور دوسرے کو اپنے پاس رکھ دے اور اس پر تو اعتماد کرے، تیرے لئے یہ بھی اچھا نہیں کہ تو اس لئے عطا کرتا ہو تا کہ تیری تعریفیں کی جائیں۔

حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس کا ایک گھر ہو جس میں اس کی ڈھیر ساری بکریاں ہوں اور اس گھر کے پانچ دروازے ہوں اور گھر کے باہر ایک بھیڑیا چکر کاٹ رہا ہو، اگر تو نے چار دروازے بند کردیے اور پانچواں چوپٹ کھلا رہنے دیا لامحالہ اس سے بھیڑیا داخل ہو کر تمام بکریوں کو ہلاک کردے گا، اسی طرح جب تو نے صدقہ کیا اور پھر تو مذکورہ بالا پانچ چیزوں میں سے ایک کو چھوڑ دے فی الواقع تو نے اپنا صدقہ باطل کردیا۔

۱۱۴۲۲-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: توبہ یہ ہے کہ تمھیں غفلت پر تنبیہ ہو جائے، تمھیں اپنے گناہ یاد آجائیں، تم اللہ کے لطف وکرم، حلم اور پردہ پوشی کو یاد کرنے لگو، جب تم گناہ کرتے ہو تو زمین و آسمان سے بے خوف نہیں رہ سکتا کہ وہ تجھے اچکیں نہیں، پس جب تم اللہ تعالیٰ کے حکم کو دیکھ لیتے ہو اس وقت گناہوں سے رجوع کرنا چاہتے ہو جبکہ اب رجوع کرنا ایسا ہی محال و ناممکن ہے جیسے دودھ کا تھنوں میں واپس لوٹنا، توبہ کرنے والے کا فعل چار چیزوں میں ہے کہ تو اپنی زبان غیبت، جھوٹ، حسد اور بیہودہ گوئی سے محفوظ رکھے، دوم یہ کہ تو برے دوستوں کے میل جول کو ترک کردے، سوم یہ کہ جب تجھے کوئی گناہ کیا ہو یاد آجائے فوراً اللہ سے حیاء محسوس کرے، چہارم یہ کہ تو موت کی تیاری کرتا ہو، موت کے لئے تیاری کی علامت یہ ہے کہ تو کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ سے ناراض نہ ہو، جب توبہ کرنے والے میں یہ چار باتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے انعام، میں چار چیزیں عطا فرماتے ہیں اول یہ کہ اللہ تعالیٰ تائب سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**یحب التوابین ویحب المتطھرین**" اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (بقرہ ۲۲۲) پھر وہ گناہ سے نکل کر ایسا ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں جیسے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، گناہ سے توبہ کرنے والا اس آدمی کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو، سوم یہ کہ شیطان سے اسے اللہ محفوظ فرماتے ہیں حتی کہ شیطان کا تائب پر کوئی بس نہیں چلتا، چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ مرنے سے قبل اسکو جہنم سے خلاصی کا پروانہ دیدیتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون**" فرشتے ان سے کہیں گے خوف حزن نہ کرو اور جنت کی تمھیں بشارت ہے جسکا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا۔

فرمایا: مخلوق پر چار چیزیں واجب ہیں مخلوق کو چاہیے کہ اس تائب سے محبت کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں، مخلوق کو چاہیے کہ اس کے لئے حفاظت کی دعا کریں اور اس کے لئے استغفار کریں جسطرح کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم الخ (غافر ۷) (اے اللہ!) ان لوگوں کو بخش دے جو تائب ہوگئے ہیں اور تیری راہ پر چل پڑے ہیں اور انھیں جہنم کے عذاب سے بچالے، الخ نیز مخلوق اپنے لئے جو چیز ناپسند کرتی ہو وہ اس تائب کے لئے بھی ناپسند کرے، چہارم یہ کہ مخلوق (لوگ) تائب کے لئے خیر خواہ ہوں جس طرح وہ اپنے لئے خیر خواہ ہوتے ہیں۔

۱۱۴۲۳-محمد بن حسین بن موسیٰ، نصر بن ابونصر، احمد بن سلیمان کفرسلانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، جو ہمارے اس مذہب میں داخل ہو وہ اپنے اندر موت کی چار چیزیں پیدا کرے، سفید موت، سیاہ موت، سرخ موت اور سبز موت، سفید موت بھوک ہے، سیاہ موت لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کرنا ہے، سرخ موت مخالفت نفس ہے اور سبز موت کپڑوں پر پیوند لگانا ہے۔

حاتم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے سوائے پانچ چیزوں کے، جب مہمان حاضر ہو جائے اسے جلدی کھانا کھلانا، میت کی تجہیز و تکفین، کنواری لڑکی کی شادی کرنا جب اس کے جوڑ کا مل جائے، قرضہ ادا کرنا جب اس کی ادائیگی واجب ہو جائے اور جب کوئی گناہ کرے فوراً توبہ کرے۔ ان (پانچ چیزوں میں جلد بازی شیطان کی طرف سے نہیں ہے)

۱۱۴۲۴- محمد بن حسین، ابو علی سعید بن احمد بلخی، احمد بلخی، محمد بن عبداللہ، محمد بن لیث، حامد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر قول کا ایک صدق ہوتا ہے اور ہر صدق کا ایک فعل ہوتا ہے اور ہر فعل کا ایک صبر ہوتا ہے اور ہر نیکی کا ایک ارادہ ہوتا ہے اور ہر ارادے کا ایک اثر ہوتا ہے۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اصل طاعت تین چیزیں ہیں خوف، رجاء، حسب اور اصل معصیت بھی تین چیزیں ہیں کبر، حرص اور حسد، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! منافق دنیا سے جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے اس کی بنیاد حرص پر ہوتی ہے شک سے رک جاتا ہے اور ریا کاری کے لئے خرچ کرتا ہے۔ جبکہ مومن دنیا سے جو کچھ لیتا ہے خوف سے لیتا ہے شدت کے ساتھ اسکو روکتا ہے اور خالص اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے وہ بھی اس کی اطاعت ہے۔

۱۱۴۲۵- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابو عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ سستی زھد کے خلاف مدد ہے۔

۱۱۴۲۶- احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا مومن پانچ چیزوں سے مغلوب نہیں ہوتا، اللہ عزوجل سے، قضاء سے، رزق سے، موت سے اور شیطان سے۔

۱۱۴۲۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شقیق بلخی رحمہ اللہ نے حاتم اصم رحمہ اللہ سے پوچھا، جب سے تم نے میری صحبت میں بیٹھنا شروع کیا ہے اس وقت سے تم نے مجھ سے کیا سیکھا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے آپ سے چھ کلمات سیکھے ہیں اول میں نے لوگوں کو رزق کے معاملہ میں شک میں پڑتے دیکھا اور میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیا ارشاد باری تعالیٰ ہے "ومامن دابۃ فی الارض الاعلی اللہ رزقھا" (ھود ۶) زمین پر ہر رینگنے والے جانور کا رزق اللہ کا ذمہ پر ہے، میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ان رینگنے والے جانوروں میں سے ایک ہوں لہٰذا میں نے اپنے نفس کو اس چیز کے حصول میں مشغول نہیں رکھا جس کی کفالت اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے۔ شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: شاباش دوسرا کلمہ (بات) کیا ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دوست دیکھا جسے وہ اپنا راز بتاتا ہے اور اس سے اپنے معاملہ کی شکایت کرتا ہے میں نے اپنے دوست پر نظر ڈالی پس معلوم ہوا ہر دوست ہر بھلائی موت سے قبل دوست ہے لہٰذا میں نے اسے اپنا دوست بنایا جو موت کے بعد بھی میرا دوست رہے، پس میں نے خیر و بھلائی کو پایا تاکہ تا حساب میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ پل صراط پار کرائے، مجھے اللہ کے سامنے روبرو کھڑا ہونے میں ثابت قدم رکھے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا تو درستی کو پہنچا بتاؤ تیسرا کلمہ کونسا سیکھا؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے دیکھا ہر آدمی کا کوئی نہ کوئی دشمن ہے میں نے کہا میں دیکھوں میرا دشمن کون ہے؟ جو میری غیبت کرے وہ میرا دشمن نہیں ہے، جو مجھ سے کوئی چیز چھین کر جائے، وہ بھی میرا دشمن نہیں ہے لیکن میرا دشمن اگر کوئی ہے تو صرف وہ ہے جو مجھے اللہ کی اطاعت سے ہٹا کر اللہ کی معصیت میں مشغول کر دے، میں نے ایسا صرف ابلیس اور اس کے چیلوں کو پایا لہٰذا میں نے ابلیس اور اس کے چیلوں کو اپنا دشمن بنا لیا میں نے اپنی جنگ کی سمت ان کی طرف موڑ دی، میں نے اپنے تیر کمان کا نشان ابلیس کو بنا لیا اور اسے میں اپنے قریب تک نہیں بھٹکنے دیتا، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا چوتھی بات کونسی ہے؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے دیکھا: لوگوں کا کوئی نہ کوئی طالب ضرور ہے جو انکا ایک نہ ایک دن ضرور پیچھا کرتا ہے، میں نے ایسا صرف ملک الموت کو پایا۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو اس کے لئے فارغ کر دیا حتی کہ جب وہ آئے مناسب نہیں لگتا کہ میں اس سے ور ے رک جاؤں بلکہ میں اس کے ساتھ چلتا بنوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا بہت اچھا

بتلاؤ پانچواں کلمہ کونسا ہے؟ فرمایا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ کسی سے محبت کرتے ہیں اور کسی سے بغض سو جس سے میں محبت کروں وہ مجھے کچھ عطا نہیں کر سکتا اور جس سے میں بغض رکھوں، وہ مجھ سے کچھ چھین نہیں سکتا، میں نے کہا یہ سب چکر میرے پاس کہاں سے آرہا ہے۔ چنانچہ میں نے دیکھا یہ سب چکر حسد سے وراثت میں ملے ہیں، پس میں نے اپنے دل سے حسد کو باہر پھینکا اور میں نے تمام لوگوں سے محبت کرنی شروع کر دی اور جو چیز میں اپنے لئے پسند نہیں کرتا ہوں وہ ان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا ہوں، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا شاباش اور چھٹی اچھی بات کونسی سیکھی؟ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی گھر اور ٹھکانا ہوتا ہے میں نے اپنا ٹھکانا صرف قبر کو سمجھا پس ہر وہ خیر و بھلائی جس پر میری قدرت ہے اسے میں اپنے لئے آگے روانہ کر دیتا ہوں تاکہ اپنی قبر کو تعمیر کر سکوں، چونکہ قبر کا جب کوئی معمار نہیں ہوگا اس میں قیام کی استطاعت ناممکن ہے، شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا! ان چھ خصلتوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو بے شک تم اسکے علاوہ کسی اور علم کے محتاج نہیں ہو۔

۱۱۴۲۸- محمد بن احمد بن محمد، عباس بن احمد شاشی، ابو عقیل رصافی، ابو عبداللہ خواص، (وہ حاتم رحمہ اللہ کے مریدین میں سے تھے) کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ابو عبدالرحمٰن حاتم اصم رحمہ اللہ کے ہمراہ رے میں داخل ہوا، ہمارے ساتھ تین سو بیس (۳۲۰) آدمی بھی تھے ہم حج کے ارادے سے نکلے تھے، ہمارے ہمراہیوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے اوپر چادریں اوڑھ رکھی تھیں ان کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہیں تھا، چنانچہ ہم رے میں ایک عابد زاہد بد حالوں سے محبت کرنے والے ایک تاجر آدمی کے پاس داخل ہوئے اس رات اس نے ہماری مہمان نوازی کی جب صبح ہوئی وہ تاجر حاتم رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ کو کوئی حاجت درپیش ہے؟ میں اس وقت ایک فقیہ کی عیادت کرنے جا رہا ہوں چونکہ وہ علیل ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارا فقیہ بیمار ہے اور فقیہ کی بیمار پرسی بڑی فضیلت کی بات ہے، اور فقیہ کی طرف ایک نظر دیکھنا عبادت ہے، میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں (بیمار فقیہ محمد بن مقاتل رے کے قاضی تھے) تاجر نے کہا۔ اے ابو عبدالرحمٰن، ہمارے ساتھ چلیے، چنانچہ وہ حضرات چلتے ہوئے فقیہ کے گھر تک پہنچ گئے، اچانک اس کی رہائشگاہ کا عظیم الشان خوبصورت گیٹ دیکھا، پس حاتم رحمہ اللہ فکر مند ہو کر رہ گئے، ایک عالم کے گھر کا گیٹ اور اس کی یہ حالت، پھر انہیں اندر جانے کی اجازت ملی اور وہ سب اندر داخل ہو گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اس فقیہ کا مکان روشنیوں سے جگمگا رہا ہے، طرح طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہے کھڑکیوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور نوکر چاکروں کی ایک بھیڑ سی لگی ہوئی ہے، یہ سب کچھ دیکھ کر حاتم رحمہ اللہ متفکر ہو گئے، پھر حاتم رحمہ اللہ اس مجلس میں داخل ہوئے جس میں وہ فقیہ تشریف فرما تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ عالیشان بچھونے بچھے ہوئے ہیں اور ان پر وہ فقیہ لیٹے آرام کر رہے ہیں اور ایک غلام ان کے سر پر کھڑا ہوا ہے، وہ رازی تاجر بیٹھ گیا اور فقیہ سے سوالات کرنے لگا، حاتم رحمہ اللہ پاس کھڑے رہے، محمد بن مقاتل نے ان کی طرف بیٹھ جانے کا اشارہ کیا، فرمایا: میں نہیں بیٹھتا ہوں، ابن مقاتل رحمہ اللہ نے ان سے کہا: شاید آپ کو کوئی حاجت پیش آگئی ہو، حاتم رحمہ اللہ نے اثبات میں جواب دیا، کہا وہ کیا حاجت ہے؟ فرمایا: میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں، کہا پوچھ لیجئے فرمایا جی ہاں آپ ذرا سیدھے ہو کر بیٹھئے تاکہ میں آپ سے سوال کر سکوں، چنانچہ ابن مقاتل نے اپنے غلاموں کو اشارہ کیا، انھوں نے سہارا دے کر انھیں سیدھا کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ ان سے کہنے لگے: آپ نے یہ علم کہاں سے لیا ہے؟ جواب دیا ثقہ لوگوں نے مجھے یہ علم بتلایا ہے فرمایا: انھوں نے کس سے حاصل کیا؟ جواب دیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے، فرمایا رسول اللہ ﷺ یہ علم کہاں سے لائے؟ جواب دیا جبرئیل علیہ السلام سے حاتم رحمہ اللہ فرمانے لگے جبرئیل علیہ السلام امین نے کس چیز کے بارے میں یہ علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے رسول اللہ ﷺ تک پہنچایا اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام تک پہنچایا اور انھوں نے ثقات تک پہنچایا؟ کیا آپ نے علم میں سنا ہے کہ جس آدمی کے گھر میں کوئی امیر ہو یا قوت و طاقت ہو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑے بڑے درجات پر فائز ہوگا؟ جواب دیا نہیں، فرمایا: آپ نے کیسے سن رکھا ہے کہ جو آدمی دنیا سے کنارہ کش ہو، آخرت میں رغبت رکھتا ہو،

مساکین سے محبت کرتا ہو اور اس نے اپنا مقصودِ اصلی صرف آخرت کو بنایا ہو کیا وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے بڑے درجات و مراتب پر فائز نہیں ہوگا؟ آپ نے کس پر قناعت کی ہے؟ نبی ﷺ صحابہ کرام اور صالحین پر؟ یا فرعون و نمرود پر جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کیے؟ اے علماءِ سوء! تمھاری مثال کو جاہل دنیا کا طالب اور دنیا میں رغبت کرنے والا دیکھتا ہے اور پھر کہتا ہے: عالم کی جب یہ حالت ہے میں اس سے برا تو نہیں ہوں، چنانچہ حاتم اصم رحمہ اللہ ابن مقاتل کے پاس سے نکل کر چل پڑے، ابن مقاتل کے مرض میں اضافہ ہونے لگا؛ اہل رے کو جب ان کے باہمی مذاکرہ کی خبر پہنچی، انھوں نے حاتم رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن قزوین میں ایک طنافسی ہے جو دنیاداری میں اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔

چنانچہ حاتم رحمہ اللہ طنافسی سے ملنے قزوین کی طرف چل دیئے، جب اس کے پاس پہنچے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، میں عجمی ہوں مجھے دین کی ابتدائی باتیں بتلائیے، نماز کی چابی کے متعلق بتائیے نیز مجھے بتائیے میں نماز کے لئے کیسے وضو کروں؟ طنافسی نے جواب دیا: بہت اچھا، پھر اس نے غلام کو آواز دے کر ایک برتن میں پانی منگوایا، چنانچہ ایک برتن میں اس کے پاس پانی لایا پھر طنافسی وضو کرنے بیٹھ گیا اور تین تین بار وضو کیا، پھر کہا اے آدمی! اس طرح وضو کیا کرو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمہ اللہ فرمائے آپ اسی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے تاکہ میں آپ کے سامنے وضو کروں تاکہ میرا وضو پختہ ہو جائے، چنانچہ طنافس اٹھ کھڑا ہوا اور حاتم رحمہ اللہ اس کی جگہ بیٹھ گئے اور تین تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کیا حتی کہ جب بازو دھونے لگے انھوں نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھویا، دیکھ کر طنافسی کہنے لگا: اے آدمی تو نے اسراف کر دیا۔ حاتم رحمہ اللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ کہا تم نے بازوؤں کو چار مرتبہ دھوڈالا ہے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: سبحان اللہ! میں نے پانی کے ایک چلو سے اسراف کر دیا اور آپ نے جو اتنی ساری دنیا جمع کر رکھی ہے کیا آپ نے اسراف نہیں کیا؟ طنافسی فوراً سمجھ گیا کہ یہ عجمی میری اصلاح کرنا چاہتا ہے، اور مجھ سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتا، چنانچہ طنافسی اپنے گھر میں داخل ہو گیا اور پھر چالیس دن تک لوگوں کی طرف گھر سے باہر نہیں نکلا، حاتم رحمہ اللہ نے محمد بن مقاتل اور طنافسی دونوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرے کو رے اور قزوین کے تاجروں کی طرف لکھ بھیجا۔

چنانچہ جب حاتم رحمہ اللہ بغداد میں داخل ہوئے، اہل بغداد جوق در جوق ان کے پاس آ کر جمع ہو گئے، ان سے اہل بغداد کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ عجمی آدمی ہیں آپ سے جو بھی بات کرے گا آپ اس کی بات کو کاٹ دیں گے، فرمایا! میرے پاس تین خصلتیں ہیں، جن کے ذریعے میں اپنے مدمقابل پر غلبہ پالیتا ہوں، وہ یہ کہ میں اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تاکہ میں اس پر جہالت کا صدقہ نہ کر دوں، مجھے فرحت حاصل ہوتی ہے، جب میرا مدمقابل درست رائے کو پہنچے اور جب غلطی کرتا ہے مجھے حزن وملال ہوتا ہے امام احمد بن حنبل کو جب ان کی چیز پہنچی کہنے لگے: سبحان اللہ کتنا عقلمند آدمی ہے یہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اس تک پہنچ جائیں۔

چنانچہ جب امام احمد بن حنبل اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کے پاس آئے کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمٰن دنیاداری سے سلامتی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا اے ابو عبداللہ دنیاداری سے سلامتی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک آدمی میں چار خصلتیں موجود نہ ہوں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا وہ چار خصلتیں کون کونسی ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی جہالت درگزر کرو، اپنی جہالت کو لوگوں سے روکے رکھو، اپنی اشیاء کو ان کے لئے مباح کر دو اور ان کی اشیاء سے مایوس ہو جاؤ، جب تمھارے اندر یہ خصلتیں موجود ہوں گی دنیاداری سے سلامتی میں رہو گے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ مدینہ منورہ کی طرف عازمِ سفر ہو گئے چنانچہ اہل مدینہ نے حاتم رحمہ اللہ کا پرجوش استقبال کیا: فرمایا: اے لوگو! یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے۔ فرمایا: یہاں کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تاکہ میں اس میں جا کر دو رکعت نماز تو پڑھوں؟ لوگوں نے جواب دیا آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا ان کا صرف جھونپڑی نما معمولی سا گھر تھا، فرمایا: آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محلات کہاں ہیں؟ جواب ملا: ان کے بھی محلات نہیں تھے بلکہ ان کے بھی چھوٹے چھوٹے جھونپڑی نما گھر تھے، حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا

اے لوگو! پھر تو یہ فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، اہل مدینہ انھیں سلطان کے پاس لے گئے اور کہنے لگے: یہ عجمی کہتا ہے کہ یہ شہر فرعون اور اس کے ہوا خواہوں کا شہر ہے، والی نے پوچھا یہ کیوں؟ فرمایا: میرے خلاف کچھ کر گزرنے کے لئے جلد بازی سے کام مت لو میں عجمی پردیسی آدمی ہوں، میں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوا لوگوں سے پوچھا یہ کس کا شہر ہے؟ انھوں نے جواب دیا یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے، میں نے پھر پوچھا: کہاں ہے رسول اللہ ﷺ کا محل تا کہ میں اس میں دو رکعت نماز تو پڑھ لوں کہنے لگے آپ ﷺ کا کوئی محل نہیں تھا انکا معمولی سا جھونپڑا نما گھر تھا، میں نے پوچھا کیا آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے محلات تھے، جواب دیا ان کے محلات بھی نہیں تھے بلکہ ان کے معمولی قسم کے گھر تھے: ارشاد باری تعالیٰ ہے" لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة "بتحقیق تمھارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب/۲۱) پس تم نے کس کو اپنے لئے نمونہ زندگی بنایا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو؟ یا فرعون کو جس نے سب سے پہلے گچ اور پختہ اینٹوں سے محلات تعمیر کیے؟ چنانچہ لوگ حاتم رحمہ اللہ کے پاس سے جدا ہو گئے اور ان کی مراد کو سمجھ گئے۔

پھر حاتم رحمہ اللہ جب بھی مدینہ منورہ میں داخل ہوتے نبی ﷺ کی قبر مبارک پر بیٹھ جاتے، حدیثیں بیان کرتے اور دعائیں کرتے رہتے، مدینہ کے علماء ان کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے! آؤ ہم اس آدمی کو اس کی مجلس میں شرمندہ کرتے ہیں۔ چنانچہ علماء مدینہ ان کے پاس آئے اور ان کی مجلس انہی کے مریدین سے اٹی پڑی تھی، کہنے لگے اے ابو عبدالرحمٰن ہم آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں فرمایا: پوچھو کہنے لگے آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کہتا ہو اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما؟ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ رزق کب طلب کرتا ہے ضرورت کے وقت یا ضرورت سے پہلے؟ کہنے لگے یا ابو عبدالرحمٰن ہم اسے نہیں سمجھے، فرمایا: اگر یہ بندہ اپنے رب سے ضرورت کے وقت رزق طلب کرتا ہے تو بہت اچھا، ورنہ تمھارے پاس کھیتیاں اور تمھاری تجوریوں میں دراھم پڑے ہوئے ہیں اور تمھارے کھانے پینے کی اشیاء تمھارے گھروں میں پڑی ہوئی ہیں اس حالت میں تم کہتے ہو: اے اللہ ہمیں رزق عطا فرما حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں رزق عطا کر دیا ہے، خود بھی کھاؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی کھلاؤ (حاتم رحمہ اللہ نے تین مرتبہ اپنی بات دھرائی) اللہ تعالیٰ سے مانگو حتی کہ وہ تمھیں عطا کر دے، کیا بعید تم کل مر جاؤ اور تم اس رزق کو اپنے دشمنوں کے لئے پیچھے چھوڑ جاؤ حالانکہ تم اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہو کہ وہ تمھیں اور زیادہ عطا فرمائے، علماء مدینہ کہنے لگے! اے ابو عبدالرحمٰن! ہم اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتے ہیں ہم نے صرف بطریق تلبیس آپ سے سوال کیا ہے جسکا حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

۱۱۴۲۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، سعید بن احمد بلخی رحمہ اللہ، احمد بلخی، محمد، محمد بن لیث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حاتم اصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے نفس سے چار چیزوں کا مطالبہ کرو۔ بغیر ریا کے عمل صالح، دوسروں سے لو بغیر طمع کے، بے لاگ عطاء، امساک بلا بخل۔

ایک آدمی نے حاتم رحمہ اللہ کو کچھ نصیحت کرنے کا کہا: فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کرو جہاں وہ تمھیں دیکھ نہ رہا ہو، اس آدمی نے حاتم رحمہ اللہ سے پوچھا آپ کس چیز کی خواہش رکھتے ہیں؟ فرمایا میں اپنے دن کی تا رات عافیت کی خواہش رکھتا ہوں، کسی نے پوچھا سارے دنوں کی عافیت کیوں نہ ہو؟ فرمایا: میرے دن کی عافیت یہ ہے کہ میں اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں۔ حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: شہوت تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ کھانے، دیکھنے اور زبان میں، سچ بول کر زبان کی حفاظت کرو، اعتماد بھروسہ سے کھانے کی حفاظت کرو اور عبرت حاصل کر کے نظر کی حفاظت کرو۔

مسانید حاتم رحمہ اللہ

مصنف کے شیخ کہتے ہیں کہ حاتم کے والد کے نام میں علماء انساب کا اختلاف ہے بعض نے حاتم بن عنوان کہا ہے اور بعض نے

حاتم بن یوسف اور بعض نے حاتم بن عنوان بن یوسف کا قول کیا ہے۔ حاتم مثنیٰ بن یحییٰ محاربی کے آزاد کردہ غلام ہیں تصوف میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے، روایت حدیث سے الگ رہے تب ہی ان کی مرویات قلیل ہیں۔

۱۱۴۳۰- ابوحسین محمد بن محمد بن احمد موذن، محمد بن حسین بن علی، محمد بن حسین، بن علویہ، یحییٰ بن حارث، حاتم بن عنوان اصم، سعید بن عبداللہ الماھیانی، ابراہیم بن طھمان، مالک زھری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلوٰۃ ضحیٰ (چاشت کی نماز) پڑھا کرو چونکہ وہ نیک لوگوں کی نماز ہے اور جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو سلام کرلیا کرو اس سے تمھارے گھر کی بھلائی بڑھے گی۔

(۳۹۷) فضیل بن عیاض[1]

(اولیائے کرام میں سے ایک بیابانوں اور جنگلوں سے قلعوں اور حوضوں کی طرف کوچ کرنے والے اور ہلاکتوں سے راحتوں کی طرف نقل مکانی کرنے والے ابوعلی فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ سفر میں جلدی کرنا اور حضر میں بردباری تصوف ہے۔

۱۱۴۳۱- عبداللہ و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی عظیم انسان کو نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے میں موجود ہو جب وہ اللہ کا ذکر کرتے یا ان کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا یا قرآن مجید سنتے شدید خوف و حزن کے اثرات ان کے چہرے پر ظاہر ہو جاتے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اتنی کثرت سے روتے کہ حاضرین کو ان کی حالت پر رحم آجاتا۔ ہمیشہ غمگین اور فکرمندی میں رہتے تھے میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا بجز فضیل بن عیاض کے کہ وہ اپنا علم اپنے مقصود، اپنی عطاء، اپنی قوت، بغض و محبت اور اس طرح کی دوسری بہت ساری خصلتوں میں اللہ کے علاوہ کسی امر کو چاہتا ہو۔

۱۱۴۳۲- عبداللہ محمد، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کہتے ہیں جب ہم فضیل بن عیاضؒ کے ساتھ کسی جنازہ میں شرکت کے لئے نکلتے تو مسلسل نصیحت کرتے اور روتے رہتے حتی کہ یوں لگتا گویا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو الوداع کر رہے ہو اور خود آخرت کو سدھارنا چاہتے ہوں اسی اثناء میں قبرستان تک پہنچ جاتے وہاں بیٹھ جاتے انہیں دیکھ کر یوں لگتا گویا وہ بھی مردوں میں سے ایک ہیں، غمگین ہو کر بیٹھے رہتے اور اٹھنے تک روتے رہتے جب واپس لوٹتے یوں لگتے گویا کہ وہ آخرت سے دنیا میں ہمیں خبر دینے کے لئے واپس آگئے۔

۱۱۴۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر مجھے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور پھر جنت میں داخل ہونے کے درمیان اور مجھے دوبارہ نہ اٹھائے جانے درمیان کا اختیار دیا جائے تو میں دوبارہ نہ اٹھائے جانے کو ترجیح دوں گا احمد کہتے ہیں میں نے محمد بن حاتم سے پوچھا کیا فضیل رحمہ اللہ ایسا حیاء کی وجہ سے کر رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرنے کی وجہ سے کر رہے تھے۔

۱۱۴۳۴- ابومحمد بن حیان، یحییٰ داری، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابواسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے ہی کی طرح مروں اور قیامت کا دن نہ دیکھوں تو میں پسند کروں گا کہ کتے کی طرح زندگی گزاروں اور کتے کی طرح میری موت واقع ہو جائے تا کہ میں قیامت کے دن کو نہ دیکھوں۔

---

[1] تهذيب الكمال ٢٣/ ٢٨١. وطبقات ابن سعد ٥/ ٥٠٠. والتاريخ الكبير ٧/ ٥٠. والجرح ٧/ت ٤١٦. وتهذيب ٨/ ٢٩٤. وميزان الاعتدال ٣/ ٦٧٨٢.

۱۱۴۳۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، ابراہیم ثقفی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: میں نے فضیل اور ان کے والد سے بڑھ کر کسی کو زیادہ خوفزدہ نہیں دیکھا۔

۱۱۴۳۶-احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے! بخدا مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں یہ مٹی یا یہ دیوار ہوتا بجائے اس کے کہ میں آج اہل زمین کے افضل تر چمڑے (جلد) میں ہوتا، مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ مجھے کمال درجے کی معرفتِ حق حاصل ہو چونکہ اگر ایسا ہو جائے تب تو میری عقل زائل ہو جائے گی، اگر اہل آسمان واہل زمین سے مطالبہ کیا جائے تا کہ وہ مٹی ہو جائیں ان کی شفاعت قابلِ سماعت ہوگی گویا انھیں عظیم عطیہ مل گیا۔ اور اگر جمیع اہل ارض جن وانس، ہوا میں پرواز کرتے ہوئے پرندے، جنگلوں میں آباد درندے، سمندروں میں تیرتی مچھلیاں جس ذات کی طرف رواں دواں ہیں اسے پہچان میں پھر تیرے لئے غمگین ہو جائیں اور رونے لگیں تم اسی جگہ پر رہو گے تم موت سے ڈرتے ہو اور موت کی معرفت رکھتے ہو، اگر تم مجھے خبر دو کہ تم موت سے ڈرتے ہو، تم سے یہ بات قبول نہیں کی جائے گی، اور اگر تم موت سے ڈرتے ہو پھر تمھیں کھانا پینا اور کوئی چیز دنیا میں نفع نہیں پہنچائے گی، فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میرے دل میں خوف ڈال دیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں خوف ڈالدیا لیکن داؤد علیہ السلام کا دل اللہ کے خوف کو برداشت نہ کرسکا جس کی وجہ سے ان کی عقل زائل ہوگئی۔ حتی کہ نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ کسی چیز سے نفع اٹھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کیا تم اسی حالت پر رہنا پسند کرو گے یا تمہیں پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے؟ فرمایا مجھے پہلی حالت پر لوٹا دیجئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عقل واپس لوٹا دی۔

۱۱۴۳۷-محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا کیا تم موت سے ڈرتے ہو؟ اگر تم کہو کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تمھارا یہ دعویٰ قابل قبول نہیں اسلئے کہ اگر تم موت سے ڈرتے تمھیں کھانا پینا دنیا کی کوئی اور چیز قطعاً نفع نہ پہنچاتی، اگر تم موت کی سچی معرفت رکھتے تو شادی کرتے اور نہ ہی اولاد کی خواہش رکھتے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں موت کی کمال درجہ کی معرفت رکھوں ورنہ تب تو میری عقل زائل ہو جائیگی اور پھر میں کسی چیز سے نفع نہیں اٹھاسکتا۔

۱۱۴۳۸-محمد بن ابراہیم، فضل بن محمد، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا اے ابوعلی! آپ صبح کس حال میں کرتے ہیں؟ فی الواقع اس آدمی کے لئے چیساں بن گیا تھا کہ صبح کس حالت میں کی جائے اور شام کس حالت میں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا میں نے صبح عافیت میں کی ہے پوچھا: آپ کا حال کیا ہے؟ فرمایا: تم کس حال کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ دنیا کی حالت کے بارے میں یا آخرت کی حالت کے بارے میں؟ اگر تم دنیا کا حال پوچھ رہے ہو تو سنو دنیا ہمارے ساتھ مل گئی اور ہمیں ہر جگہ لے گئی، اگر تم آخرت کا حال پوچھنا چاہتے ہو تم اس آدمی کی حالت کے بارے میں کیا سمجھتے ہو جسکے گناہ بکثرت ہوں، اس کا عمل کمزور ہو اور اس کی عمر فنا ہوگئی ہو، اپنی منزل تک پہنچنے کے لئے اس نے توشہ اپنے ساتھ تیار نہ رکھا ہو، موت کے لئے تیاری نہ کی ہو، موت کے لئے کبھی جھکا بھی نہ ہو، موت کے لئے پائنچے ٹخنوں سے اوپر چڑھا کر تیار نہ ہوا ہو اور دنیا کے لئے مزین ہو، مجھے اس آدمی کے متعلق تم ہی بتلاؤ۔ وہ حدیثیں بیان کرنے بیٹھ گیا کہ تمھارے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ لگ گئی اور تم سے علوم لکھے جا رہے ہیں۔ پس تم فارغ ہو کر حدیث کے لئے بیٹھ گئے، پھر فضیل رحمہ اللہ نے ایک دردناک آہ بھری اور ایک لمبی سانس لی (اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا) تیری ہلاکت ہو تو اچھی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتا ہے۔ کیا تو اس لائق ہے کہ تجھ سے احادیث حاصل کی جائیں، اے احمق حیاء کر اور اگر تجھ میں حیاء کی کمی نہ ہوتی اور تو بے وقوف نہ ہوتا مجلسِ حدیث قائم نہ کرتا تو بڑا عجیب ہے، کیا تو اپنے نفس کو نہیں جانتا؟ کیا تجھے یاد نہیں کہ تو کیا تھا؟ اور تیری حفاظت کیسی تھی؟ خبردار اگر یہ لوگ تیری حقیقت جان کر کبھی تیرے پاس نہ بیٹھیں نہ تجھ سے سن کر حدیثیں تحریر کریں، نہ تجھ

کچھ سننے پائیں، پھر کہنے لگے! تیری ہلاکت ہو کیا تجھے یاد نہیں ہے کیا تیرے دل میں موت کے لئے جگہ نہیں؟ کیا تو نہیں جانتا کہ کب تجھے اچک لیا جائے اور آخرت کی طرف تجھے پھینک دیا جائے پھر تو قبر کی تنگی اور اس کی وحشت میں پہنچ جائے کیا تو نے کبھی کسی قبر کو نہیں دیکھا؟ کیا تم نے لوگوں کو دفناتے ہوئے بھی نہیں دیکھا؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ لوگ مردے کو کس بے دردی سے قبر میں اتار رہے ہوتے ہیں اور اس پر منوں مٹی اور پتھر ڈال رہے ہوتے ہیں، تجھے زیبا نہیں دیتا کہ تو اپنے منہ سے بات بھی کرے۔ چنانچہ عمر بن خطابؓ لوگوں کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے اور خود جیسا ملا کھالیا، لوگوں کو نرم لباس پہناتے اور خود کھردرا پہن لیتے، لوگوں کو ان کے حقوق عطا کرتے اور بڑھ چڑھ کر اضافے کے ساتھ عطا کرتے، ایک آدمی کو انھوں نے چار ہزار درھم عطا کیے بعد میں ایک ھزار مزید دیا ان سے کسی نے کہا آپ نے فلاں آدمی کو اتنے زیادہ درھم دیئے ہیں بھائی کو کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اسکے باپ نے بدر میں ثابت قدمی دکھائی تھی جبکہ میرے بھائی کے باپ نے بدر میں حصہ بھی نہیں لیا۔

۱۱۴۳۹- محمد بن علی، ابوسعید جندی، اسحٰق بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے فضیل رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنے نفس پر خوفزدہ اور لوگوں کے لئے زیادہ امید والا کسی کو نہیں دیکھا۔ ان کی قرأت غمگین، دلچسپ آہستہ آہستہ اور آرام آرام سے ہوتی تھی یوں لگتا گویا وہ کسی انسان کو مخاطب کر رہے ہو جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا اس کو بار بار دھراتے اور اللہ سے جنت کا سوال کرتے رات کو اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتے، اس لئے ان کے واسطے مسجد میں ایک چٹائی بچھادی جاتی نماز پڑھتے پڑھتے جب نیند کا غلبہ ہو جاتا چٹائی پر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے، پھر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ جاتے پھر جب نیند کا غلبہ ہو جاتا پھر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے پھر نماز کے لئے اٹھ بیٹھتے اسی طرح صبح کر لیتے، ان کی عادت تھی کہ جب نیند آتی سو جاتے، کہا جاتا تھا کہ عبادت کی یہ کیفیت بہت شدت والی ہے۔ صحیح الحدیث، صدوق اللسان اور حدیث کے لئے شدید خوف وغم والے تھے، حدیث بیان کرنا ان پر بہت بھاری ہوتا تھا، بسا اوقات مجھ سے فرماتے تم مجھ سے دراھم طلب کرو مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ تم مجھ سے احادیث طلب کرو، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے دینار مانگو ان کا دینا میرے لئے بہت آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ تم مجھ سے حدیث طلب کرو، میں انھیں کہہ دیتا اگر آپ مجھے احادیث سنائیں گے اس میں میرے لئے ایسے فوائد ہیں جو اس سے پہلے میرے پاس نہیں آپ کے منہ سے حدیثیں سننا مجھے زیادہ محبوب ہے آپ کے دراھم عطا کرنے سے، فرمایا: تو فتنہ باز آدمی ہے بخدا! اگر میں اس بات پر عمل کر لیتا جو سلیمان بن مھران سے سنی تھی، وہ فرماتے تھے۔ جب تمھارے سامنے کھانا رکھا ہو جسے تو کھانا چاہتا ہے تو ایک لقمہ اٹھاتا ہے اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے اسی طرح تو جب بھی کوئی لقمہ اٹھاتا ہے اسے پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے تو کب شکم سیر ہو سکتا ہے۔

۱۱۴۴۰- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابراہیم، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ فرماتے تھے مردوں کو اپنا وصی مت بناؤ چونکہ تم انھیں کیسے ملامت کرو گے جب وہ تمھاری وصیت ضائع کر دیں گے حالانکہ تو اپنی زندگی میں اس وصیت کو بار بار ضائع کر چکا ہے۔ اس کے بعد تو وحشت، تاریکی اور کیڑوں والے گھر کی طرف کوچ کر جائے گا، اس میں تیرے ملاقاتی منکر نکیر ہوں گے تیری قبر جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے، پھر فضیل رحمہ اللہ رونے لگے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمھیں جہنم کی آگ سے اپنی پناہ میں رکھے۔

۱۱۴۴۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی کو آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا نہیں پایا بہ نسبت اس آدمی کے جو شدت سے نرمی کی طرف نکل کر کے آیا ہو اور اچھے اور عمدہ ٹھکانے میں اترا ہو، جب وہ اپنی عزت وکرامت اور شرافت دیکھتا ہے فوراً پکار اٹھتا ہے! اگر تجھے علم ہوتا کہ میں تجھ سے بجز موت کے کچھ بھی نہیں مانگتا، قیامت کے دن تو نہیں دیکھے گا آنکھوں کو زیادہ ٹھنڈا کرنے والا بجز اس آدمی کے جو تنگی، سختی، بھوک اور پیاس سے نکلا

ہو اور پھر جنت میں ٹھہرا ہو سب سے کہا جائے، اپنے اچھے اعمال کی بدولت جنت میں داخل ہو جاؤ، تو قیامت کے دن پریشان حال کسی کو نہیں دیکھے گا بجز اس آدمی کے جو راحت، وسعت، عیش وعشرت سے نکلا ہو اور پھر جہنم کی آگ میں ٹھہرا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' ادخلوا ابواب جھنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین '' (زمر ۷۲) داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں سے ہمیشہ اس میں رہو گے پس بہت برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔

۱۱۴۴۲- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد، اسحق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: جب فضیل رحمہ اللہ وفات پائیں گے دنیا سے غم وحزن اٹھالیا جائے گا۔

۱۱۴۴۳- اپنے والد سے وحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے کہ غائب کے لئے حاضر بن جاؤ اور حاضر کے لئے غائب مت بنو، گویا ان کا مطلب یہ تھا کہ جب تم کسی جماعت میں موجود ہو اپنی شخصیت کو پوشیدہ رکھو اور اپنے دل اور کانوں کو حاضر رکھو یہ مطلب ہے غائب کے لئے حاضر ہونے کا، اور حاضر کے لئے غائب مت بنو کا مطلب یہ ہے کہ تم مجالس میں محض جسمانی طور پر حاضری نہ دو کہ تمہارا دل کہیں اور بھٹک رہا ہو۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں عام طور پر زہد پایا جاتا ہے کہ جب لوگوں کی مدح سرائی کو محبوب نہ رکھتا ہو پھر ان کی مذمت کی بھی پرواہ نہ کرتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا! اگر تم قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری شہرت نہ ہو ایسا کرلو تمہارے اوپر کوئی بوجھ نہیں آئے گا اگر تمہاری مدح وثناء نہ کی گئی جب تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل ستائش ہو اور لوگوں کے ہاں تم مذموم ہو تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہوگا فرماتے تھے...... جو چاہتا ہو کہ لوگوں میں اسکا تذکرہ ہو اسکا تذکرہ کبھی نہیں ہوگا اور جو اپنے تذکرے کو ناپسند سمجھے گا خود بخود اس کا ذکر لوگوں میں ہونے لگے گا۔

۱۱۴۴۴- عبداللہ بن محمد ومحمد بن ابراہیم، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے غم میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے سے اللہ تعالیٰ بغض کرنا چاہتے ہیں اسے دنیا کی وسعتوں میں الجھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۴۵- عبداللہ بن محمد، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی بھی ایسا بندہ نہیں جسے دنیا کی کوئی چیز عطا کی جاتی ہے مگر یہ کہ اس کے بدلہ میں جنت میں اس کے درجات میں کمی کی جاتی ہے، اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت وشرافت والا کیوں نہ ہو۔

۱۱۴۴۶- عبداللہ، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: رازداری میں اللہ تعالیٰ سے سچائی کے ساتھ معاملہ کرو چونکہ بلند مرتبہ وہی ہے جس کے درجات اللہ تعالیٰ بلند فرمائے، اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا محبوب بنانا چاہتا ہے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔

۱۱۴۴۷- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جو اللہ سے ڈرتا ہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی اور جو غیر اللہ سے ڈرتا ہو اسے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا، ایک مرتبہ ان سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے پوچھا: اے ابوعلی! جس الجھاؤ میں ہم گرفتار ہیں اس سے خلاصی کیسے ممکن ہے؟ فرمایا: مجھے بتاؤ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے کیا اسے کسی کی معصیت ضرر پہنچائے گی؟ کہا نہیں پہنچائے گی، فرمایا: کیا جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اسے کسی کی اطاعت نفع پہنچائے گی؟ کہا: نہیں، فرمایا: اگر تم خلاصی کا ارادہ رکھتے ہو پس یہی خلاصی ہے۔

۱۱۴۴۸- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی

عزت کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ مجھے جھنم میں داخل کردے میں جہنم کی طرف چل پڑوں گا اور مجھے کچھ مایوسی نہیں ہوگی، اسحق کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے دوران حج فضیل رحمہ اللہ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا۔ میں انھیں دعا کرتے دیکھ رہا تھا کہ انھوں نے اپنا دایاں ہاتھ رخسار پر رکھا اور سر کو سہارا دے کر ہلکی آواز میں شدید رو رہے تھے وہ برابر اسی طرح روتے رہے حتیٰ کہ امام عرفات سے کوچ کرنے لگا، فضیل رحمہ اللہ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرمایا: ہائے افسوس: اللہ تیری قسم اگر تو مجھے معاف کردے تین بار یہی کلمات دہرائے۔

۱۱۴۴۹-محمد، مفضل، اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: خوف امید سے افضل ہے بشرطیکہ جب تک آدمی صحیح ہو لیکن جب اس پر موت واقع ہو جائے اس وقت امید خوف سے افضل ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب آدمی حالتِ صحت میں نیکو کار ہو اس کی امید موت کے وقت بڑھ جاتی ہے اور اس کا گمان بھی اچھا ہو جاتا ہے، لیکن جب وہ حالت صحت میں بدکار ہو موت کے وقت اس کا گمان بھی بد ہو جاتا ہے اور اس کی امید بھی نہیں بڑھتی۔

۱۱۴۵۰-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، کہا گیا اے ابن آدم! دنیا کو ایسا گھر بناؤ جو تمھارے بوجھوں کو تمھارے تک پہنچائے اور اس میں اپنے پڑاؤ کو محض استراحت کے لئے رکھو وہ گھر تجھے دشمن سے بھاگنے والے کی طرح قید نہ کردے، جو آدمی اپنے اہل کی طرف جلدی کرتا ہے وہ ڈراؤنے رستے میں کسی سلامتی والے کو نہیں پاتا اور نہ اپنے سنو میں کسی تبدیلی کرنے والے کو، اگر تو ایسا عمل کرنے سے عاجز آجائے پس وہ محض امید ہے، اور تو اس رستے کے چوروں میں سے ایک چور ہونے سے بچ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ينهون عنه وينأون عنه وان يهلكون الا انفسهم ومايشعرون "(انعام ۲۶) ترجمہ: یہ لوگ دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں اور خود بھی اس سے دور دور رہتے ہیں یہ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور انھیں کچھ خبر نہیں فرمایا: بے شک آنکھ کی بصارت جب تک دل سے نہ ہو گویا وہ بھولے سے دیکھ رہی ہے اور اندھے پن کی نشانی یہ ہے کہ جب تم ارادہ کرو کہ تم اس کے ذریعے اپنے نفس اور اپنے غیر کی معرفت حاصل کر دے تو وہ ھلاکت سے نہیں رک پاتی، اور اسے رغبت میں نہیں لاتی پس یہ دل کا اندھا ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی دیتا ہو، اور جب عاقل اپنی عقل استعمال میں لاتا ہے اور اپنے معاملہ میں غور وفکر کرتا ہے اور جو کتاب اللہ میں تدبر کرتا ہے اس کی رغبت اطاعت میں بڑھ جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کا خوف لاحق ہو جاتا ہے۔ پس یہ صاحب بصیرت ہے اگرچہ آنکھوں سے اسے دکھائی نہ دیتا ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے یہ فرمان ابن عیینہ کے جلیس سلامہ پر پیش کیا وہ کہنے لگے یہ عون بن عبداللہ کا کلام ہے۔

۱۱۴۵۱-محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، اگر ساری کی ساری دنیا مجھے حلال طور پر پیش کی جائے اور اس پر آخرت میں مجھ سے حساب وکتاب بھی نہ لیا جائے میں پھر بھی اس سے نفرت کروں گا جس طرح تم مردار شئی سے نفرت کرتے ہو جب تم میں سے کوئی اس کے پاس سے گزرتا ہے اپنے کپڑے سمیٹتا ہے تاکہ گندگی نہ لگ جائے۔

۱۱۴۵۲-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، علی بن حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ جریر ان کے پاس آنا چاہتا ہے۔ انھوں نے دروازے کو باہر سے مقفل کر دیا اتنے میں جریر آیا اور دروازے کو مقفل دیکھ کر واپس لوٹ گیا، علی بن حسن کہتے ہیں مجھے جب اس واقعہ کی خبر ملی میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں جریر ہوں، فرمایا: تم میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو، میرے لئے ان کے کلام کے محاسن ظاہر ہوئے اور ان پر میں نے بھی اپنے کلام کے محاسن ظاہر کئے، انھوں نے میرے لئے تزئین سے کام لیا نہ میں نے۔

علی کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ سے زیادہ خوفزدہ اور مسلمانوں کے لئے ان سے بڑھ کر خیر خواہ کسی کو نہیں دیکھا، میں نے انھیں

خواب میں دیکھا کہ وہ ایک صندوق پر کھڑے مصاحف تقسیم کر رہے ہیں اور لوگ ان کے ارد گرد جمع ہیں ان میں سفیان بن عیینہ بھی موجود ہیں۔ اور ھارون الرشید امیر المؤمنین بھی ادھر موجود ہے، میں نے انھیں نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو ودیعت کرتے ہوں پس وہ قدرت رکھتے ہیں کہ اس کو تمام وداع کریں وہ ظہر کے بعد جریر کے پاس آئے اور اسے وداع کیا ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے جریر سے فرمایا: میں تجھے اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جب انھوں نے آیت کریمہ ان اللہ مع الذین اتقوا (نحل ۱۲۸) بے شک اللہ تعالیٰ متقین کے ساتھ ہے؟ پڑھنے لگے ان کے گلے کو اچھو لگ گیا، انھوں نے اپنا ہاتھ چھوڑ دیا اور آگے چل پڑے، میں نے انھیں فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں کوفہ میں سخت بھوک لگ گئی علی ہمارے اوپر اپنے کھانے کا صدقہ کرتے رہے یہاں تک کہ انھیں بھی تنگی کے دن دیکھنے پڑے، فضیل رحمہ اللہ ایک آیت پڑھتے تھے اور وہ کوفہ میں لوگوں کو امامت کراتے تھے اور ان کی وجہ سے آیت کو آہستہ پڑھتے تھے۔

۱۱۴۵۳- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن عفار، شعیب بن حرب کہتے ہیں دوران حج میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اچانک کسی آدمی نے پیچھے سے کپڑے پکڑ کر مجھے کھینچا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ فضیل بن عیاض تھے، فرمانے لگے: اگر اہل آسمان میرے اور آپ کے بارے میں سفارش کریں ہم اس کے اہل ہیں کہ ہمارے متعلق سفارش قبول نہ کی جائے، شعیب کہتے ہیں میں نے ایک سال سے فضیل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا تھا: انھوں نے مجھے کسر نفسی میں مبتلا کر دیا میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں نے انھیں نہ دیکھا ہوتا۔

۱۱۴۵۴- ابو محمد، احمد، محمد بن عیسیٰ واسطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے کسی مقرب فرشتے پر رشک نہیں آتا اور نہ ہی کسی ایسے نبی مرسل پر جو آسمانی قیامت کی ہولناکیوں کا معاینہ کرے گا، مجھے صرف اس پر رشک آتا ہے جو کچھ بھی نہ ہو۔

۱۱۴۵۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: دنیا دار اقامت نہیں، آدم علیہ السلام اس میں عقوبت کے لئے اتارے گئے کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھیں کیسے کیسے حوادث سے دوچار ہونا پڑا چنانچہ انھیں کبھی بھوک میں رہنا پڑا۔ کبھی ننگے بدن رہنا پڑا اور کبھی کسی حاجت سے انھیں پالا پڑا جس طرح کہ شفیق ماں اپنے بچے کے ساتھ برتاؤ کرتی ہے کبھی اسے میٹھی چیز پلاتی ہے اور کبھی کڑوی چیز اسے پلا رہی ہوتی ہے، وہ سب کچھ بچے کی بہتری کے لئے کرتی ہے۔

فیض کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: تم نبیین وصدیقین کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتے ہو اور تم محشر میں نوح، ابراہیم اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کھڑے ہونا چاہتے ہو لیکن تم یہ سب کچھ اپنے کس عمل کے بدلے میں دیکھنا چاہتے ہو؟ تم نے کونسی خواہش اللہ عزوجل کے لئے ترک کی ہے، تم نے کونسی قریب شے کو اللہ کے واسطے اپنے سے دور کیا ہے اور کونسی بعید چیز کو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے قریب کیا ہے؟

فیض کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے شیطان انسان کو اپنے جھانسے میں پھنسائے بغیر نہیں رہتا حتی کہ ہر قسم کا حیلہ کر گزرتا ہے اور اس سے ایسی چیز نکال لیتا ہے جس سے وہ اس کے عمل کی خبر لیتا ہے شاید وہ کثیر الطواف ہو، پس کہتا ہے آج رات میری وجہ سے طواف نہیں، یا روزہ دار ہو کہتا ہے سحری کس قدر پر مشقت ہے، یا پیاس کتنی سخت ہے، اگر تم طاقت رکھو تو محدث، متکلم اور قاری نہ بنو، اگر تم بلیغ ہو لوگ کہتے ہیں یہ کتنا بلیغ ہے اسکی بات کتنی اچھی ہے۔ اس کی آواز کیا خوب ہے، تجھے مدح سرائی عجب میں مبتلا کر دیتی ہے حتی کہ تو پھول جاتا ہے، اگر تو بلیغ نہیں لوگ کہیں گے اچھی طرح سے باتیں نہیں کر سکتا، اسکی آواز اچھی نہیں تو غم وحزن اور مشقت میں مبتلا ہو جائے گا، پھر تو ریاکار ہو جائے گا لہٰذا جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور بات کرو تمھیں کسی کی مذمت کی کچھ پرواہ نہ ہو اور نہ

کسی کی ستائش کی طرف تمھاری سوچ ہوتو اسوقت تم بات کرو۔

۱۱۴۵۶-عبداللہ بن محمد بن عثمان عثمانی واسطی، ولید بن ابان، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اس وقت تک تیرا دل سلامتی میں نہیں رہ سکتا جب تک تو ساری دنیا سے لاپرواہ نہ ہو جائے۔ایک مرتبہ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا دنیا سے زھد اختیار کرنے کی کیا حقیقت ہے؟ فرمایا: قناعت زہد ہے اور قناعت بے نیازی ہے کسی نے ان سے پوچھا ورع (تقویٰ) کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب ورع وتقویٰ ہے ان سے پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے۔ان سے عبادت کے بارے میں پوچھا گیا عبادت کیا ہے؟ فرمایا فرائض کی ادائیگی عبادت ہے،ان سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا تو حق کے لئے خضوع اختیار کرے فرمایا: ورع (تقویٰ) کا زیادہ تر تعارف زبان سے ہے چونکہ اظہار مافی الضمیر زبان سے ہوتا ہے جبکہ عمل زبان سے نہیں ہوتا۔ایک موقع پر انھوں نے فرمایا: ساری کی ساری خیر و بھلائی ایک کوٹھڑی میں ذخیرہ کر دی گئی ہے اور اس کی چابی دنیا میں زہد اختیار کرنے کو قرار دی گئی ہے،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری معرفت رکھنے والا جب میری نافرمانی کرتا ہے میں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتا ہوں جسے میری کچھ معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

۱۱۴۵۷-محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا تواضع کیا ہے؟ فرمایا: تواضع یہ ہے کہ تم حق کے لئے خضوع کرو اور اس کے لئے سر تسلیم خم کر دو اگر میں یہ جواب کسی بچے سے سنتا میں اسکا بوسہ لے لیتا اور میں یہ بات کسی جاہل سے سنتا میں اس کا بھی بوسہ لے لیتا، میں نے ان سے پوچھا مصیبت پر صبر کرنا کیا ہے؟ فرمایا: کہ تم مصیبت پر واویلا نہ کرو۔

۱۱۴۵۸-محمد بن ابراہیم، ابو یعلی، عبدالصمد بن یزید بغدادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے اگر میں مستجاب الدعا ہوتا میں دعا صرف امام وقت کے بارے میں کرتا: ان سے کہا گیا: اے ابو علی یہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ جب میں دعا اپنے بارے میں کروں گا مجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک اسکا اثر نہیں پہنچ سکتا۔لیکن جب میں دعا امام وقت (بادشاہ خلیفہ) کے بارے میں کروں گا تو اس سے امام کی اصلاح ہوگی اور امام کی اصلاح و درستی پورے عالم کی درستی ہے،کہا گیا یہ کیسے اے ابو علی؟ ہمیں اس کا مطلب بتاؤ،فرمایا: چونکہ جب لوگ امام کے ظلم و ستم سے بے خوف ہوں گے کھنڈرات کو تعمیر کریں گے اور زمین میں اتر بسیں گے، رہی بات لوگوں کی سو امام لوگوں کو جاہل سمجھتا ہے اور کہتا ہے انھیں معیشت کے لالچ نے مشغول کر رکھا ہے، اور انھیں تعلیم قرآن اور دیگر امور شرعیہ سے طلب معیشت نے پھیر دیا ہے پس انھیں پچاس پچاس کے لگ بھگ ایک گھر میں ٹھونس دیتا ہے، آدمی سے کہتا ہے: تیرے لئے وہ کچھ ہے جو تیرے لئے بہتر ہو اور ان لوگوں کا علم انکا اپنا معاملہ ہے، اور دیکھو اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کو تمھارے اندر سے نکالا ہے اور وہ زمین کو پاس کرتا ہے، پس یوں لوگوں اور علاقوں کی درستی ہوتی جائے گی، سن کر ابن مبارک رحمہ اللہ نے فضیل رحمہ اللہ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور کہنے لگے: اے بھلائی کی تعلیم دینے والے! یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اچھی طرح نہیں جانتا۔

۱۱۴۵۹-محمد بن ابراہیم، ابو یعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ عالم دو طرح کے ہیں، عالم دنیا اور عالم آخرت، عالم دنیا کا علم دنیا میں پھیلا ہوتا ہے، اور عالم آخرت کا علم پوشیدہ و مخفی ہوتا ہے، پس تم عالم دنیا کی اتباع کرو اور عالم آخرت سے گریز کرو اور تمھیں وہ اپنے نشے سے نہ روک پائے گا پھر انھوں نے آیت کریمہ تلاوت کی۔

وان کثیراً من الأحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل (توبه) بے شک بہت سارے علماء اور عبادت گزار بندے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھا رہے ہیں۔

اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: احبار سے مراد علماء اور رھبان سے مراد عبادت گزار بندے ہیں۔اکثر تمھارے علماء قیصر و کسریٰ کی ہیئت

میں رنگے ہوئے ہیں اور محمد ﷺ کے طریقہ سے ہٹے ہوئے ہیں چونکہ محمد ﷺ نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے علماء کثیر ہیں اور حکماء قلیل، سو علم سے اصل مراد ہی حکمت ہے اور جسے حکمت دی گئی گویا اسے خیر کثیر مل گئی، فرمایا: اگر ہمارے علماء کے پاس صبر ہوتا پھر ان بادشاہوں کے دروازوں پر بھی نہ بھٹکتے۔ عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ان سے کسی آدمی نے کہا علماء انبیاء کے وارث ہیں فرمایا بلکہ حکماء انبیاء کے وارث ہیں۔ ایک آدمی کہنے لگا علماء کثیر تعداد میں ہیں فرمایا حکماء قلیل تعداد میں ہیں، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے حاملِ قرآن اسلام کا علمبردار ہوتا ہے اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ لغو میں مشغول ہونے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، لہو ولعب میں مشغول رہنے والے کے ساتھ وہ بھی مشغول رہے، حامل قرآن کے لئے مناسب ہے کہ وہ مخلوق کے سامنے اپنی حاجات پیش نہ کرنے، اور نہ ہی ان کے علاوہ خلفاء کے سامنے بلکہ مناسب ہے کہ مخلوق کی حوائج کا وہ مرجع ومرکز ہو۔

۱۱۴۶۰- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن شاذان، احمد بن محمد بن غالب، ھناد بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ جل جلالہ آواز لگاتے ہیں مجھ سے بڑا جود وسخا والا کوئی نہیں پھر بھی مخلوق میری نافرمانیوں میں لگی ہوئی ہے حالانکہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں، میں انھیں بچھونوں پر نرم نیند سلاتا ہوں گویا انھوں نے میری بھی نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں ان کی حفاظت کا ذمہ دار ہوں گویا انھوں نے کوئی گناہ ہی نہ کیا ہو، پھر بھی میری جود وسخا کا فضل وکرم نافرمانوں پر ہوتا ہی رہتا ہے، میں بداعمال کو اپنے فضل وکرم سے نوازتا ہوں، کون ہے جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے اس کی پکار کا جواب نہ دیا ہو؟ کون ہے جس نے مجھ سے سوال کیا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو؟ یا پھر کون ہے وہ جس نے میرے دروازے پر ڈیرے ڈالے ہوں اور میں نے اسے محروم لوٹایا ہو، میں خود بھی فضل وکرم والا ہوں اور میرا کام بھی دوسروں پر فضل وکرم کرنا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور جود وسخا میرا کام ہے، میں سراپا بخشش ہوں اور بخشش کرتا ہوں، میرے فضل وکرم سے ہے کہ میں گناہ گار کو گناہ کرنے کے بعد معاف کرتا ہوں، میرے کرم میں سے ہے کہ میں تائب کو عطا کرتا ہوں، گویا اس نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، پس مجھ سے مخلوق کہاں بھاگی جا رہی ہے؟ اور میرے دربار سے مخلوقات کس طرح الگ ہونا چاہتی ہے؟

۱۱۴۶۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوجعفر انصاری، محمد بن عبدالمؤمن خواص، محمد بن غندر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب رات کی تاریکی اچھی طرح چھا جاتی ہے اللہ عزوجل عرش معلی سے آواز لگاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے، میں سراپا جود وسخا ہوں اور مجھ جیسا کون ہے، میں مخلوقات پر سخاوت کے دریا بہا دیتا ہوں حالانکہ مخلوق میری نافرمانی میں مستغرق ہوتے ہیں۔ میں انھیں رزق عطا کرتا ہوں اور انھیں نرم نرم بچھونوں پر میٹھی نیند سلاتا ہوں۔ گویا انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، ان کی حفاظت کی ذمہ داری لیتا ہوں، جیسا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہی نہ ہو، میں جود وسخا والا ہوں مجھ جیسا کون ہے، میں عاصیوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں تا کہ ان کے دلوں کی دنیا بدل جائے وہ توبہ کرلیں اور میں ان کی مغفرت کرلوں، اے میری رحمت سے ناامید! ہلاکت ہے تمھاری: ہر رات اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرتے ہیں۔

۱۱۴۶۲- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے شکایت کی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کی تلاش میں ہو؟ سلمہ کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ بسا اوقات اپنے اہل وعیال پر نظر ڈالتے پھر کہتے ان ہردوں کے چہروں کی طرف دیکھو، ان سے کہتے! جو کچھ تم میرے مرنے کے بعد کرنا چاہتے ہو وہ کچھ ابھی کرلو۔ ایک مرتبہ ان کا بھتیجا ان کے پاس آیا فضیل رحمہ اللہ نے اس کے لئے حلوہ بنایا جب کھانے کے لئے اس کے سامنے رکھا تو خود الگ بیٹھ گئے بھتیجا کہنے لگا اے چچا جان! تشریف لائیں میرے ساتھ تناول فرمائیں، جواب میں فرمایا: اے بھتیجے! جس

عورت کا بیٹا مر جائے وہ کھانے کا ذائقہ نہیں پاتی۔

۱۱۴۶۳- ابو محمد بن حیان، اسماعیل بن موسیٰ حاسب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حلف بن ولید کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کسی حاجت کے بارے میں شکایت کی، آپ رحمہ اللہ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور مدبر کو ڈھونڈنا چاہتے ہو؟

۱۱۴۶۴- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک وہ بلاء کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ شمار کرتا ہو حتیٰ کہ وہ دنیا کے کھانے سے لاپرواہ نہ ہو۔ نیز وہ اپنی موج سرائی نہ چاہتا ہو۔

۱۱۴۶۵- عبداللہ، احمد، حسین بن فریاد مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمھارے دلوں پر حرام ہے کہ تم دنیا میں زہد اختیار کرنے کے بغیر ہی ایمان کی حلاوت پالو۔

۱۱۴۶۶- عبداللہ، احمد، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تجھے ریا کار کہا جائے تو غضبناک ہو جاتا ہے، تجھے گراں گزرتا ہے اور تو شکوے کرنے لگتا ہے اس نے مجھے ریا کار کہا، کیا بعید تیری دنیا کی محبت کی وجہ سے تو واقعۃً ریا کار ہو اور تو دنیا کے لئے تصنع اور بناوٹ کر رہا ہو، انھوں نے مجھے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور مت ریا کار بنو در آں حالیکہ تمھیں شعور تک بھی نہ ہو، تو بناوٹ اور تصنع سے کام مت لے کہ لوگ تجھے نیک صالح کہیں تیرا اکرام کریں اور تیری ضروریات کو پورا کریں، تجھے لوگ صرف تعلق مع اللہ کی بنا پر پہچانتے ہیں، اگر تجھ میں یہ چیز مفقود ہوگی تو اُن کے سامنے خفیف ہوگا جس طرح لوگوں کے نزدیک فاسق بے قدر ہوتا ہے کہ لوگ اس کی عزت واکرام نہیں کرتے، اسکی حوائج پوری نہیں کرتے اور مجلس میں اس کو جگہ بھی نہیں دیتے۔

۱۱۴۶۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریا کار ہوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں قسم اٹھاؤں کہ میں ریا کار نہیں ہوں، فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ اس کے آس پاس لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی ہے میں اسے پاگل کہوں گا، جس آدمی کے آس پاس لوگ جمع ہوں کیا وہ پسند نہیں کرتا کہ وہ لوگوں تک اپنی بات پہنچائے، میں نے فضیل رحمہ اللہ کو اکثر فرماتے سنا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرو اپنے احوال کو زیر غور لاؤ اپنے زمانے کو پہچانو اور اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو۔

حسین بن زیاد کہتے ہیں ایک دن میں فضیل رحمہ اللہ کے پاس گیا فرمایا: کیا بعید کہ تم اس مسجد حرام میں اپنے سے برے کو دیکھو اگر تجھے اس برے آدمی کی شکل میں دیکھا گیا تحقیق تو بہت بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گیا۔

۱۱۴۶۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں دروازے کے حلقے کی آواز سنتا ہوں میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں خواہ دروازہ قریب ہو یا بعید، بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ وہ لوگوں میں اڑے میں آؤں اور کوئی تذکرہ نہ سنوں، اور نہ ہی میرا تذکرہ سنا جائے، میں اصحاب حدیث کی آواز سنتا ہوں ان سے ڈر کی وجہ سے مجھے پیشاب آجاتا ہے۔

۱۱۴۶۹- عبداللہ، احمد، احمد بن حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ محدثین سے فرما رہے تھے: تم مجھ سے کسی چیز کی ناپسندی کا اظہار کیوں نہیں کرتے جس کے بارے میں تمھیں علم ہو کہ میں اسے ناپسند کرتا ہوں؟ اگر میں تمھارا غلام ہوتا میں تمھیں ناپسند کرتا کہ میں تمھارے رحم وکرم پر ہوتا، اگر مجھے علم ہوتا کہ جب میں تمھاری طرف اپنی چادر پھینک دوں تم میرے قریب سے دور چلے جاؤ گے، بخدا میں تمھاری طرف اپنی چادر پھینک دیتا۔

۱۱۴۷۰- عبداللہ، احمد، احمد محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ غبطہ (رشک) ایمان کا حصہ ہے اور حسد نفاق کا، مومن غبطہ کرتا ہے نہ کہ حسد، جبکہ منافق حسد کرتا ہے نہ کہ غبط، مومن ستر کرتا ہے، وعظ کرتا ہے اور خیر خواہ ہوتا ہے، جبکہ فاجر جو ھتکِ عزت کا درپے ہوتا ہے دوسروں کو عار دلاتا ہے اور راز فاش کرتا رہتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء، اصفیاء، اخیار اور پاکیزہ لوگوں کے اخلاف میں سے تین چیزیں ہیں بردباری، عقلمندی اور قیام اللیل، فضیل رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے فرمار ہے تھے: ہلاکت ہو تمھارے لئے اگر تمھاری معافی نہ ہو جب تمھیں گمان ہو کہ تم اللہ کی معرفت رکھتے ہو، حالانکہ غیر اللہ کے لئے تمھارا عمل ہو، فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والا اپنے رب کے بارے میں غلط وہم نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کے خذلان کا خوف نہیں رکھتا اور نہ اسے اللہ سے کوئی شکوہ ہوتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں آیت کریمہ ''لیبلوکم ایکم احسن عملاً'' تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی خالص ترین عمل اور درستی والا، چونکہ جب عمل خالص ہو اور درست نہ ہو قبول نہیں ہوتا، اور جب کوئی عمل درستی والا ہو اور خالص نہ ہو خلوص کے بغیر قبول نہیں ہوتا، خالص عمل وہ ہے جو محض اللہ کے لئے ہو اور درست عمل وہ ہے جو سنت کے مطابق ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو ترک کرنا ریاکاری ہے اور لوگوں کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا شرک ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جسے پانچ چیزوں سے بچالیا گیا وہ دنیا اور آخرت کے شر سے محفوظ ہو گیا وہ یہ ہیں عجب (اپنے نفس پر اترانا)، ریاکاری، تکبر، دوسروں کو حقیر سمجھنا اور خواہش نفس۔

۱۱۴۷۱- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب تم قیام لیل اور صیام نہار پر قدرت نہ رکھتے ہو تو سمجھ لو کہ تم محروم بیڑیاں ڈالے ہوئے ہو اور تجھے تیری خطاؤں نے بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔

۱۱۴۷۲- احمد بن یعقوب بن مہر جان، وابو محمد بن حیان، محمد بن یحیٰ مروزی، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے جواب دیا میں مھلبی ہوں، فرمایا: اگر تم صالح آدمی ہو تو پھر تم شریف ہو اور اگر تم برے آدمی ہو پھر تم بہت گھٹیا ہو پھر فرمایا کہ مجھے منصور نے حدیث سنائی کہ مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب مرتا ہے تو زمین چالیس دن تک اس پر روتی رہتی ہے۔

۱۱۴۷۳- محمد بن احمد بن احمد بن اسحٰق، محمد بن عبید بن عامر، یحیٰ بن یحیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کے ساتھ مل جل کر بیٹھنا چاہو تو اچھے اخلاق والے کے ساتھ مل بیٹھو چونکہ وہ تمھیں صرف خیر و بھلائی کی دعوت دے گا اور بد خلق کے ساتھ نہ بیٹھو چونکہ وہ تمھیں شر و برائی کی دعوت دے گا۔ نیز اس کے ساتھ بیٹھنے والا مشقت میں رہتا ہے جبکہ اچھے اخلاق والے کے ساتھ بیٹھنے والا راحت و آرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۴۷۴- محمد بن علی، ابو یعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں حالت رضا میں کسی آدمی کو بھائی نہیں بناتا بلکہ میں اسے حالتِ غضب میں بھائی بناتا ہوں۔

۱۱۴۷۶- احمد بن جعفر بن سلم، عبدالباقی، نضر بن سلمہ شاذان، مومل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب اہل بیت کے کسی آدمی کی طرف دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۴۷۷-محمد بن علی بن حبیش، احمد بن محمد برائی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں بیمار ہونے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ میری عیادت کرنے لوگ نہ آئیں۔

۱۱۴۷۸-عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب سے غیبت کا دنیا میں ظہور ہوا اللہ کے واسطے بھائی چارہ ختم ہوگیا۔ اس زمانے میں تمھاری مثال اس چیز جیسی ہے جسے سونے چاندی کے ساتھ مزین کیا گیا ہو اس کے اندر لکڑی ہو اور باہر حسن وخوبی۔

۱۱۴۷۹-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید مردویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: مومن گناہ کر کے فوراً اللہ کی طرف بھاگنا چاہتا ہے، وہ صبح شام غمگین رہتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تیرے دشمن کی نیکیاں (جو تیرے زمرے میں آتی ہیں) تیرے دوست کی نیکیوں کی بنسبت اکثریت مین ہوتی ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا وہ کیسے؟ جواب دیا: تیرا تذکرہ جب تیرے دوست کے سامنے کیا جاتا ہے وہ تیرے لئے عافیت کی دعا کرتا ہے اور تیرا ذکر جب تیرے دشمن کے سامنے کیا جاتا ہے وہ دن رات تیری غیبت میں لگا رہتا ہے، مسکین آدمی اپنی نیکیاں تجھے دیتا ہے تو راضی نہ ہو جب اسکا ذکر تیرے سامنے کیا جائے تو کہہ دیتا اے اللہ! اسے ہلاک کردے ایسا نہ کر بلکہ اس کے لئے اللہ سے دعا مانگ کہ اے میرے اللہ! اسکی اصلاح فرمادے اے اللہ! اس پر رجوع فرما اللہ تعالیٰ تجھے تیری بہتری کی دعا کا تجھے اجر عطا فرمائے گا، چونکہ جو آدمی کسی کے لئے ھلاکت کی دعا کرتا ہے وہ شیطان کو اپنا سوال دیتا ہے چونکہ شیطان مخلوق کی ھلاکت کے لئے ہمہ وقت بے چین رہتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کا درجہ حقیقت میں مقربین کا درجہ ہے۔ چنانچہ مقربین اور اللہ تعالیٰ کے درمیان روح وریحان کا فرق ہے۔

۱۱۴۸۰-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا، میں ایک دن فضیل رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا میں نے ان سے کہا: مجھے وصیت کیجئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع پہنچائے، فرمایا: اے اللہ کے بندے! اپنے ٹھکانے کو مخفی رکھو تمھیں کوئی پہچانے ہی نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے عمل کے بدلہ میں تمھارا اکرام کیا جائے، اپنی زبان کو محفوظ رکھ، اپنے گناہوں سے استغفار کر نیز جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے مطابق اپنے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرو۔

۱۱۴۸۱-ابومحمد بن حیان، ابویحیٰی رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی فضیل رحمہ اللہ سے کہنے لگا: مجھے کچھ وصیت کیجئے فرمایا: اپنے مکان کو مخفی رکھو شہرت کے طالب مت بنو تا کہ تمھارے عمل کے ذریعے تمھارا اکرام نہ کیا جائے، اپنی زبان کو بجز بھلائی کی بات کرنے کے بند رکھو، اپنے دل کی خبر لیا کرو تا کہ قسامت کا شکار نہ ہو جائے، تمھیں کیا پتا گناہگار کی قسامتِ قلب ہو گیا ہے۔

۱۱۴۸۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابونصر، اسماعیل بن عبداللہ عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوجعفر محمد بن عبداللہ حذاء کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ دورانِ حج فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے انتظار میں مسجد حرم کے دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ ہم اس وقت نوجوان تھے اور ہم نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے، اسی دوران وہ ہماری طرف تشریف لائے۔ جب انھوں نے ہمیں دیکھا فرمانے لگے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں نے تمھیں نہ دیکھا ہوتا اور تم نے مجھے نہ دیکھا ہوتا مجھے بتاؤ میں تم سے سلامتی میں رہوں بایں طور کہ میں تمھارے لئے ڈھال بن جاؤں بایں طور کہ میں تمھیں دیکھوں اور تم آپس میں مجھے ایک دوسرے کو دکھلا رہے ہو۔ اگر میں دس مرتبہ قسم

اٹھاؤں کہ میں ریا کار ہوں اور دھوکہ دینے والا ہوں مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ میں ایسا نہیں ہوں۔

۱۱۴۸۳- ابراہیم بن عبداللہ بن، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابی طالب، علی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محدثین سے فرمارہے تھے میں رات کو تمھاراذکر کرتا ہوں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ جاتی ہے۔

۱۱۴۸۴- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابویحیٰ، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ کرتا ہے جبکہ منافق باتیں زیادہ کرتا ہے اور عمل کم، مومن کا کلام حکمتوں سے لبریز ہوتا ہے اس کی خاموشی فکر مندی ہے، اس کی نظر عبرت ہے اور اس کا عمل نیکی ہے، جب تم ان کی حفاظت پر ہو گے تم برابر عبادت کے حکم میں رہو گے۔

۱۱۴۸۵- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آدمی کے ان بادشاہوں کے قریب ہونے سے بہتر ہے کہ وہ مردہ بدبودار چیز کے قریب ہو، وہ آدمی جوان بادشاہوں کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو اور وہ صرف فرض نمازیں ہی پڑھتا ہو اس کے علاوہ کچھ نہ کرتا ہو، وہ ہمارے نزدیک اس آدمی سے افضل ہے جو راتوں کو بیدار رہے دن کو روزے رکھے حج وعمرہ کرے، جہاد فی سبیل اللہ اور پھر بادشاہوں کے ساتھ مل بیٹھے بھی۔

۱۱۴۸۶- ابونعیم اصفہانی اپنے والد عبداللہ سے، محمد اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کسی قبیح عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے بہتر ہے اس آدمی سے جو ایسے اچھے عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے جن سے فی الواقع آخرت طلب کی جاتی ہے۔

۱۱۴۸۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض ابن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن فرماتے تھے، زمین میں ترک شہوت سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ سخت نہیں۔

۱۱۴۸۸- ابومحمد بن حیان، حصین، بکر بن عبداللہ فرماتے تھے آدمی اپنے پیٹ کا بندہ ہے اپنی خواہش نفس کا بندہ ہے، تھوڑی مقدار پر قناعت نہیں کرتا اور کثیر مقدار سے شکم سیر نہیں ہوتا جو اس کی مدح سرائی نہیں کرتا اور جس پر وہ قدرت نہیں رکھتا، بکر کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: تم بادشاہوں کے لئے اون کے کپڑے پہن کر بن سنور کر جاتے ہو جبکہ وہ تمھیں دیکھنا گوارہ نہیں کرتے حسن صورت کے ساتھ ان کے سامنے قرآن مجید پڑھتے ہو جبکہ وہ تمھیں سر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ تم ان کے سامنے بن سنور کر مختلف انداز کے ساتھ جاتے ہو۔ تمھارا یہ سب کچھ دنیا کی محبت کے لئے ہے۔

۱۱۴۸۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: آج کے دن سے پہلے میں عطا کرنے والے پر خوش ہوتا تھا اور آج میں خوش نہیں ہوتا ہوں، چونکہ جو طلب کرتا ہے وہ جھوٹا نہیں ہوتا اور اگر تجھے خبر پہنچے کہ کسی آدمی نے اپنے مال سے ایک ہزار درھم صدقہ کیے ہیں تو اس پر تعجب کرتا ہے یا کوئی نمازی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہو اس پر بھی تو تعجب کرے گا، تجھے پتا نہیں کہ تو کب طلب کرتا ہے اگر تو یہ جانتا ہوتا، لیکن تو اسے نہیں سمجھتا، بخدا! اگر تجھے جبرئیل ومیکائیل کی شدید کوشش کی خبر دی جائے تو تعجب نہیں کرے گا حالانکہ یہ چیز ان کے مطلوب کے سامنے بہت قلیل ہوتی تھی، کیا تم جانتے ہو متقدمین کس چیز کو طلب کرتے تھے اور کس چیز کے درپے رہتے تھے؟ صرف اپنے رب کی رضا کی طلب میں رہتے تھے۔

۱۱۴۹۰- محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس طرح اللہ تعالیٰ رزق تقسیم کرتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ محبت بھی اپنی مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں یہ سب محبت جو تمھیں دکھائی دے رہی ہے یہ من جانب اللہ ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ چونکہ اس مرض کی کوئی دوا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وسچائی کے ساتھ معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے حکمت عطا

فرماتے ہیں۔

۱۱۴۹۱- ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں کو دو خصلتیں دی گئی ہیں حب دنیا اور لمبی چوڑی امیدیں، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو بھی اپنی لمبی لمبی امیدوں کی دیواریں کھڑی کرتا ہے اسکا عمل دن بدن برا ہوتا جاتا ہے، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: اپنے دین کو اخروٹ خریدنے کی جگہ پر رکھو اس لئے کہ تم میں سے جو آدمی اخروٹ خریدنا چاہتا ہو وہ اخرورٹ کو اچھی طرح الٹ پلٹ کر دیکھتا ہے جو عمدہ عمدہ ہوں انھیں اپنی تھیلی میں ڈال لیتا ہے اور جو اخروٹ خراب ہوں انھیں رد کر دیتا ہے، اسی طرح بات حکمت کی ہے سو جو آدمی حکمت سے بات کرتا ہے اس کی بات قبول کر لی جاتی ہے اور جو آدمی حکمت سے ہٹ کر کوئی اور طریقہ اختیار کر کے بات کرے اسکی بات چھوڑ دی جاتی ہے، فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم بجز حاجت شدیدہ کے کسی چیز کو نہ لیں۔ جب تمھارا یہ طریقہ کار ہوگا تم اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان شرمندگی کو نہیں پاؤ گے، عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: پاکیزہ زندگی کے رستے پر گامزن رہو یعنی اسلام وسنت کے مطابق زندگی گزارو۔

۱۱۴۹۲- جعفر بن محمد بن نصر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسن، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی حتی کہ اللہ عزوجل اپنا دستِ قدرت بندے کے دل پر رکھ لیتے ہیں اور کبھی بھی کسی بندۂ مومن کی آنکھ نہیں روئی مگر محض اللہ عزوجل کی رحمت وفضل سے۔

۱۱۴۹۳- ابویعلیٰ بن محمد زبیری، محمد بن میسب، اسحٰق بن جراح، حسین بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور پھر ارشاد فرماتے ہیں: جب رات چھا جاتی ہے میری محبت کا مدعی فوراً سو جاتا ہے، کیا ہر محب اپنے محبوب کی محبت کا تہہ دل سے خواہش مند نہیں ہوتا؟ خبردار! یہ میرا نزول میرے جیسوں کی طرف ہے جب رات ہو جاتی ہے میں ان کے سامنے ہوتا ہوں وہ میرا مشاہدہ کر کے مجھ سے مخاطب ہو سکتے ہیں اور میری حاضری پر مجھ سے کلام کر سکتے ہیں۔ آنے والے کل ہی کو میں اپنے محب کی آنکھوں کو اپنی بہشتوں میں ٹھنڈا کروں گا۔

۱۱۴۹۴- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، اسحٰق بن ابراہیم بن حسن ہیثمی، عباس دوری، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے...... دنیا کے لئے پریشانی آخرت کو لے ڈوبتی ہے اور دنیا کے لئے فرحت وخوشی حلاوتِ ایمان کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۴۹۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، احمد بن مالک تیمی، محمد بن طفیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کو ہنسی مزاح میں مشغول دیکھا: انھیں بلند آواز سے پکارا۔ اے ورثاء انبیاء! رک جاؤ رک جاؤ رک جاؤ تم پیشوا ہو تمھاری اقتداء کی جاتی ہے۔

۱۱۴۹۶- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، محمد بن عبداللہ بن یزید مقری، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ جاہل کے ستر ایسے گناہ معاف کر دیتے ہیں کہ ان میں سے اگر ایک گناہ بھی عالم کر بیٹھے اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتے۔

۱۱۴۹۷- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم ہرگز بے خوف نہ رہو کہ تم اپنے کسی عمل کے ذریعے اللہ رب العزت کے مدمقابل ہو جاؤ اور تمھارے ورے ہی مغفرت کے دروازے بند کر دیئے جائیں اور تو ہنستا ہی رہ جائے کیا سمجھتے ہو اگر تمھاری یہ کیفیت ہو جائے۔

۱۱۴۹۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، قاسم بن ھاشم، اسحٰق بن عباد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو

علی رازی کہتے ہیں میں ۳۰ سال تک فضیل بن عیاض کی صحبت میں رہا اس دوران میں نے انہیں ہنستے دیکھا اور نہ ہی مسکراتے، صرف ایکدن وہ تھوڑے سے مسکرائے جس دن ان کے بیٹے نے وفات پائی۔ چنانچہ اس کے بارے میں فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آدمی سے محبت کرتے ہیں جس سے اللہ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں۔

۱۱۴۹۹- ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، محمد بن علی، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: افضل ترین چیز جس کے ذریعے بندے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں چونکہ فرائض اصل مال ہیں اور نوافل اسکا نفع۔

۱۱۵۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اے بے وقوف تمھیں کس چیز نے جاہل بنادیا ہے تو کیوں راضی نہیں ہوتا کہ تو کہے میں مومن ہوں تاوقتیکہ تم کہو میں کامل مؤمن ہوں؟ نہیں بخدا بندہ کامل مؤمن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ کے فرائض کو کما حقہ ادا نہ کرلے اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب نہ کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہ رہے، پھر اس سب کچھ کے باوجود اسے ساتھ ساتھ عدم قبولیت کا خوف بھی لاحق رہے۔

۱۱۵۰۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن صباح بزار مؤمل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر کوئی آدمی مجھے کہے کیا تم مومن ہو؟ میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

۱۱۵۰۲- محمد بن علی، فضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا میرا بندہ غمزدہ ہوتا ہے کہ میں اس کے لئے دین میں وسعت پیدا کروں اور وہ مجھ سے قریب تر ہوجائے؟ اور کیا وہ خوش ہوتا ہے کہ میں اسے دنیا میں وسعت دے دوں اور وہ مجھ سے بعید تر ہے۔

۱۱۵۰۳- ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان، ایک آدمی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس طرح کہ محلات کی تعمیر مکمل ہونے تک بادشاہ رہائش پذیر نہیں ہوتے اسی طرح دل میں خدا کا خوف اس وقت تک جاگزیں نہیں ہوتا جب تک کہ اسے غیر اللہ سے خالی نہ کرلیا جائے۔

۱۱۵۰۴- ابوبکر، احمد بن عبداللہ بن محمد، ابوبکر شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر حزن بوسیدہ ہوجاتا ہے سوائے توبہ کرنے والے کے حزن کے۔

۱۱۵۰۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوجعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ اس وادی میں سفیان بن عیینہ کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا اگر تیرا یہ گمان ہو کہ سطح زمین پر مجھ اور تجھ سے زیادہ برا کوئی موجود ہے تیرا یہ گمان بالکل غلط ہے۔

۱۱۵۰۶- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، علی بن حسین بن خلد، فیض بن اسحٰق کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ ایک گھر خریدا اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا جب یہ بات فضیل بن عیاض کو پہنچی انھوں نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلانا چاہا لیکن میں ان کے پاس نہ گیا۔ انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا تاہم مجھے ان کے پاس جانا ہی پڑا چنانچہ جب انہوں نے مجھے دیکھا فرمایا: اے یزید کے بیٹے! مجھے خبر ملی ہے کہ تو نے ایک گھر خریدا ہے اور اس پر تحریری معاہدہ کر کے چند عادل آدمیوں کو گواہ بھی بنالیا ہے۔ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کر چکا ہوں فرمایا: تمہارے پاس اس فرشتے نے آنا ہے جو تمھارے تحریری معاہدے پر نظر نہیں ڈالے گا اور نہ ہی تیرے گھر کے متعلق سوال کرے گا حتی کہ تجھے ناامید کر کے اس سے نکال نہ لے اور تجھے تنہا تیری قبر کے سپرد نہ کردے غور کرلے کہ یہ گھر

تونے اپنے مال سے خریدا ہوتا یا تو غیر حلال مال کا وارث بن گیا ہوتا تو تجھے دنیا اور آخرت میں خسارہ ہی خسارہ دیکھنا پڑتا، کاش کہ تونے خریدتے وقت اسٹامپ پر لکھا ہوتا یہ وہ چیز ہے جسے ایک ذلیل اور رسوا بندے نے ایک مردے سے خریدا ہے جسے دنیا سے کوچ کرنے کی دھمکی دی جا چکی ہے تونے اس سے گھر خریدا حالانکہ تو جانتا ہے کہ یہ دھوکہ کا گھر ہے اور فنا ہونے والا ہے۔اس گھر کو چار حدوں نے گھیر رکھا ہے اول وہ کہ جس پر دواعی تکالیف منتھی ہوتے ہیں دوم وہ کہ جس تک دواعی مصیبت منتھی ہوتے ہیں سوم یہ کہ جس پر دواعی آفات منتھی ہوتے ہیں چہارم وہ حد کہ جس تک خواہش نفس منتھی ہوتی ہے۔اس میں اس گھر کا وہ دروازہ شروع ہوتا ہے جو اطاعت کی عزت پر بند ہو کر ذلت میں جا کھلتا ہے اس گھر کے بارے میں تجھے کیا پتا کہ بادشاہوں کے جسموں کی کیا حالت ہوتی ہے ظالم جابر لوگوں کے نفس کس طرح ختم ہوتے ہیں اور فرعونوں کی بادشاہت کیسے ختم ہوتی ہے مثال کے طور پر جیسے کسریٰ وقیصر و تبع اور خمیر۔

جس نے مال کو جمع کیا وہ اکثریت کی جستجو میں لگ گیا جس نے مضبوط ترین محلات بنائے وہ آخرت کی امنگوں سے ناامید رہا پس باطل پرست خسارے ہی خسارے میں ہیں۔اس بات پر عقل سلیم گواہ ہے خصوصاً اس وقت کہ جب خواہش نفس دل سے بالکل نکل جائے اور بندہ جب دونوں آنکھوں سے دنیا کے زوال کو دیکھے اور زندہ کی آواز لگانے والے کو سن لے آنکھوں والے کے لئے حق کتنا ہی واضح ہے ایک نہ ایک دن دنیا سے کوچ کرنا ہے۔لہٰذا اچھے اعمال کے ذریعے آخرت کی طرف سبقت میں حصہ لو چونکہ انتقال اور زوال کا وقت قریب ترین پہنچا ہے۔

۱۱۵۰۷-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن مثنی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمہارا بادشاہوں سے کیا تعلق انہوں نے ایک طرح کا تم پر احسان ہی کیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لئے آخرت کے رستے کو چھوڑ دیا ہے لہٰذا تم آخرت کے رستے پر گامزن ہو جاؤ۔لیکن تم راضی نہیں رہو گے تم انہیں دنیا کے بدلے میں خرید لو گے اور پھر آپس میں دنیا پر جھگڑے شروع کر دو گے کسی عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے لئے اس چیز کو پسند کرے۔

۱۱۵۰۸-محمد بن ابراہیم، احمد، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم اپنے نفس کو سنوارنے میں مشغول رہو، اسکے علاوہ کسی اور چیز میں تمہاری مشغولیت نہیں ہونی چاہیے فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہماری صحبت کی حقیقت کو وہ آدمی نہیں پا سکتا جو کثرت سے نماز روزے رکھتا ہو ہماری صحبت کی حقیقت کو وہی پائے گا جس میں نفسوں کی سجاوٹ، دلوں کی سلامتی اور امت کے لئے خیر خواہی کا گوشہ ہو۔

۱۱۵۰۹-سلیمان بن احمد، محمد بن نضر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو غارت کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکال دیتا ہے۔

۱۱۵۱۱-محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم بدعتی کو ایک رستے پر آتے ہوئے دیکھو تم اس رستے کو چھوڑ کر دوسرے کو اختیار کر لو، فرمایا: بدعتی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کی طرف اوپر نہیں چڑھتا۔

۱۱۵۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جس نے بدعتی کی مدد کی گویا اس نے اسلام کی عمارت منہدم کرنے پر مدد کی، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے مومن کا مومن کی طرف ایک نظر دیکھنا جلاءِ قلب ہے جبکہ بدعتی کو ایک نظر دیکھ لینے سے دلوں کی بصیرت ختم ہو جاتی ہے۔فضیل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جس کے پاس کوئی آدمی آیا آنے والے کے عمل میں کوتاہی دیکھ کر اس نے اس کو مشورہ دیتے ہوئے کسی بدعتی کے پاس جانے کی راہنمائی کی گویا اس نے اسلام میں غیر اسلام کی ملاوٹ کر دی۔فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس سے میں بھی محبت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو محمد عربی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے رستے پر چلے، جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو بغض وعداوت ہے مجھے بھی

ان سے بغض وعداوت ہے اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے بغض وعداوت ہے وہ اہل ہوا اور اہل بدعت ہیں۔

۱۱۵۱۳-محمد بن علی، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ میں یہودی یا نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں کسی بدعتی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں۔ چونکہ جب میں یہودی نصرانی کے پاس بیٹھ کر کھاؤں گا تو میری اقتداء نہیں کی جائے گی جبکہ میں اگر صاحب بدعت کے پاس بیٹھ کر کھاؤں تو میری اقتداء کی جائے گی، مجھے پسند ہے کہ میرے اور صاحب بدعت کے درمیان لوہے کے بنے ہوئے قلعے کی آڑ ہو، سنت کے مطابق عمل قلیل بہتر ہے صاحب بدعت کے عمل کثیر سے جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل کر بیٹھا اسے حکمت کبھی نہیں ملے گی اور جو صاحب بدعت کے ساتھ مل جل بیٹھے تم اس سے بچتے رہو، اپنے دین کے معاملہ میں بدعتی پر بھروسہ نہ رکھو اور نہ اپنے کسی معاملہ کے متعلق اس سے مشورہ کرو۔ اس کے پاس مت بیٹھو چونکہ جو بدعتی کے پاس بیٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو آدمی کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ وہ صاحب بدعت سے بغض وعناد رکھتا ہے تو مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اگر چہ اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو چونکہ صاحب سنت کو ہر طرح کی بھلائی مل جاتی ہے جبکہ صاحب بدعت کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے، اگر چہ وہ کثیر العمل ہی کیوں نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ذکر کے حلقوں کی تلاش میں لگے رہتے ہیں، لہٰذا دیکھو تمہارا اٹھنا بیٹھنا کن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیری مجلس صاحب بدعت کے ساتھ نہ ہو، میں نے لوگوں میں سے اخیار کو پایا ہے کہ وہ سب کے سب اہل سنت تھے در آں حالیکہ وہ اہل بدعت کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے روکتے تھے۔

عبدالصمد کہتے ہیں میں نے فضیل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کے بہت سارے ایسے بندے ہیں جنکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی دوسرے بندوں کو اور علاقوں کو زندہ رکھے ہوئے ہے اور وہ اصحاب سنت ہیں، جو سمجھتا ہو کہ اس کے پیٹ میں کیا حلال داخل ہوا ہے اسکا تعلق اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کی رضاء کے زیادہ حقدار اہل معرفت ہیں فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے اپنے نفس کی مخالفت کی وہ اللہ تعالیٰ کے بغض وعناد سے محفوظ رہا۔

۱۱۵۱۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، دورقی، حسین بن زیاد، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی آدمی میں تین خصلتیں موجود ہوں اس پر گمراہی کا کوئی خوف نہیں، جب وہ صاحب بدعت نہ ہو، اسلام کو گالیاں نہ دیتا ہو اور سلطان کے ساتھ اختلاط نہ رکھتا ہو۔

۱۱۵۱۵-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، داؤد بن مھران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے ارشاد باری تعالیٰ ''وأوفوا بعهدي اوف بعهدكم ' تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا (بقرہ ۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم میرے اوامر کو پورا کرو میں اپنے وعدے کو پورا کروں گا جو تمھارے ساتھ میں نے کر رکھا ہے۔ (یعنی جنت میں تمھیں داخل کروں گا)

۱۱۵۱۶-ابومحمد، احمد بن احمد، علاء عطار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ ارشاد باری تعالیٰ ''انا اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار '' (ص ۴۶) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا'' کہ انھوں نے (صحابہ کرام نیک بندے) اپنے آپ کو آخرت کے ساتھ خاص کر دیا تھا۔

۱۱۵۱۷-علاء عطار کے سلسلہ سند سے فرماتے ہیں کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: ایک مرتبہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اے ابا جان! جو عمر آپ نے دنیا میں گزاری اس کے بارے میں آپ کے ساتھ کیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بندے کے لئے بھلائی چاہنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۱۵۱۸-ابومحمد، احمد، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تحفہ (ہدیہ) دنیا چاہتے ہیں اس پر ایسے آدمی کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

۱۱۵۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن ابوعثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: سطح زمین پر مجھے ہارون (بادشاہ) سے بڑھ کر کوئی مبغوض نہیں اور مجھے ہارون سے بڑھ کر لمبی عمر ہونے والا کوئی محبوب نہیں، اگر مجھے کہا جاوے کہ اپنی عمر میں کمی کر کے ہارون کی عمر میں اضافہ کردو بخدا میں ایسا کر دیتا۔ اگر مجھے ھارون کی موت اور میرے اس بیٹے کی موت کا اختیار دیا جائے تو میں پسند کروں گا کہ میرا یہ بیٹا (ابوعبیدہ) مرجائے، میں اس سے محبت کرتا ہوں چونکہ وہ میرے پاس بڑھاپے کے عالم میں آیا اس لئے میں اس کی موت پسند کرتا ہوں پاک ہے وہ ذات جس نے میرے دل میں دو خصلتیں جمع کردی ہیں۔ محمد بن عثمان کہتے ہیں فضیل رحمہ اللہ نے ہارون کے (بعد میں آنے والے) واقعہ کے بعد ایسا ارادہ کیا تھا۔

۱۱۵۲۰- ابراہیم بن عبید اللہ، محمد بن اسحٰق، اسماعیل بن عبداللہ ابونصر، یحییٰ بن یوسف زمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن عیاض رحمہ اللہ جب ھارون الرشید (امیر المؤمنین) کے دربار میں تشریف لے گئے، حاضرین سے پوچھا: تم میں سے ھارون کون ہے؟ چنانچہ حاضرین نے ھارون الرشید کی طرف اشارہ کیا، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم ہو امیر المؤمنین اے خوبصورت چہرے والے؟ ایک عظیم امر تیرے سپرد کیا گیا ہے میں نے تجھ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ پس اگر تم قدرت رکھو کہ یہ چہرہ جہنم کی آگ سے جھلس کر سیاہ نہ ہونے پائے تو ایسا کرلو، فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون نے مجھ سے کہا، مجھے کچھ نصیحت کریں، میں نے کہا: میں تمہیں کیا نصیحت کروں جبکہ یہ اللہ کی کتاب تمھارے سامنے رکھی ہوئی ہے، دیکھ لو، اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کے عمل کے ساتھ تمھارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے اور نافرمانوں کے عمل کے ساتھ تمھارا عمل کتنی موافقت رکھتا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو جہنم کی آگ میں شدت کے ساتھ گھسے ہوئے دیکھا ہے۔ گویا کہ لوگ جہنم کی تلاش وطلب میں سرپٹ لگے ہوئے ہیں۔ خبردار، بخدا! اگر لوگ جنت کی طلب میں رہتے اسے پالیتے، ھارون الرشید نے مجھ سے کہا ہمارے پاس دوبارہ پھر تشریف لائیں فضیل رحمہ اللہ نے جواب دیا، اگر آپ میرے پاس آدمی نہ بھیجتے میں آپ کے پاس کبھی نہ آتا، تاہم اگر آپ نے مجھ سے سنی ہوئی باتوں سے نفع اٹھایا میں آپ کے پاس دوبارہ پھر لوٹ کر آؤں گا۔

۱۱۵۲۱- سلیمان بن احمد، محمد بن ذکریا غلابی، ابوعمر حرمی نحوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین ہارون الرشید حج کے لئے نکلے تو وہ مجھ سے بھی ملنے آئے۔ میں سن کر تیزی سے ان کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھ ہی کو طلب کر لیتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ انھوں نے کہا میرے دل میں کوئی خلش ہے کسی ایسے آدمی کے پاس لے چلو جس سے میں اپنی تسکین حاصل کرسکوں، فضل نے کہا: یہاں سفیان بن عیینہ موجود ہیں آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں چنانچہ ہم لوگ ان کے دروازے پر پہنچے، دروازہ کھٹکھٹایا انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں یہ سن کر وہ تیزی سے آئے اور بولے امیر المؤمنین آپ نے بلالیا ہوتا میں خود حاضر ہو جاتا، ہارون نے کہا: اچھا جس کام کے لئے ہم آئے ہیں وہ شروع کیجئے، ھارون نے ان سے کچھ دیر بات چیت کی پھر پوچھا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے، ابن عیینہ نے اثبات میں جواب دیا ھارون اس کی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے رخصت ہوا، جب باہر آئے تو فضل سے کہنے لگا کہ تمھارے دوست (سفیان بن عیینہ) سے مجھے تسکین نہیں ہوئی کسی دوسرے صاحب کے پاس لے چلو۔

چنانچہ فضل بن ربیع، ھارون کو عبدالرزاق بن ھمام کے پاس لے گیا۔ ہم نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا وہ تیزی سے باہر آئے میں نے کہا امیر المؤمنین تشریف لائے ہیں۔ ان سے ملے، عبدالرزاق مل کر کہنے لگے امیر المؤمنین آپ مجھے پیغام بھیجتے میں خود حاضر ہو جاتا۔ چنانچہ ہارون نے ان سے تھوڑی دیر بات چیت کی پھر پوچھا، کیا آپ پر کسی کا قرض تو نہیں ہے۔ عبدالرزاق نے اثبات میں جواب دیا۔ ھارون انکی ادائیگی کا حکم دے کر ان سے بھی رخصت ہوا۔ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ تمھارے دوست نے مجھے تسکین نہیں بخشی

مجھے کسی اور صاحب علم کے پاس لے چلو۔

میں نے اس سے کہا یہاں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، ان کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہمارا قافلہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس پہنچا، فضیل رحمہ اللہ اس وقت نماز میں تھے اور ایک ہی آیت کو بار بار دہرارہے تھے، جب وہ فارغ ہوگئے میں نے دروازے پر دستک دی، انھوں نے اندر سے پوچھا کون؟ میں نے کہا، امیر المؤمنین آپ سے ملنے آئے ہیں اسکے جواب میں انھوں نے بڑی بے نیازی سے فرمایا: مجھ سے امیر المؤمنین کو ملنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا کیا آپ پر امیر کی اطاعت واجب نہیں ہے اس کے بعد ابن عیاض رحمہ اللہ بالا خانے سے نیچے اترے اور دروازہ کھولا۔ ہم لوگ ان کے پاس بیٹھ گئے انھوں نے چراغ گل کر دیا اور خود ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اتفاق سے اندھیرے میں ھارون کا ہاتھ فضیل رحمہ اللہ کے بدن پر پڑ گیا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنا نرم ہاتھ ہے کاش کہ کل یہ عذاب دوزخ سے بچ جائے۔ ہارون نے اس کے بعد کچھ ھدایتیں کرنے کی فرمائش کی، فضیل رحمہ اللہ نے بڑے پر اثر انداز میں فرمایا، عمر بن عبدالعزیز خلیفہ منتخب ہوئے تو انھوں نے سالم بن عبداللہ، محمد بن کعب قرظی اور رجاء بن حیوہ کو بلایا اور پر درد لہجے میں فرمایا: میں اس آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں آپ لوگ مجھے اس سلسلے میں کچھ مشورہ دیجیے تو انھوں نے خلافت کی ذمہ داری کو ابتلاء و آزمائش قرار دیا جبکہ آپ اور آپ کے اصحاب نے اس کو محض نعمت قرار دیا ہے۔ سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز سے فرمایا اس دنیا میں ایک روزہ دار کی طرح رہنا چاہیے۔ اگر تم نجات کے خواہشمند ہو اور اس روزے کی افطاری موت ہو، ابن کعب نے فرمایا آپ سے جو لوگ عمر میں بڑے ہیں انھیں آپ اپنے والد کی طرح سمجھیں اور جو درمیانی عمر کے ہیں انھیں بھائی سمجھیں اور جو چھوٹے ہیں انھیں لڑکا سمجھیں، نیز باپ کی عزت وتوقیر کیجئے بھائی کا اکرام کیجئے اور لڑکے سے شفقت ومحبت سے پیش آیئے، رجاء بن حیوہ بولے اگر آپ کل قیامت کے دن عذاب الٰہی سے نجات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کے لئے وہی پسند کیجئے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور ان کے لئے وہ نہ پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اس دن جس دن لوگوں کے پیر اپنی جگہ سے ڈگمگا رہے ہوں گے آپ کے لئے میں بہت خائف ہوں۔ آپ پر خدا رحم کرے کہ آپ کے قریب ایسے لوگ نہیں ہیں جو آپ کو اس طرح کا مشورہ دے سکیں، یہ سن کر ہارون پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور اس پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر جب یہ کیفیت دور ہوئی تو ھارون نے کہا: آپ پر خدا رحم فرمائے کچھ ارشاد ہو، فضیل رحمہ اللہ نے پھر اسی انداز میں فرمایا امیر المؤمنین! مجھے یہ بات معتبر طریقے سے معلوم ہوئی کہ عمر بن عبدالعزیز کے ایک عامل نے ان کو خط کے ذریعے اپنی کسی تکلیف کا اظہار کیا جواب میں انھوں نے لکھا کہ میرے بھائی میں آپ کو اہل دوزخ کے دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ تک جاگتے رہنے کی یاد دلاتا ہوں اور ڈرو کہ کہیں تم خدا کے پاس اس حالت میں واپس ہو کہ تم کو بخشش کی کوئی امید نہ رہ جائے، جب یہ خط اس عامل نے پڑھا تو سارے کام چھوڑ کر عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انھوں نے آنے کی وجہ دریافت کی تو بولا کہ آپ کا خط پڑھ کر میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اب موت تک کسی ذمہ داری کو قبول نہ کروں گا۔ یہ سن کر ہارون پر ایک بار پھر رقت طاری ہوگئی، تھوڑی دیر بعد پھر اس نے ہوش میں آنے کے بعد مزید ہدایت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

چنانچہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! نبی ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ ایک بار خدمت نبوی میں آئے اور خواہش ظاہر کی کہ مجھے کسی جگہ کا امیر بنا دیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ امارت کی ذمہ داری قیامت کے دن سراسر حسرت وندامت ہوگی، اسکی خواہش نہ کیجئے، اس پر ھارون ایک بار پھر پھوٹ کر رو دیا اور مزید کچھ ارشاد کی خواہش کی۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: یہ خوبصورت چہرہ آگ سے بچانا چاہتے ہو تو اس طرح بچایئے کہ کبھی کسی رعیت کی طرف اپنے دل میں کوئی کھوٹ کینہ نہ رکھئے، کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کی طرف سے کینہ اور بغض رکھتا ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اس پر ھارون پھر رو پڑا، جب سکون ہوا تو اس نے پوچھا

آپ پر کس کا قرض تو نہیں ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں میرے رب کا قرض میرے اوپر ہے جسکا وہ محاسبہ کرے گا، میری تو ہلاکت ہی ہے، اگر اس نے مجھ سے سوال کیا میری بربادی یہی ہے، اگر اس نے پوچھ گچھ کی اور اس کا جواب کافی نہیں سمجھا، ھارون بولا، میں بندوں کے قرض کے بارے میں آپ سے سوال کر رہا ہوں، بولے میرے رب نے اسکا حکم مجھے نہیں دیا ہے میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تنہا اسکو رب سمجھوں اور اسی کی اطاعت کروں، پھر انھوں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی، وماخلقت الجن والانس الالیعبدون ماارید منھم من رزق وماارید ان یطعمون ،ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین (ذاریات ۵۶،۵۸)۔

میں نے جن وانس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں ان سے کسی رزق کو حاصل کرنا نہیں چاہتا اور نہ ہی میری خواہش ہے کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں، بے شک وہی رزق دینے والا اور قوت وطاقت والا ہے۔

ہارون نے کہا: یہ ایک ہزار دینار حاضر ہیں اسے قبول کیجئے اور اپنے اہل وعیال پر صرف کیجئے؟ بولے: سبحان اللہ! میں تو آپ کو نجات کا رستہ بتاتا ہوں اور آپ مجھے اس شکل میں بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ فرمانے کے بعد بالکل خاموش ہو گئے اور پھر ہم سے کوئی بات نہ کی، چنانچہ ھارون اپنے قافلے کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا اور باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہا کہ اگر کسی کے پاس لے چلنا تو انہی جیسے آدمی کے پاس لے چلنا، یہ واقعۃً سید المسلمین ہیں۔ اتنے میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس ان کی ایک بیوی آئی اور کہنے لگی: اے شیخ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس تنگ حالی میں گرفتار ہیں اگر آپ اس مال کو قبول فرمالیتے تو ہماری تنگی وسعت میں بدل جاتی؟ فرمایا: میری اور تم لوگوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جنکا ایک اونٹ ہو اور وہ سب اس کی کمائی سے کھاتے ہوں اور جب وہ اونٹ عمر رسیدہ ہو جائے اسے ذبح کر کے کھالیتے ہیں، چنانچہ ھارون نے جب یہ بات سنی تو کہنے لگا ہم اندر جائیں ممکن ہے کہ یہ مال قبول فرمالیں، جب فضیل رحمہ اللہ کو از سرِ نو ھارون کے ارادے کا علم ہوا تو گھر کے دروازے پر آ کر بیٹھ گئے اور ہارون بھی ان کے پاس ایک طرف آ کر بیٹھ گیا، ھارون ان سے باتیں کرتا رہا مگر وہ آگے سے چپ سادھے بیٹھے رہے اور ھارون کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا، اسی دوران ایک سیاہ فام لونڈی گھر سے باہر آئی اور کہنے لگی: اے آدمی تو نے شیخ کو آج رات سے زیادہ اذیت پہنچائی ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے واپس لوٹ جایئے، چنانچہ ہم واپس لوٹ آئے۔

۱۱۵۲۲- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر ازدی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں اللہ تعالیٰ سے حیاء محسوس کرتا ہوں کہ میں شکم سیر ہو کر کھاؤں اور ابھی تک سطح زمین پر عدل وانصاف کا دور دورانہ ہوا ہو اور ابھی تک حق قائم نہ ہوا ہو، فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: بلاء وآزمائش کی بڑی علامت یہ ہے کہ کوئی آدمی صاحب بدعت ہو۔

۱۱۵۲۳- احمد بن محمد بن مقسم، ابوطیب صفار، محمد بن یوسف جوھری، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: شاید تو اپنے آپ کو کسی تنگی میں دیکھ رہا ہے؟ جو انعام تجھے مل جائے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ عطیہ ہے۔

۱۱۵۲۴- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو ہنستے ہوئے دیکھا: اس سے فرمانے لگے کیا میں تمھیں ایک اچھی بات نہ سناؤں؟ کہا فرمایئے: فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ''لاتفرح ان اللہ لایحب الفرحین'' اتراؤ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ اترانے والے کو محبوب نہیں رکھتا''۔

۱۱۵۲۵- محمد، مفضل، اسحٰق بن ابراہیم طبری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق سے بڑھ کر کوئی چیز بھی افضل نہیں جو لوگوں کو مزین کرتی ہو، اللہ تعالیٰ صادقین سے ان کے صدق کے متعلق سوال کرے گا، صادقین میں سے ایک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بھی ہیں، اس وقت جھوٹے مسکینوں کا کیا حال ہوگا پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے: پھر فرمایا: کیا تم جانتے

ہو کہ کس دن میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کریں گے؟ جس دن اللہ تعالیٰ اولین وآخرین حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد آنے والے تمام انسانوں کو جمع فرمائیں گے، پھر فرمایا: کتنی قبیح چیزیں ہیں جنھیں کل قیامت مکشوف کر کے دکھائے گی۔

۱۱۵۲۶-محمد، مفضل، اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو لوگوں سے دور بھاگتا ہو اور صرف اللہ تعالیٰ سے انس حاصل کرتا ہو اور اپنی خطاؤں پر خوب روتا دھوتا ہو فرمایا: بیماریاں بندوں کو آداب سکھلانے کے لیے پیدا کی گئی ہیں ہر بیمار ہونے والا مر نہیں جاتا، ایک آدمی نے فضیل رحمہ اللہ سے کہا: فلاں آدمی میری غیبت کرتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فی الواقع وہ تمھاری نیکیوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

۱۱۵۲۷-عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو بھی پایا ہے جو رات کی تاریکی میں لمبی نیند سونے سے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں، وہ ایک پہلو پر پڑے ہوتے ہیں جب متحرک ہوتے ہیں کہتے ہیں اٹھ جاؤ اور آخرت کا کچھ حصہ لے لو۔ فضیل رحمہ اللہ کہتے ہیں ابراہیم رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ بہت طویل فکر مندی والے ہیں فرمایا: فکر مندی عمل کا لب لباب ہے فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حسن بصری رحمہ اللہ کا قول زریں ہے کہ فکر مندی آئینہ کی مانند ہے جو تجھے تیری نیکیاں اور برائیاں دکھلاتا رہتا ہے۔

۱۱۵۲۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابوطالب، صالح ابوالفضل حزاز کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا میری اصلاح ہو جائے میں اسکا زیادہ سے زیادہ محتاج ہوں، میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہوں میں نے اس بات کو اپنے گدھے اور اپنے نوکر کے خلق میں پہچان لیا ہے۔

۱۱۵۲۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباس بن ابوطالب، عبداللہ بن محمد ھباری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو احتباس بول کی بیماری لاحق ہوگئی فرمانے لگے: اے اللہ مجھے تجھ سے محبت کرنے کی قسم! تو اگر میرے پیشاب کو چھوڑ نہ دے، چنانچہ انھیں فوراً پیشاب کی تکلیف جاتی رہی۔

۱۱۵۳۰-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: اے اللہ! تجھے میری محبت کا واسطہ میرے اوپر رحم فرما: مجھے کوئی چیز بھی تجھ سے زیادہ محبوب نہیں، ابراہیم کہتے ہیں میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا انھیں اس وقت مرض کی سخت تکلیف ہو رہی تھی: اے اللہ! مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو ارحم الراحمین ہے، فضیل رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھ پر رحم فرما چونکہ تو مجھے بخوبی جانتا ہے، مجھے عذاب نہ دینا بے شک تو مجھ پر قدرت رکھتا ہے فرمایا کرتے، اے میرے اللہ! ہمیں دنیا میں زھد کی دولت سے مالا مال کر دے۔

چونکہ زہد ہی ہمارے دلوں کی اصل درستی ہے نیز ہمارے اعمال، ہمارے تمام مطالب اور ہماری حاجات کی کامیابی کی درستی کا راز زھد ہی میں پنہا ہے۔

۱۱۵۳۱-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جب تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے گناہ سے محفوظ رہتا ہے اور اجر وثواب سے سرفراز ہوتا ہے۔ فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے سرفراز ہوتا ہے فرمایا: جو تنہائی سے وحشت محسوس کرتا ہے اور لوگوں سے انس حاصل کرتا ہے وہ ریاکاری سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم سے پہلے والے لوگوں پر دنیا فریفتہ ہوتی تھی جبکہ وہ دنیا سے دور بھاگتے تھے ان حضرات نفوس قدسیہ کا ایک مرتبہ تھا اور آج دنیا تم سے بھاگے جا رہی ہے اور تم اس کے پیچھے سرپٹ بھاگ رہے ہو جس کی وجہ سے تم بدعتوں میں پڑ گئے ہو۔ اس آدمی پر بہت بڑی حسرت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ

اس پر عمل نہ کرتا ہو جبکہ یہی علم اس سے کوئی دوسرا اس کر عمل کرتا ہے۔ پس وہ بے عمل قیامت کے دن دیکھے گا کہ اس کے علم سے دوسروں نے نفع اٹھایا ہے فرمایا: کوئی بندہ بھی اس وقت تک ہر گز عمل نہیں کر سکتا جب تک وہ اپنے دین کو اپنی شہوت پر ترجیح نہ دے اور جو بندہ شہوت کو دین پر ترجیح دے وہ ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

۱۱۵۳۲-ابونعیم اصفہانی، اپنے والد عبداللہ سے، اسماعیل، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ محمد بن سوقہ رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن میں پڑ کر ہم اللہ کے عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے لئے کسی دنیاوی چیز کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ ہم اس پر اتنا زیادہ اترانے لگتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز پر نہیں اترائے۔ دوم یہ کہ ہماری کوئی دنیاوی چیز کم کر دی جاتی ہے جس پر ہم اتنے غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ اتنے ہم کسی دینی چیز کے کم ہونے پر نہیں غم زدہ ہوئے۔

۱۱۵۳۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، فیض بن اسحٰق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا حج، جہاد اور سرحدوں کی حفاظت کرنا حبس لسان سے زیادہ سخت نہیں، اگر تو صبح کرتا ہے تو زبان درازی کر کے شدید غم میں مبتلا ہو جاتا ہے، زبان کا قید خانہ دراصل مومن کا قید خانہ ہے جو آدمی اپنی زبان کو قید کر کے رکھتا ہے اس سے زیادہ غمگین کوئی نہیں ہوتا، فرمایا تو لایعنی باتیں کر کے مقصد سے دور ہٹ جاتا ہے۔ اگر تو اپنے مقصد و مطلوب میں مشغول رہے لامحالہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

۱۱۵۳۴-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، داؤد بن مہران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے اے ابن آدم! جن چیزوں کا میں نے تجھے حکم دیا ہے ان میں میری اطاعت کر، تو نہیں جانتا کہ کس چیز سے تیری اصلاح ہو سکتی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا کوئی آدمی اس وقت تک فتویٰ نہیں دیتا تھا اور نہ ہی حدیثیں بیان کرنے بیٹھتا تھا جب تک کہ وہ ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے۔

۱۱۵۳۵-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق تم سے اسی قدر ڈرے گی جتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے۔

۱۱۵۳۶-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن حسین، محمد بن یزید، عبداللہ بن ابوبکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے کسی عاجز کو عاجز کے ساتھ نہیں دیکھا۔

۱۱۵۳۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: بندہ کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اسکے علم کے بقدر ہوتا ہے اور بندے کا دنیا سے ڈرنا اسکے آخرت میں رغبت کرنے کے بقدر ہوتا ہے۔

۱۱۵۳۸-عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ، ابوعبدالصمد (''ح'' دوسری سند) ابونعیم والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، محمد بن یزید، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے ...... مومن دنیا میں غمگین رہتا ہے اور اپنی آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے۔ اسکی فرحت وخوشی بہت کم ہوتی ہے اتنا فرمانے کے بعد فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۳۹-محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، عبداللہ بن عمر ﷺ، بکر بن محمد عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تو خوفزدہ کو نہیں دیکھتا تو خود کیسے خوف کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۰-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زنبور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھتا ہو، محمد کہتے ہیں میں نے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا: میں نے ان کو کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: فرائض کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو چونکہ میں نے کبھی بھی ان جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

۱۱۵۴۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عمر بن محمد بن عبدالحکیم، عبدالرحمن بن حیان مصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کے فضیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اے ابوعلی! میت کا کیا حال ہوتا ہے کہ اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے حالانکہ وہ ساکت ہوتا ہے جبکہ آدمی معمولی سے چٹکی لینے سے بھی اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرشتے میت کو اعتماد اور بھروسہ دیتے رہتے ہیں پھر آیت کریمہ "توفتہ رسلناوھم لایفرطون" ہم بھیجے ہوئے فرشتے اسے موت دیتے ہیں اور وہ افراط کا شکار نہیں ہوتے (انعام ۶۱) تلاوت کی۔

۱۱۵۴۲- ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "ولاتقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما" تم اپنے آپ کو قتل مت کرو بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اوپر رحم کرنے والا ہے" (نساء ۲۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے نفسوں سے غافل نہ رہو چونکہ اپنے بارے میں غفلت برتنا قتل نفس کے مترادف ہے۔

۱۱۵۴۳- ابومحمد بن عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، داؤد بن حماد بن فرافصہ، ابواسحق، ابراہیم بن اشعث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: تم لوگوں کے لیے بنتے سنورتے ہو اور ان کے رکھوالے کے لئے بناوٹ کرتے ہو، تو برابر اپنی نمائش کرتا رہتا ہے حتی کہ تو ان میں مشہور و معروف ہو جائے اور پھر لوگ کہیں: یہ نیک آدمی ہے اس طرح تا کہ وہ تیرا اکرام کریں، تیری ضروریات کو پورا کریں اور مجلس میں تجھے نمایاں جگہ دیں، اگر یہی تمھاری حالت ہے تو پھر تف ہے تمھارے لئے کتنی خراب اور بری حالت ہے تمھاری۔

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے فضیل رحمہ اللہ کو سنا، وہ سورۂ محمد کی تلاوت کر رہے تھے اور ذیل کی آیت بار بار دھرا کررورہے تھے "ولنبلونکم حتی نعلم المجاھدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم "ہم ضرور تمھاری آزمائش کریں گے تاکہ ہم تم میں سے مجاھدین اور صابرین کو ظاہر کر دیں اور ہم تمھارے حالات کی بھی ضرور آزمائش کریں گے۔ (محمد/۳۱) فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے...... ہم تمھارے حالات کی آزمائش کریں گے اور بار بار یہ آیت دھرار ہے تھے: فرمایا، اے اللہ! اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمایا تو ہمیں رسوا کر دے گا اور ہمارے پردوں کو توڑ ڈالے گا۔ بے شک اگر تو نے ہمارے حالات کو آزمائش کی ہمیں ھلاک کر دے گا اور عذاب دیگا۔ پھر فضیل رحمہ اللہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۵۴۴- ابومحمد، عباس بن محمد، حجاج بن ضمرہ، محمد بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: علم دین کی دوائی ہے اور مال و دولت دین کی بیماری ہے، پس جب عالم بیماری کو خود اپنی طرف کھینچ کر لائے گا اس وقت دوسروں کی اصلاح کیسے کر سکتا ہے۔

۱۱۵۴۵- عبداللہ بن محمد و محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید مریہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے: صدیق کو صدیق اسکے تصدق کی وجہ سے کہا گیا ہے اور رفیق اسکے ترفق (نرمی) کی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ صرف سفر میں رفاقت کا مظاہرہ نہیں کرتا بلکہ سفر و حضر دونوں میں، ہم نے کہا اے ابوعلی اس بات کی ہمیں تفسیر بتلایئے، فرمایا رہی بات صدیق کی سو جب تم اس میں کوئی ناپسند بات دیکھو اسے نصیحت کرو اور اسے یوں ہی تہور و بدبختی میں نہ پڑے رہنے دو، رہی بات رفیق کی اگر تمھیں اسکی کوئی بات ناپسند لگے اسے اپنی عقلمندی سے سمجھاؤ، اگر تم اس سے زیادہ دانشمند ہو تو اپنی دانشمندی سے اس پر نرمی کرو، وہ اور اگر تم اس سے زیادہ علم رکھتے ہو تو پھر اپنے علم سے اسکی رفاقت کا حق نبھاؤ اور اگر تم اس سے زیادہ مالدار ہو پھر تم اپنے مال سے اسکی رفاقت کا حق ادا کرو۔

۱۱۵۴۶- عبدالصمد بن محمد، محمد بن ابراہیم، احمد بن علی، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تمھارے پاس کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شکایت لے کر آئے تو اس سے کہو: اے میرے بھائی اسے معاف کر دے چونکہ معاف

تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اگر شاکی کہے میرا دل معافی کو برداشت نہیں کرتا لیکن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انتقام لوں گا۔ پھر اس سے کہو اگر تم اچھی طرح سے انتقام لینا جانتے ہو اور انتقام زیادتی کے برابر بھی ہو تو انتقام لے لو ورنہ درگزر کا دروازہ کھلا ہے۔ بے شک عفو درگزر کا دروازہ بہت وسیع ہے، سو جو عفو و درگزر سے کام لیتا ہے اسکا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے، معاف کرنے والا سکون کے ساتھ اپنے بستر پر آرام کرتا ہے جبکہ انتقام لینے والا پھر بھی بے چین رہتا ہے۔

۱۱۵۴۷- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، ابویعلیٰ، عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل رحمہ اللہ فرماتے تھے: صبر تھوڑا نعمتیں زیادہ، جلد بازی قلیل ندامت طویل، اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنی ہستی کو مٹادے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہائے قبل اسکے کہ وہ اپنے عمل میں پکڑا جائے۔

۱۱۵۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، ولیح بن وکیع کہتے ہیں میں نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ ہم مکہ مکرمہ سے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرف نکلے، ہم نے قرآن مجید کی تلاوت کرنی شروع کردی، اچانک فضیل رحمہ اللہ ایک گھاٹی سے ہماری طرف نکلے جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھتے تھے، انھوں نے ہمیں فرمایا: تم لوگوں نے مجھے میری جگہ سے نکالا اور مجھے نماز و عبادت سے روک دیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرو اور پھر تم چاہو کہ تمھارے ساتھ پہاڑ بھی جھومیں تو لامحالہ پہاڑ تمھارے ساتھ ملکر جھوم اٹھیں گے۔ پھر فضیل رحمہ اللہ نے پہاڑ پر ہاتھ مارا چنانچہ پہاڑ حرکت میں آکر جھوم اٹھا۔

۱۱۵۴۹- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن علی رازی، احمد بن حسین بن عباد، ابوجعفر محمد بن عبداللہ حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے جب تم کچھ ہونا ہی چاہتے ہو تو دم ہو جاؤ سر نہ بنو چونکہ سر ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے اور دم نجات پا جاتی ہے۔

۱۱۵۵۰- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، عامر بن عامر، حسن بن علی عابد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: تیری عمر کے کتنے سال گزر چکے ہیں؟ اس نے جواب دیا، ساٹھ سال، فرمایا گویا کہ ساٹھ سال سے مسلسل اپنے رب کی طرف چلا جارہا ہے کیا بعید کہ تو عنقریب ہی پہنچ جائے، آدمی نے کہا ''انا للہ وانا الیہ راجعون''، فضیل رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: میں نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہا ہے، فرمایا کیا تو اسکی تفسیر بھی جانتا ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے آپ رحمہ اللہ سے آیت کی تفسیر کرنے کی درخواست کی، فرمایا۔ انا للہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں، سو جو آدمی جانتا ہو وہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کی طرف لوٹنے والا ہے وہ علم رکھتا ہو کہ وہ موقوف ہے (یعنی اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا) اور جو اپنا موقوف ہونا جانتا ہو اسے علم ہونا چاہیے کہ وہ مسؤل بھی ہے جو اپنا مسئول ہونا جانتا ہو اسے سوال کے لئے جواب تیار کر کے رکھنا چاہیے، آدمی نے پوچھا: کیا حیلہ ہوسکتا ہے؟ فرمایا: تو اس کا ستر کرتا رہے، پوچھا کا ستر کیا ہے؟ فرمایا: تو اچھی طرح نیکی کے ساتھ اپنی بقیہ عمر گزار لے تو تیری عمر گزشتہ بھی اچھی ہو جائے گی اور اگر تو نے اپنی بقیہ عمر برائی کی نذر کردی تو تم بقیہ عمر اور عمر گزشتہ دونوں میں پکڑے جاؤ گے۔

۱۱۵۵۱- عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابواحسان، احمد بن ابوحواری، ابوعبداللہ ساجی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کے انتہائی درجے کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا جب کسی آدمی کا تجھے عطا کرنا یا روکنا تیرے نزدیک دونوں برابر ہوں اس وقت تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے غایت درجہ تک پہنچ گیا۔

۱۱۵۵۲- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن علی رازی، نضر بن سلمہ، دھرم بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شعوانہ رحمہ اللہ تشریف لائیں۔ میں ان کے پاس گیا میں نے ان سے اپنے متعلق شکوہ شکایت کی نیز ان سے اللہ تعالیٰ

سے دعا کرنے کی بھی درخواست کی، شعوانہ رحمہ اللہ کہنے لگیں، اے فضیل! کیا تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی تعلق نہیں جو میں دعا کروں تب قبول ہوگی یہ سن کر فضیل رحمہ اللہ کی ہچکی بندھ گئی حتی کہ غشی طاری ہونے کی وجہ سے گر گئے، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں اطاعت سے عزت عطا فرما اور معصیت کی ذلت سے ہمیں ذلیل نہ کرنا۔

۱۱۵۵۳- ابومحمد بن حیان، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے تھے، ہر آدمی میں تین خصلتیں ضرور موجود ہوتی ہیں ان میں سے دو کو آدمی چھپا لیتا ہے اور تیسری پر قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا، اے ابوعلی؟ وہ کیسے! فرمایا آدمی خیرات کر کے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر لیتا ہے حالانکہ فی الواقع وہ اچھے اخلاق والا ہوتا نہیں، آدمی سخاوت کو ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ فی الواقع سخی ہوتا نہیں ہے، لیکن تیسری چیز آدمی کی عقلمندی ہے جو گفتگو کے دوران ظاہر ہو جاتی ہے اگر اس میں عقل نام کی چیز ہوگی تم پہچان لو گے اور وہ تصنع پر قدرت نہیں رکھتا۔ (یعنی جیسی عقل ہوگی ویسی ہی بات کرے گا، وہ بے وقوفی و کم عقلی کو نہیں چھپا سکتا اس لئے گفتگو سے فوراً اس کی عقل ظاہر ہو جائے گی، من المترجم)

۱۱۵۵۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، عبداللہ بن ہلال رومی، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی آپس میں ملاقات ہوگئی، دونوں آپس میں مذاکرہ کر کے روتے رہے، پھر سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ برکت والی ہے۔ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا ہم یہ امید تو رکھ سکتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ ہماری یہ مجلس بقیہ تمام مجالس سے زیادہ نحوست والی ہو، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے پاس موجود خوبصورت ترین چیز سے اپنے آپ کو مزین کیا ہے اور تب آپ ادھر تشریف لائے اور میں بھی آپ کے لئے خوبصورت ترین چیز سے مزین ہو کر آپ کے سامنے آیا، گویا آپ نے میری عبادت کی اور میں نے آپ کی؟ سن کر سفیان رحمہ اللہ اتنے زور زور سے روئے کہ ان کی ہچکی بندھ گئی پھر فرمایا: آپ نے مجھے زندہ کیا اللہ تعالیٰ آپ کو زندہ فرمائے۔

۱۱۵۵۵- محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے فرمایا! جنت کو جس طرح اس امت کے لئے مزین کیا گیا ہے اس طرح کسی اور امت کے لئے مزین نہیں کیا گیا پھر تم جنت کا کوئی عاشق نہیں دیکھتے ہو۔

مسانید فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

مصنف شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے زریں اقوال اور مواعظ حسنہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم نے صرف انہی پر اکتفا کیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو نفع پہنچائے، ان کی سند سے مروی احادیث بھی بہت زیادہ ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ نے اعلام تابعین، علماء تابعین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں سلیمان اعمش، منصور بن معمر سرفہرست ہیں۔ ان دونوں حضرات نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے زمانے کو پایا ہے فضیل رحمہ اللہ کے شیوخ میں عطاء بن سائب، حصین بن عبدالرحمٰن، مسلم اعور، ابان بن ابی عیاش بھی ہیں۔ ان تمام حضرات نے حضرت انس کو دیکھ رکھا تھا اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

اسی طرح فضیل رحمہ اللہ سے بھی اعلام اور ائمہ کرام نے اکتساب حدیث کیا ہے، ان میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن قطان، عبدالرحمٰن بن مھدی، حسین بن علی جعفی، مومل بن اسماعیل، عبداللہ بن وھب مصری، اسد بن موسیٰ، ثابت بن محمد عابد، مسدد، یحییٰ بن نیشاپوری، قتیبہ بن سعید اور ان جیسے دیگر حضرات محدثین کرام رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

تاہم فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مروی کچھ چند ایک احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۱۵۵۶-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد بن محمد حارث، عبدان بن احمد، اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابووائل کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ جب ہم تشہد کے لئے بیٹھتے یوں کہتے تھے۔ السلام علی اللہ قبل عبادہ، بندوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ پہ سلام ہواور والسلام علی جبرئیل والسلام علی میکائیل۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تشہد سکھلایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہے ہی سلامتی والا، سلام تو ہمارے اوپر ہواور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ہوں یعنی (السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین)

ابووائل نے عبداللہؓ کی حدیث میں یوں اضافہ کیا ہے'' جب تم یہ تشہد پڑھو گے اس میں کہا ہوا سلام آسمان وزمین میں موجود ہر صالح بندے کو پہنچ جائے گا'' جبکہ ابواسحق نے عبداللہؓ کی حدیث میں یوں کہا جب تم یہ تشہد کہہ لوگے (اس میں کہا ہوا سلام) ہر مقرب فرشتے، نبی مرسل اور بندہ صالح کو پہنچ جائے گا: اشهدان لااله الاالله واشهدان محمداًعبده ورسوله ۔

اعمش کی یہ حدیث ابووائل سے صحیح متفق علیہ ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف اسماعیل روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ فضیل رحمہ اللہ حدیث بیان کرتے وقت لفظ اعمش سے گریز کرتے تھے جب حدیث سناتے اس وقت اعمش رحمہ اللہ کا پورا نام سلیمان بن مھران کہتے تھے حالانکہ ان کے شاگرد انھیں اعمش کے لقب سے موصوف کرتے تھے تاکہ مشہور ہوجائیں۔

۱۱۵۵۷-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد مفید، حسین بن عمر ابواحوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کہ صادق ومصدوق ہیں نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک تخلیق کے ابتدائی مرحلہ میں اپنی ماں کے بطن میں (نطفہ کی شکل میں) چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر وہ گوشت کے ایک لوتھڑے کی شکل میں چالیس دن تک رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتے ہیں اور اسے چار چیزوں کا حکم ملتا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ فضیل سے یہ حدیث ہم نے صرف احمد بن یونس کے واسطے سے پائی ہے۔

۱۱۵۵۸-سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، یعقوب بن ابوعباد، فضیل بن عیاض، اعمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے جریر بن عبداللہ بجلیؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرمائیں گے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف یعقوب ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۵۹-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید وراق کوفی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، معرور بن سوید کے سلسلہ سند سے حضرت ابوذرؓ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! تمھاری آنکھوں میں کونسا آدمی رفیع الشان دکھائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک ایک آدمی دکھائی دیا جس نے عالیشان جوڑا پہن رکھا تھا اور اس کے پاس لوگ جمع تھے، میں نے کہا: یہ آدمی، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو کونسا آدمی تمہاری آنکھوں میں کمتر دکھلائی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے نظر دوڑائی اچانک مجھے ایک آدمی دکھائی دیا جس نے معمولی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے کہا: یہ آدمی! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن زمین کے اندازے کے بقدر اس سے بہتر ہوگا۔[2]

---

[1] صحيح البخاري ۴/ ۱۶۱، ۹/ ۱۶۵. وصحيح مسلم، كتاب القدر ۱.

[2] مسند الامام أحمد ۵/ ۱۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۵۸. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۴۹. وفتح الباري ۱۱/ ۲۷۷.

اعمش کی یہ حدیث ثابت اور مشہور ہے۔

۱۱۵۶۰- عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح برجمی (دوسری ''ح'' سند) حسین بن بندار، ھرمد معد تستری، محمد بن ھارون بن حمید، یحییٰ بن طلحہ یدلوئی (تیسری ''ح'' سند) محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ھارون، سوید بن سعید، (سب) فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران، ابوعمرو شیبانی کے سلسلہ سند سے مروی عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی لگام ڈالی ہوئی اونٹنی لایا اور کہا: یارسول اللہ! یہ اونٹنی اللہ تعالیٰ کے رستے میں خیرات ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے اس کے بدلے میں جنت میں سات سو مخطومہ اونٹنیاں ہیں۔[1]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث ثابت ہے۔ فضیل رحمہ اللہ سے متقدمین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے اور یونس بن محمد بن فضیل سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۱- ابوبکر آجری وعلی بن ھارون، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، عمارہ بن عمیر، ابومعمر کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جسکو ادا کرتے وقت آدمی رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ رکھے۔[2]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف قتیبہ اور ابراہیم بن محمد شافعی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۶۲- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، فضیل بن عیاض، اعمش، ثمامہ بن عقبہ محاملی کے سلسلہ سند سے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ ''ایک مرتبہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا'' اے ابوقاسم! آپ کا گمان ہے کہ اہل جنت، جنت میں کھائیں پئیں گے، آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ایک آدمی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع جیسی ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک سو آدمیوں کی قوت وطاقت دی جائے گی، یہودی کہنے لگا: جو آدمی کھائے پیئے گا اسے پیشاب پاخانے کی بھی حاجت تو پیش آئے گی حالانکہ جنت تو پاکیزہ جگہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی کے بدن سے مشک کی خوشبو جیسا خوشبودار پسینہ خارج ہوگا جس سے اسکی قضائے حاجت پوری ہو جائے گی اچانک وہ اپنے کو پیٹ سکڑا ہوا محسوس کرے گا۔

اعمش کی حدیث ثابت ہے اور ان سے بہت سارے محدثین روایت کرتے ہیں۔ فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں اسد بن موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۱۵۶۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن ابوعاصم، ابراہیم بن محمد شافعی (دوسری ''ح'' سند) علی بن احمد بن علی مقدسی، محمد بن عبد عامر، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ہے جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو بلا کر سب جمع ہو جاتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کے گرد آسمان تک جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے وہ آسمان پر جاتے ہیں اللہ جل شانہ باوجود جاننے کے پھر بھی دریافت فرماتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو، وہ عرض کرتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۹/۱۷. والسنن الکبری للبیہقی ۱۱۸/۹. ومشکاۃ المصابیح ۳۷۹۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۳۴۸/۵. والدر المنثور ۳۳۶/۱.

[2] سنن الترمذی ۲۶۵. وسنن النسائی ۱۸۳/۲، ۲۱۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۶۶۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۸۷/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۳/۱۷، ۲۱۴.

ہیں کہ تیرے بندوں کی فلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح تحمید اور تمجید بیان کرنے میں مشغول تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا اللہ! دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے، ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت چاہتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا، عرض کرتے ہیں کہ اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے، عرض کرتے ہیں کہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے، ارشاد ہوتا ہے کیا انھوں نے جہنم کو دیکھا ہے عرض کرتے ہیں کہ دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا۔ عرض کرتے ہیں اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے، ارشاد ہوتا ہے اچھا تم گواہ رہو، میں نے اس مجلس والوں کو سب کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا، ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا لہٰذا اس کو بھی بخش دیا۔[1]

اس حدیث کو روایت کرنے میں اعمش متفرد ہیں ابو صالح سے، یہ اعمش کی مشہور اور خاص حدیث ہے، اس حدیث کو عبدالواحد بن زیاد اور ابوبکر ابن عیاش اور ابو معاویہ نے بھی روایت کیا ہے۔

۱۱۵۶۴- ابو احمد محمد بن احمد بن اسحٰق انماطی، محمد بن عبد عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ شرابی جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا اس کے بعد توبہ پیش کی جاتی ہے۔

یہ حدیث ثابت صحیح اور اعمش رحمہ اللہ سے ائمہ اور قدماء کی ایک بڑی جماعت نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ان میں زید بن ابو انیس، ثوری، شعبہ، ہارون بن سعد اور ابو حمزہ سکونی سرفہرست ہیں۔

۱۱۵۶۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، عبداللہ بن ابی زیاد، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں۔) میں تذکرہ کرتا ہوں، اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔[2]

اعمش رحمہ اللہ کی یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث شعبہ ہے، عبدالواحد بن زیاد، ابو معاویہ، جریر وغیرہم نے بھی روایت کی ہے، اس حدیث کو فضیل رحمہ اللہ سے صرف حسین بن ابو جعفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن اسحٰق، ابوبکر بن ابو عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی، فضیل بن عیاض، اعمش، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے اور موذن امین، اللہ تعالیٰ ائمہ کو ھدایت دے اور موذنوں کی اعانت فرمائے، اعمش سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل سے صرف ابراہیم بن محمد شافعی نے روایت کی ہے۔[3]

۱- مسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۸۲، ۳۸۲، و کنز العمال ۱۸۷۸ ... ۲- مسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۴. ۴۰۵.

۳- سنن أبی داؤد ۵۱۷. وسنن الترمذی ۲۰۷. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۵۲۸. وصحیح ابن حبان ۳۶۲. ۳۶۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۲. ۲۸۴، ۳۸۲. ۴۱۹، ۴۲۴، ۴۶۱، ۴۷۲، ۵/ ۲۶۰. ۶/ ۶۵.

۱۱۵۶۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، عباس بن ولید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ عذاب قبر، حیات وممات اور مسیح دجال کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔[1]

اعمش کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے فضیل کی یہ حدیث صرف عباس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۸-محمد بن ابراہیم بن علی، اسحق بن احمد نافع وحسین بن محمد بن حماد،

(دوسری "ح" سند) عمر بن موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن ھارون بن مدین، (سب) محمد بن جعفر زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اپنے سے کمتر کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے بالاتر کی طرف مت دیکھا کرو چونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت زیادہ لائق ہے کہ تم اسے حقیر نہ سمجھو۔[2]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث ہم نے صرف محمد بن جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث عبدالاعلیٰ بن عبدالواحد کازاغی نے عبداللہ بن وھب، فضیل کی سند سے اصحاب اعمش کے خلاف روایت کی ہے۔

۱۱۵۶۹-محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ابراہیم مادرانی، احمد بن محمد بن محمد بن حجاج، عبدالاعلیٰ بن عیاض، سلیمان، مسلم بن صبیح، مسروق، حضرت ابوہریرۃؓ عن النبی ﷺ کی حدیث مثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

اس حدیث میں عبدالاعلیٰ یا ان سے اوپر کے کسی راوی کا وہم ہے۔ اس حدیث میں اعمش کی سند کی تین صورتیں ہیں (اول) اعمش، ابوصالح، ابوھریرۃؓ (دوم) اعمش، ابوسفیان، جابرؓ (سوم) اعمش، ابووائل، عبداللہؓ۔

۱۱۵۷۰-اپنے والد عبداللہ، محمد بن احمد بن یزید ومحمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابوھریرۃؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا کی کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی تکلیف اس سے دور فرمائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیاوآخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائیں گے، جس نے کسی تنگدست کے لئے آسانی کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیاوآخرت میں آسانی فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک وہ اپنے کسی مہمان بھائی کی مدد میں مصروف ہوتا ہے۔[3]

اعمش کی رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے قدماء میں سے محمد بن واسع نے بھی روایت کی ہے ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ سے صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۱-ابواحمد محمد بن احمد بن اسحق انماطی، محمد بن عبد بن عامر، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران کاھلی، مسلم بن صبیح، مسروق بن اجدع کے سلسلہ سند سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور احزان دنیا میں جزاء ہیں۔[4]

۱۔ سنن أبی داؤد ۴۷۵۳: وسنن الترمذی ۳۶۰۴. ومسند الامام أحمد ۴/۲۸۷، ۲/۳۶۲. وصحیح ابن حبان ۷۸۷. والمصنف لابن أبی شیبة ۳/۳۷۴: ۳۸۰. ومجمع الزوائد ۳/۴۹، ۵۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد والمقدمة ۹. وسنن الترمذی ۲۵۱۳. وسنن ابن ماجة ۴۱۴۲. ومسند الامام أحمد ۲/۴۸۲. وفتح الباری ۱۱/۳۲۲.

۳۔ صحیح مسلم، ۳۸. وسنن الترمذی ۱۴۲۵. والمستدرک ۴/۳۸۳. ومسند الامام أحمد ۲/۲۵۲. وسنن أبی داؤد ۴۹۴۶. والمصنف لابن أبی شیبة ۹/۸۶.

۴۔ الدر المنثور ۲/۲۲۷. وکنز العمال ۶۶۲۹.

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث عزیز ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۲-عبداللہ بن جعفر، ابومسعود احمد بن فرات، یحیٰ بن عبدالحمید حمانی، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابو ثابت، ثعلبہ بن یزید حمانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث عزیز ہے فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف حمانی نے روایت کی ہے۔[1]

۱۱۵۷۳سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ مصری، یحیٰ بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، اعمش، حبیب بن ابی ثابت، ابوعبدالرحمٰن سلمی، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت بسائی اس میں تین چیزیں جم جاتی ہیں۔ نہ ختم ہونے والی بدبختی، بے توڑ حرص اور انتہا کو نہ پہنچنے والی امیدیں، دنیا طالبہ بھی ہے اور مطلوبہ بھی، سو جو دنیا کو طلب کرتا ہے آخرت اسے طلب کرتی ہے اور جو آخرت کی طلب میں ہوتا ہے دنیا اس کی طلب میں ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ دنیا سے اپنا پورا پورا رزق حاصل کرلیتا ہے۔[1]

فضیل، اعمش اور حبیب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف یحیٰ سے جبرون کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۴-محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ذر، سبیع، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دعا ہی عبادت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ادعونی استجب لکم" مجھ سے دعا مانگو میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔[2]

یہ حدیث صرف ذر کے واسطے سے مروی ہے، ذر کا نام عبداللہ ھمدانی ابوعمر بن ذر، ذر سے اعمش اور منصور نے روایت کی ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے جبکہ منصور سے ثوری، شعبہ، شیبان، جریر وغیرھم نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۵-محمد بن جعفر وعبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، مسیب بن رافع، تمیم طائی، جابر بن سمرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم ان طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح کہ فرشتے اللہ عزوجل کے پاس صف بندی کرتے ہیں؟ صحابہؓ نے پوچھا: یارسول اللہ! فرشتے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: فرشتے پہلے آگے والی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور آپس میں جڑ کر (مل مل کر) کھڑے ہوتے ہیں۔[3]

مسیب بن رافع کی یہ مشہور حدیث ہے۔ یہ حدیث اعمش سے ثوری، ان کے بھائی عمر بن سعید، زائدہ، زھیر، ابن معاویہ نے بھی روایت کی ہے۔ اشعث بن سوار نے علی بن مدرک، تمیم طائی و تمیم بن طرفہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۶-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، محمد بن عیسیٰ طباع، فضیل بن عیاض، اعمش، عبداللہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: تم سے بھی سماع کیا جائے گا اور ان سے بھی سماع کیا جائے گا جنھوں نے تم سے سماع کیا ہے۔

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ١٠/ ٢٠١. وأمالي الشجرى ٢/ ١٢٣. واتحاف السادة المتقين ٩/ ٢٩٥، ٢٣٢.

[2] سنن الترمذى ٣٢٤٧. ومسند الامام أحمد ٤/ ٢٧١. وصحيح ابن حبان ٢٣٩٦. والمعجم الكبير للطبراني ٢/ ٩٧. والمصنف لابن أبي شيبة ١٠/ ٢٠٠.

[3] صحيح مسلم، كتاب الصلاة ١١٩. وسنن النسائي، كتاب الامامة باب ٢٨. وسنن أبي داؤد، كتاب الصلاة باب ٩٤. وسنن ابن ماجة ٩٩٢. وصحيح ابن خزيمة ١٥٤٤.

اعمش سے فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل رحمہ اللہ سے صرف محمد بن عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن سلم، ادریس بن عبدالکریم الحداد مقری، سعید بن زنبور، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رحلت سے تین دن قبل ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی وفات پائے وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو۔[1]

جابرؓ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور مشہور حدیث ہے، ان سے ابوسفیان نے روایت کی ہے ان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ نیز جابرؓ سے ابوزبیر، وھب بن منبہ نے بھی روایت کی ہے، اعمش کی اس حدیث کو ابوسفیان سے ثوری، ابن عیینہ، زھیر، ابوجعفر رازی، ابوعوانہ، جریر بن حازم نے روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابوزبیر سے واصل مولیٰ ابن عیینہ، موسیٰ بن عتبہ، ابن جریج، ابن ابولیلی اور ابن لھیعہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۸- ابوبکر بن عبداللہ بن یحیٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، (دوسری "ح" سند) علی بن فضیل رحمہ اللہ معدل، محمد بن ایوب، مسدد (دونوں) فضیل بن عیاض، سلیمان، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، اچانک تیز بدبودار ہوا کے جھونکے چلنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ منافقین کچھ مؤمنین کی غیبت کرر ہے ہیں، مسدد نے اپنی روایت میں مومنین کی بجائے مسلمین کا لفظ ذکر کیا ہے اور کہا: اسی وجہ سے یہ ھوا چلی ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث اعمش کے واسطہ سے مشہور ہے اعمش سے متفرد میں نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۷۹- ابواحمد محمد بن احمد بن اسحٰق، محمد بن عبد بن عامر، یحیٰ بن یحیٰ، فضیل بن عیاض، سلیمان بن مھران، ابوسفیان، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان صرف ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔[2]

جابرؓ کی یہ حدیث مشہور ثابت حدیث ہے جابرؓ سے عمرو بن دینار، ابوزبیر وغیرھم نے روایت کی ہے پس حدیث ثوری رحمہ اللہ نے اعمش، ابوسفیان کی سند سے مثل بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن ھارون بن سلیمان (دوسری "ح" سند) محمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ، اسحٰق بن ابواسرائیل، فضیل بن عیاض رحمہ اللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو ایک کپڑے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو انھوں نے لپیٹ رکھا تھا۔ یہ حدیث ثوری۔ داؤد طائی اور دیگر محدثین نے بھی اعمش سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۱- محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحٰق سراج، سوید بن سعید، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوسفیان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے: یامقلب القلوب! (اے دلوں کو پھیرنے والے) ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ، صحابہ کرامؓ فرماتے: یارسول اللہ! آپ ہمارا اتنا زیادہ خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ پر ایمان لاچکے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر دل[3]

۱۔ صحیح مسلم، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶. وسنن ابن ماجة ۴۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۲۵، ۳/ ۲۹۳. وفتح الباري ۱۳/ ۲۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

۲۔ الترغيب والترهيب ۱/ ۲۷۸. وكشف الخفا ۲/ ۲۳۶.

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۰۹۹. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۸۱. وصحيح ابن حبان ۱۴۱۹. والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۶۴۶. والكنى للدولابي ۲/ ۱۰۹. وفتح الباري ۱۳/ ۳۷۷.

رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان پڑا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہیں اسے سیدھا رکھیں چاہیں تو کجی پر لے جائیں۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اعمش سے یہ حدیث بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۲-ابوسری حسین بن محمد حذاء تستری محمد بن حمید، حسن بن عثمان، (دوسری ''ح'' سند) ابونعیم اصفہانی محمد بن علی، اسحٰق بن احمد خزاعی، ابوعروبہ، (سب) محمد بن زنبور، فضیل، سلیمان اعمش، ابوسفیان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہمارے ہاں تشریف لائے میں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ کی نادر حدیثیں سنائیں حضرت معاذؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ارشاد فرمایا: اے معاذ! بتاؤ، بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتا ہے، ارشادفرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں، میں نے پوچھا: بندے جب ایسا کریں تو پھر ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔[1]

انسؓ کی یہ حدیث معاذؓ کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے، انسؓ سے قتادہ وغیر نے بھی روایت کی ہے لیکن ''نادر حدیثوں'' کا لفظ صرف ابوسفیان نے انسؓ سے ذکر کیا ہے۔

۱۱۵۸۳-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز و محمد بن جعفر امام، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، اعمش، ابوصالح حنفی، بکیر جریری و انصار کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ہماری طرف ﷺ متوجہ ہوگئے اور ہم میں سے ہر آدمی بھی متوجہ ہوا اور ہر آدمی مجلس میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگا تاکہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ جائے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ دروازے میں دونوں پٹ پکڑ کر کھڑے ہوگئے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔ اور میرا تمہارے اوپر بہت بڑا حق ہے، اور ان کے لئے بھی اسی طرح جو وہ کریں گے آپ ﷺ نے تین بار فرمایا جب ان سے مہربانی طلب کی جائے گی مہربانی کریں گے، جب فیصلہ کریں گے عدل و انصاف کریں گے، جب وعدہ کریں گے اسے پورا کریں گے، سو جس نے اس طرح نہ کیا اس پر اللہ، فرشتوں اور لوگوں سب کے سب کی لعنت ہو۔

انسؓ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے ان سے بکیر نے روایت کی ہے اور وہ بکیر بن وھب ہیں اور بکیر سے سھل ابواسد و ابوصالح حنفی نے یہ حدیث روایت کی ہے، ابوصالح کا نام عبدالرحمٰن بن قیس ہے۔

۱۱۵۸۴-سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی، احمد بن داؤد جندیساپوری سکری، محمد بن خلید حنفی، فضیل بن عیاض، اعمش، منھال بن عمرو، سعید بن جبیر، عبداللہ بن حارث، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی نبی علیہ السلام نے اپنے رب عزوجل سے شکایت کی، فرمایا: اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تجھ پر ایمان لاتا ہے اور تیری اطاعت میں عمل کرتا ہے لیکن تو اس سے دنیا کو دور کردیتا ہے اور اسے تو مصائب و بلیات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے جبکہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیرا کفر کرتا ہے اور تیری معصیت میں رہ کر عمل کرتا ہے، تو اس سے مصائب و بلیات کو دور رکھتا ہے اور تو اسے دنیا بڑی لگن سے پیش کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ: سارے کے سارے بندے اور سارے کے سارے شہر میرے قبضۂ قدرت میں ہیں تاہم ہر چیز میری تسبیح، تکبیر اور تہلیل کرتی ہے، رہی بات میرے بندۂ مومن کی سو اس کی کچھ برائیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں اسے دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں تب) میں دنیا کو اس سے دور رکھتا ہوں اور کچھ مصائب و بلیات اس پر پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ وہ دنیا سے (بعد الوفات) میرے پاس آتا ہے۔ اسے خالص نیکیوں کا بدلہ عطا کرتا ہوں، رہی بات میرے بندۂ کافر کی سو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں (جنکا بدلہ میں دنیا ہی میں دینا چاہتا ہوں) تب میں اس سے مصائب، و بلیات کو دور رکھتا ہوں اور اسے دنیا بھی پیش کرتا ہوں حتیٰ کہ

---

[1] تاریخ أصبهان ۱/۲۹۴.

وہ میرے پاس آتا ہے میں اسے خالص برائیوں کا بدلہ دیتا ہوں۔

فضیل واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے یہ حدیث صرف اسی بندے سے مرفوع روایت کی ہے۔ عبداللہ بن حارث میری سمجھ کے مطابق وہ زبید مکتب ہے وہ کوفی ہے اس سے عمرو بن مرہ نے حدیثیں روایت کی ہیں، اور ابوعبداللہ بن عمرو اور ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۱۱۵۸۵- محمد بن احمد بن حسن ابوعلی صواف، بشر بن موسیٰ، حمیدی (دوسری ''ح'' سند) محمد بن احمد بن علی امام، حسن بن علی مولیٰ بن ہاشم، سور بن زنبور، [1]

(دونوں) فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، شقیق، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے منصور وحصین سے بمثل مذکور بالا روایت کی ہے۔

۱۱۵۸۶- محمد بن حمید، عبداللہ بن صالح بخاری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ (بن مسعود) ؓ نے لوگوں سے فرمایا: میں تمھیں بتاتا ہوں مجھے تمھارے پاس آنے سے کس چیز نے روک رکھا تھا۔ چنانچہ مجھے صرف اس بات کا خوف تھا کہ میں تمھیں اکتاہٹ میں نہ ڈال دوں، تب میں تمھارے پاس وعظ ونصیحت کرنے نہ آیا چونکہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ناغہ کرکے وعظ ارشاد فرماتے تھے آپ ﷺ خوف محسوس کرتے تھے کہ ہم کہیں (روزانہ کے وعظ سے) اکتا نہ جائیں۔

منصور واعمش کی یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔

۱۱۵۸۷- قاضی ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عبداللہ شافعی، ابراہیم بن محمد، فضیل بن عیاض، منصور، شقیق، مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو کوئی نماز پڑھتے نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ نہ مانگی ہو۔

منصور کی یہ حدیث مشہور وثابت ہے، ہم نے یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے صرف شافعی کے واسطہ سے نقل کی ہے۔

۱۱۵۸۸- سلیمان بن احمد، ابوعمر محمد بن عثمان وراق، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، منصور، ربعی، ابومسعود انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام نبوت سے تعلق رکھنے والی جن باتوں کو لوگ پالیتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کرو۔ [2]

منصور کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے اور یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ کی سند سے مرفوعاً صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے روایت کی گئی ہے۔

۱۱۵۸۹- اپنے والد عبداللہ سے ومحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، منصور، ربعی، حذیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے عمل کے متعلق برا گمان رکھتا تھا اس نے اپنے اہل وعیال کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں مجھے آگ میں جلانا اور پھر میری ہڈیوں کو پیس کر جس دن تیز ہوا ہو میری خاک سمندر میں اڑا دینا چونکہ میرا رب مغفرت نہیں فرمائے گا، چنانچہ وہ جب مرا اس کے ورثہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کرکے اس سے پوچھا: تجھے ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ جواب دیا: مجھے ایسا کرنے پر صرف اور صرف تیرے خوف نے ابھارا

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۹، ۸/۱۸، ۹/۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸. وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۴۶۴، ۱۱/۵۱۲، ۱۳/۲۶، ۲۷.

[2] مسند الامام أحمد ۴/۱۲۱، ۵/۲۷۳، ۳۸۳. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۲. والمعجم الکبیر للبیهقی ۱۷/۲۳۶، ۲۳۷، ومجمع الزوائد ۸/۲۷. وفتح الباری ۱۰/۵۲۳. وأمالی الشجری ۲/۱۹۶.

ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث ابراہیم شافعی نے موقوفاً روایت کی ہے، فضیل رحمہ اللہ سے یہ حدیث مرفوعاً روایت کرنے میں ابراہیم بن اشعث متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۰-محمد بن علی بن حبیش واحمد بن ابراہیم کندی، احمد بن اعون، عبداللہ بن عمیر قواریری، فضیل بن عیاض، منصور، شعبی، براء بن عازبؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ (نماز عید کے بعد) دوبارہ کوئی دوسرا جانور قربانی کے لئے ذبح کرے۔[1]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے اسی طرح منصور سے مختصراً روایت کی ہے جبکہ یہی حدیث ثوری اور شعبہ وغیرہ نے منصور سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی (دوسری "ح" سند) ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حارثی، عبیداللہ بن عمر قواریری (دونوں) فضیل بن عیاض، منصور ابن معتمر، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سلمہ فرماتی تھیں: نبی ﷺ جب کبھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے یہ دعا پڑھتے تھے۔[2]

اللھم انی اعوذبک ان ازل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی

یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس سے کہ میں کہیں ڈگمگا جاؤں یا کسی دوسرے کو ڈگمگا دوں، یا میں کسی کو گمراہ کروں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں جہالت کروں، یا کوئی مجھ سے جہالت کرے۔

یہ حدیث ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۲-ابوجعفر محمد بن محمد احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم عبید عجل، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: محمد ﷺ کے گھر والوں نے جب سے مدینہ میں آئے ہیں اس وقت سے تین دن (مسلسل) گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

اسود کی سند سے ابراہیم کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۵۹۳-سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو خلال مکی، عبداللہ بن عمران عابدی، فضیل، منصور، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی تھیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان، میرے اہل اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں کہ مجھے آپ کی یاد ستاتی ہے۔ مجھ سے صبر نہیں ہو پاتا میں فوراً آپ کے پاس آتا ہوں، آپ کو جی بھر کر دیکھتا ہوں اور جب مجھے اپنی موت یاد آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آپ جب جنت میں داخل ہوں گے آپ کو نبیین کے ساتھ مقام رفیع پر فائز کر دیا جائے گا۔ میرا گمان ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں گا آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، نبی ﷺ نے اس آدمی کو کچھ جواب نہ دیا حتی کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔

ومن یطع اللہ ورسولہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (نساء / ۶۹) اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر

---

[1] صحیح البخاری ۲/ ۲۱، ۲۹، ۱۱۸/۷، ۱۳۲. وفتح الباری ۲/ ۴۴۷، ۱۰/ ۲۰، ۱۱/ ۵۵۵. ومسند الامام أحمد ۴/ ۲۱۱.

[2] سنن أبی داؤد ۵۰۹۴. وسنن ابن ماجۃ ۳۸۸۴. ومسند الامام أحمد ۶/ ۳۲۲. والمطالب العالیۃ ۳۳۶۳.

اللہ تعالیٰ نے انعام کیا جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ سب بہترین رفیق ہیں۔

فضیل رحمہ اللہ اور منصور کی یہ حدیث متصلاً غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق عابدی متفرد ہیں۔

۱۱۵۹۴- محمد بن جعفر موذن، ابراہیم بن علی (ح) اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، (دونوں) محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، منصور، ابوحازم، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور اس نے دوران حج رفث (جماع کی باتیں، جماع) وفسق کا ارتکاب نہ کیا وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے، ثوری اور شعبہ نے بھی منصور سے روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحیٰ بن حجر، فضیل (دوسری "ح") ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحیٰ، عبداللہ بن وھب، فضیل، منصور، ابوحازم، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں، جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کی اور پھر (اسی حالت میں مرگیا) جہنم میں داخل ہوگا۔[2]

منصور کی یہ حدیث صحیح ہے ثوری اور شعبہ نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۶- ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن علی مخلد، احمد بن علی حزار، ھیثم بن ایوب ابوعمران طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، مسلم بطین، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق میں ایسا کوئی بھی نہیں جسکے لئے تو نے رزق ومعیشت نہ مقرر کر رکھی ہو، میرا رزق کیا چیز ہے؟ ارشاد ہوا: جس چیز پر میرا نام نہ ذکر کیا جائے وہ تیرا رزق ہے۔[3]

منصور وفضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے صرف ھیثم نے یہ حدیث متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۷- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ھیثم بن ایوب طالقانی، فضیل بن عیاض، منصور، خیثمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہا گیا: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن آدمی پسینے میں ڈوبا ہوگا حتی کہ پسینہ اس کی ناک تک پہنچ جائے گا، عبداللہ بن عمرؓ فرمانے لگے: مومنین کے لئے عالیشان کرسیاں لگائی جائیں گی جو قیمتی موتیوں سے سجائی گئی ہوں گی مومنین ان پر بیٹھیں گے، ان کے اوپر بادلوں نے سایہ کیا ہوگا، قیامت کا دن ان کے آگے دن کی ایک گھڑی کے برابر ہوگا یا ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر۔

۱۱۵۹۸- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، منصور بن معتمر، ابن شہاب زہری، عروہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی کسی ظلم پر انتقام لیتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کا تجاوز نہ کیا گیا ہو، لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ حدود کو ٹوٹتا دیکھتے اس وقت غضبناک ہو جاتے اور جب بھی آپ ﷺ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا جاتا ان میں سے آسان کو اختیار کرتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے یہ حدیث ثوری نے منصور سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۵۹۹- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحیٰ بن سلیمان، حضری، فضیل بن عیاض، منصور، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ سنن النسائی ۵/۱۱۴۔ وسنن ابن ماجة ۲۸۸۹. ومسند الامام أحمد ۲/۴۱۰. والسنن الکبری للبیهقی ۵/۶۷، ۲۶۱. وأمالی الشجری ۲/۶۷، وفتح الباری ۴/۲۰. واتحاف السادة المتقین ۴/۲۸۲.

۲۔ انظر الحدیث فی: مسند الامام أحمد ۲/۳۹۲، ۴۵۶. وتاریخ بغداد ۲/۲۲۶، ۵/۱۵۷، ۶/۱۴۱.

۳۔ الدر المنثور ۳/۴۳. والاتحافات ۲۱.

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام ایک مضطرب آدمی کے پاس سے گزرے، موسیٰ علیہ السلام نے کھڑے ہوکر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگی، ارشاد ہوا: اے موسیٰ اس کو شیطان نے حواس باختہ نہیں کردیا لیکن یہ بھوک کی شدت سے بے حال ہوگیا ہے۔ میں اسے ہر روز کئی بار دیکھتا ہوں کیا آپ کو اس کی اطاعت سے تعجب ہے؟ اسے کہو کہ وہ تمھارے لئے دعا کرے بے شک اس کے لئے ہر روز میرے پاس ایک دعا قبول ہوتی ہے۔[۱]

فضیل، منصور اور عکرمہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے اور یحییٰ بن سلیمان منفرد ہیں۔

۱۱۶۰۰- محمد بن احمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان بن ابی شیبہ (دوسری ''ح'' سند) ابوبکر عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ طلحی، حسین بن جعفر قتات، (دونوں) عبدالحمید بن صالح برجمی، فضیل بن عیاض، حصین بن عبدالرحمٰن، شعبی، عروہ بارقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، صحابہؓ نے پوچھا وہ کس طرح؟ فرمایا: اجر وثواب اور غنیمت کی صورت میں۔ شعبی کی یہ مشہور حدیث ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۱- سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان، فضیل بن عیاض، حصین، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا: محمد اپنے رب کا قائل نہیں ہوسکتا جب تک سونے کا یہ ٹکڑا اس کے ہاتھ میں ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کھڑے ہونے سے پہلے ہی سونے کا وہ ٹکڑا لوگوں میں تقسیم کردیا، پھر ارشاد فرمایا: مجھے خوش نہیں کرے گا کہ محمد کے اصحاب کے لئے احد کے پہاڑ کے بقدر سونا ہو اور وہ اسے اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہوں اور ان کے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی بچا رہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جس دن رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی ترکہ میں کوئی دینار چھوڑا اور نہ ہی کوئی درھم، کوئی غلام چھوڑا اور نہ ہی کوئی لونڈی، ہاں البتہ ایک زرہ چھوڑی جو ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن (گروی) رکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی سے بطور قرض کھانا لے کر خود بھی کھاتے تھے اور اپنے عیال کو بھی کھلاتے تھے۔

فضیل و حصین کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق یحییٰ بن سلیمان متفرد ہیں۔

۱۱۶۰۲- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، مروان بن معاویہ، عیسیٰ بن یونس و ابن ابی زائدہ، اسماعیل بن ابو خالد، عیسیٰ بن ابو حازم، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے چودھویں رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: تم قیامت کے دن اپنے رب کا اسطرح نمایاں دیدار کروگے جس طرح تم چاند کو دیکھ رہے ہو (آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کیا) تم اسکا دیدار کرتے وقت کسی قسم کی دھینگا مشتی (دھکم پیل) کا شکار نہیں ہوگے، لہٰذا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل نمازوں کو مت چھوڑو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ''وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا'' اور اپنے رب کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل حمد و تسبیح بیان کرو۔ (طٰہٰ ۱۳۰)[۲]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اسماعیل سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے، لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث صرف ابراہیم بن اشعث کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۶۸. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۶۲، والاحادیث الضعیفة ۳۱۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۴۷، ۱۵۰. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۱۱. ومسند الامام أحمد ۴/۳۶۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱/۴۶۴. وفتح الباری ۲/۵۲.

۱۱۶۰۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، طاؤس، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کے حکم میں ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ دوران طواف بات چیت کرنا حلال کردیا ہے، سو جو آدمی دوران طواف بات کرنا چاہے وہ صرف خیر کی بات کرے۔[۱]

شیخ فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ فضیل کے علاوہ عطاء سے کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۴- اپنے والد عبداللہ ومحمد بن حبان ومحمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عطاء بن سائب، ابوعبدالرحمٰن سلمی، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابلیس ہر صبح اور ہر شام اپنے لشکر زمین پر بھیجتا ہے اور ساتھ کہتا ہے: جس نے کسی مومن آدمی کو گمراہ کردیا ہے میں اس کا اکرام کروں گا اور جس نے فلاں کام کیا میں اسے اتنا اتنا انعام دوں گا، چنانچہ کوئی ایک شیطان کا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں آدمی کو مسلسل اکساتا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ابلیس کہتا ہے وہ تو اب دوسری کسی عورت سے شادی کرے گا، چیلہ کہتا ہے: اسے طلاق کے وقوع کا شعور تک نہیں، میں اس سے لگاتار زنا کروا رہا ہوں۔ چنانچہ ابلیس اسکو انعام دیتا ہے اور اسکا اچھا خاصا اکرام کرتا ہے اور کہتا ہے اس جیسا کام کرو، اتنے میں ایک دوسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے: میں فلاں کو مسلسل اکساتا رہا حتی کہ اس نے اپنے مسلمان بھائی کو قتل کردیا، چنانچہ ابلیس خوشی کے مارے ایک زوردار چیخ لگاتا ہے یہ سن کر تمام شیاطین جن اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: اے ہمارے آقا: آپ کو کس چیز نے اتنا زیادہ خوش کردیا؟ کہتا ہے مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ وہ مسلسل فلاں آدمی کو اکساتا رہا حتی کہ اس نے دوسرے کو قتل کردیا اور جہنم کا مستحق ہوگیا، چنانچہ ابلیس اس وارداتی کا بے مثال اکرام کرتا ہے، ایسا اکرام وہ اپنے چیلوں میں کسی کا نہیں کرتا، پھر ابلیس تاج منگواتا ہے اور اس وارداتی چیلے کے سر پر رکھ دیتا ہے اور اسے باقی چیلوں کا مانیٹر مقرر کردیتا ہے۔[۲]

یہ حدیث فضیل رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۵- محمد بن اسحٰق بن ابراہیم قاضی اھوازی، عبدان بن احمد اسماعیل بن زکریا، فضیل بن عیاض، فطر بن خلیفہ، حماد، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بدلہ دینے والا ہو وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ آدمی ہے کہ جب اس سے کوئی قطع تعلقی کرے وہ فوراً تعلق جوڑ دے۔[۳]

اسماعیل نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور صرف انھوں نے فطر اور مجاھد کے درمیان حماد کو داخل کیا ہے، لیکن اس حدیث کی مشہور سند وہ ہے جو فطر، اعمش، حسن بن عمرو فقیمی نے روایت کی ہے، یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے مجاہد سے اس سے ملتی جلتی روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۶- سلیمان بن احمد، جعفر فریابی، ھریم بن مسعر ترمذی، (دوسری ''ح'' سند) محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، سوید بن سعید، (دونوں) فضیل بن عیاض، لیث بن ابی سلیم، مجاھد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مومن کے ساتھ اگر تم چلو گے تو وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ مشورہ کرو گے وہ تمھیں نفع پہنچائے گا، اس کے ساتھ تم شرکت کرو گے وہ تمھیں نفع

۱۔ سنن النسائی، کتاب الحج باب ۱۳۲، والسنن الکبری ۵/۸۷. والمستدرک ۱/۴۵۹، ۲/۲۶۷، وصحیح ابن حبان ۹۹۸. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۴۳۵، ۴۴۲، ۴۴۹. وکشف الخفا ۲/۵۹. والدر المنثور ۳/۳۵۴.

۲۔ کنز العمال ۳۹۹۲۴. والجامع الکبیر ۲۰۵۱.

۳۔ صحیح البخاری ۸/۷. وسنن ابی داؤد ۱۶۹۷. وسنن الترمذی ۱۹۰۸. ومسند الامام احمد ۲/۱۶۳، ۱۹۰. وفتح الباری ۱۰/۴۲۳.

پہنچائے گا الغرض اس کی ہر چیز میں نفع ہی نفع ہے۔

یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ غریب ہے اور لیث اس میں متفرد ہیں، حالانکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہے، یعنی نبی ﷺ سے ابن عمرؓ کے واسطہ کے ساتھ مروی ہے۔

۱۱۶۰۷-محمد بن حسن ومحمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حولانی، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض وابوبکر بن عیاش وابن حی ومندل وابواحوص وحفص بن غیاث وعبدالسلام بن حرب وابومعاویہ، لیث ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ" الٓمٓ تنزیل الکتاب" اور "تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے تھے۔

میں نہیں جانتا کہ فضیل سے پوری جماعت کے ساتھ مجموعی طور پر بجز احمد بن یونس کے کس نے یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۶۰۸-سلیمان بن احمد، احمد بن علی بن اسماعیل اسقدنی، بشر بن یحییٰ مروزی، عیاض، لیث شعبی، مسروق، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو رسوا نہیں کرتے جو آدھی رات کے وقت اٹھ کھڑا ہوا اور سورت بقرۃ وسورت آل عمران شروع کردی، سورت بقرہ اور سورت آل عمران مومن کا بہت اچھا خزانہ ہیں۔[1]

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۰۹-احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، (دوسری "ح" سند) سلیمان بن احمد، ابوعمر محمد بن عثمان جریر (دونوں) احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عبداللہ بن سائب، زاذان، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں جو مجھے میری امت کی طرف سے بھیجا گیا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔[2]

ثوری اور عبداللہ بن سائب کی سند سے یہ حدیث غریب ہے۔ زاذان کے علاوہ اسکا راوی صرف عبداللہ بن سائب ہے وہ کوفی ہیں اور ان سے اعمش نے سماع حدیث کیا ہے۔

۱۱۶۱۰-سلیمان بن احمد، جبرون بن عیسیٰ، یحییٰ بن سلیمان حضری، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری، عون بن ابی جحیفہ، ابوجحیفہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معاویہؓ نے لوگوں کو کسی مہم پر بھیجا، لوگ تو چلے گئے لیکن ابودحداحؓ واپس لوٹ آئے، معاویہؓ نے ان سے فرمایا: کیا آپ لوگوں کے ساتھ نہیں گئے تھے؟ انھوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا: لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ آپ کو ضرور سنالوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ شاید آپ مجھے نہ مل سکیں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم میں سے جس کو کسی کام کی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو اور پھر اس نے اپنے دروازے پر پردہ لٹکا لیا تاکہ حاجتمند مسلمان اس کے پاس نہ آسکیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے پر پردہ لٹکا کر کرا سے بھی روک دیں گے، جس کی حاجت ومقصود اصلی ہوئی دنیا اس پر اللہ تعالیٰ میرا اقرب پڑوس حرام کردیں گے بے شک مجھے دنیا اجاڑنے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا بنانے کے لئے۔[3]

فضیل اور ثوری کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے اسے صرف حضری کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۱۱-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، ثوری، صالح، مولیٰ توامہ، ابوھریرہؓ کے

---

[1] مجمع الزوائد ۲/۲۵۴. والترغیب والترھیب ۱/۴۳۳. والدر المنثور ۱/۱۹. کنز العمال ۲۵۴۶.

[2] مسند الامام احمد ۱/۴۵۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۷۱.

[3] کنز العمال ۱۴۷۶۵.

سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جس قوم نے بھی کوئی مجلس منعقد کی اور پھر بدون اللہ کے ذکر کرنے اور نبی ﷺ پر بدوں درود بھیجنے کے متفرق ہوکر چلے گئے قیامت کے دن ان کے ذمہ پر ایک تاوان پڑا ہوگا اللہ تعالیٰ اگر چاہے انھیں معاف کردے چاہے انھیں عذاب دے۔[1]

• ابراہیم بن اشعث، فضیل سے یہ حدیث روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ثوری کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے صالح کی سند سے اور وہ صالح بن ابوصالح ہیں مدنی مولیٰ توامہ بنت امیہ بن خلف ہے اور توامہ کا نام نبھانہ ہے وہ دو جڑواں بہنیں پیدا ہوئی تھیں تب ان کا نام توامہ پڑگیا، نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، سفیان، صالح کی سند سے بشکل مذکور بالا کے بھی پہنچی ہے۔

۱۱۶۱۲- محمد بن حمیدہ حامد بن شعیب، (دوسری ''ح'' سند) ابومحمد بن حیان، ابویعلیٰ، (دونوں) عبیداللہ بن قواریری، فضیل بن عیاض، مسلم بزاز، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ غلام کی بھی دعوت قبول فرماتے تھے'' گدھے پر بھی سواری کرلیتے تھے اور مریض کی تیمارداری بھی کرتے تھے۔[2]

سند میں مذکور مسلم بزاز وہ مسلم بن کیسان اعور ملائی ہے۔

۱۱۶۱۳- ابومحمد بن حیان، ولید بن سفیان، واسطی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انس، ابوطلحہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس گئے (آپ ﷺ بہت ہی شیریں نفس انسان تھے) ہم نے کچھ ارشاد فرمانے کی فرمائش کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں روکا، صرف بات اتنی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی نکلے ہیں۔ انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں اور جیسا اس نے کہا ہوتا ہے ایسا ہی اسکو جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔[3]

حضرت انسؓ کی ابوطلحہؓ کے واسطہ سے مروی یہ حدیث مشہور ہے ان سے دیگر طریق کے ساتھ بھی مروی ہے۔

۱۱۶۱۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن حصن آلوسی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بہت نوازنے والے ہیں اور حیاء والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی آدمی ان کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز رکھے بغیر خالی لوٹا دیں۔

اسی طرح فضیل نے ابان سے روایت کی ہے یہ حدیث غریب ہے اور ابوعثمان نہدی اور سلیمان کی سند والا طریق مشہور ہے۔

۱۱۶۱۵- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابان، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی طرح ہے جسے شروع تا آخر پھاڑ دیا گیا ہو اور وہ صرف ایک دھاگے کے ساتھ لٹکا رہ گیا ہو پس وہ دھاگہ بھی نہیں ٹھہرتا کہ فوراً منقطع ہوجاتا ہے۔[4]

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم کے واسطہ سے لکھی ہے۔ اور ابان بن ابوعیاش کی سند سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے چونکہ ابان عبادت کے بہت حریص تھے اور حدیث ان کے حال سے مطابقت نہیں رکھتی۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۳۲، ۴۸۱، ۴۸۴، ۵۱۵، ۵۲۷، ۳/ ۴۵۲، وأمالي الشجري ۱/ ۲۵۶.

۲۔ الزهد للامام أحمد ۳۲. واتحاف السادة المتقين ۵/ ۲۴۱، ۷/ ۹۹.

۳۔ كنز العمال ۲۲۲۵، ۴۰۰۷.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸/ ۱۱۱. وكنز العمال ۶۳۰۱.

۱۱۶۱۶- احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: فرشتے اس آدمی کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں جواپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے اور جب تک اسے حدث لاحق نہ ہو۔ فرشتے دعا کرتے ہیں: یا اللہ اسکی مغفرت کردے اور اس پر رحم کر اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں لگا ہو وہ گویا نماز ہی میں ہے۔[1]

یہ حدیث مرفوعاً فضیل کی سند سے صرف احمد بن یونس کے واسطہ سے لکھی ہے، احمد بن یونس سے حاتم رازی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۶۱۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی (ح) محمد بن علی بن حبیش، سفیان بن احمد (ح) ابراہیم بن محمد بن یحیٰ، محمد بن اسحٰق ثقفی (ح) محمد بن حیان، ھیثم بن خلف دوری (سب) عبداللہ بن عمر بن ریان، حسین بن علی جعفی، فضل بن عیاض، ھشام، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرا رب میرا اور ابن مریم کا مواخذہ کرے اس چیز پر جو ان انگلیوں نے جنایت کی (یعنی وسطیٰ اور سبابہ) تو ہمیں عذاب دے دے۔ چنانچہ ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کوئی ظلم نہیں کرے گا۔[2]

فضیل اور ھشام کی سند سے یہ حدیث غریب ہے فضیل سے روایت کرنے میں حسین بن علی جعفری متفرد ہیں۔

۱۱۶۱۸- محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابی احوص، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، ھشام، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رحلت فرمائی، آپ ﷺ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے جو کی یہ مقدار اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے لی تھی۔ عکرمہ کی یہ حدیث مشہور حدیث ہے کرم سے یہ حدیث ھلال بن صباب وغیرہ نے بھی روایت کی ہے۔ لیکن یہ حدیث فضیل بن عیاض عن ھشام کے طریق سے غریب ہے۔

۱۱۶۱۹- ابواحمد عبدالرحمٰن بن حارث غنوی قاسم بن زکریا، محمد بن بکر قصیر، فضیل بن عیاض، ھشام بن حسان، ھشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: محمد ﷺ کے گھر والوں پر پورا مہینہ گزر جاتا مگر وہ روٹی تک نہیں پکاتے تھے۔

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث بسند ھشام غریب ہے نیز محمد بن بکر متفرد ہیں۔

۱۱۶۲۰- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، فضیل بن عیاض، یحیٰ بن عبیداللہ، عبیداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! مجھے تمہارے اوپر اس چیز کے متعلق خوف نہیں جسکا تم علم نہیں رکھتے، لیکن یہ دیکھو کہ تمہیں جو علم ہے اس کے مطابق کیسے عمل کررہے ہو۔[3]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان لفظوں میں یحیٰ بن عبیداللہ بن وھب مدنی کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔ یہ حدیث فضیل سے حسن بن قزعہ نے بھی بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۱- مخلد بن جعفر و محمد بن حمید، ابراہیم بن شریک، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، محمد بن ثور صنعانی، معمر، ابوحازم، سھل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم وعالیشان اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا اور ردی اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔[4]

---

۱ - صحیح البخاری ۱/۱۲۱. ۱۶۸. ۳/۸۶. وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۰. ومسند الامام احمد ۲/۳۱۲. ۴۸۶. وفتح الباری ۱/۵۳۸. ۲/۱۴۲..... ۲ - صحیح ابن حبان ۶۴۹۵. والترغیب والترهیب ۳/۳۱۴. وکنز العمال ۵۹۰۵...... ۳ - للخطیب البغدادی ۴۹..... ۴ - المستدرک ۱/۴۸. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۲۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۵۰. والاحادیث الصحیحة ۱۳۷۸.

معمراورابوحازم کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ فضیل سے صرف احمد بن یونس نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۲-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن حسین بن معبد ہ لطی، موسیٰ بن عبدالرحمن مسروقی، حسین بن علی جعفی، فضیل بن عیاض، مطرح بن یزید، عبید بن زحر، علی بن یزید بن قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میرے رب نے مجھے بطحاء مکہ سونے کا بنا کر پیش کیا، میں نے کہا: اے میرے رب! مجھے نہیں چاہیے لیکن میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن سیر ہوکر کھاؤں گا، جب میں شکم سیر ہوں گا تیری حمد وشکر کروں گا اور جب بھوکا ہوں گا تیرے سامنے عاجزی کروں گا اور تیرے حضور دعائیں کروں گا۔[1]

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث ان الفاظ میں بجز علی بن یزید، قاسم نے روایت کی ہو، یہی حدیث عبیداللہ سے یحیٰ بن ایوب نے بمثلہ روایت کی ہے اور قاسم وہ ابن عبدالرحمن مولیٰ خالد بن یزید ہے۔

۱۱۶۲۳-ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، علاء بن مسیب، عبداللہ بن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں مومن کو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے سوا کسی چیز سے راحت نہیں ملتی سو جس کی راحت اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں ہو گویا کہ راحت اسے مل چکی۔

علاء سے متصلا فضیل رحمہ اللہ کی اس روایت کے علاوہ کوئی نہیں۔

۱۱۶۲۴-اپنے والد عبداللہ سے، محمد، اسماعیل، فضیل، یزید بن ابی زیاد، ابوجحیفہ، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ میں تشبیہ نہیں دیتا ہوں جو دنیا میں سے گزر گیا اسکو مگر صرف اس گھائی کے ساتھ جسکا صاف پانی پی لیا گیا ہو اور گدلا باقی رہ گیا ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی یزید سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۵-اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا: موسم سرما عبادتگزار کے لئے غنیمت ہے۔

سلیمان سے متصلا فضیل کی اس کے علاوہ کوئی اور روایت میں نہیں جانتا ہوں۔

۱۱۶۲۶-ابومحمد، احمد بن حسن، اسد بن موسیٰ، حمیدی (ح) محمد بن احمد بن علی، حسن بن علی مولیٰ بنی ہاشم، سعد بن زنبور، فضیل بن عیاض، اشعث بن سوار، حسن، عثمان بن ابوعاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو (امامت کراتے وقت) کمزور ترین آدمی کی سی نماز پڑھاؤ چونکہ مقتدیوں میں ضعیف بھی ہوتا ہے، عمر رسیدہ بھی ہوتا ہے اور حاجتمند بھی ہوتا ہے اور اس آدمی کو مؤذن بناؤ جواذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔[2]

حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے، یہ حدیث حفص بن غیاث ومحمد بن فضیل نے اشعث سے روایت کی ہے جبکہ ھشام بن حسان وعبیدہ بن حسان نے حسن بصری سے روایت کی ہے اور عثمان سے مغیرہ بن شعبہ وسعید بن مسیب وموسیٰ بن طلحہ، ومطرف بن عبداللہ بن شخیر وعبدربہ بن حکم طائفی ونعمان بن سالم ثقفی وداؤد بن ابوعاصم ثقفی نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۲۷-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، احمد بن عبیدہ، فضیل بن عیاض، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

ابوحازم کی یہ حدیث مشہور ثابت ہے، لیکن سلیمان کے قول کے مطابق فضیل کی سند سے غریب ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۴۷. ومسند الامام أحمد ۵/ ۲۵۴. والمعجم الکبیر ۸/ ۲۴۵. وأمالی الشجری ۲/ ۲۰۸. وطبقات ابن سعد ۱/ ۲/ ۱۰۱. والترغیب والترهیب ۴/ ۱۵۳. ۱۸۹. ومشکاة المصابیح ۵۱۹۰.

[2] سنن الترمذی ۲۰۹. وسنن ابی داؤد ۵۳۱. ومسند الامام أحمد ۴/ ۲۱. ۴/ ۲۱۷. والمستدرک ۱/ ۱۹۹. ومشکاة المصابیح ۶۶۸. وطبقات ابن سعد ۷/ ۱/ ۲۶. والاحادیث الصحیحة ۱۵۱۴.

۱۱۶۲۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر و محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن فضیل بن خطاب محمد بن عمر بغلانی، خالد بن یزید، فضیل بن عیاض، ابوھارون عبدی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائیں گے۔[۱]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، خالد متفرد ہیں اور ابوھارون کا نام عمارہ بن جوین عبدی ہے۔

۱۱۶۲۹-ابوقاسم ابراہیم بن احمد بن ابوحصین، عبید بن غنام، یحییٰ بن طلحہ یربوعی، فضیل بن عیاض، محمد بن زبیر، اسود بن سریع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: یہ امت اپنے معاہدے توڑنے کی وجہ سے ہلاک کی جائے گی۔

محمد سے مروی فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد وہ کوفی ہیں جو بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے، حنظلی کے لقب سے مشہور ہیں اور وہ اپنے باپ اور حسن بصری سے روایت کرتے ہیں تاہم انھوں نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث محمد بن زبیر، حسن، اسود کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعد، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، عوف، قسامہ بن زھیر، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹھی بھر مٹی سے پیدا کیا جو اللہ تعالیٰ نے سطح زمین سے اٹھائی تھی تب ہی سفید، سرخ اور سیاہ فام آدمی آئے اور ان میں سے کوئی نرم اخلاق ہے کوئی سخت اور کوئی خبیث ہے کوئی اچھا۔

فضیل سے اسی طرح سلیمان نے یہ حدیث ہمیں روایت کی ہے' اور ایک دوسری مرتبہ سلیمان نے محمد بن عثمان کی سند سے سنائی۔

۱۱۶۳۱-عباس اسفاطی، احمد بن یونس، فضیل، ہشام بن حسان، عوف کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور بالا مروی ہے اور یہی سند صحیح ہے قسامہ بن زھیر بصری ابوموسیٰ سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔ یہ حدیث عوف سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے معمر، ہشام، یحییٰ قطان، یزید بن زریع، ھوذہ بن خلیفہ سرفہرست ہیں۔

۱۱۶۳۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، اسماعیل بن عاصم، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، عمران بن حسان، حسن بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے، ایک دن رسول اللہ ﷺ گھر سے نکل کر صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرمائے؟ اور بغیر ہدایت اسے ہدایت مل جائے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اس کے دل کے اندھے پن کو ختم کر کے بصیرت بخشے؟ خبردار! جو دنیا میں رغبت رکھتا ہوا اور دنیا میں لمبی لمبی امیدیں لگائے بیٹھا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اسی کے بقدر اندھا کر دیتا ہے اور جو دنیا سے کنارہ کش رہا اور امیدیں دنیا میں محدود رکھی، اللہ تعالیٰ اسے بن پڑھے علم عطا فرماتا ہے اور بدون کسی ہدایت کے اسے ہدایت عطا فرماتے ہیں خبردار، عنقریب تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ انکا بادشاہ بغیر قتل و جبر کے مستقیم نہیں ہوگا اور مالدار درستی پر نہیں رہیگا مگر عجز اور بخل سے اور محبت کا وجود نہیں ہوگا مگر دین سے نکلنے اور اتباع خواہشات کے ساتھ۔ خبردار تم میں سے جس نے یہ زمانہ پایا اس نے فقر پر صبر کیا حالانکہ وہ مالدار بننے پر بھی قدرت رکھتا تھا اور ذلت ورسوائی پر صبر کیا حالانکہ وہ عزت پر قدرت رکھتا تھا اور اس نے بغض وعداوت پر صبر کیا حالانکہ وہ محبت پر قدرت رکھتا تھا اس نے یہ تمام صفات اللہ کی خوشنودی کے لئے اختیار کیں تو اللہ تعالیٰ اسے عزت عطا فرمائیں گے اور اسے ۵۰ صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ حدیث فضیل کے علاوہ کسی اور نے عمران سے ان الفاظ میں روایت کی ہو اور عمران کو حسن بصری کے شاگردوں میں شمار کیا گیا ہے اس حدیث کا کوئی تابع نہیں ہے۔

---

[۱] اتحاف السادة المتقين ۸/۸۶، ۸۷. وكنز العمال ۶۱۹۵.

۱۱۶۳۳- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن شہریار، محمد بن عبدالجبار سلمی بصری، فضیل بن عیاض، سعید بن ابو بلال عیسی بن ابو عیسیٰ، شعبی کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس گیا اور میں نے ان سے انکے واقعہ کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی اور میرے قریب تر کھجوریں کر دیں پھر کہنے لگیں کیا میں تمہیں ایک ایسا واقعہ نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ میں ایک دن مسجد میں داخل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا ان کے آس پاس لوگ جمع تھے میں ان کے قریب ہو کر بیٹھ گئی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے تمہیں کسی چیز کے لئے جمع نہیں کیا صرف مجھے تمہارے دشمن کے بارے میں ایک بات پہنچی ہے کہ تمیم داریؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اسے اس کے چچا کے بیٹے نے بتایا کہ وہ ایک مرتبہ کشتی میں سوار سمندر میں محو سفر تھے، اچانک تیز ہوا چلنے لگی جسکی وجہ سے ان کی کشتی کہیں سے کہیں بہہ نکلی وہ نہیں جانتے تھے کہ مشرق کی طرف جارہے ہیں یا مغرب کی طرف، اچانک تیز ہوا نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا...... اس کے بعد راوی نے جساسہ کا قصہ طول کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، میں نے صرف محمد بن عبدالجبار کی سند سے روایت کی ہے اور یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے اور شعبی سے یہ حدیث بہت سارے کبار محدثین اور تابعین کرام نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۴- عصمی بن ھارون، حسن بن فتح بشاشی، اسماعیل بن حرب، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابن عیینہ، مجالد وزکریا، عامر، نعمان بن بشیرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حدیث بیان کرتے وقت نعمان بن بشیرؓ نے اپنی دونوں انگلیوں سے کانوں کی طرف اشارہ کیا، مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث میں نے اپنے کانوں سے نبی ﷺ سے سنی ہے) حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو ان مشتبہ امور سے بچ گیا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت بچالی اور جو ان مشتبہات میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں پڑ گیا جس طرح کہ ایک چرواہا ہوتا ہے کہ وہ سرحد کے آس پاس بکریوں کو چراتا ہے کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں داخل ہو کر چرنے لگیں، خبر لو ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور اچھا ہوتا ہے باقی ماندہ جسم بھی درست اور اچھا ہوتا ہے اور اگر وہ گوشت کا ٹکڑا فاسد ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور فاسد ہو جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔

نعمانؓ سے شعبی کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور شعبی سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کی سند سے یہ حدیث ان سے صرف ابراہیم نے روایت کی ہے۔

۱۱۶۳۵- ابو قاسم نذیر بن جناح محازتی، ھمام بن احمد ذہلی، علی بن عباس بجلی، محمد بن زیاد زیادی، فضیل بن عیاض، حسن بن عبیداللہ، ربعی بن حراش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: نبوت کی جو آخری بات ہم نے پائی وہ یہ ہے کہ" جب تجھ میں حیا نہ رہے اس وقت جو جی چاہے کر"

یہ حدیث فضیل سے حسن بن حفص نے اسی طرح روایت کی ہے اور حسن کہتے ہیں میں اس حدیث کو مرفوع سمجھتا ہوں فضیل اور حصن کی سند سے یہ حدیث تحریر ہے حالانکہ ربعی کی یہ حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو کے واسطہ سے صحیح ثابت ہے۔

۱۱۶۳۶- اپنے والد عبداللہ سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل، ابو حمزہ، ابراہیم، اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہیں کھائی حتی کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

فضیل کی یہ حدیث ابو حمزہ سے غریب ہے ابو حمزہ کا نام میمون اعور کوفی ہے حالانکہ اس حدیث کو ابراہیم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے۔

۱۱۶۳۷-سہل بن سری بخاری، محمد بن علی بن سہل، نصر بن سلمہ، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، سلیمان شیبانی، بیان بن بشر، قیس بن ابوحازم، مستورد بن راشد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف اتنی حیثیت رکھتی ہے کہ جیسے تم میں سے ایک آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر نکال کر اپنی انگلی کو دیکھے کہ وہ اپنے ساتھ کتنا پانی لاکر واپس لوٹی ہے۔[1]

سلیمان کی سند سے فضیل کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی صحیح سند وہ ہے جو اسماعیل بن یزید نے روایت کی ہے جو یوں ہے ابراہیم بن اشعث، ابراہیم، فضیل۔

۱۱۶۳۸-اپنے والد سے اور محمد بن جعفر، اسماعیل بن ابراہیم، فضیل، اسماعیل بن ابوخالد، قیس، مستورد، نبی ﷺ۔

۱۱۶۳۹-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، احمد بن یونس، فضیل بن عیاض، جابر، ابوجعفرؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی نوش فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔[2]

الحمدللہ الذی سقانا عذباً فراتاً برحمته ولم یجعله ملحاً اجاجاً بذنوبنا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا اور خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔

فضیل احمد جابر کی یہ حدیث غریب ہے اور جابر وہ یزید جعفی کوفی ہے۔ اور ابوجعفر وہ محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہیں، یہ حدیث اسی طرح انہوں نے مرسل روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۰-محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن جعفر حرقی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن علی بن جعفر احمر، علی بن ثابت دھان، فضیل بن عیاض، یحییٰ بن سعید الانصاری، سعید بن المسیب، حضرت سلمانؓ کے سلسلہ سند سے کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے شکاری کتے کو پاؤ کہ اس نے (شکار سے) کچھ گوشت کھالیا ہے تو تم کھالو۔[3]

فضیل اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور فضیل سے روایت کرتے ہیں اس حدیث میں علی بن ثابت متفرد ہیں۔ صحیح حدیث وہ ہے جو خیثمہ نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کتا شکار سے کچھ کھالے تم اس شکار سے مت کھاؤ چونکہ کتے نے وہ شکار فی الواقع اپنے لئے پکڑا ہے۔

۱۱۶۴۱-محمد بن حمید، محمد بن حسن بن بریناً، محمد بن جعفر، فضیل بن عیاض، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے۔[4]

فضیل کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ صفوان سے یہ حدیث ثابت و صحیح ہے۔

۱۱۶۴۲-علی بن ھارون، جعفر فریابی، ھریم بن مسعد (ح) ابومحمد بن حیان ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سلام، فضیل بن عیاض، زیاد

---

[1] سنن الترمذی ۲۳۲۳. والمستدرک ۴/۳۱۹. ومسند الامام أحمد ۴/۲۲۹. وطبقات ابن سعد ۶/۴۰. والدر المنثور ۳/۲۲۷. واتحاف السادة المتقين ۸/۱۱۳. ومسند الحميدی ۸۵۵.

[2] الشكر لابن ابی الدنيا ۳۷. والدر المنثور ۵/۲۴۷، ۶/۱۶۱.

[3] نصب الراية ۴/۳۱۳.

[4] سنن أبی داؤد، كتاب الطهارة باب ۱۲۸. وسنن النسائی، كتاب الجمعة باب وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹. والمعجم الصغير للطبرانی ۲/۱۳۷. وكشف الخفا ۲/۱۰۲. واتحاف السادة المتقين ۲/۵۲. ۳۵۰.

بن سعد، عمرو بن دینار، عطا بن یسار، ابوھریرۃؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی ہو (یا نماز کھڑی کی جا چکی ہو) اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز جائز نہیں۔[1]

فضیل وزیاد کی سند سے یہ حدیث غریب ہے جبکہ عمرو کی سند سے یہ حدیث صحیح مشہور ہے اور عمرو سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۳- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی مسلمان کا حق نہیں کہ اس کے پاس ایسی چیز جس کے متعلق وصیت کی جا سکتی ہو دو راتیں گزار دے مگر یہ کہ اس کے پاس اس چیز کے متعلق لکھی ہوئی وصیت موجود ہو۔

عبیداللہ کی سند سے یہ حدیث صحیح ہے جبکہ فضیل کی سند سے عزیز ہے۔

۱۱۶۴۴- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ھارون، قتیبہ بن سعید، فضیل بن عیاض، عبیداللہ بن عمرو، ابوبکر بن سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ اسکا ٹھکانا دوزخ میں بنائے گا، (تخریج سابق میں گزر چکی ہے) عبیداللہ کی یہ حدیث مشہور ہے لیکن فضیل کی سند سے ہم نے صرف قتیبہ کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۵- محمد بن ابراہیم، اسحٰق بن احمد خزاعی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوھریرۃؓ فرماتے ہیں: کعب رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: مجھ سے دو چیزیں حاصل کر لو: جب مسجد میں داخل ہو نبی ﷺ پر درود بھیجو اور یہ دعا پڑھ لیا کرو اللھم افتح لی ابواب الرحمة اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور جب مسجد سے باہر نکلو نبی ﷺ پر درود بھیج کر یہ دعا پڑھ لیا کرو "اللھم احفظنی من الشیطان" یا اللہ! شیطان سے میری حفاظت فرمایا۔

فضیل رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف محمد بن زنبور کے واسطے سے روایت کی ہے، یہی حدیث ضحاک بن عثمان، سعید مقبری، ابوھریرۃؓ کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔ جبکہ یہی حدیث ابن ابی ذیب نے سعید، ابوہ، ابوھریرۃؓ کی سند سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۶- حسن بن عبداللہ بن سعید، یونس بن یعقوب نیشاپوری، احمد بن عبدہ، فضیل بن عیاض، مالک بن انس، زھری، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "نبی ﷺ" فتح مکہ کے موقع پر جب مکہ میں داخل ہوئے ان کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا۔

امام مالک کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے ان سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے لیکن فضیل کے واسطے سے ہم نے صرف احمد بن عبدہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۷- محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، اسحٰق بن ابراہیم طبری، فضیل بن عیاض، سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن ابو خالد، ابن ابی اوفیٰؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے کسی عمرہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے اور مشرکین مکہ آپ ﷺ پر تیر برسا رہے تھے اور ہم (ڈھال کی طرح) آپ ﷺ کے سامنے پردہ بنے ہوئے تھے۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے، اسماعیل کی سند سے لیکن فضیل کی سند سے غریب ہے اور اس کو روایت کرنے میں اسحٰق متفرد ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین ۶۳، ۶۴. وسنن الترمذی ۴۲۱. وسنن أبی داؤد ۱۲۶۶. وسنن النسائی ۲/ ۱۱۷. وسنن ابن ماجة ۱۱۵۱. ومسند الامام احمد ۲/ ۴۵۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲/ ۴۸۲. وصحیح ابن خزیمة ۱۱۲۳. وفتح الباری ۲/ ۱۴۹، ۱۹۶، ۲۱۰.

۱۱۶۴۸-عبداللہ بن عدی وثابت بن اسد، علی بن ابراہیم بن ھیثم، حماد بن حسن، عمر بن بشر مکی، فضیل بن عیاض، عبدالملک بن جریر، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پیشانیاں نہ رکھی جائیں مگر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے، حج اور عمرہ میں پس اس کے سوا جو کچھ بھی ہوگا وہ مثلہ ہے۔[1]

فضیل رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۶۴۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن ابی سری، فضیل بن عیاض، ثور بن یزید، خالد بن معدان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب الحمدللہ کہتا ہے اسکی پاسداری کی جاتی ہے اگر چہ وہ بچھائے ہوئے بستر پر خوبصورت دوشیزہ کے پاس ہی کیوں نہ ہو۔

فضیل رحمہ اللہ کی شامیوں سے اس روایت کے علاوہ میں کوئی نہیں جانتا ہوں۔

(۳۹۸) وھیب بن وردؒ[2]

تبع تابعین میں سے ایک متقی، پرہیز گار، حیادار، عاجزی کرنے والے وھیب بن ورد مکی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

حیاء کر کے زندگانی کو اچھا و عمدہ بنایا۔

بعض کا قول ہے کہ تصوف وعاجزی رونے اور جھکنے کا نام ہے۔

۱۱۶۵۰-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن حسنی، (ح) ابو محمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب (دونوں) حسن بن عبدالرحمٰن، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک وادی کے بیچوں بیچ کھڑا تھا، اچانک کسی آدمی نے مجھے کاندھوں سے پکڑ کر کہا: اے وھیب! اس قدرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے اوپر رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمھارے بہت قریب ہے اس لئے اس سے حیاء کرو۔ وھیب کہتے ہیں میں نے جب پیچھے ہٹ کر دیکھا مجھے کوئی نہ دکھائی دیا۔

۱۱۶۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں چار نفوس قدسیہ کو اللہ تعالیٰ نے اچھا کھانا ترک کرنے پر بلند رفیع الشان مقام عطا فرمایا۔ وہ یہ ہیں وھیب بن ورد، ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط اور سالم خواص رحمہ اللہ۔

۱۱۶۵۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، قتیبہ بن سعید، محمد بن یزید خنیسی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ جب لوگوں کو مسجد حرام میں حدیثیں بیان کر کے فارغ ہو جاتے فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور طبیب کے پاس چلو یعنی وھیب رحمہ اللہ کے پاس اصلاح باطن کے لئے چلو۔

۱۱۶۵۳-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، ضمرہ بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں زھد یہ ہے کہ تم دنیا کے مافات (دنیا سے جو چیز تمھارے ہاتھ نہ لگے) پر افسوس نہ کرو اور دنیا سے جو تمہیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں۔

۱۱۶۵۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے تو کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ سے تمھیں کوئی غافل نہ کرے۔

۱۱۶۵۵-ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ھارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب

[1] ۔ تاریخ بغداد ۳/ ۲۴۹. والکامل لابن عدی ۶/ ۲۲۱۴. والضعفاء للعقیلی ۴/ ۷۰. وکنز العمال ۱۲۱۵۰. مجمع الزوائد ۳/ ۲۶۱.

[2] ۔ تهذيب الكمال ۳۱. ۶۹۱. وطبقات ابن سعد ۵/ ۴۸۸. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۱۲. وسير النبلاء ۷/ ۱۹۸. وتهذيب التهذيب ۱۱/ ۱۷۰.

رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہمارے علماء عفی اللہ عنھم لوگوں کے بارے میں خالص اللہ کے لئے خیر خواہی سے کام لیں اور کہیں اے اللہ کے بندو ہم تمھیں نبی ﷺ کی احادیث اور اسلاف امت کے زھد بھرے زریں اقوال بتاتے ہیں، لہٰذا ان سب پر عمل کرو اور ہمارے اعمال فاسدہ کی طرف مت نظر کرو، جب ہمارے علماء ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اللہ کے بندوں کو فتنوں کی طرف کھینچ کھینچ کرلے جاتے ہیں۔

۱۱۶۵۶- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید کہتے ہیں کہ وھیب رحمہ اللہ نے قسم اٹھا رکھی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور کسی ایک کو بھی ہنس کر نہیں دیکھیں گے تاوقتیکہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کے فرشتے موت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے ٹھکانے سے انھیں آگاہ نہ کردیں۔ محمد کہتے ہیں کہ لوگوں نے انھیں خواب میں دیکھا کہ وہ اہل جنت میں سے ہیں۔ چنانچہ جب انھیں اسکی خبر دی گئی شدت سے رونے لگے اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۱۶۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، ابن اسحٰق، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عالم پر تعجب ہوتا ہے کہ اسے کیسے قلبی میلانات ہنسنے کی طرف لے جاتے ہیں، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اسے قیامت کے دن شدید خوف و ہراس، اللہ کے حضور پیشی اور فزعات کا سامنا کرنا ہے۔ محمد کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد وھیب رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی۔

۱۱۶۵۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے مجھے خبر پہنچی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ طاؤس یمانی میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: اے عطاء: تم اس آدمی کے رحم وکرم سے اپنی ضروریات پوری کرنے سے بچو جو تمھارے ورے ہی دروازے بند کردے اور پردے لٹکادے۔ تم اس ذات سے اپنی تمام تر امیدیں وابستہ رکھو جس نے تمھیں اسی سے مانگنے کا حکم دیا ہے اور تمھیں دینے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

۱۱۶۵۹- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے میں ایک مرتبہ روم کی سرزمین میں چلا جارہا تھا۔ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی پر غیبی آواز سنی، کہنے والا کہہ رہا تھا: یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا ہے کہ وہ کیسے اپنی حوائج کا مطالبہ تیرے غیر سے کرتا ہے یارب! میں اس آدمی پر تعجب کرتا ہوں جس نے تجھے پہچان لیا کہ وہ کیسے تجھے ناراض کرکے تیرے غیر کو راضی کرنا چاہتا ہے۔

۱۱۶۶۰- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ فرمایا: یارب! مجھے کچھ وصیت کر اللہ تعالیٰ نے تینوں بار جواب دیا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے آخری بار پھر اللہ تعالیٰ سے وصیت کرنے کی درخواست کی، اس آخری بار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے اپنے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ تجھے جب بھی کوئی معاملہ پیش آئے تو اس کے بارے میں میری محبت کے علاوہ کسی چیز کو بھی ترجیح نہ دے، سو جس نے ایسا نہ کیا میں اس پر رحم نہیں کروں گا اور اسے گناہوں سے پاک بھی نہیں کروں گا۔

۱۱۶۶۱- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن یسار، ابوایوب موسیٰ بن ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے وھیب رحمہ اللہ کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کو کہا: فرمایا: یہ خیال رکھنے سے ڈرو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں نظرانداز کردیتا ہے۔

۱۱۶۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مشہور مقولہ ہے کہ عبادت گزاروں نے جب حلاوتِ ایمان کو چکھا تو اس کے حصول کے لئے انھوں نے سمندروں اور جنگلوں کے سفروں کی صعوبتیں برداشت کیں بخدا! یہ صعوبتیں میرے نزدیک عبادت سے زیادہ میٹھی ہیں۔

۱۱۶۶۳- ابوحامد، احمد بن محمد بن حسین بن علی قطان، ابوکریب سلم بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے

بمثل حدیث مذکورہ کے فرمایا۔

۱۱۶۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابراہیم بن اسحٰق، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت الفردوس کی محبت اور دوزخ کا ڈر مشقتیں برداشت کرنے پر مجبور کرتا ہے اور یہ دونوں چیزیں بندے کو دنیا کی راحتوں سے دور کر دیتی ہیں۔

۱۱۶۶۵- عثمان بن محمد عثمان ابونصر بن حمدویہ، عبداللہ بن عبدالوھاب، حسین بن محمد بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں اور ایک حصہ عزلت (لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا) میں ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے نفس کو خاموشی کا عادی بنانا چاہا لیکن میں اس پر قادر نہ ہوسکا، بالآخر میں عزلت کی طرف چل نکلا، چنانچہ مجھے بقیہ نو حصے بھی حاصل ہو گئے۔

۱۱۶۶۶- علی بن یعقوب بن ابوعقب، عثمان بن محمد، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابوحواری، ابوعلی صاحب قاضی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے تھے غور وفکر کے بعد ہم نے دیکھا کہ قرأت سے بڑھ کر کوئی زیادہ دلوں کو نرم کرنے والی اور حق کی طرف زیادہ کھینچ کر لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔

۱۱۶۶۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن موسیٰ قاسانی، زعیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض، وھیب بن ورد اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تینوں بیٹھے ترکھجوروں کا ذکر کر رہے تھے۔ وھیب رحمہ اللہ بولے کیا ترکھجوریں آئی ہیں؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ کھجوروں کا آخری موسم ہے کیا آپ نے نہیں کھائیں؟ وھیب رحمہ اللہ نے جواب نفی میں دیا اور فرمایا: اس لئے کہ مکہ کے عام باغات کا تعلق جاگیروں وغیرہ سے ہے، اس لئے میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا اللہ تعالیٰ نے بازار سے خریدنے میں رخصت نہیں دی ہوئی؟ جب آپ جاگیروں وغیرہ کو نہیں جانتے ہوں گے مگر لوگوں پر تنگی آ جائے کیوں ایسا نہیں کہ مصر سے آنے والے غلہ جات عام طور پر جاگیروں ہی سے آتے ہیں۔

میرا گمان نہیں کہ آپ گندم سے مستغنی رہتے ہوں، اپنے لئے کچھ تو آسانی کیجئے، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے۔ فضیل رحمہ اللہ نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا، آپ نے اس آدمی کو کیا کر دیا؟ ابن مبارک رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے کیا پتا کہ سارے کا سارا خوف انہی کو دے دیا گیا ہے جب وہیب رحمہ اللہ کو افاقہ ہوا کہنے لگے اے ابن مبارک مجھے اپنی رخصت سے دور رہنے دیجئے، کوئی حرج نہیں میں اتنی گندم کھاؤں جتنی مقدار میں بے چین آدمی مردار سے کھاتا ہے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ اپنے جسم کو مجاھدے میں رکھتے ہیں حتیٰ کہ لاغری کے عالم میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۱۶۶۸- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، محمد بن عبدالوھاب، علی بن غنام، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ابن مبارک سے فرمایا: کیا آپ کا غلام بغداد میں تجارت کر رہا ہے؟ ہم اس سے بیع وشراء نہیں کریں گے، فرمایا: کیا وہ وہاں نہیں ہے؟ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ میرے بارے میں کیا کہیں گے حالانکہ وہ بھائی بھائی ہیں۔ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! میں مصر کا غلہ کبھی نہیں چکھوں گا، چنانچہ وہیب رحمہ اللہ نے مصر کے آنے والے غلے کو چکھا تک نہیں حتیٰ کہ وفات پائی جب ضرورت پیش آئی کھجوروں وغیرہ کے ساتھ اپنا جی بہلا لیتے حتیٰ کہ اسی حالت میں وفات پائی۔

۱۱۶۶۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم علی بن اسحٰق، عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اللہ تعالیٰ کے ہمنشینوں کے بارے میں

خبر دیجئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہمنشین وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوں گے، اس کے آگے خشوع وخضوع کرنے والے ہوں، عاجزی کرنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے کہنے لگا: یا نبی اللہ! کیا وہ پہلے لوگ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ''نفی میں جواب دیا: اس آدمی نے پوچھا پھر وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ فقراء ہوں گے جو جنت کی طرف سبقت کریں گے جنت سے کچھ فرشتے نکل کر ان لوگوں کی طرف آئیں گے اور کہیں گے، حساب وکتاب کے لئے واپس لوٹ جاؤ، وہ فقراء پوچھیں گے کس بات پر ہم سے حساب لیا جائے گا بخدا! ہمارے اوپر دولت کی فراوانی نہیں ہوئی۔ نہ ہم نے مال ودولت کو قبضہ میں لیا نہ اسے پھیلایا، ہم امراء بھی نہ تھے جو عدل یا ظلم وستم کرتے، ہمارے پاس اللہ کا حکم آیا ہم اللہ کے آگے سر تسلیم خم ہو گئے اور تا موت عبادت میں مشغول ہو گئے۔

۱۱۶۷۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، وھیب بن ورد حضرمی مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو بیٹے کے معاملہ میں مورد عتاب بنایا اور وحی نازل کی ''انی اعظک ان تکون من الجاھلین'' بے شک میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہیں آپ جاہلوں میں سے نہ ہو جائیں (ھود ۴۶) اس کے بعد نوح علیہ السلام تین سو سال مسلسل روتے رہے حتی کہ رونے کی وجہ سے رخساروں پر نالیاں بن گئی تھیں۔

۱۱۶۷۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین، حجاج، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے تورات یا کسی اور کتاب میں لکھا ہے: اے ابن آدم! جب میں غصے میں ہوں (اور تو اس کا ظہور اپنے اوپر مصائب میں دیکھے) تو مجھے یاد کر لیا کر، جب تو غصہ میں ہوگا تو میں تجھے یاد کروں گا۔ پھر میں تجھے ھلاک ہونے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ اور جب تجھ پر ظلم ڈھایا جائے میری مدد کے ساتھ راضی رہ، اس لئے کہ میری مدد تیرے لئے تیری اپنی مدد سے بہتر ہے۔

۱۱۶۷۲- عبداللہ بن محمد جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی وہب بن منبہ رحمہ اللہ کے پاس آیا لوگ باہم فتنوں میں مبتلا ہو گئے۔ میرے دل میں بات پیدا ہوئی کہ میں ان کے ساتھ اختلاط نہ رکھوں، وھب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسا نہ کر چونکہ تجھے لوگوں کی ضرورت ہے اور لوگوں کو تیری ضرورت ہے، انھیں تجھ سے کچھ حوائج وابستہ ہیں اور تجھے ان سے، لیکن لوگوں میں رہتے ہوئے بہرے بن کر رہو لیکن کانوں سے سنتے ہوئے اندھے بن کر رہو لیکن صاحب بصیرت ہوتے ہوئے اور خاموش رہو کام کی بات کرتے ہوئے۔

۱۱۶۷۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابواسحٰق طالقانی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا عبادت کا ذائقہ پا سکتا ہے؟ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، اور وہ بھی عبادت کا ذائقہ نہیں پاتا جس نے معصیت ونافرمانی کا صرف ارادہ ہی کیا ہو۔

۱۱۶۷۴- عبداللہ، علی بن اسحٰق، حسین، عبداللہ بن مبارک، وھیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اپنے ساتھی کے ساتھ حسن ظن رکھا کرو جب تک کہ وہ تمھارے اوپر غالب نہ آ جائے۔

۱۱۶۷۵- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن علی بن شقیق محمود بن عباس، حسن بن رشید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے ارشاد فرمایا: اے حواریین کی جماعت! میں نے تمھارے لئے دنیا کو بے بس اوندھے منہ کر دیا ہے میرے بعد تم اسے ترقی نہ دے دینا، چونکہ اس جگہ میں کوئی خیر نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور اس جگہ میں بھی کوئی خیر نہیں جسکو چھوڑے بغیر آخرت نہ پائی جا سکتی ہو لہذا دنیا کو نظر انداز کرتے رہو اور اسکی تعمیر وترقی میں مشغول نہ رہو، خوب سمجھ لو دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے اور بہت ساری ایسی خواہشات نفس ہیں

جن کے نتیجے میں طویل حزن کو دیکھنا پڑتا ہے۔

۱۱۶۷۶-ابوہ عبداللہ، احمد، عبداللہ، حسن بن صباح، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: نوح علیہ السلام نے ٹہنیوں کا معمولی سا ایک گھر بنایا: ان سے کہا گیا کہ آپ اس سے اچھا گھر اپنے لئے بنا لیتے، انھوں نے فرمایا: مرجانے والے کے لئے یہ گھر بہت ہے۔

۱۱۶۷۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا: اے میرے رب! اپنے بندے سے اپنی رضاء کی مجھے نشانی بتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: جب تم دیکھو کہ میں نے اسے اپنی اطاعت کرنے کی توفیق دی ہے اور اسے اپنی نافرمانی سے دور کر دیا ہے پس یہی میرے اس سے راضی رہنے کی علامت اور نشانی ہے۔

۱۱۶۷۸-ابومحمد، احمد، احمد، عمرو بن محمد بن ابی زرین کہتے ہیں میں نے وھیب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کے ڈر، ابرار کی روحانیت اور صدیقین کی حفاظت میں داخل ہو گئے جس کسی سے بھی ملو گے اس سے تم متاثر نہیں ہو گے اگر تم اس کو دیکھو گے تو تمھیں پرہیز گار سمجھا جائیگا۔ نیز اپنے دل کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں مشغول رکھو، چونکہ دل کو غیر اللہ نے اللہ سے غافل کر دیا ہے۔

وھیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل کی جماعت! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں زنا سے منع کیا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں اس بات سے بھی منع کرتا ہوں کہ تم اپنے دلوں میں بھی زنا کا خیال لاؤ چونکہ دل میں زنا کا خیال پیدا ہونے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی مزین گھر میں آگ جلائی جائے، بالفرض گھر اگر آگ سے نہ جلا کم از کم دھویں سے کالا تو ضرور ہو جائے گا۔

اے جماعت بنی اسرائیل! موسیٰ علیہ السلام نے تمھیں جھوٹی قسم کھانے سے منع کیا تھا اور بہت اچھا کیا: میں تمھیں جھوٹی اور سچی دونوں طرح کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہوں۔ اے بنی اسرائیل میں نے تمھارے لئے دنیا کو ذلیل کر کے اوندھے منہ پھینک دیا ہے۔ تم نے اس کو ترقی نہیں دینی بے شک دنیا کی خباثت میں پڑ کر آدمی اللہ تعالیٰ کی معصیت کا مرتکب ہو جاتا ہے اور دنیا کو ترک کرے بغیر آخرت نہیں پائی جا سکتی، دنیا سے عبرت حاصل کرو اسکی تعمیر و ترقی میں مستغرق نہ ہو جاؤ خبردار یہ بات سچ ہے اگرچہ کڑوی ہے اور توبہ کی تلاش سے ترک گناہ آسان ہے، بہت ساری گھڑی بھر کی خواہشات اپنے پیچھے طویل غم و حزن کو چھوڑ دیتی ہیں۔

اے جماعت بنی اسرائیل میں نے دنیا کو الٹی کر کے تمھیں اس کی پیٹھ پر بٹھا دیا ہے، اس کے متعلق تم سے صرف بادشاہوں اور عورتوں نے جھگڑا کرنا ہے لہٰذا بادشاہوں سے تم اس طرح نمٹو کہ ان کی بادشاہت سے الگ تھلگ رہو اور عورتوں کے مسئلہ میں تم کثرت سے روزے اور نماز پڑھو۔

۱۱۶۷۹-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: علماء سوء کی مثال بیان کی گئی کہ عالم سوء کی مثال اس پتھر جیسی ہے جو کہ بہتے ہوئے پانی کی نالی میں پڑا ہو وہ پتھر نہ خود پانی جذب کرتا ہے اور نہ آزادی سے پانی کو آگے جانے دیتا ہے۔

۱۱۶۸۰-ابوعمرو عثمان محمد بن عثمانی، حسن بن ابوحسن مصری، محمد بن آدم، اسحق بن ابراہیم خواص، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن عراقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پچاس سال تک لوگوں کے ساتھ مل بیٹھا رہا میں نے کسی آدمی کو نہیں پایا جو میرا گناہ معاف کرے یا میری قطع تعلقی کو صلہ رحمی کی شکل دے، میرے عیبوں پر پردہ کرے اور میں اس پر بھروسہ نہیں رکھتا جب وہ غصے میں آ جائے پس ان لوگوں میں مشغول رہنا بڑی حماقت ہے۔

۱۱۶۸۱- ابوعمرو عثمان محمد عثمانی، حسین بن محمد بن احمد بن ابو سبرہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے سویا ہوا تھا۔ اچانک میں نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے اے لوگو! تمھارے اوپر کتاب اللہ کو والی مقرر کیا گیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا: اچانک میں نے دیکھا کہ ناخن پر ع۔م۔ر۔ لکھا ہوا ہے اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہونے لگی۔

۱۱۶۸۲- محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس مولی بنی مخزوم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری کے ساتھ جا رہے تھے، اسی دوران وہ دونوں ایک ڈاکو کے پاس سے گزرے جو اپنے مورچے میں بیٹھا ہوا تھا، جب ڈاکو نے ان دونوں کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں توبہ کا خیال ڈالا، اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ ہیں اور یہ ان کا حواری ہے اور اے بد بخت تو کون ہے بنی اسرائیل کا ڈاکو، تو رہزنی کرتا ہے لوگوں کے اموال چھینتا ہے اور ناحق خون بہاتا ہے، پھر ڈاکو توبہ تائب ہو کر اپنے مورچے سے نیچے اترا اور ان دونوں کے ساتھ آن ملا، ایک بار پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا، تو ان کے ساتھ ساتھ چلتا جاتا ہے؟ حالانکہ فی الواقع تو اس کا اہل نہیں ہے۔ ان کے پیچھے چل، جس طرح کہ تجھ جیسا خطا کار سیاہ کار چلتا ہے، اسی دوران حواری نے پیچھے مڑ کر اسکی طرف دیکھا دل ہی دل میں کہنے لگا: اس بد بخت خبیث کو دیکھو اور اس کے ہمارے پیچھے چلنے کو دیکھو پس اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ حواری اور بنی اسرائیل کے ڈاکو دونوں سے کہو وہ اپنے اپنے عمل کا محاسبہ کریں۔ ڈاکو کی میں نے اس کی توبہ و ندامت کی وجہ سے مغفرت کر دی اور اپنے نفس پر اترانے اور اس تائب کو حقیر سمجھنے کی وجہ سے حواری کا عمل ضائع ہو گیا۔

۱۱۶۸۳- ابونعیم اصفہانی، عمارہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم، جس بندے نے بھی میری محبت کو اپنی خواہش پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو کم کروں گا، اس کے امور متفرقہ کو نظام میں لاؤں گا اور اس کے دل سے فقر کے خوف کو نکال دوں گا اور اس کے آنکھوں کے سامنے مالداری کو لا رکھوں گا میں اس کے لئے ہر تاجر کے ماوراء تجارت کروں گا، مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میری عظمت کی قسم جس بندے نے اپنی خواہش نفس کو میری محبت پر ترجیح دی میں اس کے غموں کو بڑھا دوں گا اور اسکے امور کو متفرق کر دوں گا اور اس کے دل سے غنیٰ کو نکال دوں گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے فقر کو لا کھڑا کر دوں گا، مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ جس وادی میں چاہے ہلاک ہو جائے۔

۱۱۶۸۴- ابو عبداللہ و محمد بن جعفر، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض و یحییٰ بن سلیم و عبدالرحمن بن ابو مدلاح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم ....بمثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۱۶۸۵- عمر بن احمد بن عثمان، واعظ، حسین بن احمد بن صدقہ، ابن ابی خیثمہ، ابو معاویہ، غلابی، ایک قریشی آدمی نے کہا: وھب بن ورد ذی طویٰ مقام میں محمد بن منکدر کے پاس ان کی عیادت کرنے داخل ہوئے وھیب رحمہ اللہ نے اپنا ہاتھ ان پر مس کرتے ہوئے کہا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر کہا: اگر صدق دل سے بسم اللہ کو کسی پہاڑ پر پڑھا جائے وہ پہاڑ شدت طرب میں جھوم اٹھے۔

۱۱۶۸۶- ابوبکر محمد بن آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن صلت، احمد بن ابو حواری، ابو حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد فرماتے تھے: ابن آدم کو پیدا کیا گیا ساتھ ساتھ اس کی روٹی کا بھی بندوبست کیا گیا لہٰذا جو روٹی سے زیادہ کسی اور چیز کا متمنی ہو گا وہ شہوت نفس کا متلاشی ہے۔

۱۱۶۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ

نے فرمایا: ابن عمرؓ نے ایک اونٹ بیچ ڈالا، ان سے کسی نے کہا: اس اونٹ کو اگر آپ اپنے پاس رہنے دیتے تو بہتر ہوتا، ابن عمرؓ نے جواب دیا...... یہ اونٹ کبھی کسی وقت ہمارے موافق تھا لیکن اب اس نے ہمارے دل کے ایک حصہ کو مشغول کر دیا ہے پس میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز میں مشغول رہے۔

۱۱۶۸۸- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ ابلیس ایک مرتبہ جسارت کر کے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور ان سے کہنے لگا: میں آپ کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کرنا چاہتا، لیکن مجھے بنی آدم کے بارے میں خبر دو، ابلیس کہنے لگا: بنی آدم ہمارے نزدیک تین قسموں پر ہیں، اول قسم ہمارے اوپر بہت بھاری ہے سو بنی آدم کی اس قسم کی طرف ہم متوجہ ہوتے ہیں اور اسے فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور یوں ہم اس پر قدرت پا لیتے ہیں، پھر اس کی طرف لوٹتے ہیں وہ بھی دوبارہ توبہ کر لیتا ہے ہم اسکے متعلق مایوس نہیں ہوتے لیکن ہم اپنی حاجت اس سے پوری بھی نہیں کر سکتے۔ بس ہم اس کے بارے میں مشکل ہی میں پڑے رہتے ہیں، بنی آدم کی دوسری قسم ہمارے ہاتھوں میں یوں ہے جس طرح بچوں کے ہاتھوں میں گیند ہوتی ہے اسے جس طرح چاہیں اچھالتے رہتے ہیں: ہم ان کی اچھی طرح خبر لیتے ہیں بنی آدم کی تیسری قسم آپ جیسے معصومین کی ہے جن پر ہم کچھ قدرت نہیں رکھتے یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، اس کے باوجود تم نے کبھی میرے اوپر بھی قدرت پائی ہے؟ ابلیس نے نفی میں جواب دیا، پھر کہا صرف ایک مرتبہ، وہ یوں کہ ایک مرتبہ آپ کھانا کھانے تشریف لائے میں برابر آپ کے دل میں کھانے کا شوق ڈالتا رہا حتیٰ کہ آپ نے کھانا معمول سے زیادہ کھالیا، پھر آپ آرام سے گہری نیند سو گئے جس کی وجہ سے آپ نماز کے لئے نہ اٹھ سکے جبکہ آپ اس سے قبل نماز کے لئے اٹھتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس سے کہا کوئی حرج نہیں، میں تا موت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا، اس خبیث نے یحییٰ علیہ السلام سے کہا: کوئی حرج نہیں میں بھی آپ کے بعد کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا؟

۱۱۶۸۹- عبداللہ بن محمد، احمد، سعید بن شرجیل کتانی، سعید بن عطارد، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے رخساروں پر رونے کی وجہ سے لکیریں پڑی ہوئی تھیں، انکی حالت زار کو دیکھ کر ان کے والد حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تو تجھے اللہ تعالیٰ سے صرف اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لئے مانگا ہے، حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے ابا جان! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک بیابان ہے جو صرف رونے دھونے سے طے پاتا ہے۔

۱۱۶۹۰- حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن سعید بن ھارون، حسین بن محمد بن صباح، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے گھر میں پوری رات مسلسل عبادت ہوتی تھی اور انھوں نے عبادت کے لئے گھر والوں میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، گویا رات کی کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں گزرتی تھی جس میں انکے گھر کا کوئی فرد سجدہ یا ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو، جب داؤد علیہ السلام کی عبادت کے لئے باری آتی۔ اپنی باری پر نماز پڑھنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے، اس دوران ان کے دل میں اہل خانہ کی عبادت کے متعلق کچھ خیال پیدا ہو جاتا۔ داؤد علیہ السلام کے گھر کے سامنے ایک جاری نہر تھی، اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک پیدا کر دیا جو دن رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہتا۔ چنانچہ مینڈک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے داؤد علیہ السلام کو آواز دے کر کہا: آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیوں کر اترا رہے ہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبوت کے ساتھ مشرف و مکرم کیا اللہ عزوجل نے جب سے مجھے پیدا کیا اس وقت سے لیکر اس گھڑی تک ایک ٹانگ پر کھڑا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہا ہوں۔ میری رگوں نے لحہ بھر کے لئے بھی استراحت نہیں کی، پھر آپ اپنی اور اہل خانہ کی عبادت پر کیونکر اترا رہے ہیں؟ چنانچہ داؤد علیہ السلام مینڈک کے خیالات سن کر اپنی اور اہل خانہ کی عبادت کو حقیر و کم سمجھنے لگے۔

۱۱۶۹۱- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبد، محمد بن عبدالمجید تمیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے کچھ لوگوں کو عیدالفطر کے موقع پر ہنستے ہوئے دیکھا، فرمایا: اگر ان لوگوں کے روزے قبول ہو چکے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والوں کا یہ کام تو نہیں ہوتا۔

۱۱۶۹۲- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید بن خنیس کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے وھیب رحمہ اللہ کو عیدالفطر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نماز سے فارغ ہو کر جب واپس لوٹے تو لوگ ان کے پاس سے گزر رہے جا رہے تھے ان پر ایک نظر ڈالی اور پھر کہنے لگے اگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے صبح کی ہے کہ ان کی بیداری عنداللہ مقبول ہو چکی ہے۔ ان کو ادائے شکر میں مشغول ہونا چاہیے، اگر ان کی بیداری عنداللہ مقبول نہیں ہوئی پھر انھیں مشغول سے مشغول تر ہونا چاہیے تھا، پھر فرمایا: کئی دفعہ میرے پاس میرے بھائی آتے ہیں اور مجھ سے سوال کرتے ہیں اے ابوامیہ! اس آدمی کے بارے میں آپ کو کیا خبر پہنچی ہے جو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اسکے لئے کچھ اجر و ثواب ہوگا؟ میں جواب دیتا ہوں: اللہ تعالیٰ میری اور آپ کی مغفرت کرے، بلکہ تم یہ سوال کرو کہ اللہ تعالیٰ نے طواف کرنے پر ہمارے اوپر کتنا شکر واجب کیا ہے، اور اس بندے کو طواف کی توفیق عطا فرمائی جبکہ اوروں کو محروم کیا، لوگ کہنے لگے: بے شک ہم امید کرتے ہیں، فرمایا بخدا! اس وقت تک بندہ امید نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہ رکھتا ہو پھر فرمایا: تم کیسے جرأت کرتے ہو اس آدمی کے اللہ سے راضی رہنے کی امید کرتے ہو جو اللہ کے غضب کا خوف دل میں نہیں رکھتا" چونکہ یہ امید تو اللہ تعالیٰ کی دلیل ہے اس لئے کہ اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے" واذیرفع ابراھیم القواعد من البیت و اسماعیل" وہ وقت قابل ذکر ہے جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی بنیادیں اوپر اٹھا رہے تھے اور اسماعیل علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے (بقرہ/ ۱۲۷)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا و اجعلنا مسلمین لک (بقرۃ ۱۲۸) اے ہمارے رب ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو سننے والا اور علم والا ہے۔ اے اللہ ہمیں سر تسلیم خم ہونے والا بنا دے پھر فرمایا:

والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین (شعراء ۸۲) اور جس کی میں امید کرتا ہوں کہ جزاء کے دن میرے گناہ بخش دے۔

پھر فرمایا:" واجعل لی لسان صدق فی الآخرین "(شعراء ۸۴) میری صدق والی زبان بنا دے۔

۱۱۶۹۳- سلیمان بن احمد، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز ذیل کے اشعار کثرت سے پڑھا کرتے تھے (۱)

تراه مکینا وھوللھو ماقت . بہ عن حدیث القوم ماھو شاغلہ

تم اسے مسکین سمجھتے ہو حالانکہ وہ حدیث قوم سے الگ تھلگ لہو ولعب میں پڑا ہے۔

وازعجہ علم من الجھل کلہ . وماعالم شیئا کمن ھو جاھلہ

علم نے اسکو جہالت کے بارے میں برانگیختہ کیا اور جو کسی چیز کا عالم ہے وہ اس سے جاہل ہے۔

عبوس من الجھال حین یراھم . فلیس لہ منھم خدین یھازلہ

وہ جاہلوں کو جب دیکھتا ہے تیوری چڑھا لیتا ہے گویا جاہلوں میں اس کا کوئی گہرا دوست نہیں جس سے وہ ہنسی مذاق کرے۔

تذکر مایلقیٰ من العیش آجلاً.... فاشغلہ عن عاجل العیش آجلہ

وہ یاد رکھتا ہے بعد میں آنے والی زندگی کو تب اس کو دنیاوی زندگی سے آخری زندگی نے بے غم کر دیا ہوتا ہے۔

۱۱۶۹۴-محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، احمد بن محمد بن سفیان، سعید بن سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک عورت بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور وہ کہتی جا رہی تھی: یارب: لذتیں ختم ہو چکی ہیں اور بدمزگی باقی رہ گئی ہے، اے میرے رب تو پاک اور عزت والا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے اور تیری عقوبت جہنم کی آگ ہے، ایک دوسری عورت کہنے لگی جو اس کے ساتھ تھی: اے بہن! تو آج بیت اللہ میں داخل ہوگئی پہلی عورت نے جواب دیا: بخدا! میں اپنے ان قدموں کو بیت اللہ کے طواف کا اہل نہیں سمجھتی ہوں میں کیسے ان کو بیت اللہ کے روندنے کا اہل سمجھوں؟ میں یہ خوبی جانتی ہوں کہ یہ قدم کہاں چلتے رہے۔

۱۱۶۹۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عنیسہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی رات کو قرآن مجید پڑھتا تھا، صبح کو اسکا اثر اس کے چہرے میں پہچان لیا جاتا تھا اور ہم میں سے آج کوئی قرآن پڑھتا ہے یوں لگتا ہے جیسے اس پر سے کتاف کی چادر اٹھالی گئی ہو (یعنی اس پر قرأت قرآنی کا اثر ہی نہیں ہوتا)۔

۱۱۶۹۶-عبداللہ بن احمد، احمد، عتاب بن زیاد مروزی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی سے پوچھا گیا: کیا آپ سوتے نہیں؟ اس نے جواب دیا عجائب قرآن نے میری نیند ختم کردی ہے۔

۱۱۶۹۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن ابی رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بعض حکماء کا قول ہے کہ میں اپنے نفس کی اصلاح اس وقت کرسکتا ہوں جب میں اسکے فساد سے واقف ہوں گا، مومن کے لئے اتنا شر بھی کافی ہے کہ وہ اس فساد کو جانتا ہو جسے وہ درست نہ کرتا ہو، بہت برا ہے وہ آدمی جو گناہ کر کے توبہ کیئے بغیر کوچ کر جائے۔

۱۱۶۹۸-ابومحمد، احمد، احمد محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: واللہ اعلم ہمیں بعض حکماء کا قول پہنچا ہے۔ اے میرے رب! وہ کونسا زمانہ ہے جس میں لوگوں نے تیری معصیت کا ارتکاب نہ کیا ہو باوجود اس کے پھر بھی ان پر تیری رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں اور تو نے ان پر رزق کے وسیع دروازے کھول رکھے، پاک ہے تیری ذات تو کتنا بردبار ہے تیری عزت کی قسم! تیری نافرمانی کی جاتی ہے پھر بھی تو نعمتوں اور رزق کی فراوانی کرتا ہے۔ اے میرے رب یوں لگتا ہے کہ گویا تجھے غصہ آتا ہی نہیں۔

۱۱۶۹۹-ابومحمد، احمد، ابوعبداللہ احمد بن نصر مروزی، علی بن ابوبکر اسفذنی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وھیب رحمہ اللہ نے دودھ پینے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ ان کی خالہ بنی عیسیٰ بن موسیٰ کی بکریوں کا دودھ لے کر آئیں، وھیب رحمہ اللہ نے دودھ کے متعلق پوچھ گچھ کی، کہنے لگے میں یہ دودھ نہیں پیوں گا، خالہ نے اصرار کیا مگر وھیب رحمہ اللہ کسی طرح نہ مانے ان کی خالہ کہنے لگی، اگر تم یہ دودھ پی لو میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتی ہوں کہ وہ میری بات ماننے کی وجہ سے تمھاری مغفرت کردے گا۔ فرمایا: میں اسے پسند نہیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کردی ہے۔ کہنے لگی وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اس کی معصیت کا مرتکب بن کر اسکی مغفرت کا طلبگار بنوں۔

۱۱۷۰۰-ابوبکر محمد بن احمد، احمد موذن، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبدالکریم ابویحیٰ، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے ساتھ جو دو فرشتے دنیا میں اس کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں وہ دونوں اس آدمی کو دنیا میں کیئے ہوئے اعمال کو دکھاتے ہیں اگر اطاعت کے ساتھ ان دونوں کی محبت میں رہا وہ دونوں اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ ہو نیکا اچھا بدلہ دے، بہت ساری سچائی والی مجالس میں ہم بیٹھے اور تیرے بہت سے نیک اعمال کا ہم نے مشاہدہ کیا اور تیری بہت ساری اچھی باتیں ہم نے سنیں پس اللہ تعالیٰ اس ہم نشین کو اچھا بدلہ دے اور اگر اس آدمی نے ان دونوں فرشتوں کی محبت

برے طرزِ عمل سے اختیار کی وہ دونوں فرشتے اپنا طرزِ تعریف بدل دیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس ہمنشین کو اچھا بدلہ نہ دے، بہت ساری بری مجلسیں ہم نے دنیا میں تیرے ساتھ اختیار کی اور تیرے برے اعمال کا مشاہدہ کیا تیرا برا کلام ہم نے سنا، پس اللہ تعالیٰ تجھے اچھا بدلہ نہ دے پس اس طرح میت کی نظریں ہکا بکا رہ جاتی ہیں۔ افسوس کے باوجود دنیا کی طرف واپس نہیں لوٹے گا۔

۱۱۷۰۱- ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق ثقفی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں ہنستا ہوا نہیں دیکھے گا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بندہ حتیٰ کہ انہیں علم ہو جائے کہ اللہ کا فرشتہ ان کے پاس کیا پیغام لیکر آتا ہے۔ چنانچہ وفات کے وقت لوگوں نے انہیں کہتے ہوئے سنا فرماتے تھے: اے اللہ تو نے میری حاجات کو پورا کر دیا لیکن میں تیرے وعدے کو پورا نہ کر سکا۔

۱۱۷۰۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، غسان بن مفضل، اسماعیل قریشی، عمر بن منکدر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ لوگوں نے وھب بن ورد رحمہ اللہ کو وفات پاتے وقت سنا، اے اللہ تو نے میری تمام حاجات پوری کر دیں اور میں نے تیرے وعدہ کو پورا نہیں کیا۔

۱۱۷۰۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد زعفرانی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک فقیہ کی ایک دوسرے آدمی سے ملاقات ہوئی، وہ اس سے بڑا فقیہ تھا اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا اے اللہ کے بندے! امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو اعلانیہ کرو۔

۱۱۷۰۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عالم ایک دوسرے عالم سے علاوہ علم میں اس سے فائق تھا، اس نے پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس عمارت کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ کیا گیا ہو؟ جواب دیا تجھے اتنا گھر کافی ہے جو تجھے دھوپ سے بچائے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس کھانے کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ ہو، جواب دیا اتنی مقدار کا کھانا کافی ہے جو بھوک کو مٹا دے، بایں طور کہ کچھ بھوک باقی رہے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس لباس کے متعلق بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا جو تجھے پردہ کا کام دے اور تیرے جسم کو گرم رکھے، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس ہنسی کے بارے میں بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا ایسی مسکراہٹ جسکی آواز سنی نہ جاسکے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے مجھے اس روزے کے بارے میں بتائیے جس میں اسراف نہ ہو؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ کے خوف سے ایسا رونا جس سے تم اکتاؤ نہیں، پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو مخفی رکھوں۔ جواب دیا تم اپنے ہر عمل کو پوشیدہ رکھو سوائے فرائض کے۔ پوچھا اللہ آپ پر رحم فرمائے میں اپنے کس عمل کو اعلانیہ کروں؟ جواب دیا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چونکہ یہ اللہ کا دین ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو دے کر بندوں کی طرف بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "وجعلنی مبارکا این ما کنت" اور میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے برکت والا بنا دے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔

۱۱۷۰۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کہا جسکو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی: میں اپنے گھر سے نکلتا ہوں اور دین میں کچھ ترقی کی امید کرتا ہوں مگر میں اپنے گھر گھاٹا پا کر لوٹتا ہوں۔

۱۱۷۰۶- مؤلف اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، ہارون بن عبداللہ، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مقولہ ہے حکمت کے ۱۰ حصے ہیں ان میں سے ۹ خاموشی میں ہیں اور دسواں حصہ لوگوں سے عزلت اختیار کرنے میں ہے۔

۱۱۷۰۷-ابومحمد بن حیان، احمد بن ابراہیم، اسحق، محمد بن مزاحم، ابو وہیب، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عزلت کو زبان میں پایا ہے۔

۱۱۷۰۸-احمد، عمرو بن محمد بن ابورزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی جب خاموشی اختیار کرتا ہے تو اس کی عقل مجتمع ہو جاتی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے جو بندہ کسی قوم پر سلام کرتا ہے اسکے سلام کرنے سے اسکی عقل کا اندازہ لگایا جاتا ہے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کثرتِ عمل کے درپے نہ ہو لیکن اسے عمل کو پختہ اور خوبصورت بنانے کے درپے ہونا چاہیے چونکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ نماز میں بھی اللہ کی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک آدمی روزہ رکھ رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی روزے میں اسکی معصیت کا مرتکب ہوتا ہے۔

۱۱۷۰۹-ابومحمد، محمد احمد، سلمہ بن غفار، طفر بن مزاحم بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا میں غیبت کو چھوڑ دوں مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو جائے اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں؟ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنی آنکھوں کو نیچے رکھوں اس سے کہ ساری کی ساری دنیا میری ہو اور میں اسے اللہ کے رستے میں صدقہ کر دوں۔ پھر وھیب رحمہ اللہ نے ذیل کی آیت تلاوت کی۔

"قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم" (نور ۳۰)

(ترجمہ) اے نبی مومنین سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

۱۱۷۱۰-ابومحمد، احمد، علی بن اسحق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجلس میں بیٹھے لوگوں میں سب سے افضل وہ ہے جو اللہ کے ذکر کی ابتداء کر دے حتی کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائیں اور جو لوگ بھی کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں ان میں سے برا وہ ہے جو کسی برائی کی ابتدا کرتے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر تمام اہل مجلس برائی میں مبتلا ہو جائیں۔

۱۱۷۱۱-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، سعد بن محمد بیروتی، ابوداؤد، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اور وہیب بن ورد رحمہ اللہ دونوں اکٹھے ہو گئے، سفیان نے وہیب سے کہا: اے ابوامیہ! کیا آپ مرنا پسند کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا میں زندہ رہنا پسند کرتا ہوں کہ مجھے توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ نے پوچھا: اے سفیان! کیا آپ مرنا پسند کریں گے، تو انہوں نے جواب دیا: رب کعبہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں ابھی مر جاؤں۔

۱۱۷۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابواسحق طالقانی، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندۂ مومن دنیا سے بغض وعداوت رکھتا ہو مگر اس وجہ سے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی معصیت کی جاتی ہے تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس دنیا سے بغض وعداوت رکھے، ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈرو کہ شیطان کو اعلانیہ طور پر گالیاں مت دو ہو سکتا ہے کہ تم شیطان کے پوشیدہ دوست ہو۔

۱۱۷۱۳-عبداللہ بن محمد، احمد، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی وہیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انکے سامنے زہد کا تذکرہ کرنے لگا: وہیب رحمہ اللہ اسکی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اسلام کی وسعتوں کو اپنے دل کی تنگیوں پر مت لاؤ۔

۱۱۷۱۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، ابومحمد عبدہ بن عبداللہ ابوصالح کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑے ہو کر عصر کی نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: یا اللہ! اگر میں نے اس نماز میں کوئی کمی کوتاہی کر دی ہے تو مجھے معاف فرما دے، انکے انداز سے یوں لگتا تھا کہ ان سے کوئی بہت بڑا گناہ صادر ہو گیا ہے۔

۱۱۷۱۵-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ، احمد، احمد، سعید بن شرجیل کندی کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سعید بن عطارد کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ ایک آدمی بھی تھا، اس نے ان سے کوئی سوال کیا فرمایا: مکہ میں ایک آدمی ہے جو کسی چیز کی چاہت رکھ رہا ہوتا ہے اسی دوران وہ اسکو اپنے گھر میں کسی برتن میں پڑی ہوئی پالیتا ہے، اچانک ایک چوہیا آتی ہے اور اس نے اپنے منہ میں ستو کی ایک تھیلی اٹھائی ہوئی ہوتی ہے جسے وہ جلا ڈالتی ہے وہ آدمی دعا کرتا ہے یا اللہ! اس چوہیا کو رسوا کردے اس نے ہمارے نظام کو درہم برہم کردیا ہے۔ چنانچہ چوہیا اپنی بل سے باہر آتی ہے اور اس کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرجاتی ہے سعید فرمانے لگے: وہ آدمی وہیب مکی ہیں۔

۱۱۷۱۶-عبداللہ، احمد، اسحق موملی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بالفرض اگر تم راتوں کو اللہ کے حضور اس ستون کی طرح کھڑے رہو لیکن تمہیں یہ پتا نہیں کہ تم حلال کھاتے ہو یا حرام تمہیں اللہ کے حضور کھڑا رہنا کوئی نفع نہیں پہنچائے گا۔

۱۱۷۱۷-عبداللہ، احمد، احمد، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ جب کچھ مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے انہوں نے بطور ضیافت کے ماحضر ان کے قریب کردیا۔

''فلمارأى ايديهم لاتصل اليه نكرهم''

ترجمہ..... جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو انہیں اجنبی سمجھنے لگے۔ (ھود.....۷۰)

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: تم کیوں نہیں کھاتے؟ مہمانوں نے جواب دیا، ہم کھانا قیمت ادا کئے بغیر نہیں کھاتے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تمھارے پاس کھانے کی قیمت نہیں ہے؟ مہمانوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کہاں قیمت آئی؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ اللہ کی تسبیح کرلیا کرو اور جب کھانے سے فارغ ہوجاؤ تو اسکا شکر کرلیا کرو بس یہی کھانے کی قیمت ہے مہمان کہنے لگے: سبحان اللہ! اے ابراہیم علیہ السلام! اگر اللہ کے لئے مناسب ہوتا کہ کسی کو وہ اپنا گہرا دوست بنائے تو آپ کو بناتا۔ وہیب رحمہ اللہ نے فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل (گہرا دوست) بنالیا۔

۱۱۷۱۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید نے میرے والد محمد بن یزید سے کہا، آپ نے یہ بات وھیب سے سنی ہے؟ پوچھا وہ کونسی؟ کہا: وھیب فرماتے ہیں کہ میں اور سفیان ثوری ایک رات عشاء کے بعد بیت اللہ کا طواف کررہے تھے طواف سے فارغ ہوکر ہم حجر اسود کے پاس آگئے لیکن سفیان طواف کرنے کے لئے واپس لوٹ گئے، میں حجر اسود کے سامنے ہی جھکا رہا اسی دوران میں نے بیت اللہ اور اس کے پردوں سے ایک غیبی آواز سنی: اے جبرئیل میں تجھ سے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرتا ہوں کہ میرے ارد گرد آدم کے بیٹے کس تفکہ سے طواف میں مشغول ہیں۔ میرے والد کہنے لگے گویا کہ میں یہ بات ابھی وھیب رحمہ اللہ سے سن رہا ہوں۔ قتیبہ بن سعید سے پوچھا اے ابوعبداللہ تفکہ سے کیا مراد ہے؟ جواب دیا: بنی آدم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے طواف میں منہمک رہنا حتی کہ ایک آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہوتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ کسی عورت کے محاسن کو بیان کررہا ہوتا ہے۔

۱۱۷۱۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی لگاتار میرے پاس آتا رہتا تھا ایک دن پوچھنے لگا: اے ابوامیہ! جو آدمی بیت اللہ کا طواف کررہا ہو اسکا کیا اجر وثواب ہے؟ میں نے اسے جواب دیا: یا اللہ ہماری مغفرت فرما، یہ سوال مجھ سے تیرے علاوہ اور لوگوں نے بھی کیا ہے میں کیا کرتا ہوں: بلکہ مجھ سے پوچھو بیت اللہ کا طواف کرنے والے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے سات چکر لگانے پر کتنا شکر واجب کیا ہے؟ پھر فرمایا: اس آدمی کی طرح نہ ہوجاؤ جسے کہا جائے کہ تو فلاں فلاں کام کر اور وہ آگے سے کہے: جی ہاں! اگر تم میرے لئے اچھی مزدوری مقرر کرو تو تب۔

۱۱۷۲۰-حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، اسماعیل بن اسحٰق قاضی، نصر بن علی، محمد بن یزید بن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ بنی مروان عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دروازے پر جمع ہو گئے، اتنے میں عمر بن عبدالعزیز کے صاحبزادے عبدالملک بن عمر اپنے والد محترم رحمہ اللہ کے پاس جانے لگے: بنی مروان نے ان سے کہا یا تو آپ ہمارے لئے اپنے والد سے اجازت لے کر آئیں۔ یا پھر ہمارا پیغام ان تک پہنچادیں۔ صاحبزادے نے کہا، کہو کیا کہنا چاہتے ہو کہنے لگے گزشتہ خلفاء ہمیں بیت المال سے وظائف دیتے تھے اور وہ ہمارا مرتبہ اور مقام بھی جانتے تھے: جبکہ آپ کے والد نے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ چنانچہ صاحبزادہ اپنے والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس گیا اور سارے احوال سے انھیں آگاہ کیا۔ عمر رحمہ اللہ فرمانے لگے: ان سے جا کر کہہ دو۔ "انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم" (انعام ۱۵) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بہت بڑا دن کے عذاب کا خوف ہے۔

۱۱۷۲۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں خبر پہنچی ہے کہ علماء تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک عالم وہ کہ جو علم اس لئے نہیں حاصل کرتا تا کہ وہ تاجروں سے بے نیاز ہو جاوے، دوسرا عالم وہ جو اپنے لئے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ اگر میں بغیر علم کے عمل کروں گا تو میرے درست نظام میں فساد پڑ جائیگا۔

۱۱۷۲۲-عبداللہ، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حکم بن موسیٰ، عبدالرحمٰن بن ابی رجال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی کو عزت وکرامت سے نوازنا چاہتا ہے اسے معاشی تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کے جسم کو بیمار کر دیتا ہے، الغرض اسے دنیا کے دکھڑوں میں مبتلا کر دیتا ہے حتی کہ اس عالم میں اسے موت آجاتی ہے اس پر گناہوں کا شدید بوجھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مغفرت میں سختی کرتے ہیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتا ہے گناہوں سے بالکل پاک ہوتا ہے۔

۱۱۷۲۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، اسحٰق، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہو سکے کہ جو بھی اس دروازے سے داخل ہوا اس کے بارے میں حسن ظن رکھو۔

۱۱۷۲۴-ابومحمد، احمد، یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، جریر بن حازم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب مکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تم ایسا علم حاصل کرو جس میں جہالت کا ذرہ برابر بھی شائبہ نہ ہو۔ اگر تم اللہ کی معرفت رکھو جیسا کہ اسکی معرفت رکھنے کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے یہ پہاڑ بھی جھوم اٹھیں گے اور کسی ایک کو بھی یقین کا کچھ حصہ نہیں ملا جب تک کہ وہ اپنی کوشش کو حاصل شدہ یقین کے مقابلے میں زیادہ نہ کرے۔ معاذ بن جبل نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔ معاذ کہنے لگے ہم نے سنا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پانی پر چلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر عیسیٰ علیہ السلام کے یقین میں اضافہ ہوتا وہ لازماً ہوا میں بھی چلتے۔[۱]

۱۱۷۲۵-ابومحمد بن حیان، محمد بن خطاب، علی بن محمد، ابن ابی برہ، خالد بن یزید عمری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہیب رحمہ اللہ نے رات کے وقت ابوقبیس پہاڑ پر سجدہ کیا، اچانک سمندر کی جانب سے غیبی آواز آئی: اے وہیب! اپنا سر اٹھاؤ تمہاری مغفرت ہو چکی۔

۱۱۷۲۶-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور بن مقاتل، عبیداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بہت سارے ایسے عالم ہیں جنہیں فقیہ کہا جاتا ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جاہلوں میں لکھا ہوتا ہے۔

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/۵۷۵، ۴۷۷، وکنز العمال ۵۸۹۳.

۱۱۷۲۷- اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن وردرحمہ اللہ عمر بن عبدالعزیز کا تذکرہ کررہے تھے کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی اپنے کلام کو عمل میں شمار کرتا ہے وہ اپنے کلام کو کم کرتا ہے۔

۱۱۷۲۸- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن ابراہیم بن نخل، سلمہ بن شبیب، محمد بن منیب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ دو آدمی کشتی پر سوار ہو کر سمندر میں سفر کرنے لگے، اچانک سمندری طوفان نے انہیں ایک جزیرے میں لا ڈالا، ان دونوں نے ٹہنیوں کی بنی ہوئی ایک جھونپڑی میں پناہ لی، چنانچہ ایک رات ان دونوں میں سے ایک گہری نیند سویا ہوا تھا اور دوسرا جاگ رہا تھا۔ اچانک دو عورتیں ادھر آنکلیں، ان دونوں کے کھڑے ہونے کی قبیح کیفیت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ ایک دوسری سے کہنے لگی اندر داخل ہو جا، دوسری نے جواب دیا تیرا ناس ہو میں اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتی، پہلی نے پوچھا وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ تم نہیں دیکھتی ہو کہ ہونٹوں میں کیا ہے یعنی ان دونوں نے جھونپڑی میں دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور اللہ کے بعد کوئی منتہا نہیں۔

۱۱۷۲۹- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن حسین انصاری، اشعث بن شداد علی بن حسن بن شقیق، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب مکی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ نوح علیہ السلام نے اپنے لئے ٹہنیوں کی معمولی سی جھونپڑی بنا رکھی تھی، ان سے کہا گیا: اگر آپ اس سے اچھا گھر بنا لیتے؟ فرمایا: مرنے والے کے لئے یہ بہت ہے۔

۱۱۷۳۰- اپنے والد عبدالسلام سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، سہل بن عبداللہ، مسیب بن واضح، عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جو جس میں جمع ہو جاتی ہیں وہ تعجب خیز بن جاتا ہے خاموشی اور وہ اول عبادت ہے، اللہ کے لئے تواضع، دنیا میں زہد اور قلت مال و اسباب۔

۱۱۷۳۱- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن احمد بن ابو یحییٰ، احمد بن خلیل، بکر بن خلف، مومل بن اسماعیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا اگر تم اس ستون کی طرح اللہ کے حضور عبادت کرنے کھڑے ہو جاؤ اور تمہیں یہ علم نہیں کہ تمھارے پیٹ میں حلال جاتا ہے یا حرام تو تمہیں یہ عبادت کچھ نفع نہیں پہنچائے گی۔

۱۱۷۳۲- اپنے والد عبداللہ سے، محمد بن یزید، رجاء بن صہیب، علی بن قرین، عبدالحمید بن فضل وہیب بن ورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن منبہ نے فرمایا: انجیل میں لکھا ہے کہ ہم نے تمہیں عبادت کا شوق دلانا چاہا مگر تم مشتاق نہ ہوئے۔ ہم نے تمہیں تواضع سے نوازنا چاہا مگر تم روئے، جہاد کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ بیشک اللہ کی تلوار غافل نہیں ہے اور اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو ہر دن اور ہر رات آسمان میں آواز لگاتا ہے کہ پچاس سالہ عمر کے لوگ کھیتی ہیں اور ان کی کٹائی کا وقت قریب آگیا ہے اور اے ساٹھ سالہ عمر کے لوگو! حساب کی طرف پیش رفت کرو، کہ تم نے کیا کچھ آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا اور اے ستر سالہ عمر کے لوگو! اب تمہارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا کاش کہ یہ مخلوق نہ پیدا کی گئی ہوتی کاش کہ جب انہیں پیدا کیا گیا تھا وہ اپنی تخلیق کا مقصد سمجھ جاتے کاش کہ وہ آپس میں مل بیٹھتے اور مذاکرہ کرتے کہ انہوں نے کیا عمل کیا ہے؟ کیا تمھارے پاس ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ تم ڈرتے رہو۔ خبردار قیامت قریب آچکی ہے اسکے لئے تیاری کا سامان کرلو۔

۱۱۷۳۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے میرے ایک بھائی نے خبر دی ہے وہ کہہ رہا تھا کہ میں زمانہ حج میں مسجد خیف میں تھا اور میرے پاس ایک صندوق تھا جس میں میں نے بیچنے کے لئے کپڑے محفوظ کر رکھے تھے۔ میرے پیچھے ایک سفید ریش بوڑھا بیٹھا ہوا تھا، جب بھی میں کسی کپڑے کو پھیلاتا، اسے دائیں جانب رکھ دیتا، اس نے میری کمر پر ہاتھ رکھا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے قسمیں کم اٹھاؤ، میں نے اس کی طرف غصے کے ساتھ متوجہ

ہوتے ہوئے کہا: اے اللہ کے بندے! اپنے کام میں مصروف رہو، اس نے مجھ سے کہا ذرا آرام سے، یہی میرا کام ہے (یعنی تجھے قسموں سے روکنا) چنانچہ میرے اور اس کے درمیان یہی سلسلہ جاری رہا حتی کہ میں دلی طور پر اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ میں کس امر میں پڑا ہوا ہوں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اچھے ہمنشیں کو اچھا بدلہ دے آج کے دن آپ بہت اچھے ہمنشیں ہوئے، بوڑھے نے مجھ سے کہا: اگر بات کرو تو سچ بولو اگر چہ سچ تمھیں ظاہری طور پر ضرر رساں معلوم ہوتا ہو فی الواقع وہ تمھارے لئے نفع بخش ہے، اور اگر بات کرو جھوٹ مت بولو اگر چہ جھوٹ میں تمھیں کوئی نفع معلوم ہوتا ہو فی الواقع جھوٹ میں تمھارے لئے ضرر و نقصان ہے، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ذرا یہ کلمات مجھے لکھ دیجئے، بوڑھا کہنے لگا معاملہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا، پس اسی دوران میں نے اپنا سر جھکایا تا کہ صندوق سے میں کاپی نکال لوں پھر جونہی میں نے سر اوپر اٹھایا بخدا میں نہیں جانتا اس بوڑھے کو آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔

۱۱۷۳۴-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ فرماتے تھے: بے شک ایک دعا ایسی ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ جس بندے کو کوئی حاجت درپیش ہو وہ بارہ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور قل ھواللہ احد پڑھے جب بارہ رکعتیں یوں پوری کرے سجدے میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

"سبحان الذی لبس العز وقال به، سبحان الذی تعطف بالمجد وتكرم به، سبحان الذی احصیٰ كل شیء بعلمه، سبحان الذی لاینبغی التسبیح الاله، سبحان ذی المن والفضل، سبحان ذی العز والتكرم، سبحان ذی الطول، اسألك بمعاقد عزك من عرشك، ومنتهیٰ الرحمة من كتابك، وباسمك الاعظم، وجدك الاعلیٰ، وبكلماتك التامات التی لایجاوزهن بر ولافاجر ان تصلی علی محمد وعلیٰ آلِ محمد."

پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت ہے اور عزت کے بول بولتا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کے ساتھ رحم وکرم کیا اور خود بھی بزرگی کے ساتھ مشرف ہوا پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کو اپنے علم کے ساتھ شمار کر رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تسبیح کے لائق ہے، پاک ہے وہ ذات جو احسان و فضل والی ہے پاک ہے وہ ذات جو سراپا عزت و تکرم ہے پاک ہے وہ ذات جو قوت وطاقت والی ہے، عرش اعظم پر تیرے مرتبوں اور تیری کتاب کی رحمت کی منتھیٰ اور تیرے اسم اعظم اور تیرے بلند مرتبے اور تیرے وہ کلمات تامہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا (ان سب) کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود وسلام بھیج۔

پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے بشرطیکہ معصیت نہ ہو، وھیب رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دعا تم اپنے بے وقوف قسم کے لوگوں کو مت سکھلاؤ کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت پر اس دعا سے معاونت نہ حاصل کریں۔

۱۱۷۳۵-محمد بن ابراہیم، ابوعبید سعید بن عبدالعزیز، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے فرمایا: احمق مائق (نرا بے وقوف) جید فائق کی مثل ہے۔ یعنی کبھی کبھی نرے بے وقوف سے بھی عقلمندی کی بات صادر ہو جاتی ہے۔

۱۱۷۳۶-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن خلف، وکیع، حمزہ بن عباس، احمد بن شبویہ، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وھیب رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کو لکھا: تم اپنے ظاہری علم کی بدولت لوگوں کی نظروں میں ایک منزل وشرف تک پہنچ چکے ہو اب اپنے علم کے باطن سے اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ وشرافت طلب کر لو اور خوب سمجھ لو ان دونوں منزلوں میں سے ہر ایک دوسری کی مانع ہے۔

۱۱۷۳۷- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مسعود عجمی، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان ثوری جب غمزدہ ہوجاتے فوراً وھیب بن ورد رحمہ اللہ کے پاس پہنچ جاتے اور ان سے کہتے: اے ابوامیہ کیا آپ کسی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں؟ وھیب رحمہ اللہ فرماتے کہ رہی بات میری سو میں تو موت کی تمنا نہیں کرتا ہوں، سفیان رحمہ اللہ کہتے کہ بخدا! میں چاہتا ہوں کہ ابھی مر جاؤں۔

مسانید وھیب بن ورد

وھیب بن ورد رحمہ اللہ نے تابعین کرام کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے، تاہم حسن تابعین کرام سے انھوں نے احادیث روایت کی ہیں ان میں عطاء بن ابی رباح، منصور بن زاذان، ابان بن ابی عیاش، اور محمد بن زھیر سرِ فہرست ہیں۔ ان کی چند ایک احادیث صحیحہ ذیل میں ہیں۔

۱۱۷۳۸- ابوعمرو محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ و مسیب بن واضح، (ح) عبداللہ بن محمد، ومحمد بن ابراہیم، ابویعلیٰ، محمد بن عبدالرحمٰن بن سھم'' (ح)'' ابراہیم بن محمد بن یحیٰ نیشاپوری، اسماعیل بن ابراہیم بن حارث قطان، حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، (سب) عبداللہ بن مبارک، وھیب بن ورد، عمر بن محمد بن منکدر، سمی، ابوصالح، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ ہی اس کے دل میں جہاد کا خیال پیدا ہوا وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔[۱]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے لیکن امام مسلم رحمہ اللہ نے ابن سھم کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۳۹- محمد بن احمد بن حسن وسلیمان بن احمد، حسن بن علی بن ولید فسوی عبدالرحمٰن بن نافع محمد بن حبیب، وھیب مکی، عطاء بن ابی رباح، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چار چوہدار وزراء کے ساتھ میری تائید فرمائی ہے، دو اہل آسمان سے ہیں اور دو اہل زمین سے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا وہ دو اہل آسمان میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جبریل اور میکائیل، صحابہ کرامؓ نے دوبارہ پوچھا: اور دو اہل زمین میں سے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ابوبکر و عمرؓ۔[۲]

وھیب کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف عبدالرحمٰن بن نافع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۰- عثمان بن احمد بن عثمان، احمد بن محمد بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نوح مکی، محمد بن نوح، حماد بن قیراط، وھیب بن ورد، منصور بن زاذان، قتادہ، حضرت انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی تو بوڑھا ہوجاتا ہے لیکن اسکے ساتھ اس کی دو خصلتیں جوان ہوتی رہتی ہیں حرص اور لمبی لمبی امیدیں۔[۳]

یہ حدیث دوسرے طریق سے ثابت ہے اور صحیح بھی ہے۔ لیکن منصور اور وھیب کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۔ صحیح مسلم ۱۵۱۷. وسنن أبی داؤد ۲۵۰۲. وسنن النسائی ۶/۷. والمستدرک ۲/۷۹. ومسند الامام أحمد ۲/۳۷۴. والسنن الکبری للبیهقی ۹/۴۸. ومشکاة المصابیح ۳۸۱۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۷۹، ۳۶۰، ومجمع الزوائد ۹/۵۱. والضعفاء للعقیلی ۴/۴۱. وکنز العمال ۳۲۶۵۳. والدر المنثور ۱/۹۴. والجامع الکبیر ۴۷۲۳.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة ۱۱۵. وسنن الترمذی ۲۴۵۵. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۹. ۱۹۶. وسنن ابن ماجة ۴۲۳۴. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۲۳۹. والاحادیث الصحیحة ۱۹۰۶.

۱۱۷۴۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل عسکری، صھیب بن محمد بن عباد، مھدی، وھیب بن ورد مکی، محمد بن زھیر، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والی زبان کے پاس موجود ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے اور دیکھا جائے کہ (بات کرنے والا) کیا بات کر رہا ہے۔[1]

ہم نے یہ حدیث متصل و مرفوع صرف وھیب کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۲- ابواحمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن مساور بن سھیل، سعید بن یحیٰ بن سعید اصفہانی، عبدالمجید، وھیب بن ورد، منصور، ایک انصاری، ابان، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی تیمارداری کی اور اس کے پاس گھڑی بھر کے لئے بیٹھ گیا، اللہ تعالیٰ اسے ایک ہزار سال عمر کے بقدر اجر وثواب عطا فرماتے ہیں، بایں طور کہ اس نے دوران عمل پلک جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو۔[2]

وھیب رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف سعید بن یحیٰ کی سند سے نقل کی ہے اور عبدالحمید وہ ابن عبدالعزیز بن ابی داؤد ہیں۔

۱۱۷۴۳- ابوعبداللہ! محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن جعفر، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن اشعث، وھیب، رشدین، حسین بن عبداللہ، ابوعبدالرحمن جبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن سفارش کریں گے، روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے تیرے بندے کو دن کے وقت کھانے پینے سے روک رکھا لہٰذا اے میرے رب! اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا: اے میرے رب میں نے تیرے بندے کو رات کے وقت سونے سے روک رکھا پس اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔[3]

وھیب اور شدین کی سند سے مروی ہے یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابراہیم بن اشعث کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۷۴۴- عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، وھیب بن ورد، عکرمہ، ابن عباسؓ نے فرمایا: ایوب علیہ السلام سے کہا گیا: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بردبار نیک بندے ہیں جنھیں اللہ عزوجل کی خشیت سکون بخشتی ہے۔

ہم نے وھیب کی سند سے عکرمہ کے واسطہ سے اسی طرح مختصراً روایت کی ہے جبکہ دیگر محدثین نے عکرمہ سے تفصیلاً روایت کی ہے۔

۱۱۷۴۵- سلیمان بن احمد، اسحٰق بن ابراہیم دبری، عبدالرزاق، وھیب بن ورد، ابان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تکبر کرتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان مجلس میں تفریق کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کی آگ میں بنالے۔[4]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے وھیب کی یہ حدیث ابان سے صرف مرسلاً ہی روایت کی ہے۔

۱۔ الزھد لابن المبارک ۱۲۵. والمصنف لابن أبی شیبة ۱۳/ ۲۳۴. وتاریخ بغداد ۹/ ۳۲۹. والدر المنثور ۶/ ۱۰۵. والجامع الکبیر ۴۸۷۶. ۴۸۷۷.

۲۔ کنز العمال ۲۵۱۷۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۱۷۴. ومشکاة المصابیح ۱۹۶۳. والترغیب والترھیب ۲/ ۸۴. ۳۵۳. والدر المنثور ۱/ ۱۸۲. وکنز العمال ۲۳۵۷۵. وکشف الخفا ۲/ ۱۴۲.

۴۔ کنز العمال ۱۹۷۹۴، ۲۵۴۳۹

عبداللہ بن مبارکؒ [1]

اولیاء کرام تابعین کرام میں سے ایک سخی جواد، آخرت کی تیاری میں ہمہ وقت مصروف، اللہ کی محبت سے آخرت کا توشہ تیار کرنے والے، قرآن، حج وجہاد کے دلدادہ، دنیا میں بھی کامیاب آخرت میں بھی کامیاب وکامران، ان کا مال لوگوں کے درمیان مشترک، ان کا فعل بھی مبارک ان کا قول بھی مبارک ان کا نام ہے عبداللہ بن مبارکؒ۔

کہا گیا ہے کہ درجات میں اضافے کے لئے تیار رہنا اور استعداد وار تیاد کا نام تصوف ہے۔

۱۱۷۴۶- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک شاہنشاہ، حسن بن مرو فقیمی، بندر ثوری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ حکیم نہیں ہے جو حسن معاشرت کے ساتھ رہے اور جو اپنی معاشرت کے لئے کوئی چارۂ کار نہ پاتا ہو، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی مخرج متعین کردیں۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی مثال میری اور آپ کی ہے۔

۱۱۷۴۷- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام، عثمان بن حرزاد، محمد بن حسین، عبداللہ بن یزید بن عثمان بن حمصی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کیا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو دیکھا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے انھیں نہیں دیکھا، اوزاعی رحمہ اللہ کہنے لگے: کاش اگر آپ انھیں دیکھ لیتے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتیں۔

۱۱۷۴۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابویحیٰی محمد بن عبدالرحیم، عبید بن جناد ابوسعید کہتے ہیں عطاء بن مسلم نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ کو دیکھا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: عطاء کہنے لگے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ آئندہ اور ان کی مثل کبھی دیکھیں گے۔

۱۱۷۴۹- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امامتِ کبریٰ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۱۱۷۵۰- ابراہیم، محمد بن اسحٰق، احمد بن ولید، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اس زمانے میں کسی کو نہیں دیکھا جو اس معاملے کی صلاحیت رکھتا ہو بجز ایک آدمی کے جو میرے پاس میرے گھر پر آتا تھا اور میرے پاس تین دن قیام کرتا اور مجھ سے ایسے سوالات کرتا جو آج کل کے لوگ مجھ سے نہیں کرتے۔ وہ فصیح اللسان آدمی ہے صرف ان کی لغت اہل مشرق جیسی ہے اسکی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے اور اس کے ساتھ ایک غلام ہوتا تھا جسے سفیر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ہم نے عمری سے کہا: یہ آدمی عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہی ہوسکتے ہیں عمری کہنے لگے ہاں بات اسی طرح مناسب ہے، میرے پاس اگر کوئی ہوتا جو اس معاملہ کی صلاحیت رکھتا تو وہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ ہیں عبید کہتے ہیں معاملہ سے ان کی مراد اقتداءِ علم تھی۔

۱۱۷۵۱- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد بن ولید، مسیّب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحٰق فزاری کہتے تھے: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ امام المسلمین ہیں اور میں نے انھیں استاذ کے سامنے بیٹھ کر سوالات کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۷۵۲- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، حسن بن عبدالعزیز جردی، ابوعبید قاسم، بن سلام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں: میری آنکھوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بڑھ کر شیر و دلیر کسی کو

---

[1] تهذيب الكمال ١٦ / ٥. وطبقات ابن سعد ٧ / ٣٧٢. والتاريخ الكبير ٥ / ت ٦٧٩ والجرح ٥ / ت ٨٣٩. وتهذيب التهذيب ٥ / ٣٨٢.

نہیں دیکھا۔

۱۱۷۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، احمد سعید داری، ھارون بن معروف، بشر بن سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن مبارک ہمارے نزدیک سفیان سے زیادہ زیرک ہیں۔

۱۱۷۵۴- ابراہیم بن عبداللہ ابوعباس ثقفی، احمد بن ولید، میتب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معتمر بن سلیمان کہتے تھے، ہم نے عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا تم ان کے پاس وہ چیز بھی پالوگے جو تمھیں کسی کے پاس بھی نہیں ملے گی (یعنی ہر قسم کا علمی عقدہ ان کے پاس حل شدہ مل جاتا ہے)

۱۱۷۵۵- ابوبکر محمد بن احمد بن محمد معدل، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، سعید بن زاذان، سعید بن حرب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اگر میں سال بھر جہدِ مسلسل کروں تاکہ میں عبداللہ بن مبارک کے تین دنوں کے برابر ہو جاؤں میں اسکی قدرت نہیں رکھ سکتا ہوں۔

۱۱۷۵۶- محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، ابواسماعیل ترمذی، قاضی اسماعیل بن مسلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن معتمر بن سلیمان کہتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے، انھوں نے جواب دیا: سفیان ثوری چنانچہ جب سفیان ثوری دنیا سے رخصت ہو گئے میں نے پھر اپنے والد سے پوچھا: عرب کا فقیہ کون ہے؟ جواب دیا: عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ۔

۱۱۷۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن نوح رتی، عبیداللہ بن محمد فقیہ، خالد بن خداش کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ دعا کیا کرتے تھے: یااللہ مجھے مقام ھیت میں موت نہیں دینا لیکن انھوں نے مقام ھیت ہی میں وفات پائی۔

۱۱۷۵۸- ابومظفر منصور بن احمد بن ممیہ معدل، ابوبکر صولی، بعض محدثین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین ھارون الرشید کے پاس مقام ھیت سے حیرہ کے گورنر کا خط آیا جس میں اس نے لکھا تھا:

ایک اجنبی پردیسی آدمی یہاں مرگیا ہے اور اس کے جنازے پر لوگوں کا ایک سمندر بے کنار اُمڈ آیا ہے میں نے اس آدمی کے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے مجھے بتایا: یہ عبداللہ بن مبارک خراسانی ہیں۔ ھارون الرشید نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا اے فضیل بن ربیع! لوگوں سے کہو کہ وہ عبداللہ بن مبارک کی تعزیت کرنے ہمارے پاس آئیں، لیکن فضل ھارون پر کچھ تعجب کرنے لگا، ھارون کہنے لگا...... تیرا ناس ہو! عبداللہ وہی ہیں جنھوں نے ذیل کے اشعار پڑھے ہیں۔

الله يدفع بالسلطان معضلة. عن ديننا رحمةً منه ورضواناً

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت اور رضاء کی بدولت سامان کے ذریعے ہمارے دین سے مشکلات دور فرمائیں۔

(۲) لولا الائمة لم يامن لنا سبل. وكان اضعفنا نهبا لأقوانا

اگر یہ ائمہ ناپید ہوتے ہمارے رستوں میں امن نہ ہوتا اور ہمارا کمزور تر لوٹ مار سے قوی تر ہو جاتا۔

کس نے یہ بات عبداللہ بن مبارک جیسے لوگوں سے سنی باوجود ان کے فضل، زھد اور عامۃ الناس کے دلوں میں ان کی عظمت کے ہوتے ہوئے اور وہ ہمارا حق نہ پہچانتا ہو۔

۱۱۷۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق محمود بن ابی مضاء حلبی، عبدالرحمٰن بن عبیداللہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کے پاس تھے، اچانک رمضان ۱۸۱ میں ایک دن ایک نوجوان آیا اور اس نے فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی

وفات کی خبر سنائی، فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مبارک پر رحم فرمائے اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی نہیں چھوڑا، ابو اسحٰق فزاری کہتے ہیں میں اپنے نفس کو بہت ناپسند کرتا ہوں چونکہ میرا نفس عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی وفات پر غمزدہ نہیں ہوا۔

۱۱۷۶۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، سعید بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوداؤد نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ خراسان میں کس کے ساتھ مجالست کرتے تھے؟ فرمایا: شعبہ اور سفیان کے ساتھ، ابوداؤد کہنے لگے، میں ان دونوں کی کتابیں دیکھتا رہتا ہوں۔

۱۱۷۶۱-ابوبکر بن محمد بن ابراہیم بن علی موصلی، عبدالصمد بن یزید، شقیق بن ابراہیم بلخی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کسی نے کہا: جب آپ ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں پھر آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے کیوں نہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں صحابہ اور تابعین کے ساتھ چلا جاتا ہوں، ہم نے کہا: یہاں کیسے صحابہ اور تابعین آ گئے؟ فرمانے لگے: میں اپنے علم میں غور وفکر کرنی شروع کرتا ہوں، میں صحابہ وتابعین کے اعمال وآثار کو پاتا ہوں لہٰذا میں تمہارے ساتھ بیٹھ کر کیا کروں گا؟ تم لوگوں کی غیبت کرتے ہو جب قرن اول کے اسی سال بیت گئے اس کے بعد لوگوں سے دوری اختیار کرنا اللہ کے قریب تر کر دیتی ہے، اور لوگوں سے اس طرح بھاگنا چاہیے جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، بس تم اپنے دین کو محفوظ رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری کوشش ومحنت کو رائیگاں نہیں کرے گا۔

۱۱۷۶۲-عبداللہ بن محمد، ابن عصام، رستہ طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن میرے روزانہ کے معمولات کے بعد دن کا جو حصہ فاضل بچ جائے اسے میں تعلم قرآن میں صرف کروں گا یا طلب علم میں؟ فرمایا: کیا تمھیں قرآن مجید کا اتنا حصہ دیا گیا ہے جس سے تم اپنی نماز درست کر سکو؟ اس آدمی نے اثبات میں جواب دیا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم اپنے دن کے فاضل بقیہ حصے کو طلب علم میں صرف کرو۔

۱۱۷۶۳-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن احمد، ابن رزمہ، عبدان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تمھارا کلی طور پر اعتماد حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہؓ پر ہونا چاہیے، ہاں حدیث کی تفسیر کے لئے رائے سے معاونت لے سکتے ہو۔

۱۱۷۶۴-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابوحواری، ابواسامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مقام طرسوس میں عبداللہ بن مبارک کے پاس سے گزرا وہ اس وقت لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں ان ابواب کا انکار کرتا ہوں جنھیں تم نے اپنی طرف سے وضع کر لیا ہے حالانکہ ہم نے اپنے مشائخ کو اس طرح نہیں پایا۔ ابواسامہ کہتے ہیں میں نے تقریباً بیس دن مجلس حدیث سے اعراض کئے رکھا، پھر میں ان کے پاس سے گزرا دیکھا کہ لوگوں نے ان کے ارد گرد ہجوم بنا رکھا تھا اور وہ لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے، مجھے دیکھ کر فرمانے لگے، اے ابواسامہ، یہ حدیث کا شوق ہے جو مٹنے نہیں پاتا۔

۱۱۷۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل بن عسکر، محبوب بن موسیٰ کی سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: جس نے علم میں بخل کیا وہ تین چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے: یا اسے موت آ جاتی ہے اور اس کا علم ختم ہو جاتا ہے یا اس پر نسیان کی تلوار چل جاتی ہے یا ایسی صحبت اختیار کرتا ہے جو اس کے علم کو لے ڈوبتی ہے۔

۱۱۷۶۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن سہل، احمد بن سعید دارمی، سنہری بن ہارون کہتے ہیں میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ مشائخ کے پاس آتا جاتا تھا۔ بسا اوقات میں ابن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھتا ہم کن لوگوں سے استفادہ کریں وہ جواب دیتے ہماری کتابوں سے۔

۱۱۷۶۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، احمد بن سعید دارمی، ابواسحٰق طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ

بن مبارک رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو اپنے والدین کی طرف سے نماز ادا کررہا ہو؟ فرمایا: اس حدیث کو کون روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا شہاب بن خراش فرمایا: وہ ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے؟ میں نے کہا: حجاج بن دینار سے۔ فرمایا: وہ بھی ثقہ ہے لیکن وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا نبی ﷺ سے۔ عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: نبی ﷺ اور حجاج کے درمیان اتنے طویل بیابان جنگلات ہیں کہ ان کو طے کرتے کرتے سواری کے اونٹ بھی ہلاک ہو جائیں۔

۱۱۷۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبید بن محمد وراق، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک سے ایک حدیث کے متعلق چلتے چلتے سوال کیا، انہوں نے فرمایا: علم کی یہ تعظیم تو نہیں جو تم کررہے ہو بشر کہتے ہیں میں نے ان کے اس جواب کو بہت ہی قابل تحسین سمجھا۔

۱۱۷۶۹- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، ھدیہ بن عبدالوھاب، معاذ بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث کی پہلی منفعت یہ ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

۱۱۷۷۰- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے پھر وہ کیونکر سند حدیث میں تشدد کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب آدمی محض اللہ کے لئے حدیث طلب کرتا ہے تو حدیث اس بات کی زیادہ لائق ہے کہ اس کی سند میں تشدد کیا جائے۔

۱۱۷۷۱- محمد بن ابراہیم، ابویعلی، محمد بن علی بن حسن شقیق، علی بن حسنم بن شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا: اگر تم عہدہ قضا میں بتلا کیے جاؤ تم ضرور حدیث رسول اللہ ﷺ اور آثار صحابہ سے معاونت حاصل کرو۔

۱۱۷۷۲- ابویعلی، محمد بن علی، علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے ہمارے نزدیک صرف (ہر چیز کا خالص جیسے سونا چاندی وغیرہ) میں کوئی اختلاف نہیں اور نہ ہی مسح کے مسئلہ میں اختلاف ہے بسا اوقات کوئی آدمی مجھ سے مسح کے متعلق سوال کرتا ہے مجھے اس کے متعلق بدعتی ہونیکا شک گزرتا ہے رہی بات متعہ کی سو ثقہ راویوں نے مجھے خبر دی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں متعہ حرام ہے۔

۱۱۷۷۳- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، جعفر بن ابراہیم، عمر بن حبیب، سعید بن یعقوب طالقانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا کیا کوئی نصیحت کرنے والا باقی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کیا کوئی ایسا بھی باقی ہے جو نصیحت قبول کرے۔

۱۱۷۷۴- اپنے والد عبداللہ سے احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبیسہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اہل مرو کے ایک آدمی کو خط دیا گیا جس میں عبداللہ بن مبارک سے سوال پوچھا گیا تھا:

> کہ عالم کے لئے کیا مناسب ہے کہ وہ کس سے اجتناب کرے؟ فرمایا: عالم کے لئے مناسب ہے کہ وہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اجتناب کرے اور دنیا سے اپنے آپ کو بایں طور الگ رکھے کہ اس کے دل میں دنیا داری کا خیال تک بھی نہ پیدا ہو، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کس چیز کو باعث نصیحت سمجھا جائے کہ ہم اس کا شکر ادا کیا کریں؟ انہوں نے جواب دیا آخرت میں اضافہ! اور دنیا میں نقصان اور یہ چیز اسی وقت ہو سکتی ہے کہ تم اپنی آخرت میں اضافہ دنیا میں نقصان کر کے کر سکتے ہو اور دنیا میں اضافہ آخرت کا نقصان کر کے کر سکتے ہو۔

۱۱۷۷۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن احمد مروزی، عبدان بن عثمان، سفیان بن عبدالملک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو حب دنیا اور گناہوں نے ڈھانپ رکھا ہے، لہٰذا دل تک خیر اور بھلائی کی رسائی کب اور کیونکر ہوسکتی ہے؟

۱۱۷۷۶- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، ابن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے تمہاری دنیا کو مختلف طریقوں سے چکھ لیا ہم نے اسے کڑوا ہی کڑوا پایا۔

۱۱۷۷۷- عمر بن احمد بن شاہین، محمد بن سلیمان حرانی، حسن بن محدوئی، حسین بن حسن مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: دنیا والے لذیز ترین چیز چکھنے کے بغیر ہی دنیا سے رخصت ہوگئے۔ لوگوں نے پوچھا وہ لذیز ترین چیز کیا ہے؟ فرمایا: معرفت الٰہی۔

۱۱۷۷۸- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، جعفر بن حقر، محمد بن یزید عطارد، ابو بلال اشعری، قطن بن سعید کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے کبھی روزہ ضائع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں کبھی روزہ دار دیکھا گیا۔

۱۱۷۷۹- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: بالفرض اگر ایک آدمی سو چیزوں سے ڈر کر تقویٰ اختیار کرتا ہے اور کسی ایک چیز کے متعلق احتیاط نہیں کرتا وہ پرہیز گار متقی نہیں ہوسکتا۔ اور جس میں جہالت کی ایک عادت بھی ہو وہ بھی جاہلوں میں سے ہے کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کیا ارشاد فرمایا:

"قال ان ابنی من اهلی" (هود ۴۵) ترجمہ: نوح علیہ السلام نے فرمایا "بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے" دوسری جگہ ارشاد ہے "انی اعظک ان تکون من الجاهلین" (هود ۴۶)

ترجمہ: بیشک میں آپکو نصیحت کرتا ہوں تا کہ آپ جاہلین میں سے نہ ہوجائیں۔

۱۱۷۸۰- ابوجعفر احمد بن محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضیل بن محمد بیہقی، سعید بن داد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: علماء، میں نے پوچھا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: زاہدین، میں نے کہا نچلے طبقے کے فسادی لوگ کون ہیں؟ فرمایا: خزیمہ اور اس کے ساتھی، میں نے پوچھا: سفلہ یعنی گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اپنے دین کو ذریعہ معاش بنا کر زندہ رہیں۔

۱۱۷۸۱- ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن علی، احمد بن منصور، عباس بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا: لوگوں کے پیشوا کون ہیں؟ جواب دیا سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ان جیسے دوسرے حضرات، پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ جواب دیا: جو لوگ اپنے دین کو ذریعہ معاش بنائیں۔

۱۱۷۸۲- محمد بن علی، ابویعلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا اٹھنا بیٹھنا مسکینوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور صاحب بدعت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے بچتے رہو۔

۱۱۷۸۳- محمد، ابویعلی، عبداللہ بن عمر سرخسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حارث کہتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ بدعتی کے پاس ایک نوالہ کھالیا، جب اس کی خبر عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو پہنچی انہوں نے تیس دن تک مجھ سے قطع کلامی کردی۔

۱۱۷۸۴- محمد، ابویعلی، عبدالصمد، فضیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو تم میں سے زیادہ علم والا ہو اسے چاہیے کہ اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیے۔ فضیل کہتے ہیں اتنا کہنے کے بعد عبداللہ بن مبارک رحمہ

اللہ کی رونے سے سسکیاں بندھ گئیں اور پوری رات بے ہوش پڑے رہے۔

۱۱۷۸۵-محمد، ابویعلی، عبدالصمد، عبداللہ بن عمر سرخسی، حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں علماء کی کثیر جماعتوں سے ملا ہوں لیکن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کا علم مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اتنا کسی چیز نے بھی نہیں تھکایا جتنا کہ مجھے اس بات نے تھکایا کہ میں للہ فی اللہ کوئی بھائی نہیں پاتا ہوں۔

۱۱۷۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمد بن وھیب بن ھشام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے الوادع کیا اور کہنے لگے: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بے شک آپ باامن ہیں، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے ابن عوف نے الوادع کیا اور ساتھ کہا: اگر ہو سکے کہ بلاکم وکاست کے ذکر اللہ میں مشغول رہو تو ایسا ضرور کرو۔

۱۱۷۸۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عباد بن ولید عنبری ابوبدر، ابراہیم بن شماس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے نفس کی قدر پہچان لیتا ہے وہ نفس کو کتے سے بھی کمتر سمجھتا ہے۔

۱۱۷۸۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، محمود بن مضاء، عبید بن جناد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسا کسی کو بھی نہیں دیکھا، جب ان کے تلامذہ کسی تذکرہ میں مشغول ہوتے انھیں چپ کر دیتے اور فرماتے فلاں کی مثل کہاں مل سکتی ہے، پھر فرماتے، بلند مرتبہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کی بدولت بلند کر دے اور کمتر وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کمتر کر دے۔

۱۱۷۸۹-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، ابوداؤد طرسوی کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے کہا: ہم ان لہجوں میں قرأت کرتے ہیں فرمایا: ان لہجوں میں قرأت کرنا تمھارے لئے مکروہ ہے، چنانچہ ہم نے ایسے قراء کو پایا ہے کہ جب وہ قرأت کرتے ان کی قرأت سنی جاتی تھی اور تم آجکل اس طرح قرأت کرتے ہو جس طرح گلوکار گانے گاتے ہیں۔

۱۱۷۹۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ایک صاحب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی عباس طرسوی والی مرو رات کے وقت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے گھر پر آیا اور اس کے ساتھ اس کا کاتب قلم و دوات کاغذ بھی تھا۔ والی نے ابن مبارک رحمہ اللہ سے حدیث گوئی کی درخواست کی لیکن ابن مبارک رحمہ اللہ نے حدیثیں سنانے سے انکار کر دیا، حتی کہ میں نے تین مرتبہ حدیث گوئی کی درخواست کی مگر آپ رحمہ اللہ نے تینوں مرتبہ انکار کیا، والی نے اپنے کاتب سے کہا: کاغذ لپیٹ لو، ابو عبدالرحمٰن بن مبارک رحمہ اللہ ہمیں سماع حدیث کا اہل نہیں سمجھتے، والی جب اٹھ کر جانے لگا ابن مبارک مشایعت کے لئے دروازے تک والی کے ساتھ چلے، دروازے پر پہنچ کر والی نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں سماع حدیث کے اہل نہیں سمجھتے، پھر آپ ہمارے ساتھ دروازے تک کیوں آئے؟ فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے بدن کو تیرے لئے ذلیل کروں لیکن مجھے پسند نہیں کہ تیرے لئے حدیث رسول اللہ ﷺ کو ذلیل کروں۔ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے یہ واقعہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے بھانجے محمد بن ابی شیبہ کو سنایا وہ کہنے لگے جس نے آپ کو یہ واقعہ سنایا ہے اس نے اچھی طرح سے واقعہ یاد نہیں رکھا چونکہ ابن مبارک رحمہ اللہ اس کے ساتھ دروازے تک نہیں چلے۔ والی تو سوار ہونے کے لئے اٹھا تھا اور میرے ماموں اپنی نشست سے اس لئے اٹھے تھے تاکہ گھر کے صحن میں جا کر پیشاب کی حاجت سے فارغ ہو لیں۔

۱۱۷۹۱-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، عبداللہ بن حجر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: حیاۃ رحمہ اللہ کہتے تھے: سماع حدیث دو، تین اور چار آدمیوں کے ساتھ ہونا چاہیے جب حلقہ حدیث بڑھنے لگے یا تو خاموش ہو جاؤ یا پھر اٹھ کر کھسک جاؤ۔

۱۱۷۹۲-محمد بن ابراہیم، محمد بن ماھان، علی بن ابی طاہر، احمد بن ابی حواری، ولید بن عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ

اللہ نے فرمایا: ہم نے اس وقت ادب طلب کرنا چاہا جب ادب سکھانے والے ہی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۳- محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: انس ومحبت ختم ہو چکی، منع کرنے والے بھی نہ رہے اور اور جو انس ومحبت کے سائے تلے سکونت پذیر ہوتے تھے وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۱۱۷۹۴- ابوحسین محمد بن عبیداللہ، عباس بن یوسف شکلی، ابوامیر اسود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے، میں صالحین سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور میں بدکاروں سے بغض وعداوت رکھتا ہوں حالانکہ میں ان سے زیادہ برا ہوں، پھر ابن مبارک رحمہ اللہ ذیل کے اشعار پڑھتے۔

(۱) لصمت ازین بالفتیٰ ...من منطق فی غیر حینه

نوجوان آدمی کے لئے خاموشی غیر محل میں اس کے بولنے سے زیادہ اچھی وبہتر ہے۔

(۲) والصدق اجمل بالفتیٰ ... فی القول عندی من یمینه

میرے نزدیک نوجوان آدمی کے قول وکلام میں صدق وسچائی زیادہ سجتی ہے بہ نسبت اسکی قسمیں اٹھانے سے۔

(۳) وعلیٰ الفتیٰ فوقاره .. سمة تلوح علیٰ جبینه

نوجوان آدمی کی عزت ووقار میں رہنے سے اس کی پیشانی پر عظمت کی علامت ونشانی چمکتی ہے۔

(۴) فمن الذی یخفیٰ علیک...... اذا نظرت الیٰ قرینه

کون ہے جس کا معاملہ تم سے مخفی رہے جب تم اس کے دوست کی طرف نظر کرو گے۔

(۵) رب امریء متیقن ..غلب الشقاء علی یقینه

بہت سارے تکلف کر کے یقین کرنے والے ہیں کہ بدبختی ان کے یقین پر غلبہ پا لیتی ہے۔

(۶) فازاله عن رایه....فاتباع دنیاه بدینه.

بدبختی نے اسے رائے سے زائل کر دیا۔ چنانچہ اس نے اپنے دین کے بدلے میں دنیا خرید لی۔

۱۱۷۹۵- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ھارون بن حمید، ابوعباس مزنی بغدادی، ابن حمید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے چھینکنے کے بعد الحمد اللہ نہ کہا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: چھینکنے والا جب چھینکتا ہے وہ کیا کہتا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: چھینکنے والا الحمد للہ کہتا ہے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یرحمک اللہ۔

۱۱۷۹۶- ابوعمر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ضحی، احمد بن عبدالعزیز جوھری، زکریا بن یحیٰ، اصمعی، عبداللہ بن مبارک وابوبکر بن عیاش دونوں کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ چار بادشاہ آپس میں اکٹھے ہو گئے فارس کا بادشاہ، روم کا بادشاہ، ہندوستان کا بادشاہ اور چین کا بادشاہ، ان چاروں نے چار باتیں کہیں گویا انھوں نے ایک ہی کمان سے تیر مارا۔ ایک بولا: جو بات میرے دل میں ہوتی ہے جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں اس پر زیادہ قدرت رکھتا ہوں لیکن جب میں وہ بات کہہ دیتا ہوں اسکو واپس لوٹانے پر کچھ قدرت نہیں رکھتا ہوں۔ دوسرا بولا: جب میں دل میں رکھی ہوئی بات کہہ دیتا ہوں تو وہ بات میری مالک بن جاتی ہے اور جب تک میں اسے کہتا نہیں ہوں میں اس کا مالک بنا رہتا ہوں تیسرا بولا: جو بات میں نے نہیں کہی اس پر مجھے ندامت نہیں ہوتی اور جب میں اسے زبان سے اگل دیتا ہوں اس پر مجھے ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چوتھا بولا: مجھے بات کہنے والے پر تعجب ہے کہ اگر وہ بات زبان سے نکال دی اسے ضرر پہنچاتی ہے اور اگر زبان سے باہر نہ نکلے اسے کچھ نفع بھی نہیں پہنچاتی۔

۱۱۷۹۷- عبداللہ بن محمد، احمد بن عبدالعزیز جوھری، بکر، ابن یحیٰ، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کسی

محدث سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب کا ایک وفد حضرت معاویہؓ کے پاس گیا، انھوں نے وفد سے پوچھا: تمھارے ہاں مروت کسے کہا جاتا ہے؟ شرکاءِ وفد نے جواب دیا۔ العفاف فی الدین و الاصلاح فی المعیشة کو ہمارے ہاں مروت کہا جاتا ہے حضرت معاویہؓ نے فرمایا۔ اے یزید! غور سے سن لو۔

۱۱۷۹۸- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، احمد بن منصور زناج، ابوروح مروزی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر دو آدمی راستے میں اکٹھے ہوگئے ایک نے چاہا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھ لے لیکن اس نے ساتھی کی رعایت کی اور دو رکعت نماز ترک کردی تو یہ نری ریاکاری ہے اور اگر اس نے ساتھی کو دکھانے کے لئے دو رکعتیں پڑھیں تو یہ بعینہ شرک ہے۔

۱۱۷۹۹- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر، احمد بن منصور، ابن وھب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں سھیل بن علی کو دیکھا تو پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا: سھیل رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں نے ایک کلمہ کی بدولت نجات پالی جو مجھے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے سکھایا تھا۔ پوچھا: یہ کونسا کلمہ ہے؟ جواب دیا: آدمی کا قول کہ یارب میں تیری معافی کا طلبگار ہوں۔

۱۱۸۰۰- ابومحمد بن حیان، ابوعباس حمال، محمد بن عاصم، ابن ابی جمیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے سرحدی چوکیداری کے متعلق عبداللہ بن مبارک سے پوچھا، فرمایا: اپنے نفس کی چوکیداری کرو تاکہ حق پر اسے پختگی حاصل ہو جائے یہ بہترین چوکیداری ہے۔

۱۱۸۰۱- ابوبکر بن حیان، عبدان بن احمد، مسیب بن واضح کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے یوسف بن اسباط کے پاس آنے کی اجازت طلب کی لیکن یوسف بن اسباط نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ مسیب کہتے ہیں میں نے یوسف بن اسباط سے کہا: آپ انھیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟

یوسف کہنے لگے: اگر میں انھیں اندر آنے کی اجازت دیدوں میں چاہوں گا کہ ان کے حق کے لئے میں کھڑا ہو جاؤں، لیکن میں اسکا حکم نہیں دوں گا۔

مسانید عبداللہ بن مبارکؒ

۱۱۸۰۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، سھل بن عثمان، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، ابن عون، ابن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں بھول ہوگئی، پھر انھوں نے دو سجدے کئے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا آپ ﷺ نے سلام بھی پھیرا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: ابن عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

محمد بن سیرین کی یہ روایت ابوھریرہؓ سے مروی صحیح متفق علیہ ہے، یہی حدیث ابن عون سے شعبہ، ثابت بن یزید، یزید بن زریع، معاذ، ابن ابی عدی، علاء و یزید ابنا ھارون، ابواسامہ، ابن نمیر، اسحٰق أرزق اور نضر بن شمیل نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن جیاد، ولید بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، خالد حذاء، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت تمھارے اکابر کے ساتھ ہے۔ نعیم بن جہاد کہتے ہیں میں نے ولید سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ برکت جھاد میں ہے۔

۱۱۸۰۴- احمد بن جعفر بن معد، یحیٰ بن مطرف، مسلم بن ابراہیم، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس نے بالشت برابر بھی ظلم کرکے زمین لی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالی جائے گی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ہے لیکن عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اسکو روایت کرنے میں متفرد ہیں اور انھوں نے یہ حدیث صرف

عراق میں بیان کی تھی۔

۱۱۸۰۵- محمد بن جعفر بن عمرو، ابن حصین، یحیی حمانی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ، بن عقبہ، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یوں قسم اٹھاتے دیکھا: ''لا و مقلب القلوب'' یعنی دلوں کو بدلنے والے کی قسم۔

موسیٰ اور سالم کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۱۸۰۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، مبارک بن فضالہ، حسن، اسد بن میمنی کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھ اصفہان اور کئی دوسرے شہروں میں جہاد کیا ابوموسیٰؓ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ ھرج کی کثرت نہ ہونے لگے، صحابہؓ نے پوچھا ھرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل

یہ حدیث مشہور اور ثابت ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۷- جعفر بن عمرو، ابوحصین، یحیی حمانی، ابن مبارک، سلیمان تیمی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمی چھینکے، ایک کی چھینک پر رسول اللہ ﷺ نے یرحمک اللہ فرمایا اور دوسرے کی چھینک پر نہ فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے چھینکنے کے بعد الحمد اللہ کہا تھا تب میں نے بھی یرحمک اللہ کہا اور تو نے تو الحمد اللہ نہیں کہا۔

سلیمان کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے سلیمان سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۰۸- طلحہ بن احمد حسن عوفی، محمد بن علویہ مصیصی، یوسف بن سعید بن مسلم، عبداللہ بن موسیٰ، ابن مبارک، سلیمان تیمی، حضرت انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج والی رات کچھ ایسے مردوں کو دیکھا جنکی زبانیں آگ کی بنی ہوئی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو لوگوں کو اعمال کرنے کا حکم تو دیں گے لیکن خود نہیں کریں گے۔

حضرت انسؓ کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے بہت سارے تابعین نے یہ حدیث روایت کی ہے لیکن سلیمان کی سند سے یہ عزیز ہے۔

۱۱۸۰۹- محمد بن احمد ابواحمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، سلیمان تیمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں لوگوں کو کھڑے ہو کر شراب پلار ہا تھا ان میں میرے چچا بھی تھے اور میں اس وقت کمسن تھا، پس آواز آئی کہ ''شراب حرام ہو چکی ہے اور شراب والے برتنوں کو الٹا دو، چنانچہ ہم نے شراب کے بھرے ہوئے جام الٹا دیئے، سلیمان کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا: ان لوگوں کی شراب کس چیز کی بنی تھی؟ فرمایا: رطب، بسر کی۔ (تر کھجوریں اور آدھی کچی آدھی پکی کھجوریں) حضرت انسؓ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۱۸۱۰- ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ھاشم، احمد بن حنبل، (ح) ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ گواہی دے دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے عبادت کریں اور ہماری جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور اموال ہمارے اوپر حرام ہو جائیں گے ہاں مگر برحق طور پر ان کے لئے وہی کچھ ہوگا جو عام مسلمانوں کے لئے ہے اور ان کے خلاف وہی کچھ ہے جو عام مسلمانوں کے خلاف ہے[1]

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۳۱، ۹/۱۳۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۴، ۳۶ وفتح الباری ۱/۴۹۷، ۷/۲۰۱، ۱۲/۲۰۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۱۳/۳۳۹.

یہ حدیث صحیح ثابت ہے، نبی ﷺ سے یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔لیکن ان الفاظ میں صرف حضرت انسؓ نے روایت کی ہے، ابن مبارک کی یہ حدیث امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔اسی حدیث پرامام بخاری نے نعیم ابن حماد سے مروی استشہاد بھی پیش کیا ہے، یہی حدیث یحییٰ بن ایوب اور محمد بن عیسیٰ بن سمیع نے حمید سے بمثلہ روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۱- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، جعفر بن حمید، ابن مبارک، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو دن رات لئے اس ستون کی طرح کھڑا رہا۔[1]

ابوھریرہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے، ہم نے ابن مبارک کی یہ حدیث صرف جعفر کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۸۱۲- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن عاصم، شبویہ بن مضر، عبداللہ بن مبارک، عوف بن سیرین، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ یہ گرمی جہنم کی شدید گرمی کے اثر کی وجہ سے ہے۔[2]

قاضی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک سے عوف کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۳- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، عبداللہ بن مبارک، اسامہ بن زید، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ میں آسانی پیدا کروں۔

یہ حدیث عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ بن وھب دونوں نے اسامہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۴- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن سعید بن ابی ھند، سعید بن ابی ھند، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان میں پڑ کر اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں ایک صحت اور دوسری فراغت۔[3]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مبارک اور عبداللہ کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۱۵- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن بندار بن ابراہیم، بکار بن حسن، عبداللہ بن مبارک، ھشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: اے امت محمد! کوئی بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں کہ وہ اپنے غلام یا لونڈی کو دیکھے، اے امت محمد! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے لامحالہ تم ہنستے کم روتے زیادہ، کیا میں نے تمہیں پیغام نبوت پہنچا دیا۔[4]

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف بکار کی سند سے نقل کی ہے اور وہ بکار بن حسن اصفہانی فقیہ ہے۔

۱۱۸۱۶- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابونصر ''ح'' ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، (دونوں) عبداللہ

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۱۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۷۲/۴.

۲۔ صحیح البخاری ۱۴۲/۴. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱.

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۹/۸. وسنن الترمذی ۲۳۰۴. وسنن ابن ماجۃ ۴۱۷۰. وفتح الباری ۲۲۹/۱۱.

۴۔ صحیح البخاری ۴۳/۲. ۴۵/۷. ۱۶۱/۸. وصحیح مسلم، کتاب الکسوف ۱. وفتح الباری ۵۲۹/۲. ۳۱۹/۹. ۵۲۳/۱۱.

بن مبارک، ابوبکر بن ابومریم، ضمرہ بن حبیب، شداد بن اوسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد آنے والی زندگی کے لئے اس نے عمل کیا اور فاجر وہ ہے جس نے خواہشاتِ نفس کی پیروی کی اور پھر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کی تمنا کرتا رہا۔

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے، امام احمد نے یہ حدیث ابونضر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۷عبداللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، ابن مبارک، اسحٰق بن یحیٰی، بن طلحہ بن عبداللہ، عیسیٰ بن طلحہ، ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ غزوۂ احد کا ذکر کرتے فرماتے میں نے غزوۂ احد کے موقع پر ایک آدمی کو دیکھا جو رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے لڑ رہا تھا۔ میں نے کہا ممکن ہے یہ طلحہؓ ہوں چونکہ افراتفری پھیلنے کی وجہ سے کما حقہ پہنچنا مشکل تھا۔ میں نے کہا تو ایک آدمی ہے جو مجھے میری قوم میں سب سے زیادہ محبوب ہے، مجھ سے مشرق کی سمت ایک اور آدمی تھا جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ حالانکہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ تیزی سے چل رہے تھے لیکن میں اس طرح نہیں چل رہا تھا تاہم پھر بھی ہم رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے سامنے کے دانت مبارک شہید ہو چکے ہیں اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک بھی زخمی ہے اور آپ ﷺ کے رخسار اقدس میں خود (جنگی ٹوپی) کے حلقے گھس چکے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہؓ کی خبر لو چونکہ طلحہؓ بہت زخمی تھے اور ان کے بدن سے فوارے کی طرح خون ابل رہا تھا لیکن میں نے آپ ﷺ کی رائے پر التفات نہ کیا۔ میں آگے بڑھا تا کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے گھسے ہوئے حلقوں کو نکال لوں۔ اتنے میں ابوعبیدہؓ بولے...... میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے تاکہ میں بذات خود آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خود کے حلقے نکالوں۔ چنانچہ میں نے ابوعبیدہ کو چھوڑ دیا تاکہ وہی یہ خدمت سرانجام دیں لیکن ابوعبیدہؓ نے ہاتھ سے حلقوں کو نکالنا ناپسند سمجھا کہ کہیں نبی ﷺ کو اذیت نہ پہنچے، ابوعبیدہؓ نے اپنا منہ نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر رکھ دیا اور منہ کے ساتھ آرام آرام سے ایک حلقہ نکال دیا حلقے کے ساتھ آپ ﷺ کا دانت مبارک بھی گر پڑا۔ انھیں دیکھ کر میں بھی آگے بڑھا تاکہ میں بھی اسی طرح منہ کے ساتھ دوسرا نکال لوں لیکن ابوعبیدہؓ پھر بولے۔ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑیئے تاکہ میں یہ خدمت پوری طرح سرانجام دوں چنانچہ ابو عبیدہؓ نے دوسری مرتبہ بھی ایسے ہی کیا جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا اور ان کا دوسرا دانت مبارک بھی حلقے کے ساتھ نیچے گر پڑا۔ ابوعبیدہؓ بہ خوبی خدمت سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتے تھے، ہم نے نبی ﷺ کی حالت کو سنوارا اور پھر ہم طلحہؓ کے پاس آگئے وہ ایک گڑھے میں شدید زخمی حالت میں پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے جسم پر (۷۰) سے زیادہ زخم پڑے ہوئے تھے کوئی زخم نیزے کا تھا کوئی تیر کا اور کوئی تلوار کا ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ان کی انگلی بھی کٹ چکی ہے۔ چنانچہ ہم نے ان کی حالت درست کی۔

اسحٰق بن یحیٰی کی سند سے مروی یہ حدیث غریب ہے، طلحہؓ کے سیاق میں یہ حدیث صرف ابن مبارک رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۱۸-محمد بن جعفر، ابراہیم بن اسحٰق حربی، مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، عبداللہ بن مبارک، علی بن زید، قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میری عبادت میں محبوب ترین چیز میرے لئے خیر خواہی ہے۔[1]

یحیٰی بن ایوب نے بھی یہ حدیث عبیداللہ سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور یہ حدیث صدقہ بن خالد نے عثمان بن ابی علکہ، علی بن زید کی سند سے بمثلہ روایت کی ہے۔

---

[1] مسند الإمام أحمد ۲۵۴/۵. وصحيح ابن حبان ۸۸۶. والزهد لابن المبارك ۶۸. وأمالي الشجري ۲۹۰/۱. ومجمع الزوائد ۸۷/۱ والمطالب العالية ۷۸۷. ومشكاة المصابيح ۱۹۸۹. والدر المنثور ۲۶۷/۳.

۱۱۸۱۹-ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، علی بن زید، قاسم، ابوامامہ، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا نبی اللہ! میری نجات کیسے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: خاموشی اختیار کرو، اپنے گھر میں وسعت پیدا کرو اور اپنے گناہوں پر روتے رہو۔

ابن مبارک رحمہ اللہ کی یہ مشہور حدیث ہے اور یہ حدیث سعد بن ابراہیم نے بھی یحیٰ بن ایوب سے مثل مذکور بالا کے روایت ہے۔

۱۱۸۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حماد (ح) جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحیٰ بن حمیدی (ح) ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر خزیمہ، عبید اللہ بن عبداللہ (سب) ابن مبارک، مصعب بن ثابت، اسماعیل بن محمد، عامر بن سعید بن ابی وقاص، سعد بن ابی وقاصؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ" (نماز سے جب فارغ ہوتے) دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار اقدس کی سفیدی دیکھ لی جاتی۔

امام زھری نے یہ حدیث سن کر اسماعیل بن محمد سے کہا: یہ حدیث تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے مروی نہیں سنی، اسماعیل رحمہ اللہ نے زھری رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کی ساری حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پوچھا، کیا آدھی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، پھر پوچھا کیا ایک تہائی سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا: یہ حدیث انہی احادیث سے سمجھ لیجئے جو آپ نے ابھی تک نہیں سنیں۔

عقبہ نے اپنی حدیث میں یوں کہا: کیا دو تہائی حدیثیں سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں پوچھا: کیا نصف احادیث سن لی ہیں؟ جواب دیا نہیں، اسماعیل نے کہا پس یہ حدیث بھی اسی نصف میں سے ہے جو آپ نے ابھی تک سنیں۔

عامر کی یہ حدیث غریب ہے اور عامر، اسماعیل سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ یہ حدیث اسحٰق بن راھویہ نے یحیٰ بن آدم، ابن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۱-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، یحیٰ بن آدم، ابن مبارک، مصعب کہتے ہیں اس حدیث کو اس نصف میں کر دو جو آپ نے نہیں سن رکھا، ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم نے قرشی کو کیسا پایا۔

۱۱۸۲۲-سلیمان بن احمد، احمد بن حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سعد بن ایوب عبداللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو بکری دوہ رہا تھا ارشاد فرمایا: جب تم بکری دوہنے لگو کچھ دودھ بکری کے بچے کے لئے باقی چھوڑ دو چونکہ وہ جانوروں میں سب سے زیادہ مہربانی کے لائق ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۳-سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰ حلوانی، سعید بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، معمر، محمد بن حمزہ، عبداللہ بن سلامؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ کے گھر والوں کے پاس کوئی مہمان آتا تو آپ ﷺ گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے "وامر اھلک بالصلاۃ واصطبر علیھا لانسالک رزقا" (طٰہٰ ۱۳۲) اے نبی ﷺ! اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کیجئے اور خود بھی اس پر صبر کیجئے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے۔

معمر اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی وجہ سے لکھی ہے۔

۱۱۸۲۴-احمد بن جعفر بن سعید، عبداللہ بن محمد بن نعمان، محمد بن سعد بن سابق، "ح" جعفر بن محمد ابوحصین، یحیٰ بن عبدالحمید، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، ابن لھیعہ، عقیل، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، اسماء بنت ابی بکرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت اسماءؓ جب ثرید

بناتیں کسی کپڑے سے ڈھانپ دیتی تھیں تاکہ اسکا جوش اور گرمی نکل جائے پھر کہتی تھیں: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اسمیں زیادہ برکت ہوتی ہے۔[1]

ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ابن لہیعہ کی سند سے اور اس نے یحیٰ کہا ہے۔

۱۱۸۲۵- عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) ''ح'' عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، معتمر، عبداللہ بن مبارک، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں رکوع سے اپنا سر اٹھانے کے بعد فلاں اور فلاں پر لعنت کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے آیت کریم نازل فرمائی۔

لیس لک من الامر شئی اویتوب علیھم اویعذبھم فانھم ظالمون (آل عمران ۱۲۸)

آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ تعالیٰ ان پر رجوع کرے یا انھیں عذاب دے چونکہ وہ ظالم ہیں۔

ابراہیم کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۶- محمد بن حمید، محمد بن ھارون، احمد بن منیع، عبداللہ بن مبارک، ھشام، معمر، زھری، سالم، عبداللہ بن عمرؓ حج میں کثرت سے شرطیں لگاتے تھے اور کہتے: کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ کی سنت زندہ نہیں کرنی؟ زہرہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۷- احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن احمد بن ابراہیم کرابیسی، احمد بن حفص بن مروان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطاۃ، مجاھد، عبداللہ بن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی بھی افضل زینت کے ساتھ مزین نہیں کیا جتنا کہ دنیا سے کنارہ کشی، پیٹ کی پاکدامنی اور شرمگاہ کی عفت سے مزین کیا ہے۔[2]

حجاج بن ارطات اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۲۸- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن ایوب، وہبۃ اللہ بن جنادہ، ابوعبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ اور تنگی کی جگہ ہے پس جب مومن دنیا سے کوچ کرتا ہے قید خانے اور تنگی سے بھی اسکی جان چھوٹ جاتی ہے۔[3]

عبداللہ بن جنادہ کی یہ حدیث مشہور ہے۔

۱۱۸۲۹- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر قتات، عبداللہ بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن عبداللہ، عبداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اسکا طلبگار سوتا رہے اور دوزخ کی آگ جیسی بھی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ اس سے دور بھاگنے والا غافل سوتا رہے۔[4]

ابن مبارک کی یہ مشہور حدیث ہے لیکن عبداللہ بن موھب سے صرف ان کے بیٹے یحیٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۳۰- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ مروزی (دونوں)

۱۔ کشف الخفا ۱/ ۳۸.

۲۔ کنز العمال ۶۱۴۰.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزھد ۱. وسنن الترمذی ۲۳۲۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۹۷.

۴۔ سنن الترمذی ۲۶۰۱. ۲۶۵۱. والکامل لابن عدی ۵/ ۱۸۹۷. ومشکاة المصابیح ۵۳۴۶. والترغیب والترھیب ۴/ ۲۵۳، والاحادیث الصحیحة ۹۵۳. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۳۰، ۲۱۲. وکنز العمال ۴۳۰۳۹.

عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مرتا ہے اسے ضرور ندامت ہوتی ہے، صحابہ نے پوچھا کیسی ندامت؟ فرمایا: اگر مرنے والا نیکوکار ہے سوا سے ندامت ہوتی ہے کہ نیکیوں میں کیوں اضافہ نہ کرسکا اور اگر بدکار رہا اسے ندامت ہوتی ہے کہ کاش وہ برائیوں سے باز رہا ہوتا۔[1]

یحییٰ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف عبداللہ بن مبارک کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۳۱- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ ابن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جسے لملم کہا جاتا ہے جہنم کی دیگر وادیاں بھی اس کی شدید تپش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔[2]

یہ حدیث سنداً غریب ہے صرف یحییٰ کی سند سے مروی ہے۔

۱۱۸۳۲- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین محمد بن حصین، یحییٰ بن عبدالحمید حمانی، ابن مبارک، یحییٰ بن عبداللہ، عبداللہ ابو یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ وسفید رنگ کے دوخصی مینڈھے قربانی کے لئے ذبح کئے۔ چنانچہ جب ایک کو قربان کر دیا تو فرمایا: یا اللہ تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے یا اللہ! یہ قربانی محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت کی طرف سے ہے پھر دوسرے کو ذبح کیا اور فرمایا: یا اللہ! تو نے ہی ہمیں پیدا کیا اور تیری طرف لوٹ کر جانا ہے یا اللہ: یہ ان لوگوں کی طرف سے ہے، جو محمد ﷺ کی امت میں سے تیری توحید کے قائل ہوں۔[3]

یہ حدیث کئی طرق کے ساتھ مروی ہے اور مشہور حدیث ہے لیکن یحییٰ کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۸۳۳- ابوبکر طلحی، حسن بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن جعفر علی بن یزید قاسم، ابوامامہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی یتیم کے سر پر دستِ شفقت پھیرا اس کے ہاتھ تلے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے بدلے میں اسے ایک نیکی ملے گی۔[4]

ابوامامہؓ کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔ سعید بن ابی مریم نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ایوب کی سند سے روایت کی ہے۔ نیز یہ حدیث ہمیں سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب علاف، سعید بن ابومریم، یحییٰ بن ایوب کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا پہنچی ہے۔

۱۱۸۳۴- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن ابوایوب خزاعی، عبداللہ بن ولید، ابو سلیمان لیثی، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے جیسی ہے جو اپنے

---

[1] سنن الترمذی ۲۴۰۳. وسنن الدارمی ۱۱. والكامل لابن عدی ۲۶۶۰/۷. والترغیب والترهیب ۲۵۳/۴. وأمالي الشجری ۳۵/۲. وكشف الخفا ۴۱۹/۲. واتحاف السادة المتقين ۲۳۰/۱۰. وكنز العمال ۴۲۷۱۶.

[2] اتحاف السادة المتقين ۵۱۲/۱۰. وكنز العمال ۳۹۴۹۹. والجامع الكبير ۶۷۵۷. ومجمع الزوائد ۲۲۲/۱۰.

[3] المستدرك ۴۶۷/۱ وسنن أبي داؤد ۲۷۹۴. وسنن ابن ماجة ۳۱۲۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۸۷/۹. ومسند الامام أحمد ۳۷۵/۳. ومجمع الزوائد ۲۳/۴. ۳۶۰.

[4] مسند الامام أحمد ۲۵۰/۵. ۲۶۵. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۹/۸. ۳۴۸. والزهد للامام أحمد ۲۱. وتاريخ أصبهان ۲۰۸/۱. ۲۹۶. ومجمع الزوائد ۱۶۰/۸. وفتح الباري ۱۵۱/۱۱. واتحاف السادة المتقين ۲۹۱/۶. وكنز العمال ۶۰۳۵.

ٹھکانے کے اردگرد گھوم پھر کر واپس اپنے ٹھکانے میں آجاتا ہے۔ چنانچہ مومن سے بھی بھول ہو جاتی ہے اور وہ پھر ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے، سو تم اپنا اتقیاء اور پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنے اچھے کاموں کی ذمہ داری مومن کو سونپو۔

ابو سعید خدریؓ کی یہ حدیث صرف اسی اسناد سے نقل کی گئی ہے ابو سفیان لیثی کا نام عمران بن عمران بتایا گیا ہے۔

۱۱۸۳۵- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد (ح) جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی "ح" ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن زحر، خالد بن عمران، ابو عیاش، معاذ بن جبلؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ مومنین سے کیا ارشاد فرمائے گا اور مومنین سب سے پہلے کیا کہیں گے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائیں گے، کیا تم میری ملاقات پسند کرتے تھے؟ مومنین کہیں گے: اے ہمارے رب! جی ہاں ہم پسند کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: وہ کیوں؟ مومنین جواب دیں گے چونکہ ہم تیری عفو و درگزر اور تیری رحمت کی امید لگائے رہے، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: میری رحمت تمہارے لئے واجب ہو چکی ہے[1]

اس حدیث کا نبی ﷺ سے معاذؓ کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ملتا سند میں عبداللہ، خالد سے متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ "ح" سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان (دونوں) نعیم بن حماد "ح" ابو عمرو، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن موھب، مالک بن محمد بن حارثہ انصاری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اپنی زبان سے حق کا بول بالا کیا اس کے لئے اجر و ثواب جاری کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا ثواب مل جاتا ہے" حیان نے اپنی سند میں یوں کہا" اس کے بعد اس حق پر عمل کیا جاتا رہا"[2]

۱۱۸۳۷- عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود احمد بن فرات، یعمر بن بشر، ابن مبارک، اسامہ بن یزید، صفوان بن سلیم، عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیغام نکاح اور اس کے مہر میں آسانی پیدا کر کے عورت پر کون احسان کریگا۔[3]

صفوان کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسامہ کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۸۳۸- سلیمان بن احمد، محمد بن علی مروزی، محمد بن عبداللہ بن قہزاد، ابو وزیر محمد بن اعین و ابن مبارک، ابن مبارک، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سفر میں صبح کی نماز پڑھتے اپنی سواری سے اتر کر تھوڑا چلتے تھے۔[4]

سلیمان اور یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث غریب ہے اور ابن مبارک متفرد ہیں۔

۱۱۸۳۹- ابو احمد بن حمزہ، ابو حریش کلابی "ح" محمد بن مظفر، محمد بن صالح بن حریش (دونوں) احمد بن خواش "ح" مخلد بن جعفر، محمد بن یحییٰ مروز، عبداللہ بن محمد عیسی، "ح" ابو بکر عبداللہ بن محمد، ابو بکر بزار، عباس رقی (سب) عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن قرظ،

---

[1] مجمع الزوائد ۲/ ۳۲۱، ۱۰/ ۳۵۸. والترغيب والترهيب ۴/ ۲۶۸. ومسند الامام احمد ۵/ ۲۳۸. وحسن الظن بالله لابن أبي الدنيا ۱۰. والمطالب العالية ۴۲۶۴. وشرح السنة ۵/ ۲۶۹، ومشكاة المصابيح ۱۶۰۶. وكنز العمال ۳۹۲۱۲.

[2] كنز العمال ۵۶۰۰. وأمالي الشجري ۲/ ۱۷۵.

[3] المستدرك ۲/ ۱۸۱. وكنز العمال ۴۵۵۷۳.

[4] كنز العمال ۱۷۹۱۶.

عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس نے روزے کی حدود کا لحاظ رکھا اور اس نے یہ بات بھی پہچان لی کہ روزے کی کس قدر حفاظت کرنا مناسب ہے اس کے گزشتہ گناہوں کا صفایا کردیا جائے گا۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے عطاء سے صرف عبداللہ بن قرظ نے روایت کی ہے اور عبداللہ سے روایت کرنے میں یحیٰی بن ایوب متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۰- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن حلف بزار، اسماعیل بن عیسیٰ قطان، عبداللہ بن مبارک، حجاج بن ارطات، محمد بن منکدر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا: کیا عمرہ واجب ہے؟ ارشاد فرمایا: عمرہ واجب نہیں ہے لیکن تم لوگ عمرہ کیا کرو وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔[۲]

محمد کی یہ حدیث غریب ہے، محمد سے یہ حدیث صرف ابن حجاج نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۱- ابوبکر بن مالک وعلی بن ھارون بن محمد، (دونوں) جعفر فریابی، محمد بن حسن بلخی "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان بن موسیٰ (دونوں) عبداللہ بن مبارک، حرملہ بن عمران، یزید بن ابوحبیب، ابوخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی اپنے صدقے کے سائے تلے ہوگا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیں۔[۳]

۱۱۸۴۲- سلیمان بن احمد، مطب بن معتب، ابوصالح، حرملہ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے اس حدیث میں یزید بن ابی حبیب متفرد ہیں اور ابوالخیر سے روایت کی ہے اسکا نام مرثد بن عبداللہ اور یزید سے عمرو بن حارث نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۳- محسن بن ثوبان وضمام بن اسماعیل، ابن لھیعہ ومحمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن احمد بن کیسان، موسیٰ بن ھارون حافظ، عیسیٰ بن سالم، عبداللہ بن مبارک، سفیان، محمد بن عجلان، عجلان، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مملوک کے کھانے اور کپڑے کا بندوبست اس کے مالک کے ذمہ ہے اور مملوک کو کسی ایسے کام کی ذمہ داری نہ سونپی جائے جسکی وہ طاقت نہیں رکھتا۔[۴]

سفیان رحمہ اللہ نے یہ حدیث اسی طرح محمد بن عجلان کی سند سے روایت کی ہے اور سفیان متفرد ہیں، جبکہ سفیان بن عیینہ، سلیمان بن بلال اور ابوضمرہ نے سفیان سے اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے اور انھوں نے حدیث کی سند یوں بیان کی ہے، ابن عجلان بکیر بن عبداللہ اشج عجلان، ابوھریرہ یعنی ابن عجلان اور عجلان کے درمیان بکیر بن عبداللہ کا واسطہ ذکر کیا ہے۔

۱۱۸۴۴- عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، احمد بن یحیٰی حلوانی، "ح" ابونعیم اصفھانی سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۵۵. وصحیح ابن حبان ۸۷۹. والأمالی الشجری ۲/۱۳. ومجمع الزوائد ۳/۱۴۳. وفتح الباری ۴/۱۱۱. والترغیب والترھیب ۲/۹۱.

۲۔ سنن الترمذی ۹۳۱. ومسند الامام أحمد ۳/۳۱۶. والسنن الدارقطنی ۲/۲۸۵. ۲۸۶. وتاریخ بغداد ۸/۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۲۹۱. ونصب الرایۃ ۳/۱۵۰.

۳۔ المستدرک ۱/۴۱۶. ومسند الامام أحمد ۴/۱۴۷. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۴۳۱. وصحیح ابن حبان ۸۱۷، ومجمع الزوائد ۳/۱۱۰.. واتحاف السادۃ المتقین ۴/۱۶۷، ۷/۴۰۱. والدر المنثور ۱/۳۵۵. ۴/۱۷۷.

۴۔ صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۰. ومسند الامام أحمد ۲/۲۴۷، ۳۴۲. والسنن الکبری للبیھقی ۸/۶،۸. وصحیح ابن حبان ۱۲۰۵. ومسند الحمیدی ۱۱۵۵. والأدب المفرد ۱۹۲. ۱۹۳. وفتح الباری ۵/۱۷۴. ومشکاۃ المصابیح ۳۳۴۴.

(دونوں) احمد بن جمیل مروزی ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ مروزی، (دونوں) عبداللہ بن مبارک، ریاح بن زید، عمر بن حبیب، قاسم بن ابی بردہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا پھر اسے حکم دیا کہ ''لکھ'' چنانچہ قلم نے ہر وہ چیز جو ہونے والی تھی لکھ دی۔[1]

سعید سے صرف قاسم نے یہ حدیث روایت کی ہے اور قاسم سے صرف عمر نے روایت کی ہے اور رباح متفرد ہیں، ابن عباسؓ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے ان میں ابوظبیان، ابواسحٰق، مقسم، مجاہد سرفہرست ہیں۔ ان میں سے بعض نے مرفوعاً روایت کی ہے اور بعض نے موقوفاً جبکہ نبی ﷺ سے عبادہ بن صامت و بن عمر نے مرفوعاً متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۸۴۵- سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، نعیم بن حماد ''ح'' ابونعیم اصفہانی فاروق وحبیب بن حسن، (دونوں) ابوعلی الکشی، معاذ بن اسد ''ح'' جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ صحانی ''ح'' علی بن حمید، بشر بن موسیٰ، محمد بن مقاتل (سب) عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، عبداللہ بن بسر، ابوامامہ باہلیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ ''یسقی من ماء صدیدیتجرعہ'' (ابراہیم ۱۶) اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسے بمشکل گھونٹ گھونٹ پیے گا۔'' کے بارے میں فرمایا'' پیپ کا پانی جہنمی کے قریب کیا جائیگا وہ اس سے سخت کراہت کرے گا۔ چنانچہ جب پانی اس کے قریب کیا جائے گا اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور مع بالوں کے اس کے سر کی کھال اتر جائے گی۔ جب پی لے گا اس کی انتڑیاں کٹ کٹ کر پانی سمیت پاخانے کے رستے سے باہر نکل جائیں گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے'' وسقوا ماءً حمیماً فقطع امعاء ھم '' (محمد ۱۵) جنھیں گرم پانی پلایا جائے گا اور وہ پانی ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب، (کہف ۲۹) اگر وہ فریادرسی چاہیں گے تو ان کی فریاد اس پانی سے کی جائے گی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا جو چہرے بھون دے گا۔ بڑا ہی برا پانی ہے۔[2]

صفوان متفرد ہیں عبداللہ بن بشر سے روایت کرنے میں اور کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن بشر وہ شخص حمصی ہیں جنکی کنیت ابوسعید ہے۔ یہ حدیث بقیہ بن ولید نے صفوان سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن بسر کی صحبت ثابت ہے اور صفوان نے عبداللہ بن بشر سے بھی حدیث روایت کی ہے۔ گویا عبداللہ بن بسر مازنی صحابی ہیں اور عبداللہ بن بشر ان دونوں سے صفوان روایت کرتے ہیں، اسی وجہ سے بعض لوگوں کو اشتباہ ہوا ہے اور اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بسر مازنی ہیں۔

۱۱۸۴۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین، یحییٰ حمانی، عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید ابی شجاع، ابوسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت کریمہ ''تلفح وجوھھم النار'' (المومنون ۱۰۴) ان کے چہروں کو آگ جھلساتی رہے گی، کے بارے میں ارشاد فرمایا یعنی آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی پس ان کا اوپر کا ہونٹ سکڑ کر سر کے وسط تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔[3]

۱۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱/۵۰۔ وکشف الخفا ۳۱۰۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲۶۵/۵۔ والمستدرک ۳۵۱/۲۔ ۴۵۷۔ وسنن الدارمی ۸۹/۲۔ والترغیب والترھیب ۴۷۸/۴۔ واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۶/۱۰۔ والدر المنثور ۷۴/۴۔

۳۔ سنن الترمذی ۲۵۸۷، ۳۱۷۶۔ ومسند الامام احمد ۸۸/۳۔ ومشکاۃ المصابیح ۵۶۸۴، وشرح السنۃ ۲۵۲/۱۵۔ والترغیب والترھیب ۸۰/۴۔ وتفسیر ابن کثیر ۴۹۱/۵۔ وتفسیر البغوی ۴۵/۵۔ وتفسیر القرطبی ۱۵۲/۱۲۔ والدر المنثور ۱۶/۵۔

ابوشجاع، ابوسمع سے روایت کرتے ہیں لیکن متفرد ہیں۔

۱۱۸۴۷-ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحق قاضی "ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، (دونوں) یحییٰ حمانی "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان صبان "ح" حبیب بن حسن، احمد بن سہل اشنانی مقری، حسن بن عیسیٰ بن ماسر جس (سب) عبداللہ بن مبارک، سعید بن یزید، ابوسمع، ابوحجیرہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "جہنم کا کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے سروں پر انڈیلا جائے گا حتی کہ ان کی کھوپڑی سے ہوتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں پڑا ہوگا نکال باہر پھینکے گا حتی کہ کھولتا ہوا پانی جہنمیوں کے قدموں سے جا نکلے گا اور وہ صھر "یعنی ایسا گرم کھولتا ہوا پانی جو چمڑے اور گوشت کو بھی پگھلا ڈالے گا" چنانچہ جہنمی کو دوبارہ اس کی درست حالت پر لایا جائے گا اور پھر یہ سلسلہ اس کے ساتھ لگاتار ہوتا رہے گا[1]

سعید ابوشجاع المعروف اسکندری متفرد ہیں اور وہ ثقہ ہیں ان سے لیث بن سعید، ابوسمح (ان کا نام عبدالرحمٰن المعروف بدراج ہے) ابوالھیثم (ان کا نام سلیمان صفاری ہے) روایت کرتے ہیں نیز ابوسمح سے عمرو بن حارث وسالم بن غیلان لجی روایت کرتے ہیں۔

۱۱۸۴۸-ابوبکر بن خلاد، محمد بن (غالب) بن حارث، محمد بن نصر مروزی، "ح" جعفر بن محمد، ابوحصین، محمد بن عبدالحمید حمانی "ح" ابونعیم اصفھانی ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان "ح" جعفر بن محمد، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان زیاد مصیصی (چاروں) عبداللہ بن مبارک، عتبہ بن سعید، حبیب، حمزہ بن ابی حمزہ، مجاھد، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت (رقبہ) کتنی ہے؟ ہم نے کہا ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو کہ جہنمی کے کان اور کاندھے کے درمیان فاصلہ ستر سال کے سفر کے برابر ہوگا اور اس فاصلے میں پیپ اور خون کے بہنے کی کشادہ گزرگاہیں ہوں گی۔ مجاہد کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا وہ نہریں ہوں گی؟ ابن عباسؓ نے فرمایا "نہیں" بلکہ کشادہ گزرگاہیں ہوں گی، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو جہنم کی وسعت کتنی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے فرمایا: اچھا ٹھیک ہے بخدا! تم نہیں جانتے ہو، چنانچہ عائشہؓ نے مجھے بتایا ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے ارشاد باری تعالیٰ " والارض جمیعاً قبضته یوم القیامة والسموات مطویات بیمینه "(الزمر ۶۷) ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے" کے بارے میں پوچھا کہ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس دن جہنم کے پل پر ہوں گے۔

مجاھد کی یہ حدیث غریب ہے اور حبیب حمزہ سے روایت کرتے ہیں لیکن اس سند میں متفرد ہیں اور حمزہ کوئی ثقہ اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۱۸۴۹-جعفر بن محمد بن عمر، ابوحصین ووداعی، یحییٰ حمانی، "ح" ابونعیم اصفھانی ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بغوی وابن زنجویہ، "ح" محمد بن ابراہیم، احمد بن سہل اشنانی مقری (تینوں) حسن بن عیسیٰ ماسرجسی، عبداللہ بن مبارک، عمر بن محمد، محمد بن زید، محمد بن زید، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت جنت کی طرف چلے جائیں گے اور اہل دوزخ دوزخ کی طرف اس وقت موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذبح کر دیا جائے۔ گا پھر ایک آواز لگانے (والا فرشتہ) آواز لگائے گا اے اہل جنت ! بلاموت تم جنت میں ہمیشہ ہمیشہ داخل رہو گے۔ اور اے اہل دوزخ! تم بھی بلاموت دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے چنانچہ فرشتے کی آواز سن کر جنتیوں کی فرحت وخوشی میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور جہنمیوں کے غم وحزن میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۲۵۸۲. ومسند الامام احمد ۲/۳۷۴، والمستدرک ۲/۳۸۷. والزهد للامام احمد ۲۰. ومشكاة المصابيح ۵۶۷۹. والترغيب والترهيب ۴/۴۷۷. وتفسير القرطبی ۱۲/۲۷. وتفسير ابن كثير ۵/۴۰۲. وتفسير الطبری ۱۷/۱۰۰. والجامع الكبير للسيوطی ۵۴۵۲. وكنز العمال ۳۹۵۱۵.

[2] صحيح البخاری ۸/۱۴۳. وصحيح مسلم، كتاب الجنة ۴۳. وفتح الباری ۱۱/۴۱۵.

ابن عمرؓ کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عمر بن محمد سے ابن وھب، ولید بن مسلم، میمون بن یزید، وغیرھم نے بھی روایت کی ہے، اس مضمون میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی ایک اور اولیت بھی ہے اور اس کی سند ومتن یوں ہے، فضیل بن مروان، حسن بن علی وراق ھیثم بن حلف، محمد بن علی بن شقیق، علی بن شقیق، عبداللہ بن مبارک، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید (میرا گمان ہے کہ وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے تھے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ "قیامت کے دن موت سیاہ سفید مینڈھے کی شکل میں لائی جائی گی اور جنت ودوزخ کے درمیان کھڑی کردی جائے گی، اتنے میں آواز لگے گی اے اہل جنت موت یہ ہے اے اہل دوزخ موت یہ ہے۔ چنانچہ موت کو ادھر ہی ذبح کردیا جائے گا اور جنتی وجہنمی اسے ذبح ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے، پس اگر کوئی خوشی کے مارے مرتا اہل جنت ادھر مرجاتے اور اگر کوئی غم وحزن کے مارے مرتا اہل جہنم ادھر ضرور مرجاتے۔[1]

عبداللہ بن مبارک کی اس حدیث کا ایک متابع بھی ہے، وہ یوں کہ عبداللہ بن صالح عجلی نے یہ حدیث بمثلہ فضیل بن مرزوق کے سلسلہ سند سے روایت کی ہے اور یہی حدیث ہمیں اس سند سے بھی پہنچی ہے۔ احمد بن سندی، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح، فضیل بن مرزوق، عطیہ، ابوسعید، نبی ﷺ بمثل مذکور بالا جبکہ اس حدیث کا شاہد بھی موجود ہے وہ یوں کہ یہ حدیث ابوسلمہ وابوصالح وابو حازم واعرج وعبدالرحمن عوفی ابوعلاء ان سب نے ابوھریرہؓ، نبی ﷺ کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔ نیز یہی حدیث نوح بن قیس نے، اپنے بھائی خالد، قتادہ، انسؓ، نبی ﷺ کی سند سے روایت کی ہے گویا حدیث کا یہ دوسرا شاہد ہے۔

۱۱۸۵۰- ابواسحٰق حمزہ، وعلی بن ھارون، عبداللہ بن محمد بن احمد، جعفر فریابی، ابراہیم، عثمان بن زیاد، ابن مبارک، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو پکاریں گے، اے اہل جنت! جنتی جواب دیں گے: اے ہمارے رب لبیک ہم تیرے دربار میں حاضر ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، کیا تم راضی ہو؟ جنتی کہیں گے: ہم کیوں راضی نہیں ہوں گے حالانکہ تونے ہمیں وہ وہ نعمتیں عطا کی ہیں جو تونے اپنی مخلوق میں کسی ایک کو بھی عطا نہیں کیں، ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، میں تمھیں اس سے بھی افضل نعمت عطا کرتا ہوں وہ یہ کہ میں تم سے راضی ہوں اور تمھارے اوپر ناراض نہیں ہوں گا۔

امام مالک کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ انھوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۱- ابواسحٰق حمزہ، ابوقاسم بغوی، قاسم بن یحیٰی، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، یونس، زھری، سعید بن مسیب، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک بڑی جماعت جنت میں داخل ہوگی جنکی تعداد ستر ہزار ہوگی، ان کے چہرے چودھویں چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں۔ اتنے میں عکاشہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان کا شریک بنادے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عکاشہ کو اس جماعت کا شریک بنادے۔ اتنے میں ایک اور انصاری اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اس خوش قسمت جماعت کا شریک بنائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے چکا وہ فضیلت اسے مل چکی ہے۔[2]

زہری کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے ان سے بہت سارے محدثین نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۲- ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، حبان بن مسلم، عبداللہ بن مبارک، عمران بن زائدہ بن نشط، زائدہ بن نشیط، ابوخالد والبی، حضرت ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز میں کبھی آواز دھیمی کرلیتے کبھی بلند۔

۱۔ صحیح البخاری ۶/۱۱۸۱. ومسند الامام أحمد ۲/۲۶۱. ۳۷۷. ۵۱۳.

۲۔ صحیح البخاری ۷/۱۸۹. ۸/۱۴۰. وفتح الباری ۱۱/۴۰۶.

زائدہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف ان کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۳- عبدالرحمٰن بن عباس عبدالرحمٰن، ابراہیم بن اسحٰق حربی، محمد بن مقاتل، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن جنادہ، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، دنیا مؤمن کا ایک قید خانہ ہے، چنانچہ مومن جب دنیا سے کوچ کر جاتا ہے قید خانے سے بھی اس کو خلاصی مل جاتی ہے۔

ان الفاظ میں عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۵۴- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، احمد بن حجاج، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ایوب، بکر بن عمرو، عبدالرحمٰن بن زیاد، ابو عبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمروؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت مؤمن کا تحفہ ہے۔[1]

عبداللہ بن عمروؓ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے صرف حبلی نے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۵- عبدالرحمٰن بن عباس، ابراہیم حربی، محمد بن مقاتل، ابن مبارک، مالک بن مغول، ابو ربیعہ، حسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب پسند کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ؟ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ امیدوں کو کم کر دو اور اپنے احوال اپنے مددگاروں کے سامنے بیان کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے رہو جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ صحابہ نے کہا: ہم سب اللہ تعالیٰ سے حیاء تو کرتے ہیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیاء یہ ہے کہ تم قبروں کو اور بوسیدگی کو نہ بھول جاؤ، پیٹ کو اور جو کچھ اس نے اپنے اندر جمع کر رکھا ہے کو نہ بھولو، سر کو اور سر نے جو کچھ اپنے احاطہ میں لے رکھا ہے اسکو مت بھول جاؤ، جو آخرت کی عزت وشرافت کا خواہشمند ہو وہ دنیا کے عارضی ڈٹمپر (زیب وزینت) کو چھوڑ دے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ولایت کا درجہ بھی پایا جا سکتا ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ان الفاظ میں مالک بن مغول، ابی ربیعہ سے عبداللہ بن مبارک کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے جبکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ان الفاظ سے ملے جلے الفاظ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۶- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحفص محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید جمانی، ابن مبارک، خالد حذاء، ابوعثمان، ابوموسیٰ اشعریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ جب بھی ہم بلندی پر چڑھتے یا کسی نشیبی جگہ میں نیچے اترتے ہم با آواز بلند تکبیر کہتے، اتنے میں نبی ﷺ ہمارے قریب پہنچ گئے ارشاد فرمایا اے لوگو! تم کسی بہرے کو پکار رہے ہو اور نہ ہی کسی غائب کو، تم تو صرف اس ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی ہے اور تمھارے قریب تر ہے، خاموشی اختیار کرو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمھیں ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے؟ اور وہ یہ ہے "لاحول ولاقوۃ الاباللہ"[3]۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور ابوعثمان کے واسطے سے (ابوعثمان کا نام عبدالرحمٰن بن مل نہدی ہے) تابعین کی ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سلیمان تیمی، ثابت بنانی، ایوب سختیانی، عاصم احول علی بن زید جدعان سرفہرست ہیں نیز ابوعثمان نھدی سے تابعین کے علاوہ جریری، ابولغامہ سعدی نے روایت کی ہے، اور ابوسلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے اور ابونعامہ کا نام عبدربہ ہے۔

---

[1] المستدرک ۳۱۹/۴. ومجمع الزوائد ۳۲۰/۲. والمطالب العالیة ۷۰۸. ۳۰۹۴. ومشکاة المصابیح ۱۶۰۹. واتحاف السادة المتقین ۲۲۷/۱۰. والترغیب والترهیب ۳۳۵/۴. وکشف الخفا ۳۵۲/۱.

[2] کنز العمال ۴۳۶۱۱

[3] صحیح البخاری ۶۹/۴. ۱۰۱/۸. ۱۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۴۴. وفتح الباری ۲۱۴/۱۱. ۵۰۰.

۱۱۸۵۷- جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن عقبہ، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عقبہ بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مقتولین احد پر آٹھ سال کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی (کیفیت یہ تھی) جیسے کوئی زندوں اور مردوں کو الوادع کر رہا ہو پھر ارشاد فرمایا: میں تم سے پہلے کا بھیجا ہوا اجر وثواب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ بھی ہوں نیز ہماری ملاقات کی مقررہ جگہ حوض کوثر ہے، بے شک میں حوض کوثر کو دیکھتا ہوں اپنی اس جگہ مقام سے، مجھے تمہارے اوپر یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن مجھے تمہارے اوپر خوف ہے کہ تم ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے۔ عقبہؓ کہتے ہیں یہ میری آخری نظر تھی جو میں نے نبی ﷺ پر ڈالی۔[۱]

یزید بن ابوصہیب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری و مسلم دونوں نے لیث، یزید کی سند سے روایت کی ہے اور بخاری نے زکریا بن عدی، ابن مبارک، صبرہ، یزید، عبداللہ بن عقبہ (ابن لہیعہ) کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۸- سلیمان بن احمد، ابوزید قراطیسی، عبداللہ بن حکم، ابن لہیعہ یزید کی سند سے بمثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

یزید بن ابی انیسہ اور یحییٰ بن ایوب نے بھی یہ حدیث یزید سے روایت کی ہے۔

۱۱۸۵۹- جعفر بن محمد، ابوحصین، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، معمر، ھمام بن منبہ، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں باہر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس لوٹتا ہوں، اپنے بستر پر کوئی گرا پڑا چھوہارا پاتا ہوں۔ مجھے نہیں پتا چلتا آیا کہ یہ صدقے کا ہے یا میرے گھر والوں کی ملکیت ہے تاہم جیسا کیسا بھی ہو میں نہیں کھاتا ہوں۔[۲]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اور بخاری نے ابن مبارک ، معمر کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۰- محمد بن جعفر بن ھیثم، ابراہیم حربی، محمد بن عبدالوھاب، ابن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، علقمہ بن وقاص، بلال بن حارثؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی بھلائی کی کوئی بات کرتا ہے، وہ اس بات کی حد وانتہا کا علم نہیں رکھتا ہوتا پس قیامت کے دن تک اس شخص کے نامۂ اعمال میں اس کی رضا مندی لکھی جاتی ہے، ایک آدمی برائی کی بات کرتا ہے اور وہ اس بات کی حد وانتہاء کا علم نہیں رکھتا۔ اس کے نامۂ اعمال میں اسکی ناراضی لکھی جاتی ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن وہ آدمی اسکا پورا پورا بدلہ پالیتا ہے۔[۳]

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث علقمہ کے واسطہ سے غریب ہے ہم نے صرف ابن مبارک کی سند سے ذکر کی ہے جبکہ اس حدیث میں ابن مالک کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۱۸۶۱- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف صرصری، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، حسن بن عیسیٰ، ابن مبارک، زبیر بن سعید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کوئی بات کر کے اپنے ہم نشینوں کو ہنساتا ہے۔ تاہم اس کی یہ بات ریاکاری سے دور ہوتی ہے۔[۴]

یہ حدیث غریب ہے سعید ہاشمی عن صفوان متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، زکریا ساجی، سھل بن بحر، محمد بن اسحٰق سلمی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری، ابی الزناد، ابوحازم،

۱۔ صحیح البخاری ۵/۱۲۰. وفتح الباری ۷/۳۴۸.

۲۔ صحیح مسلم ۱۰۵۱/۷. وفتح الباری ۵/۸۶. وصحیح البخاری ۳/۱۶۴.

۳۔ السنن الکبری للبیھقی ۸/۱۶۵. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۳۳. وشرح السنۃ ۱۴/۳۱۵.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲/۴۲، ۴۰۲. والجامع الکبیر ۵۵۳۷، ۵۵۴۴. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۴۶۸، ۴۹۲، ۵۳۰. ومیزان الاعتدال ۲۸۳۶. والضعفاء للعقیلی ۳/۲۰۲. ولسان المیزان ۳۸۳۶. والکامل لابن عدی ۳/۱۰۸۰.

ابوھریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے علماء میری امت کے خیار (بہترین لوگ) ہیں اور میری امت کے علماء کے خیار میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔ خوب سن لو! اللہ تعالیٰ جاہل کے ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ معاف کر دیتا ہے، سن لو! رحمدل عالم قیامت کے دن آئے گا کہ اس کا نور چمک رہا ہوگا جس کی روشنی میں وہ مشرق اور مغرب کے درمیان چلتا رہے گا جس طرح کہ چمکتا ہوا ستارہ چلتا ہے۔[1]

ثوری اور ابن مبارک کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۱۸۶۳- ابوعبداللہ، محمد بن احمد بن یزید، ابومسعود، سھل بن عبدربہ، ابن مبارک، ھشام بن عروہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے کر لوگوں کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے لوگوں کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرمائیں گے۔[2]

ان الفاظ میں ھشام کی حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۶۴- ابوعبداللہ، یوسف بن محمد موذن، عبدالرحمن بن عمر بن رشید، ابراہیم بن عیسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، حکم بن عبداللہ، زھری، سعید بن مسیب، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب میرے اوپر کوئی ایسا دن آجائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہوا ایسا علم جو مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرے پس اس دن میرے لئے طلوع آفتاب میں برکت نہ ہو۔[3]

زھری کی یہ حدیث غریب ہے حکم متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۵- سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حیان، عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن ایوب، عبداللہ بن سلیمان، اسماعیل بن یحیٰی معافری، سھل بن معاذ بن انس جہنی، معاذ بن انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی مومن کی تنگی اور دشواری میں حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمائیں گے جو اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کی حفاظت کریگا اور جس نے کسی مومن کو تہمت لگائی تہمت لگانے سے صرف اس کو عیب دار ورسوا کرنے کا ارادہ تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تہمت لگانے والے کو جہنم کے پل پر روک لیں گے تاوقتیکہ اسکو اپنی لگائی ہوئی تہمت سے خلاصی نہ مل جائے۔[4]

۱۱۸۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن زکریا، ابوربیعہ فہر بن عوف، ابن مبارک، یحیٰی بن اسماعیل، اسماعیل بن یحیٰی، سھل بن معاذؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مومن کی شان میں کوئی ایسی ویسی بات کر دی جسکا اسے علم ہی نہ تھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک دیں گے تاوقتیکہ کہی ہوئی بات سے خلاصی نہ پالے اور جس نے کسی مومن پر محض اس ارادے سے تہمت لگائی

---

[1] تاریخ بغداد ۲۳۸/۱. وأمالي الشجري ۵۲/۱، ۶۲. والاحاديث الضعيفة ۳۶۷. واللآلئ المصنوعة ۱۱۷/۲. والعلل المتناهية ۱۳۲/۱. وكنز العمال ۲۸۷۷۸.

[2] صحيح ابن حبان ۱۵۴۱. والمعجم الكبير للطبراني ۲۶۸/۱۱. وتاريخ أصبهان ۳۴۸/۲. والمستدرك ۱۰۴/۴. ومجمع الزوائد ۲۲۴/۱۰. واتحاف السادة المتقين ۱۳۹/۶، ۳۷۱/۸، ۲۹۱. والترغيب والترهيب ۲۰۰/۳.

[3] الأمالي للشجري ۵۵/۱. والكامل لابن عدى ۵۱۱/۲. والفوائد المجموعة ۲۷۵. وكشف الخفا ۷۷/۱. وتنزيه الشريعة ۲۵۶/۱، ۲۸۹/۲. واللآلئ المصنوعة ۱۰۹/۱۰. والاحاديث الضعيفة ۳۷، ۳۸۰. واتحاف السادة المتقين ۷۸/۱. وميزان الاعتدال ۳۴۴۲. والمجروحين ۳۳۵/۱. وتذكرة الموضوعات ۲۲.

[4] سنن أبي داؤد ۴۸۸۳. والترغيب والترهيب ۱۹۲/۳، ۵۱۷. ومشكاة المصابيح ۴۹۸۶. وتفسير ابن كثير ۳۶۴/۷. والدر المنثور ۱۸۲/۴. واتحاف السادة المتقين ۵۴۵/۷.

کہ وہ رسوا ہو جائے، اللہ تعالیٰ تہمت لگانے والے کو ردغۃ الخبال میں ٹھہرائیں گے تاوقتیکہ وہ لگائی ہوئی تہمت کا کفارہ ادا کر کے نکل نہ جائے۔[1]

فہر نے اسی طرح روایت کی ہے عبیداللہ بن سلیمان سے اور صحیح وہ ہے جو اسد اور حیان نے روایت کی ہے اور مذکور بالا حدیث غریب ہے اسماعیل عن سہل متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۷- ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ، حیان، (ح) ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن اسحٰق بن سہل سمرقندی، عبداللہ بن مبارک، لیث بن سعید، یحییٰ بن سلیم بن یزید مولیٰ رسول اللہ ﷺ، اسماعیل بن بشیر مولیٰ بنی مغالہ، جابر بن عبداللہ بن وابو طلحہ، سہل انصاریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی ایسا مسلمان آدمی نہیں جو کسی دوسرے مسلمان آدمی کی ایسی جگہ میں مدد کریگا جہاں اس کی عزت گھٹے اور ہتک حرمت کا خطرہ تھا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایسی جگہ مدد کریگا جہاں وہ اس کی مدد کو پسند کریگا اور جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ میں رسوا و ذلیل کرے گا جہاں اس کی عزت و حرمت خراب ہو جائے اللہ تعالیٰ اسکو ایسی جگہ میں رسوا کرے گا جہاں وہ اس کی مدد پسند کرتا تھا۔[2]

یہ حدیث مشہور ثابت ہے لیکن یحییٰ عن اسماعیل متفرد ہیں۔ یہ حدیث ہمیں سند عالی سے عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۸۶۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحٰق، حسین بن مبارک، مثنیٰ، بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا: صحابہؓ کہنے لگے: ہم کھانا نہیں کھائیں گے تاوقتیکہ وہ نہ کھالے اور ہم نہیں سوار ہوں گے تاوقتیکہ وہ نہ سوار ہو جائے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کردی، صحابہ کہنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نے اس کی وہ بات بیان کی ہے جو اس میں ہے ارشاد فرمایا: غیبت ہونے کے لئے تمہیں کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی میں پائی جانے والی باتوں کا تذکرہ کرنے لگ جاؤ۔[3]

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے ہم نے صرف عمرو بن شعیب کی سند سے روایت کی ہے نیز مثنیٰ بن صالح متفرد ہیں۔

۱۱۸۶۹- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح رحمی، عبداللہ بن مبارک، ابن عون، حفصہ بنت سیرین، ام رائح، سلیمان بن عامرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عام مسلمانوں پر تیرا صدقہ کرنا صرف صدقہ کی حد تک ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر تیرا صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔[4]

یہ حدیث ثابت مشہور ہے اور اسے ابن عون سعید و بشر بن فضل و معاذ بن معاذ و وکیع و یزید بن ہارون نے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۸۷۰- عبداللہ بن موسیٰ بن اسحٰق قاسمی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن عون، ابن مبارک، یونس، زہری، ابوسلمہ، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو منت اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مانی گئی ہو اس کا پورا کرنا جائز نہیں، ہاں البتہ اسکا کفارہ وہی ہے جو

۱۔ مسند الامام احمد ۷۰/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۸۲/۶، ۳۳۲/۸. والترغیب والترھیب ۵۱۶/۳. والدر المنثور ۲۵۶/۲، ۹۷/۶.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۲۸۴/۶، والترغیب والترھیب ۵۱۹/۳.

۳۔ مجمع الزوائد ۹۴/۸. وکشف الخفا ۱۵۰/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۵۴۰/۷. وشرح السنۃ ۱۴۰/۱۳.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۴/۶.

قسم کا کفارہ ہے۔[1]

ابوسلمہ کے واسطے سے مروی زھری کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۱۸۷۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، محمد بن سعید اصفہانی، ابن مبارک وعبدالرحمٰن وابواسامہ، مجالد، شعبی، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودیہ کو (بوجہ زناء) رجم کیا تھا۔

اس متن میں ابن عمرؓ کی حدیث مشہور ثابت ہے اور اس حدیث کو یوں روایت کیا۔

ابن عجلان، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ابن عمرؓ کی یہ حدیث مشہور ہے اور ابن عجلان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ابن لہیعہ، حسن بن صالح وغیرھم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۷۲- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق بن حزیم، عتبہ بن عبداللہ، عبداللہ بن مبارک، یونس بن ابی اسحٰق عبدالخیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ضرور سمجھتا کہ قدموں کا باطن (قدموں کے تلے) قدموں کے ظاہر (پشت) سے زیادہ مسح کرنے کے لائق ہے۔ ابواسحٰق کی یہ حدیث بذکر النعلین غریب ہے ہم تک یہ حدیث صرف یونس کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۸۷۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، حسن، بن عیسیٰ، عبداللہ بن مبارک، مصعب بن ثابت، ابوحازم، سھل بن سعدؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا تعلق اہل ایمان سے اس طرح ہے جس طرح سر کا جسم سے، مومن اہل ایمان کے لئے دکھ والم جھیلتا ہے جس طرح جسم سر کے لئے۔[2]

مذکورہ سند میں مصعب ابوحازم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(۴۰۰) عبدالعزیز بن ابی روادؒ[3]

تبع تابعین کرام میں ایک عبادتگزار، خدا کے حضور سجدہ ریز ہونے والے شاکر ابوعبدالرحمٰن عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت کو غنیمت سمجھتے تھے مصائب ودشواریوں کو چھپائے رکھتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ عطایا کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا اور مصائب کو چھپائے رکھنا تصوف ہے۔

۱۱۸۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن عیسیٰ، ابن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک مرتبہ شدید بارش ہوئی جس سے مکانات بھی منہدم ہوگئے۔ چنانچہ ابن رواد رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش سے عافیت دی، انھوں نے شکرانے کے طور پر ایک لونڈی آزاد کی۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/۲۶۷، ۴/۳۴۰، ۴۳۴. والسنن الكبرى للبيهقي ۴/۸۴، ۹/۱۰۹، ۱۰/۷۵، ۸۳. ودلائل النبوة له ۴/۱۸۹. ونصب الراية ۳/۳۰۰. ومشكاة المصابيح ۳۴۲۸.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۶/۱۷۱. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۳/۲۵۳. واتحاف السادة المتقين ۹/۵۳۲. والاحاديث الصحيحة ۱۱۳۷. وتاريخ ابن عساكر ۱۰/۱۴۵.

[3] تهذيب الكمال ۱۸/۱۳۶. وطبقات ابن سعد ۵/۴۹۳. والتاريخ الكبير ۶/ت ۱۵۶۱. والجرح ۵/ت ۱۸۳۰. وسير النبلاء ۷/۱۸۴. والكاشف ۲/۳۴۳.

۱۱۸۷۵-عبداللہ بن محمد ومحمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ شقیق بلخی رحمہ اللہ کہتے تھے: عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی تقریباً بیس سال سے ختم ہو چکی تھی، لیکن ان کے گھر کے کسی ایک فرد کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا، چنانچہ ایک دن ان کے بیٹے نے کسی وجہ سے ان کی بصارت میں تامل اور غور وفکر کیا جس نے اسے بینائی ختم ہو جانے کا شک گزرا تو پوچھا: ابا جان! کیا آپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے؟ فرمایا: ہاں بیٹے! اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے کہ بیس سال سے تمھارے باپ کی بینائی ختم ہو چکی ہے۔

۱۱۸۷۶-ابوعبداللہ ومحمد بن عبدالرحمن وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے فرمایا: عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کی وجہ سے تقریباً چالیس سال تک آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا، چنانچہ ایک مرتبہ عبدالعزیز رحمہ اللہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اچانک منصور ابوجعفر نے اپنی انگلی سے ان کے پہلو میں کچوکا لگایا، عبدالعزیز رحمہ اللہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ جبار کی طرف سے کچوکا لگا ہے۔

۱۱۸۷۷-عبداللہ بن محمد ومحمد بن علی، ابویعلیٰ، عبدالصمد بن یزید، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے اپنے کسی بھائی سے پانچ ہزار درہم موسم حج (وقتِ حج) تک قرض مانگے۔ چنانچہ وہ مقرض (قرض دینے والا) تاجر تھا۔ اس نے مطلوبہ رقم لی اور عبدالعزیز رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا، جب رات چھا گئی تاجر نے ان کے گھر میں آکر پناہ لی اور پوچھا: اے ابن ابی رواد! آپ نے کیا کیا؟ آپ بھی بوڑھے ہیں اور میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں کیا معلوم اللہ تعالیٰ کسی وقت میرے بارے میں یا ایک کے بارے میں کیا فیصلہ کر دے اور جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میرا بیٹا نہیں جانتا لہٰذا اگر میں صبح صحیح سالم ہوا میں اسے ضرور ساتھ لاؤں گا۔ پس آپ اس کے ساتھ ادائیگی قرض کی مدت طے کر لیں، چنانچہ صبح ہوئی تاجر عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ کے پاس آیا اور انھیں مکان کے پیچھے بیٹھے ہوئے دیکھا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ مکان کے پیچھے ایک عارضی حجرے میں کافی دیر تک بیٹھے رہتے تھے، تاجر نے کہا: گزشتہ رات مجھے ایک بات سوجھی میں نے ناپسند سمجھا کہ آپ سے مشورہ لئے بغیر میں اس کے متعلق کچھ فیصلہ کر لوں، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے پوچھا وہ کیا بات ہے؟ تاجر نے جواب دیا: جو مال میں آپ کے پاس رات اٹھا لایا تھا میں اس کے بارے میں فکرمند ہو گیا، چونکہ آپ بھی بوڑھے شیخ ہیں اور میں بھی بوڑھا ہوں میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا کچھ کر گزرے جبکہ جتنا میں آپکا قدر شناس ہوں میرا بیٹا نہیں ہے، میں سوچتا ہوں کہ اس مال کے متعلق آپ کو دنیا وآخرت میں دستبردار کر دوں، فرمایا یا اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ! اس نے جو نیت کی ہے اس کا افضل ترین اجر اسے عطا فرما پھر انھوں نے تاجر کو بہت دعائیں دیں، پھر فرمایا: اگر تم اس مال کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہو تو اللہ کے بھروسے پر ہمیں قرض دے دو، جب ہم اسکے متعلق پریشان ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کریگا اور جب تم نے ہمیں ادائیگی سے دستبردار کر دیا ہمارے ذمہ سے قرض ہی ساقط ہو گیا، چنانچہ تاجر نے ان کی خلاف ورزی مکروہ سمجھی، چنانچہ وقت حج نہیں آیا تھا کہ تاجر مر گیا، عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس تاجر کے بیٹا قرض کا مطالبہ کرنے آیا، فرمایا: میں ابھی ادائیگی کی تیاری میں نہیں ہوں اور مال بھی ابھی تک مہیا نہیں ہو سکا لیکن ہماری مدت مقررہ موسم حج ہے۔ چنانچہ تاجر کے بیٹے ان کے پاس سے اٹھ گئے، انھوں نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا کیا تو اس قدر لاپرواہ ہو گیا کہ لوگوں کے اموال ہڑپ کر رہا ہے؟ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمھارے باپ پر رحم کرے وہ تو اس طرز طلب سے خوفزدہ تھا لیکن ہمارے درمیان مدت مقررہ آنا چاہتی ہے، وگرنہ تم تو دستبرداری میں ہو، چنانچہ ابن ابی رواد اسی فکر میں حجرہ میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کا ایک غلام رونما ہوا جو ایک عرصہ سے ہندوستان یا سندھ کی طرف بھاگ گیا تھا۔ چنانچہ وہ دس ہزار درہم کی خطیر رقم لے کر واپس پلٹا اور کہا: اے میرے آقا: السلام علیکم میں آپ کا بھگوڑا غلام ہوں اور میں ہندوستان یا سندھ کی طرف چلا گیا تھا، وہاں جا کر میں نے تجارت کی اللہ

تعالیٰ نے مجھے تجارت کے صلے میں دس ہزار درھم عطا کیئے ہیں۔ نیز میرے پاس تجارت کا بے حساب ساز و سامان ہے، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: ابن ابی رواد رحمہ اللہ کو میں نے کہتے سنا: یا اللہ! میں نے تجھ سے پانچ ہزار مانگے تو نے دس ہزار مجھے عطا کر دیئے، بیٹے کو آواز دی! اے عبدالحمید یہ دس ہزار اٹھا لے جاؤ اور قرض خواہوں کو اداء کر دو مزید ان سے السلام علیکم کہو بعد اس سلام کے کہنا یہ خطیر رقم میرے والد نے تمھارے لئے بھیجی ہے، چنانچہ تاجر کے بیٹے کہنے لگے: ہمارے تو صرف پانچ ہزار درھم ہیں؟ ان کے بیٹے نے کہا کہ جی ہاں تم سچ کہتے ہو بقیہ پانچ ہزار بھی تمھارے ہیں بوجہ اس بھائی چارے کے جو تمھارے باپ کے ساتھ قائم تھا۔ چنانچہ وہ لوگ سن کر نادم ہو گئے کہ ان کی طرف سے تو ملامت ہوتی رہی تھی جبکہ ابن ابی رواد کی طرف سے بخشش و عطا۔ چنانچہ بیٹا باپ کی طرف واپس لوٹ گیا، غلام نے کہا میرے پاس تجارت میں جو ساز و سامان ہے اسے بھی شمار کر کے اپنے قبضے میں لے لو، ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے اللہ تعالیٰ سے پانچ ہزار مانگے تھے جبکہ اس نے ہمیں دس ہزار عطا کر دیئے اے بیٹے! جاؤ تم خالصۃً للہ آزاد ہو اور جو سامانِ تجارت تمھارے پاس ہے وہ بھی تمھاری ملکیت رہا۔

۱۱۸۷۸- محمد بن احمد حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مقولہ ہے کہ تواضع کا مرتبہ شرف مجالس سے دوری اختیار کرنے میں ہے، ہر انسان کے سر میں حکمت ہے جس نے اسے حاصل کر لیا وہ اسکا مالک بن جائے گا اور جس نے اللہ کی رضا کی خاطر تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کریں گے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے حقیر و کمتر کر دیں گے۔

(نوٹ) عبدالعزیز بن ابی رواد کے حالات میں تصحیف و تحریف ہے اور اکثر جگہوں میں عبارت ساقط ہے جسکی وجہ سے عبارت کا مفہوم و مطلب واضح نہیں ہو پایا۔ تاہم محشی نے حتی الامکان اپنی سی کوشش ضرور کی ہے لیکن پھر بھی عبارات میں جگہ جگہ خفاء موجود ہے لہٰذا جہاں قارئین کرام کو فہم مطالب میں دشواری ہو وہ مترجم اور دیگر احباب کو معذور سمجھیں (من المترجم)

۱۱۸۷۹- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد سے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ جو قوم لوگوں کے شرک و کفر میں مبتلا ہونے کی گواہ ہو؟ چنانچہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اسکا انکار کیا پھر فرمایا: میں تمھیں مومنین، کافرین اور منافقین کی صفات پڑھ کر سناتا ہوں۔ چنانچہ انھوں نے سورہ بقرہ کی ایک تا دس آیات تلاوت کیں، پھر فرمایا ان آیات میں مومنین، کافرین اور منافقین کی تعریف و صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۸۸۰- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن محمد بن یزید بن خنیس، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کسی زمانہ میں بنی اسرائیل میں ایک عبادتگزار تھا ایک رات خواب میں اس سے کہا گیا کہ فلاں عورت جنت میں تیری بیوی ہوگی کہا اس کا کونسا نیک عمل ہے جس کی بدولت جنت میں وہ میری بیوی ہوگی، چنانچہ عابد اس عورت کے پاس آ گیا اور آ کر کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ تیری تین دن تک ضیافت کروں، عورت کہنے لگی بہت خوب میری طرف سے اجازت ہے۔ چنانچہ عابد نے عورت کی ضیافت اسکی قیامگاہ ہی میں کی، عبادتگزار رات بھر عبادت میں مصروف رہتا لیکن وہ عورت رات بھر سوتی رہتی وہ دن بھر روزہ رکھتا جبکہ وہ کھاتی رہتی جب تین دن پورے ہوئے عابد نے عورت سے پوچھا: اس کے علاوہ تیرا کیا عمل ہے؟ تیرے پاس کونسا قابل اعتماد عمل ہے؟ کہنے لگی بخدا: میرا کچھ عمل نہیں الا یہ کہ مجھ میں ایک خصلت ہے۔ عابد نے پوچھا وہ کونسی خصلت ہے؟ عورت نے کہا! جب مجھ پر سختی آ جاتی ہے نرمی کی خواہش نہیں کرتی ہوں، اگر میں بھوکی ہو جاؤں شکم سیری کی تمنا نہیں کرتی ہوں، اگر مجھے گرمی لگے ٹھنڈک و سائے کی خواہاں نہیں ہوتی ہوں اور اگر مجھے کوئی مرض لاحق ہو جائے میں صحت کی تمنا نہیں کرتی ہوں۔ عابد نے اس خصلت کو عظیم سمجھا اور کہا: یہ بڑی عظیم خصلت ہے۔ بخدا! اس خصلت سے بندے عاجز ہیں۔

(فائدہ) یعنی عورت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنا پسند کرتی تھی کہ احوال منجانب اللہ پیش آتے ہیں نرمی ہو یا سختی بھوک ہو یا سیری،

گرمی ہو یا سردی جو حال بھی ہو اللہ کی رضا ہونی چاہیے۔

۱۱۸۸۱-محمد بن احمد، خلاد بن یحییٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عبداللہ بن عمرؓ نے کعبہ میں مین گیٹ کے بالمقابل نماز پڑھی۔ ان پر ایسا خوف خدا کا اثر ہوا کہ غشی کھا کر گر پڑے اور سجدے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ان کی آواز سن کر کچھ قریشی نوجوان جمع ہو گئے اور ان کے شدید رونے پر تعجب کرنے لگے: فرمایا: اے بھتیجو! تم بھی رو اگر رونا نہیں بھی آتا پھر بھی رولو، پھر انھوں نے چاند کی طرف اشارہ کیا جو ڈوبنے کو لٹک چکا تھا فرمایا: بخدا! یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے رو رہا ہے۔

۱۱۸۸۲-ابوبکر معدل محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے پوچھا آپ نے صبح کس حالت میں کی ہے۔ فرمایا: بخدا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ سے غافل رہتے ہوئی کی ہے۔ حالانکہ کثیر گناہوں نے میرا احاطہ کر رکھا ہے اور میری مدت مقررہ جلدی سے بڑھتی چلی آرہی ہے۔ میں نہیں جانتا کس امید نے میرا گھیرا تنگ کر رکھا ہوگا۔ پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

۱۱۸۸۳-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، هشام بن عمار، سعید بن سالم قداح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تین چیزوں سے نصیحت نہ حاصل کی اس نے کچھ نصیحت نہ پائی اسلام، قرآن اور بڑھاپے سے۔

۱۱۸۸۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمرو ابھری، رستہ، عبدالرحمن بن یوسف، عثمان بن ابی زائدہ، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: "فان کرهه الهب ار دمعه منی حاهم" حلیۃ الاولیاء کے اصل نسخہ میں اسی طرح عبارت موجود ہے جس کا معنی ومطلب غیر واضح ہے۔

۱۱۸۸۵-عبداللہ بن محمد، وعلی بن اسحٰق، حسین بن حسین، عبداللہ بن مبارک، عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: فرشتوں کی ایک دعا یہ بھی ہے: یا اللہ جب تک ہمارے دل تیری خشیت سے نہ روئیں قیامت کے دن اپنے عذاب سے ہمیں معافی عطا کر۔

۱۱۸۸۶-عبداللہ بن محمد، علی بن اسحٰق ثقفی، سلیمان بن انوبہ، عبداللہ بن سلمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اللہ کے حضور غیرت کرنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور ایسے مقام سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے اللہ کی معصیت کے ارتکاب کا باعث بنے۔

۱۱۸۸۷-ابوبکر محمد بن احمد موذن، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابوجعفر ادمی، عبداللہ بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد سے میں نے پوچھا: افضل ترین عبادت کیا ہے؟ جواب دیا: شب و روز طویل حزن افضل عبادت ہے۔

۱۱۸۸۸-ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن عبدالحمید، عبدالجبار بن حمید، حارث بن مسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد نے علقمہ بن مرثد سے نقل کیا ہے کہ عامر بن قیس رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا کی لذات چار چیزوں میں ہیں مال، عورتیں، نیند اور کھانا، رہی بات مال اور عورتوں کی سو مجھے انکی چنداں حاجت نہیں، رہی بات نیند اور کھانے کی سو ان کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، بخدا میں ان کے متعلق بھی اپنی کوشش بحال رکھوں گا، علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ابلیس سانپ کی شکل وصورت میں انکی سجدہ کی جگہ پر آجاتا ان کی قمیص میں داخل ہو کر گریبان سے نکل جاتا۔ ان سے بارہا کہا گیا کہ آپ جائے نماز سے اس سانپ کو دور کیوں نہیں ہٹاتے؟ فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے سوا کسی اور سے خوف محسوس کروں، فرماتے اے میرے معبود تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور تو نے میرے معاملے پر غور نہیں کیا اور تو چاہتا ہے کہ مجھے دنیا سے بغیر عمل کے نکال دے اور تو نے دنیا کی بلاؤں کا رخ میری طرف موڑ دیا۔ پھر تو نے کہا رک جا میں کیسے رک سکتا ہوں اگر تو نے مجھے روکا نہیں۔ اے میرے معبود تو جانتا ہے کہ ساری کی ساری دنیا میری ملکیت میں آجائے پھر تو مجھ سے اس کی دستبرداری کا سوال کرے، بخدا میں اس سے تیری خاطر دستبرداری کا اعلان کردوں گا۔ سو مجھے میرا نفس ہی

عطا فرما میں اس کے سوا کسی چیز کا بھی تجھ سے سوال نہیں کروں گا۔

۱۱۸۸۹- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن عبدالسلام، نصر بن مرزوق، خالد بن نزار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ کعبہ نے اللہ رب العزت سے زمانہ فترت میں شکایت کی کہ اے میرے رب: میرے زائرین کی تعداد کم ہوگئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی بھیجی کہ لوگ تیری طرف اتنی کثرت سے متوجہ ہوں گے کہ تیری کشادگی بھی تنگ پڑ جائے گی اور اس لگن سے تیرے پاس آئیں گے جس طرح چوپائے اپنے بچوں کے پاس لگن سے جاتے ہیں اور تیری طرف اس طرح لپکیں گے جس طرح پرندے اپنے گھونسلوں کی طرف لپکتے ہیں۔

۱۱۸۹۰- ابوہ عبداللہ، ابوحسن بن أبان، ابوبکر بن عبد، شعبہ بن ابی سلیمان واسطی، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورت تحریم کی آیت ''۶'' نازل فرمائی۔

یاایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً وقودھاالناس والحجارة (اے ایمان والواپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت صحابہ کرام ؓ کو پڑھ کر سنائی، سن کر ایک نوجوان بے ہوش ہوکر گر پڑا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس نوجوان کے سینے پر رکھا دیکھا کہ اس کا دل حرکت کر رہا ہے ارشاد فرمایا اے بیٹے! کہو لا الہ الا اللہ چنانچہ نوجوان نے کلمہ توحید پڑھا آپ ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے بیچ اس نوجوان کو جنت کی بشارت کیسے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے ارشاد باری تعالیٰ نہیں سنا کہ ''ذالک لمن خاف مقامی وخاف وعید'' (ابراہیم ۱۴) یہ مرتبہ ومقام اس کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔[۱]

۱۱۸۹۱- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن سیرین، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! گناہگاروں کو بشارت دے دو اور صدیقین کو ڈرسناؤ، گویا داؤد علیہ السلام نے تعجب کیا اور پوچھا یا اللہ: گناہگاروں کو بشارت دوں اور صدیقین کو ڈرسناؤں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہوا ہاں گناہگاروں کو بشارت دو کہ کوئی گناہ ایسا نہیں جو میری مغفرت کی پہنچ سے بالاتر ہو اور صدیقین کو ڈرسناؤ کہ وہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرکے عجب میں نہ مبتلا ہو جائیں چونکہ میں نے اپنا عدل وانصاف اور احسان جس بندے پر رکھا مگر یہ کہ وہ ضرور ہلاک ہوا۔

۱۱۸۹۲- محمد بن احمد بن عمرو احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن یزید بن خنیس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ نے فرمایا: مغیرہ بن حیکم صنعانی رات کو جب نماز تہجد کے لئے مصلے پر کھڑا ہونا چاہتے عمدہ سے عمدہ لباس زیب تن کرتے اور خوشبو لگاتے، پھر مصلی پر کھڑے ہو جاتے اور وہ مکمل تہجد گزارتے۔

۱۱۸۹۳- احمد بن محمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن محمد بن حسن بغدادی، حسین بن علی بن حیداوی، ابراہیم بن بشار، سفیان، بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن رواد اعلم الناس (لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے) تھے لیکن محدثین نے جب انھیں ترک کر دیا فرمایا: محدثین نے مجھے ترک کر دیا ہے جیسے میں کوئی بھاگنے والا کتا ہوں۔

۱۱۸۹۴- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمرو، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسن، ابوعبدالرحمٰن مقری کہتے ہیں، میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو قیام الیل کا پابند نہیں دیکھا۔

۱۱۸۹۵- عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماھان واسطی، محمد بن سھل، عبداللہ بن داؤد بن عیینہ کہتے ہیں میں نے اسماعیل بن امیہ کو دیکھا ہے لیکن ابن ابی رواد کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۔ الدر المنثور ۴/۲۷.

مسانید عبدالعزیز بن ابی رواد

عبدالعزیز بن ابی رواد کبار تابعین سے احادیث روایت کرتے ہیں، ان میں سے عطاء، عکرمہ، نافع، صدقہ بن یسار، ضحاک، مزاحم، علقمہ بن مرثد، عطیہ بن سعد، محمد بن واسع وعبداللہ بن عمرو وغیرھم سرفہرست ہیں۔

۱۱۸۹۶- محمد بن بصر بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، ابونعیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہر چکر میں رکن یمانی کا استلام کرتے تھے اور دوسرے رکنوں کا بھی استلام کرتے تھے۔

۱۱۸۹۷- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر، عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ اللیل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: صلوٰۃ اللیل دو رکعت ہے سو جب صبح کے ہوجانے کا تمھیں خوف لاحق ہوجائے تو ایک رکعت پڑھ لو وہ تمھارے لیے قبل والی رکعت کو بھی وتر بنادے گی۔

۱۱۸۹۸- محمد بن احمد، بشر، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضور اکرم نبی ﷺ تلبیہ یوں کہا کرتے تھے: ''لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔

۱۱۸۹۹- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کے نوے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔[1]

یہ مذکورہ بالا ساری احادیث جنھیں ابونعیم اور خلاد نے عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہیں صحیح متفق علیہ ہیں۔

۱۱۹۰۰- محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، خالد بن یزید عمری، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے تواضع کرو اور مسکینوں کے ساتھ مل بیٹھا کرو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبے والے ہوجاؤ اور تکبر سے نکل جاؤ۔[2]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، میں نہیں جانتا ہوں کہ عبدالعزیز سے خالد بن یزید عمری کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہو۔

۱۱۹۰۱- قاضی ابومحمد وعبدالرحمٰن بن محمد مذکور وابومحمد بن حیان، حسین بن ھارون، محمد بن بکار، زافر بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصائب، امراض اور صدقہ کا چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔[3]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز زافر متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۲- بنان بن احمد مری، جعفر بن عبداللہ ختلی، عبداللہ بن ایوب ''ح'' محمد بن عبداللہ بن سعید، ابراہیم بن محمد بن عرفہ، محمد بن ربیع بن حکم (دونوں) ہشام غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دلوں کو بھی

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۲۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۷۷.

[2] کنز العمال ۵۷۲۵.

[3] تاریخ اصبھان ۲/۳۲. والاحادیث الضعیفة ۲۹۳، ۶۶۳. وکنز العمال ۶۶۴۳.

زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! پھر دلوں کو جلاء کیا چیز بخشتی ہے؟ ارشاد فرمایا: قرأت قرآن ۔[1]

نافع اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور ابوھشام متفرد ہیں ان کا نام عبدالرحیم بن ھارون واسطی ہے۔

۱۱۹۰۳- حبیب بن حسین، محمد بن ابراہیم بن بطال، اسحٰق بن وھب، عبدالرحیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ کوئی جھوٹ بولتا ہے اس جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے فرشتہ بندے سے ایک میل کی مسافت کے برابر دور ہو جاتا ہے۔[2]

عبدالعزیز و نافع کی یہ حدیث غریب ہے نیز عبدالرحیم ان سے متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۴- سلیمان بن احمد، حفص بن عمر، ابوحذیفہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی کوئی نمازِ جمعہ پڑھنے آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔[3]

نافع کی یہ حدیث صحیح ہے نافع سے یہ حدیث ایک جم غفیر نے روایت کی ہے اور عبدالعزیز کی سند سے عالی صرف ابوحذیفہ کے واسطہ سے مروی ہے۔

۱۱۹۰۵- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی کا نگینہ باطن کف کی طرف کر کے رکھتے تھے۔[4]

۱۱۹۰۶- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحٰق بن سلیمان، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا نگینہ باطنِ کف میں ہوتا تھا۔ یعنی نگینے کو ہتھیلی کی اندرونی جانب موڑ کر رکھتے تھے۔

یہ حدیث نافع سے عبدالعزیز کے علاوہ ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۰۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن ابراہیم ثقفی، حسن بن صباح، موسیٰ بن داؤد، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز میں جوتے اتار دیے انھیں دیکھ کر صحابہؓ نے بھی جوتے اتار دیے۔

۱۱۹۰۸- ابوعبداللہ، محمد بن حسن، ''ح'' ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، (دونوں) محمد بن مصفی، سعید بن ولید، مروان بن سالم، ابن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو خصلتیں مسلمانوں کے موذنوں کی گردنوں میں نمایاں لٹکی ہوئی ہوں گی ان کی نمازیں اور روزے۔[5]

نافع کی یہ حدیث غریب ہے صرف ابن ابی رواد کی سند سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے میں مروان متفرد ہیں۔

۱۱۹۰۹- زید بن علی بن ابی بلال مقری، علی بن بشر بن سلامہ، ابراہیم بن یوسف مصری، عمران بن عیینہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی آپس میں سرگوشی کر رہے ہوں ان کی اجازت کے بغیر

---

[1] مسند الشهاب ۱۱۷۸، ۱۱۷۹. وتاريخ بغداد ۱۱/ ۸۵. ومشكاة المصابيح ۲۱۶۸. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۴۶۵.

[2] ميزان الاعتدال ۵۰۳۹.

[3] الجامع الكبير ۲۵۶۳.

[4] صحيح البخاري ۲/ ۳. وفتح الباري ۲/ ۳۶۰، ۳۷۰.

[4] مسند الامام أحمد ۱/ ۳۴۳.

[5] سنن ابن ماجة ۷۱۲. ومشكاة المصابيح ۶۸۸. والاحاديث الضعيفة ۹۰۱. وتلخيص الحبير ۱/ ۱۸۳.

تیسرا آدمی ان کے پاس نہ بیٹھے۔[1]

عبدالعزیز اور عمران کی یہ حدیث غریب ہے نیز ابراہیم بن یوسف عن عمران متفرد ہیں جیسا کہ دار قطنی حافظ ابوالحسن نے ذکر کیا ہے۔

۱۱۹۱۰- ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن عمرو بن عباس، مضر بن نوح سلمی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ کی وجہ سے بلند مقام عطا کر دیتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی وہ گناہ سے فوراً توبہ کر لیتا ہے جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور وہ عنداللہ مرتبہ پالیتا ہے۔

(نافع کی یہ حدیث غریب ہے، ہم تک صرف مضر کے واسطے سے پہنچی ہے)

۱۱۹۱۱- محمد بن حسن یقطینی، ابوطاہر بن نقیل، محمد بن عمرو بن عباس کی سند سے بمثل مذکورہ بالا کے حدیث مروی ہے۔

۱۱۹۱۲- ابوعمران بن حمدان، حصن بن سفیان، اسماعیل بن ھود، ابو ہشام عبدالرحیم بن ھارون غسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد (دوسری سند) ابونعیم اصفہانی عبدالرحمٰن بن مخلد، سھل بن موسیٰ، مسلم بن حاتم ابو حاتم انصاری، بشار بن بکیر حنفی، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا۔ ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر تمھارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمھارے نیکوکار کے اعمال قبول فرماتے ہیں، نیز اسے عطا بھی کیا ہے جو اس نے مانگا، تمھارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا ہے مگر تمھارے درمیان کچھ تبعات کو باقی چھوڑا ہے یہاں سے اللہ کا نام لیکر کوچ کر جاؤ، چنانچہ کل جب میدان عرفات میں اجتماع عام ہوا ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر دست شفقت دراز کیا ہے اور تمھارے نیکوکار کے اعمال قبول فرمالیے اور جو اس سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیا اور تمھارے بدکار کو نیکوکار کے سپرد کیا اور تبعات بھی اور تمھارے درمیان اپنی طرف سے ضمانت دی۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر یہاں سے کوچ کر جاؤ، صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے کل ہمارے ساتھ غمزدہ حالت میں کوچ کیا تھا اور آج آپ خوش وخرم ہیں؟ ارشاد فرمایا: کل میں نے اپنے رب سے ایک چیز کا سوال کیا تھا جو مجھے نہیں ملی تھی۔ چنانچہ دوسرے دن جبریل میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ تعالیٰ نے تبعات سے بھی تمھاری آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں۔

حدیث کا بیان بشار بن بکیر کا مروی شدہ ہے جبکہ ھشام والی سند میں متنِ حدیث میں اختصار ہے، اسمیں یوں فرمایا: جب میدان عرفات میں آنے والے کل کو اجتماع عام ہوا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو فرمایا: تم گواہ رہو کہ میں نے ان کو تبعات ونوافل بھی معاف کر دیئے۔[2]

اس حدیث میں عبدالعزیز عن نافع متفرد ہیں اور اس کا کوئی متابع بھی نہیں ہے۔

۱۱۹۱۳- ابو عبداللہ، احمد بن محمد بغدادی، ابو بقاء ھشام بن عبدالملک، بقیہ بن ولید، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سلام کرنے سے پہلے کلام شروع کر دیا اسکو کلام کا جواب مت دو۔[3]

عبدالعزیز کی یہ حدیث بقیہ کی سند سے غریب ہے۔

۱۔ الاحادیث الصحیحۃ ۱۳۹۵ . وکنز العمال ۲۴۸۶۴ .

۲۔ مجمع الزوائد ۳/۲۵۶ . والدر المنثور ۱/۲۳۰ . واللآلی المصنوعۃ ۲/۶۷، ۶۸ . وتفسیر الطبری ۲/۱۷۲ . وتنزیہ الشریعۃ ۱/۱۶۹ . والفوائد المجموعۃ ۱۰۳ .

۳۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۱۰ . والاحادیث الصحیحۃ ۲/۴۷۹ . اتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۷۴ . وکنز العمال ۲۵۳۳۶ .

۱۱۹۱۴- احمد بن جعفر بن سلم ختلی، احمد بن اثار، ابوزیاد عبدالرحمٰن بن نافع، حسین بن خالد ''ح'' محمد بن ابراہیم، حسن بن عبداللہ رقی، محمد بن ولید، حسین بن خالد، ''ح'' ابومحمد بن حیان، احمد بن رباح، مرجا بن وداع، حسین، (سب) عبدالعزیز بن ابی رواد نافع، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی صاحب بدعت سے بغض وعداوت کرتے ہوئے اپنا منہ پھیرلیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فزع اکبر سے امن دیں گے اور جس نے صاحب بدعت کو سلام کیا، اس سے ہنس مکھ ہو کر ملا اور خوشدلی سے اسکا استقبال کیا گویا اس نے محمد ﷺ کی تعلیمات کو کمتر اور ہلکا سمجھا۔[1]

۱۱۹۱۵ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن یوسف، عبدالغفار بن حسن بن دینار، محمد بن منصور زاہد (صاحب ابراہیم بن ادھم وسلیمان خواص) عبدالعزیز بن ابی رواد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے نبی ﷺ کی حدیث مذکورہ بالا بمثلہ مروی ہے۔ نیز اس حدیث میں اضافہ ہے کہ ''جس نے صاحب بدعت کی اہانت کی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند کردیتے ہیں''۔[2]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور اس کا کوئی متابع بھی موجود نہیں ہے۔

۱۱۹۱۶- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن ابی خیثمہ، محمد بن صالح عذری، عبدالعزیز بن ابی رواد، ابورواد، عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں فساد پھیلنے کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک شہید کے برابر کا اجر وثواب ہوگا۔ عطاء سے مروی عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اسی مضمون حدیث کو ابن ابی نجیح نے ابن فارس کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ''اس کے لئے (۱۰۰) شہیدوں کا اجر وثواب ہوگا''۔

۱۱۹۱۷- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، ولید بن صالح، ابومحمد خراسانی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عطاء، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ اس کی کوئی حاجت پوری کرنے کے لئے چلا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور دوزخ کی آگ کے درمیان سات خندقیں حائل کردے گا اور ایک خندق کے فاصلے کی مقدار اتنی ہوگی جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔[3]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ولید بن صالح کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۱۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، محمد بن عمرو بن مطاء، عمرو بن عطاء، حضرت ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو حالت مرض میں مرا وہ شہید کا درجہ پا کر مرا اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا اور صبح وشام اسکو جنت کا رزق ملتا رہے گا۔[4]

محمد کے واسطے سے مروی عبدالعزیز کی مذکورہ بالا حدیث غریب ہے۔ ہمیں سند عالی کے ساتھ صرف حسن کے واسطے سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۔ تنزیہ الشریعۃ ۱/۳۱۴. واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۳۰. والفوائد المجموعۃ ۵۰۴. والموضوعات لابن الجوزی ۱/۲۷۰.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۳۵، ۱۹۲.

۳۔ المستدرک ۴/۲۷۰. والمعجم الکبیر ۱۱/۴۵۳. والصغیر ۲/۳۵. ومجمع الزوائد ۸/۱۹۱. وکشف الخفا ۲/۳۸۸.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۶۱۵. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۲۱۶. ۲۱۷. ومشکاۃ المصابیح ۲۵۹۵. وتنزیہ الشریعۃ ۲/۳۶۳. واللآلی المصنوعۃ ۲/۲۲۱. وتذکرۃ الموضوعات ۲۱۶. والکامل لابن عدی ۱/۲۲۰، ۲۲۲، ۲۲۳، ۳۲۲، ۲/۴۳۲، ۳/۹۸۷، ۶/۲۳۴۶، ۷/۲۵۳۴.

۱۱۹۱۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ بن قتیبہ، عبدالعزیز بن ابی رواد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک الموت کا معالجہ (جان کنی) تلوار کی ایک ہزار ضربوں سے بھی زیادہ سخت اور بھاری ہے مرتے وقت ہر مومن کی ہر ہر رگ میں علیحدہ علیحدہ درد ہوتا ہے۔[1]

عبدالعزیز نے حدیث بالا عطاء سے اسی طرح مرسل روایت کی ہے، سند عالی کی صورت میں ہمیں صرف حسن کے واسطے سے پہنچی ہے۔ جبکہ یہی حدیث عبدالعزیز کے علاوہ بقیہ محدثین نے عطاء بن یسار، ابوسعید خدریؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۰- قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحٰق، وھب بن بقیہ، ھذیل بن حکم ابومنذر رازدی، عبدالعزیز بن ابی رواد، عکرمہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے غریب الوطن آدمی کی موت شہادت کی موت ہے۔[2]

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے نیز ھذیل متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۱- ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسار کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میں حج تمتع کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس کوئی اونٹ ہے اور نہ ہی کوئی گائے۔ میں روزے رکھوں یا بکری کو ساتھ لیتا چلوں ان دونوں میں سے آپ کو کیا پسند ہے؟ جبکہ میرے پاس بکری ہے، ابن عمرؓ نے فرمایا: مجھے بکری پسند ہے لہٰذا اپنے ساتھ لیتے جاؤ۔

۱۱۹۲۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، صدقہ بن یسارؒ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک سفر میں تھے دورانِ سفر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی سواریوں پر سرخ اون کے زین پوش ڈال رکھے تھے۔ ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ سرخی تمھارے اوپر غالب آرہی ہے (یعنی زیادہ سرخ کپڑے استعمال کر رہے ہو) چنانچہ لوگوں نے چھلانگ لگائی اور سواریوں سے زین پوش اتار دیے۔[3]

عبدالعزیز نے اسی طرح یہ حدیث روایت کی ہے یعنی صدقہ سے مرسل روایت کی ہے جبکہ ان کے علاوہ محدثین نے مسند و متصل روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۳- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحیٰ، عبدالعزیز بن ابی رواد، علقمہ بن مرثد، سلیمان بن بریدہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یحیٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگے: اگر ہم زمین کے خواہ کسی بھی کونے میں ہوں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان (ابن عمرؓ) کے پاس آئیں اور ان سے مسائل پوچھیں، چنانچہ وہ دونوں ابن عمرؓ کے پاس آگئے اور کہنے لگے: ہم لوگ زمین میں چلتے پھرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو دین کے معاملہ میں باہمی جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں سے بھی ہماری ملاقات ہو جاتی ہے جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں فرمایا: جب تم منکرین تقدیر سے ملو انھیں ضرور خبر دو کہ عبداللہ بن عمرؓ ان سے بری الذمہ ہے اور وہ عبداللہؓ سے بری الذمہ ہیں (تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے) پھر

---

[1] المطالب العالية ۱۲۹۱ وكنز العمال ۴۲۱۹۰. واللآلي المصنوعة ۲/۲۲۲. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۶۱.

[2] المعجم الكبير للطبراني ۱۱/۴۴۲. ومجمع الزوائد ۲/۳۱۷. والضعفاء للعقيلي ۲/۲۸۸. ۳/۳۶۵. ۳۶۶. واللآلي المصنوعة ۲/۷۳، ۱۳۱. وتذكرة الموضوعات ۲۲۱. والفوائد المجموعة ۲۰۹. وتنزيه الشريعة ۲/۱۷۹. وكشف الخفا ۲/۴۰۰. والموضوعات لابن الجوزي ۲/۲۲۱. والعلل المتناهية ۲/۴۰۸. ۴۰۹. والاحاديث الضعيفة ۴۲۵.

[3] سنن ابي داؤد كتاب اللباس باب ۲۰. ومسند الامام احمد ۳/۴۶۳. وفتح الباري ۱۰/۳۰۶. والمصنف لابن ابي شيبة ۸/۳۰۵.

فرمایا، ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان آدمی عمدہ ہیئت میں اور اچھے کپڑوں میں ملبوس آیا اور وہ شخص رسول اللہ ﷺ کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملالئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے، اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد مجھے بتایئے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو، یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: ابن عمرؓ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو اور ان کے فرشتوں کو ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو، اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو، اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا: پھر عرض کیا: مجھے بتایئے کہ احسان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، (یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں) ابن عمرؓ کہتے ہیں ہم نے ان کی بات پر تعجب کیا گویا وہ یہ خوبی جانتا ہے۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ ہم اسے پیچھے سے دیکھتے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس لاؤ، چنانچہ ہم نے اس آدمی کی بڑی تلاش کی مگر نا معلوم اسے آسمان کھا گیا یا اسے زمین نگل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل تھے تمہارے پاس آئے تھے تا کہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔ میرے پاس جبرئیل جس شکل وصورت میں آئے ہیں میں نے انہیں ضرور پہچان لیا مگر میں انہیں موجودہ شکل وصورت میں نہیں پہچان سکا ہوں۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے بہت سارے طرق واسناد سے مروی ہے۔ یہی حدیث امام مسلم نے اپنی صحیح میں علقمہ وسلیمان کی سند سے ذکر کی ہے۔

۱۱۹۲۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، خالد بن موسیٰ، عبدالعزیز بن رواد، ابوسعید، حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی اسطرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور دیکھ رہے ہیں اور تمہاری حالت یہ ہو گویا کہ تم میت ہو۔[2]

خلاد کے طریق حدیث میں ہے۔

اور اپنے آپ کو مردوں میں گمان کرو" اور یہ اضافہ بھی ہے" مظلوم کی بددعا سے بچو چونکہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اس اضافہ میں ابو اسماعیل ایلی متفرد ہیں۔

۱۱۹۲۵- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، حسین بن محمد بن حاتم بن عبدالعزیز باوردی، حفص بن عمر بصری، عبدالعزیز بن ابی رواد، طلق، جابر بن عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو غریب الوطنی کی حالت میں یا پانی میں ڈوب کر مرا وہ شہید ہے۔[3]

۱۔ فتح الباری ۱/۱۱۴، ۸/۵۱۳.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۱۳۲. ومجمع الزوائد ۲/۴۰. ۴/۲۱۸. والترغیب والترهیب ۳/۲۲۵. واتحاف السادة المتقین ۲/۲۴. ۷/۴۵۳. ۱۰/۵۹.

۳۔ اللآلی المصنوعة ۲/۷۴. ۲۲۱. وتذکرة الموضوعات ۴/۴۸۰. والفوائد المجموعة ۲۶۸. وتخریج الاحیاء ۴/۴۸۰.

عبدالعزیز کی یہ روایت بسند طلق غریب ہے ہم تک صرف بارودی، حفص کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۲۶- ابوعلی محمد بن احمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا میں ڈھانپے ہوئے سفید مٹکے سے وضو کروں یا اس پانی سے جس سے جماعتِ مسلمین وضو کرتی ہے؟ دونوں صورتوں میں سے آپ کو کونسی صورت زیادہ پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم اس پانی سے وضو کرو جس سے جماعت مسلمین (عام مسلمان اجتماعی طور پر) وضو کرتی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو دین حنیفہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ حدیث خلاد نے عبدالعزیز، محمد بن واسع کی سند سے مرسلاً روایت کی ہے جبکہ حیان بن ابراہیم نے متصلاً روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۷- محمد بن علی بن حبیس، احمد بن یحییٰ حلوانی، محرز بن عون، حیان بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمرؓ نے فرمایا: کسی نے پوچھا: یارسول اللہ ڈھانپے ہوئے جدید مٹکے سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے یا مطاہر سے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ مجھے مطاہر سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا دین واضح حنیف ہے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کسی کو عام استعمال کا پاک پانی لانے کے لئے بھیجتے۔ چنانچہ نبی ﷺ کو پانی دیا جاتا تا نوش فرماتے اور مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔[۱]

حیان بن ابراہیم متفرد ہیں ہم نے صرف محرز کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۱۹۲۸- ابوبکر طلحی، عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابن ابی رواد، مجاہد، ابن عمرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکن یمانی اور رکن حجر کا استلام کرتے تھے: ان دونوں کے علاوہ کسی بھی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۲۱۴

(۴۰۱) محمد بن صبیح بن سماکؒ

تبع تابعین میں سے ایک زاہد، بزرگ، دنیا سے کنارہ کش اور اللہ کے حضور عبادت میں پوری پوری رات کھڑے رہنے والے ابوعباس محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۱۹۲۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، محمد بن علی عینی، اپنے والدعلی کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: پابندی اصول اور ترک فضول ذی عقل کا فعل ہے۔

۱۱۹۳۰- ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرباذی، ابونعیم عدی، زکریا بن یحییٰ بصری، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یحییٰ بن خالد سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو لذات سے بھر دیا ہے۔ اسکو آفات سے ڈھانپ دیا ہے۔ اسکی حلال چیزوں کو مشقتوں اور موتوں کے ساتھ خلط کر دیا ہے اور اس کے حرام کے نتیجے میں تاوان وڈنڈے ہیں۔

۱۱۹۳۱- ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن حمال، احمد بن منصور، عبداللہ بن صالح محمد بن یمان کہتے ہیں اہل بغداد کے میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے مجھے خط لکھا:

> مجھے دنیا کے اوصاف لکھ بھیجے چنانچہ میں نے اس کو لکھا: امابعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کو شھوات سے ڈھانپ رکھا ہے آفات سے اس کو بھر دیا ہے اس کے حلال کو مشقتوں کے ساتھ خلط کیا ہے، اس کے حرام کا نتیجہ تاوان وکوڑے ہیں، اس کے حلال کے متعلق حساب دیا جائے گا اور اس کے حرام کا ارتکاب کر کے عذاب بھگتنا پڑے گا والسلام۔

۱۱۹۳۲- ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل، محمد بن محمد بن عبدالخالق، عبدالوھاب وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک لوگ تین طرح کے ہو سکتے ہیں۔ زاھد، راغب، صابر، پس زاہد کو دنیا سے جو کچھ مل جائے اس پر اترائے نہیں اور دنیا کے مافات پر افسوس وحزن نہ کرے۔ رہی بات صابر کی سو اسکا دل دنیاوی بکھیڑوں سے مطمئن ہوتا ہے وہ ظاہر میں زاہد ہے اور باطن میں صابر، نیز وہ زاہد کے کتنے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ زاہد ہوتا نہیں اور رہی بات راغب کی سو وہ دنیاوی بکھیڑوں میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے شعور تک بھی نہیں ہوتا۔

۱۱۹۳۳- ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوبکر بن عبید، حسین، بن علی عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند کی تمامتر کوشش حصول نجات اور شہوات سے دور بھاگنے میں ہوتی ہے جبکہ بے وقوف کی تمامتر کوشش وفکر لہو ولعب اور طرب وسرور میں ہوتی ہے۔

۱۱۹۳۴- ابوبکر بن محمد بن احمد موذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، علی بن محمد بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعباس بن سماک اپنے کلام میں یوں کہا کرتے تھے۔ تعجب ہے اس آنکھ پر جو نیند کی لذت سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی ہے حالانکہ موت کا فرشتہ اس کے سرہانے کھڑا ہوتا ہے۔

۱۱۹۳۵- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ھارون بن سفیان، عبداللہ بن صالح عجلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کو جب مقام رقبہ کے عہدہ قضاء کی ذمہ داری سونپی گئی میں نے انھیں لکھا: امابعد ہر حال میں آپ کے دل میں تقویٰ موجود ہونا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نعمتوں کا فیضان کیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ہمہ وقت ڈرتے رہیں، پس ان نعمتوں پر شکر کرنا واجب ہے چونکہ نعمتوں میں ایک طرح کی حجت ودلیل ہے اللہ تعالیٰ آپ کو شکر میں کمی یا کسی گناہ کے ارتکاب کرنے یا

کسی حق میں کوتاہی کرنے پر معاف ودرگزر فرمائے۔

۱۱۹۳۶- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن سعید بن اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک کا مجلس میں اختتامی کلام یہ ہوتا تھا کہ وہ واعظین آخرت کی چوٹیوں تک کب پہنچ سکتے ہیں۔ حتی کہ ہر نفس کے پاس کوئی نہ کوئی فرشتہ موجود ہے گویا کہ آنکھیں اس کو دیکھ رہی ہیں کوئی نہیں نیند سے بیدار ہونے والا۔ کوئی نہیں غفلت کی چادر کو دور پھینکنے والا کوئی نہیں نشے سے افاقہ پانے والا، اپنی پچھاڑ سے کوئی خائف نہیں دنیا کی بہار امید آخرت کے حصے کو زائل کر دیتی ہے۔ بخدا! اگر تو قیامت کو دیکھ لیتا اس کے طوفانی زلزلوں سے تو سراسیمی کا شکار ہو جاتا۔ اب آگ اپنے جلانے والوں پر بلند ہو چکی ہے۔ حساب وکتاب قائم ہو چکا ہے میزان نصب کیا جا چکا ہے۔ نبیین وشہداء کو پیشی کے لئے حاضر کیا جا چکا ہے اس اجتماع میں تیرا بھی مقام ومرتبہ نمایاں ہونا چاہیے، کیا دنیا کے بعد تو نے آخرت کے علاوہ کہیں اور منتقل ہو جانا ہے؟ افسوس صد افسوس بہت بڑی دوری ہے۔ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ کان مواعظ کے سننے سے بہرے ہو چکے، دل منافع جات سے غافل ہو گئے۔ پس مواعظ بھی نفع بخش ثابت نہیں ہو رہے اور نہ ہی وعظ سننے والا مواعظ سے نفع اٹھا رہا ہے۔

۱۱۹۳۷- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن شبیب، سھل بن عاصم، یوسف بن بہلول، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امابعد میں نے تجھے لکھا حالانکہ میں دلی طور پر خوش وخرم تھا اور میں دھوکے میں ہوں کہ ایک گناہ نے مجھ پر پردہ کر رکھا ہے، جبکہ دل مطمئن ہے گویا کہ وہ گناہ جسے معاف ہو چکا ہو اور نعمتوں نے دل کو آزمائشوں میں ڈال دیا ہے۔ میں اس پر خوش وخرم ہوں گویا اس کے متعلق ادائیگی حقوق پر مشکور ہوں۔ کاش مجھے شعور ہوتا کہ ان امور کا آخرانجام کیا ہوگا۔

۱۱۹۳۸- ابوالحسن محمد بن عبداللہ، محمد بن یونس مقری، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم نامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابن آدم، ابھی تک تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ تو اپنے حاسدین کی اطاعت کرے خبردار بخدا: اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں تیرا مطیع بنا دیا تو اللہ تعالیٰ تجھے نشانِ عبرت بنا دے گا۔

۱۱۹۳۹- محمد بن شعیب، محمد بن یوسف، اسماعیل بن ابراہیم بن سمیم، محمد بن سماک نے مثل مذکورہ بالا کے وعظ فرمایا۔

۱۱۹۴۰- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، علی بن ابی مریم، محمد بن حسن، ابراہیم بن سلمہ شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے سفید پوشی (تنگ دستی) پر صبر کیا وہ عبادت وبندگی پر زیادہ طاقت وقوت رکھے گا، جو لوگوں سے کنارہ کش رہا وہ لوگوں سے بے نیاز رہے گا۔ جس نے اپنے نفس کو قابو میں رکھا اس کے بدلے میں دائمی مسرت پائے گا۔ جس نے بھلائی کو محبوب رکھا اسے اس کی توفیق مل جاتی ہے۔ جو برائی کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے محبوب رکھتا ہے جس نے آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی رضامندی مول لی اس نے اپنا وافر حصہ گنوا دیا، جس نے آخرت کے حظِ عظیم کے حصول کو اپنا مقصود ومطلوب بنایا اور اس کے لئے صحیح معنوں میں کوشش وسعی بھی کی، دنیا اس کے آگے بازیچۂ اطفال ہوگی اور معاصی پر صبر حقیقت میں جلتی پر تیل ڈالنا ہے اور اللہ عزوجل کی اطاعت پر صبر خیر وبھلائی کو فروغ دینا ہے۔

۱۱۹۴۱- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ھارون، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے اپنے ایک بھائی کو لکھا: امابعد میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں وہ باطن میں تیرا ہم راز ہے اور ظاہر میں تیرا نگہبان ہے۔ شب وروز اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں بسائے رکھ اللہ تعالیٰ کی تجھ سے محبت اس قدر ہوگی جتنا تو اس کے قریب ہوگا۔ خوب جان لے کہ تو بعینہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت سے نکل کر غیر کی سلطنت میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کی بادشاہت سے نکل کر کسی اور کی بادشاہت میں جا سکتا ہے۔ اللہ کا ڈر زیادہ سے زیادہ رکھ وہ تیرے غم میں اضافہ کرے گا۔ خوب سمجھ لو عقلمند کا گناہ عظیم تر ہوتا ہے بہ نسبت احمق کے گناہ

ہے۔ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے عظیم تر ہوتا ہے اور مالدار کا گناہ تنگدست کے گناہ سے زیادہ بھاری ہوتا ہے ہم ذلیل ورسوا ہو گئے، رسواء اور بے یارو مددگار آدمی سمندر میں نہیں سویا کرتا۔ عیسیٰ علیہ السلام کہہ چکے ہیں کہ ''تم کب تک ذاکرین کے طریق کے اوصاف بیان کرتے رہو گے حالانکہ تم متجبرین کے محلّہ میں مقیم ہو، تم اپنی شراب سے مچھر بھی نکال دیتے ہو پھر تم جہّال کی شرط لگاتے ہو۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: مشکیزے میں جب سوراخ ہو جاتا ہے وہ پھر اس قابل نہیں رہتا کہ اس میں شہد رکھا جائے بعینہ اسی طرح تمہارے دلوں میں شقاوت نے سوراخ کر دیے ہیں۔ اب وہ حکمت کو اپنے اندر سمونے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اے میرے بھائی کتنے ہی نصیحت کرنے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے مانوس ہو چکے ہیں اور کتنے ہی اللہ سے ڈرانے والے ہیں: حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر جرات کرتے ہیں۔ کتنے ہی داعی الی اللہ ہیں فی الواقع وہ اللہ تعالیٰ سے کوسوں دور بھاگنے والے ہوتے ہیں اور کتنے ہی کتاب اللہ کے قاری ہیں جو اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ والسلام

۱۱۹۴۲- ابو عبداللہ، احمد، ابوبکر عیسیٰ بن محمد بن سعدہ طلحی، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا معرفت باللہ یہ ہے کہ تو کسی گناہ کا ارتکاب کرے جو تیرے رب کی حیاء کو کم کر دے؟

۱۱۹۴۳- محمد بن احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ابی رجاء قرشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی! اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھو پھر ان کے لیے کی گئی اپنی کوشش کو کمتر سمجھو، کہیں تم اعمال کے گھمنڈ میں نہ رہو، سمجھ لو! تم اعمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے ہو بس اللہ سے مانگو کہ معاف کر کے تمھارے اوپر احسان کرے۔

۱۱۹۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے تھے: تعدوا من كتبة الارباح فاجعل نفسک ممايكتبهاتكن تكتب مثلها۔ (مفہوم واضح نہیں ہے)۔

۱۱۹۴۵- عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، عبداللہ بن محمد بن عقبہ بن ابی صہباء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمھیں یہ نقوش ہرگز دھوکے میں نہیں ڈالیں ان کے بارے میں لوگ کتنے غمزدہ ہو رہے ہیں نیز ان کی درستی تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے ان کی بقاء کس قدر سخت ہے۔

۱۱۹۴۶- ابوالحسن، عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، محمد بن محمد بن عبداللہ، حسن بن ھارون، بکر بن ابی ھاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:

میں نے ایک مرتبہ عراق سے نکل کر کسی ایک سرحد کی طرف جانا چاہا، اسی دوران میں ایک تاریک پہاڑی پر عازم سفر تھا، اچانک میں نے پہاڑی کی چوٹی پر ایک عامل کو دیکھا جو مخلوق سے الگ تھلگ کنارہ کشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

اور اپنے رب سے مانوس رہنا چاہتا تھا، میں نے اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر پوچھنے لگا تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں عراق سے آرہا ہوں اور سرحد کو جانا چاہتا ہوں۔ کہا: کیا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمھیں یقین ہے یا کسی ایسے امر کی طرف جسکا تمھیں یقین نہیں؟ میں نے جواب دیا: بلکہ ایسے امر کی طرف جسکا ہمیں یقین نہیں۔ پھر اس نے سوز و گداز سے ایک آہ بھری میں نے اس سے پرسوز آہ بھرنے کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں نے راحت پسند لوگوں کی عیش و عشرت اور واصلین کی فرحت قلوب کو یاد کر کے آہ بھری ہے، میں نے کہا: میں متلاشی ہوں، کہا: کس چیز کا میں نے جواب دیا: تین چیزوں کا، کہا بتائیے کون کونسی؟ میں نے پوچھا: خوف کی دلیل کیا ہے؟ کہا غم و حزن، میں نے پوچھا: شوق کی دلیل کیا ہے؟ کہا، طلب معاش میں نے پوچھا رجاء (امید) کی کیا دلیل ہے؟ کہا، عمل رجاء کی دلیل ہے۔ میں نے پوچھا ہم کیوں کمزور ہو گئے؟ جواب دیا: چونکہ تم اللہ تعالیٰ کی عفو و درگزر پر اندھا اعتماد کر بیٹھے ہو

اگر تمھیں انجام وعقوبت کی جھلک دنیا میں دکھادی جائے تم اللہ کی معصیت کو اطاعت میں بدل ڈالو،لیکن اللہ نے معصیت پر پردہ ڈال رکھا ہے پھر ذیل کے اشعار پڑھے۔

ان كنت تفهم ما اقول وتعقل .فارحل بنفسك ان لربك ترحل

جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تو اگر سمجھتا ہے تو محض اپنے رب کی خاطر چلو۔

وذر التشاغل بالذنوب وخله. حتى متى والى متى تتملل

گناہوں میں مصروفیت کو چھوڑ دے اور ٹال مٹول کا رستہ چھوڑ دے۔

۱۱۹۴۷-محمد بن احمد بن ابان، ابوہ احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد، حسن بن عبدالرحمٰن، ابراہیم بن رجاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:مخلوق تین قسموں میں بٹ کر صبح کرتی ہے، پہلی قسم یہ کہ گناہوں کو چھوڑنا چاہتی ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ دوبارہ کبھی کسی برائی کی طرف رجوع نہ کرے، یہ قسم کامیاب ہے چونکہ اس قسم کے لوگوں میں توبہ نصوح کا داعیہ پیدا ہو چکا ہے۔دوسری قسم یہ کہ آدمی گناہ کرتا ہے دوبارہ کرتا ہے پھر سہ بارہ کرتا ہے پھر اس پر غمزدہ ہوتا ہے لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کر دیتا ہے لیکن بعد میں اس پر روتا ہے۔اس کے لئے کامیابی کی امید بھی کی جاسکتی ہے اور ناکامی کا خوف بھی اور تیسری قسم یہ ہے کہ آدمی گناہوں کی ضلالت میں اندھا دھند گھسا ہوتا ہے اور اسے ندامت بھی نہیں ہوتی، ہاں کبھی کبھار اسے ندامت بھی ہو جاتی ہے لیکن گناہوں پر غمزدہ نہیں ہوتا حتی کہ پھر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے لیکن اس پر روتا بھی نہیں یہ متکبر خائن اور بدبخت ہے اور جنت سے ہٹ کر جہنم میں جانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۴۸-ابوہ، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبید، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، زہیر بن عباد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:خوب سمجھ لو کہ نصیحت بھرے مواعظ پر پردے پڑے ہوتے ہیں اور فکرمندی ان پردوں کو ہٹا دیتی ہے۔تیری طلب وفکر وعظ میں زیادہ تر ہونی چاہیے۔مجھے یہ بھی خوف ہے کہ تمھاری عقل دنیاداری سے اٹی پڑی ہو ایسی حالت میں تمھاری عقل میں وعظ ونصیحت کو کہاں جگہ مل سکتی ہے۔

۱۱۹۴۹-ابوعبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن داؤد بن عبداللہ، عبداللہ بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:میں ایک مرتبہ بصرہ میں داخل ہوا وہاں اپنے ایک جان پہچان والے سے کہا:ایک ایسے اللہ والے کی طرف میری رہنمائی کرو جو اون کے موٹے کپڑے پہنتا ہو۔طویل خاموشی والا ہو اور کسی کی طرف سر تک نہ اٹھاتا ہو۔فرمایا:میں اس سے اپنے مطلوب کے متعلق کچھ کہنے کا منتظر تھا مگر وہ ہے کہ مجھ سے بات تک نہیں کرتا۔میں اس کے پاس سے نکلا میرا رفیق سفر کہنے لگا یہاں ایک بڑھیا کا بیٹا ہے کیا آپ اس کے پاس چلیں گے؟ چنانچہ ہم بڑھیا کے بیٹے کے پاس گئے۔بڑھیا کہنے لگی:میرے بیٹے کے پاس جنت ودوزخ کا تذکرہ نہیں کرنا ورنہ تم جنت ودوزخ کا تذکرہ کر کے اسے قتل کر ڈالو گے اس کے علاوہ میرا کوئی اور بیٹا بھی نہیں ہے۔چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس داخل ہوئے اس نے موٹا لباس پہن رکھا تھا اور طویل خاموشی میں سر جھکائے ہوئے تھا۔اس نے سر اٹھا کر ہماری طرف دیکھا پھر کہنے لگا:خبردار!لوگوں نے محشر میں کھڑا ہونا ہے جسے وہ سراسر بھول چکے ہیں اور آپس میں اس کا مذاکرہ بھی نہیں کرتے۔میں نے پوچھا:اللہ آپ پر رحم فرمائے بھلا کس کے حضور کھڑا ہونا ہے؟ سن کر نوجوان کی خوف کے مارے سسکیاں بندھ گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے اسکی روح پرواز کر گئی۔اتنے میں بڑھیا آگئی اور کہنے لگی تم نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ابن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی نماز جنازہ کے شرکاء میں میں بھی تھا۔عبداللہ کہتے ہیں ابن سماک رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ ایک آدمی کی تعریف کی فرمایا:مصیبت ایک ہی ہے۔خواہ میت کے ورثاء بے صبری کا مظاہرہ کریں یا صبر کریں مصیبت کے بدلے میں اجر وثواب ملتا ہے جو میت کی مصیبت سے زیادہ ہوتا ہے۔

۱۱۹۵۰-ابوعاصم احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلف بن ولید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک رحمہ اللہ ایک قبر پر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے قاسم! تو نے خلوت اختیار کرلی ہم تجھے چھوڑ کر واپس لوٹ گئے، بالفرض اگر ہم تیرے پاس امامت کر لیتے تجھے کچھ نفع نہ پہنچتا۔ پھر فرمایا: بخدا! لوگ اگر دنیا کی عمر کے بقدر کسی قبر کے پاس اقامت کرلیں صاحب قبر کو ان کی طویل اقامت سے ذرہ برابر بھی نفع نہیں پہنچے گا۔ چنانچہ اہل قبور اپنے اگلے ہدف کی طرف کوچ کر چکے ہیں اور تمھیں پیچھے چھوڑ گئے ہیں تم نے بھی کبھی اس منزل کی طرف پیش رفت کرنی ہے پھر تمھیں واپس اس دنیا کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔

۱۱۹۵۱-سلیمان بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن بکار کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ھارون الرشید نے ابن سماک رحمہ اللہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس منگوایا۔ چنانچہ ابن سماک رحمہ اللہ جب ہارون کے پاس داخل ہوئے ھارون کے پاس یحیٰ بن خالد برمکی بھی بیٹھا ہوا تھا، یحیٰ کہنے لگا: امیر المؤمنین نے آپ کو پیغام بھیج کر منگوایا ہے اس وجہ سے کہ انھیں آپکی اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے اور انھیں خبر ملی ہے کہ آپ کثرت سے اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اور آپ عامۃ الناس کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر المؤمنین کو جو ہمارے متعلق اصلاح نفس کی خبر پہنچی ہے یہ صرف اسی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہوں پر پردہ کر رکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں پر لوگوں کو مطلع کردے پھر کوئی دل محبت سے ہماری طرف پیش رفت نہ کرے اور پھر کوئی زبان بھی ہماری مدح کے گن نہ گائے، مجھے خوف ہے کہ میں گناہوں پر پڑے ہوئے پردے سے کہیں دھوکہ نہ کھاجاؤں اور لوگوں کی مدح سرائی پر آزمائش میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ نیز مجھے یہ بھی خوف لاحق ہے کہ کہیں میں ان دونوں چیزوں (گناہوں پر پڑے پردوں اور لوگوں کی مدح سرائی) کی بدولت حلاک نہ ہوجاؤں یا میں ان پر اللہ کا شکر نہ کرسکوں اور حلاکت میں پڑجاؤں، پھر ابن سماک رحمہ اللہ نے قلم دوات کاغذ منگوایا اور ھارون الرشید کو مذکورہ کلام لکھ کر پیش کیا۔

۱۱۹۵۲-سلیمان بن احمد، محمد بن عباس مودب، عبداللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی اولاد میں سے ایک آدمی ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس میں خاموش اور چپ چاپ ہوکر بیٹھا کرتا تھا۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے اس سے خاموشی کی وجہ پوچھی؟ کہنے لگا: میں تو صرف سننے کے لئے بیٹھتا ہوں۔ خاموشی اختیار کرتا ہوں تاکہ وعظ کو اچھی طرح سمجھ لوں اور غیر اللہ کے لئے جو بات بھی کی جاتی ہے اسکا انجام ندامت ہوتا ہے۔ ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا: بخدا تو کسی معدن سے نکلا ہے یعنی بہت خلوص والا اور طالب صادق ہے۔

۱۱۹۵۳-سلیمان بن احمد، حسین بن جعفر قتات۔ عبدالحمید بن صالح برجمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ عزیز مصر کی بیوی کو کوئی حاجت پیش آئی تو عمدہ لباس زیب تن کیا۔ اس کے گھر والے کہنے لگے: کہاں جانا چاہتی ہو؟ جواب دیا: میں یوسف علیہ السلام کے پاس جانا چاہتی ہوں تاکہ ان سے میں اپنی حاجت بیان کرسکوں۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تجھ پر خوف ہے کہ تو کہیں فتنہ میں نہ پڑجائے۔ کہنے لگی ہرگز نہیں۔ یوسف علیہ السلام کے دل میں خوف خدا ہے اور مجھے اس کا کوئی خوف نہیں جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو۔ چنانچہ وہ یوسف علیہ السلام کے رستے میں بیٹھ گئی، جب یوسف علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا ان کی طرف اٹھی اور کہنے لگی! تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنی اطاعت کی بدولت غلاموں کو بادشاہ بنادیا اور بادشاہوں کو معصیت کی بدولت غلام بنادیا، پھر اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ ہمیں ایک ضروری حاجت پیش آگئی ہے جس کی خاطر میں آپ کی معاونت لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام نے خادموں کو اس کی حاجت براری کا حکم دیا۔

۱۱۹۵۴-سلیمان بن احمد، احمد بن ثعلب نحوی، احمد بن اعرابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کثرت سے ذیل کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔

الاجل فی القبور فی خطر . فردہ یوماً وانظر الی خطرہ .

ابرزه الموت من مناكبه. ومن مقاصيره ومن حجره.

۱۱۹۵۵- محمد بن احمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، داود بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ کی مجلس کا اختتامی کلام یہ ہوتا تھا۔ کیا بندہ پیش آنے والے دن کے لئے مستعد نہیں تا کہ اس دن کے فقر و فاقہ سے نمٹ سکے، خبردار! ہر محتاج نوجوان قدم بقدم موت کی طرف بڑھتا جارہا ہے لہٰذا اسے اپنی جوانی اور شدتِ قوت دھوکے میں نہ ڈالے رکھے۔

۱۱۹۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابوعبداللہ، حسین بن عبدالرحمٰن وراق، ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے لڑکے کو ادب سکھلایا اسکی ماں نے ڈنڈا بھیجا، جب ڈنڈا اس کے قریب ہوتا وہ سخت ڈر جاتا لڑکے کی ماں کہنے لگی جس نے بھی تقویٰ ترک کیا ہے وہ بیہودگی کے رستے پر چل پڑا۔

۱۱۹۵۷- ابوہ عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوجعفر کندی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابن سماک داؤد طائی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوئے، وہ اس وقت کھنڈر گھر میں تھے اور ان پر گرد وغبار پڑا ہوا تھا۔ داؤد نے فرمایا: اپنے نفس کو قید میں رکھو قبل اس کے کہ اس کو قید میں ڈالا جائے اور عذاب میں ڈالے جانے سے پہلے اپنے نفس کو عذاب میں مبتلا رکھو پھر تم قیامت کے دن اپنے عمل کا اجر وثواب دیکھ لو گے۔

۱۱۹۵۸- محمد بن علی، ابوطلحہ محمد تمار کے سلسلہ سند سے بمثل مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۱۹۵۹- حمدون بن علی واسطی، علی بن جعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: فالودہ تمام حلووں کا سردار ہے اور شکر تمام رطب کی سردار ہے۔

۱۱۹۶۰- عبداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، احمد بن اسحٰق بلخی، ابوعیناء، اصمعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے سوال نہ کرو جو سوال کرنے پر تم سے بھاگ جاتا ہو لیکن اس آدمی سے سوال کرو جو تمھیں سوال کرنے کا حکم کرتا ہو۔

۱۱۹۶۱- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن سماک رحمہ اللہ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد ایک مجلس سے وعظ کیا جس میں ھارون الرشید بھی موجود تھا۔ فرمایا: بعد میں آنے والوں کے ایک ہزار آدمی اسلاف کے ایک آدمی کے بھی برابر نہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کے ڈر کے مارے ایمان لائے اور ان کے آباؤ اجداد ان تلواروں سے ڈر کر ایمان لائے، اے ابوبکر! تو نے پاسداری کی انتہاء کردی تب ہی اللہ مالک الجبار نے تیری مدح کرتے ہوئے فرمایا: اذ هما في الغار (توبہ ۴۰) جب وہ دونوں (نبی ﷺ و ابوبکر صدیق) غار میں تھے۔ اے عمر! تو والی تو نہیں تھا بلکہ امت کیلئے شفیق باپ کی حیثیت سے تھا اور اے عثمان تجھے ظلماً قتل کیا گیا حتی کہ دفنانے تک تو مظلوم ہی رہا۔ اس آدمی کے بارے میں تیری کیا رائے ہے جو بچپنے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہو حتی کہ اسی عالم میں بڑھاپے میں وفات پا جائے۔ پس یہ ہیں نماز والے یہ ہیں زمانے کے امام اکبر اور پیشوا اور یہ ہیں اختیار میں سے ایک، ان کی مدح اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور انھیں نیکوکاروں کے ٹھکانے میں رہائش عطا کی۔

مسانید محمد بن صبیح بن سماک رحمہ اللہ تعالیٰ

(محمد بن سماک رحمہ اللہ نے چند تابعین نے بھی احادیث روایت کی ہیں ان میں اسماعیل بن ابو خالد، اعمش اور ھشام سر فہرست ہیں۔

۱۱۹۶۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، عمر بن ابراہیم عجلی بن سماک، اسماعیل بن خالد، قیس بن ابوحازم کے سلسلہ سند

سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جس وقت سے عمرؓ اسلام لائے اس وقت سے ہمارے سر عزت وافتخار سے بلند ہو گئے۔
۱۱۹۶۳-اسماعیل، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہم جماعت صحابہؓ آپس میں یہی تذکرے کرتے رہتے تھے حضرت عمرؓ کی زبان پر سکینہ نازل ہو رہی ہے۔

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں ابن سماک رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں عمر بن ابراہیم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۴-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن عبدالعزیز بن محمد، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، جریرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اوروں پر رحم وشفقت نہیں کرتا اس پر بھی رحم وشفقت نہیں کی جائے گی۔

اسماعیل کی سند سے یہ حدیث تو ثابت ومشہور ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۶-محمد بن ابراہیم، محمد بن سفیان بن موسیٰ صغار، محمد بن آدم، محمد بن سماک، اسماعیل بن ابی خالد، عامر:
عبدالرحمٰن ابزی کہتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں ابن عمرؓ کے پیچھے زینبؓ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت زینبؓ پہلی زوجہ مطہرہ تھیں جنہوں نے وفات پائی۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں، پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ زینب کی میت کو قبر میں داخل کرنے کا حکم دیتی ہیں۔ ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ہم چاہتی ہیں یہ خدمت وہی سرانجام دیں جس نے زینبؓ کو بقید حیات دیکھ رکھا ہو ابن عمرؓ نے فرمایا ازواج مطہرات نے درست اور سچ کہا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ محمد بن آدم متفرد ہیں۔

۱۱۹۶۷-ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، محمد بن جعفر رافعی صابونی، محمد بن ہارون بن محمد بن بکار دمشقی، محمد بن سلیمان تستری، ابن سماک، اعمش، سفیان، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جو قدم بھی اٹھاتا ہے اس کے متعلق پوچھا جائیگا کہ اس کی لذت کیا ہے۔

اعمش اور ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف اسی سند سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۶۸-ابوبکر آجری، محمد بن صبیح بن سماک، ھشام بن عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب شام کا کھانا دسترخوان پر حاضر کر دیا جائے اور ادھر اتنے میں نماز کھڑی کی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھالو۔[1]

یہ حدیث کئی طرق سے مشہور وثابت ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۶۹-قاضی ابو محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن ابان، سھل بن عثمان، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اپنے جسم، مال اور اولاد کے متعلق ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ بعد از وفات جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔[2]

١۔ صحيح مسلم كتاب المساجد ٦٤. وسنن الترمذى ٣٥٣، وسنن الترمذى ٢/ ١١١. ومسند الامام أحمد ٣/ ١١٠. ٢٣١ .وصحيح ابن خزيمة ٩٣٤، ١٦٥١...

٢۔ المستدرك ١/ ٣٤٦. والسنن الكبرى للبيهقى ٣/ ٣٧٤. والمصنف لابن أبى شيبة ٣/ ٢٣١. ومشكاة المصابيح ١٥٦٧. وشرح السنة ٥/ ٢٤٦. والأدب المفرد ٤٩٤. واتحاف السادة المتقين ٩/ ٥٢٦.

محمد بن عمرو کی یہ مشہور حدیث ہے اور ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف سھل بن عثمان کے واسطے سے مروی ہے۔

۱۱۹۷۰- محمد بن عمر بن سلمہ، عبداللہ بن محمد بن سعد نمیری، یحییٰ بن ایوب، محمد بن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کے فقراء جنت میں اغنیاء مومنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے، اس ایک دن کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی۔[1]

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اسی طرح ایک اور روایت ابن سماک، ثوری، محمد کی سند سے مروی ہے اس میں یوں متن حدیث ہے (فقراء اغنیاء سے) نصف دن قبل جنت میں داخل ہوں گے جس کی مقدار پانچ سو سالوں کے برابر ہوگی۔

۱۱۹۷۱- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت ابوعبداللہ قیس ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ نے اللہ رب العزت سے شکایت کی کہ: اے میرے رب میری آگ کے مختلف حصے آپس میں ہی ایک دوسرے کو کھائے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو (تپش کم کرنے کی) اجازت دے دی، سو جو تم گرمی محسوس کرتے ہو یہ دوزخ کی آگ کی ہلکی سی تپش سے ہے اور جو تم ٹھنڈک محسوس کرتے ہو وہ جہنم کے سردخانے کے اثر سے ہے۔

یہ حدیث کئی طرق سے ثابت ہے اور صحیح حدیث ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۲- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ہر دن سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

یہ حدیث مشہور وثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے غریب ہے۔

۱۱۹۷۳- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ابوعبداللہ قیسی، ثابت، ابن سماک، محمد بن عمر، ابوسلمہ، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں تفسیر بالرائے کرنا کفر ہے۔[2]

محمد کی یہ حدیث مشہور ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن محمد بن سماک کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف ہشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، رح، ابوبکر بن خداد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، ابراہیم بن عبداللہ، (دونوں) ابوعباس محمد بن سماک، عوام بن حوشب، ایک تابعی، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی کہ میں ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھوں، سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں اور چاشت کی نماز پڑھوں چونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔

ابن سماک نے یہ حدیث اسی طرح منقطع روایت کی ہے اور عوام وابوہریرہؓ کے درمیان واسطے کا نام لے کر ذکر نہیں کیا جبکہ شریک بن هارون نے یہی حدیث عوام سے روایت کی ہے اور درمیانی واسطے کا نام ذکر کیا ہے اور سند یوں بیان کی سلیمان بن ابی موسیٰ،

۱- سنن الترمذی ۲۳۵۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۲۲. ومسند الامام أحمد ۲/۳۴۳، ۳/۳۲۴. والترغيب والترهيب ۴/۱۳۹. واتحاف السادة المتقين ۴/۱۲۱، ۸/۱۲۰، ۲۲۲.

۲- سنن أبي داؤد ۴۶۰۳. ومسند الامام أحمد ۲/۳۰۰. وصحيح ابن حبان ۵۹. ۱۷۷۹. وتاريخ أصبهان ۲/۱۲۳. ۱/۱۲۳. ومجمع الزوائد ۱/۱۵۷. ومشكاة المصابيح ۲۳۶. والترغيب والترهيب ۱/۱۳۲. وكشف الخفا ۱/۱۵۰.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۱۱۹۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن صندل، ابن سماک، ح، محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن ثابت، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، جبیر، حسن، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی سنائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! فجر اور عصر کے بعد گھڑی بھر کے لئے میرا ذکر کرلیا کر وان دونوں وقتوں کے درمیان وقت کی میں کفایت کردوں گا۔

حسن کی یہ حدیث عن ابی ہریرہ غریب ہے حسن سے صرف جبیر نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۷۶-محمد بن عمر، ابوعبداللہ محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم بن ابی یحییٰ، ابان، انسؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے دیکھا درآں حالیکہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک اوپر اٹھائے ہوئے تھے بایں طور کہ ہتھیلیوں کا باطنی حصہ چہرہ اقدس کی طرف تھا۔

محمد کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف ھشام کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۷۷-محمد بن عمرو، محمد بن قاسم، ھشام، محمد بن صبیح، ابراہیم بن ابی یحییٰ، جبیر، عبداللہ، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کی رات دعا کرتے ہوئے دیکھا بایں طور کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مسکین کے کھانا مانگنے کی طرح سینہ مبارک کے پاس اٹھائے ہوئے تھے۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ہشام کی سند سے یہ حدیث پہنچی ہے۔

۱۱۹۷۸- محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبدالجبار، محمد، محمد بن عبادہ بن موسیٰ، ھیثم وعبداللہ بن ادریس، یزید بن ابی زیاد، مقسم، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں تھے اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

ابن سماک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبادہ متفرد ہیں۔

۱۱۹۷۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن سماک، یزید بن ابی زیاد، مسیب بن رافع، ابن مسعودؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی میں تیرتی ہوئی مچھلی نہ خریدو چونکہ اس قسم کی خریداری میں دھوکہ (غرر) ہے۔[1]

اس حدیث کا متن واسناد دونوں غریب ہیں اور ہمیں ابن سماک کی سند سے یہ حدیث صرف احمد بن حنبل کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۸۰- محمد بن عمر بن سلم، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح، ابواحوص، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین وہ نہیں جو بار بار تمہارے دروازوں پر چکر کاٹے اور اسے ایک لقمہ یا دو لقمے ایک کھجور یا دو کھجوریں واپس لوٹا دیتے ہوں، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر مسکین کون ہے؟ ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو اسے دوسروں سے بے نیاز کردے اور خود اسے لوگوں سے مانگتے ہوئے حیاء آتی ہو اور اس کی ظاہری حالت سے مسکین کا ادراک بھی نہ ہوتا ہو پس ایسے مسکین پر صدقہ کیا جائے۔[2]

ابن سماک کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسحاق نے ان سے متفرد اروایت کی ہے۔

۱- السنن الکبری للبیهقی ۵/۳۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۵۸. وتاریخ بغداد ۵/۳۶۹. و کنز العمال ۹۵۸۴.

۲- مسند الامام احمد ۱/۳۴۶. ۹ ۴۴.

۱۱۹۸۱-محمد بن مظفر، سعید بن سعدان، اسحاق بن موسیٰ انصاری، محمد بن صبیح بن سماک، ابراہیم ھجری، ابواحوص، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کونسا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو عطیہ کے طور پر ایک درہم یا بکری کے دودھ سے نوازدو۔

۱۱۹۸۲-محمد بن عمر، سعید بن سعدان، اسحاق، محمد بن صبیح، عبداللہؓ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچائے، اگر چہ آدمی کھجور صدقہ کر کے آگ سے بچنے کا سامان کیوں نہ کرے۔[1]

(فائدہ) یعنی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی حقیر سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے، کیا معلوم ہو سکتا ہے یہی کام آ جائے اور جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ بن جائے (من المترجم)

مذکورہ بالا حدیث کو ابن سماک و ہجیری سے صرف اسحاق نے روایت کیا ہے۔

۱۱۹۸۳-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ابراہیم بن ابان سراج، یحییٰ بن ایوب، ابن سماک، عنبسہ بن عبدالرحمٰن، مسلم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے کھانے کو تم مت چھوڑو اگر چہ مٹھی بھر حیس (کھجور پانی سے بنا ہوا حلوا) ہی کیوں نہ کھالو چونکہ رات کے کھانے کی برکت بھاگ جاتی ہے۔[2]

عنبسہ اور ابن سماک کی یہ حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف یحییٰ بن ایوب کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۱۹۸۴-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن محمد بن سلیمان، اسماعیل بن ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابراہیم بن اسماعیل بن صبیح، ابن سماک، سفیان ثوری، ابواسحاق، براء رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ”جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے دائیں ہاتھ کو کان کے نیچے رکھتے پھر یہ دعا پڑھتے:” اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک “ یا اللہ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا اس دن اپنے عذاب سے مجھے بچائیو۔

براء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن ابن سماک کی سند سے صرف اسی طریق سے مروی ہے۔

۱۱۹۸۵-محمد بن عمر بن مسلم، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، حجاج بن فرافصہ، مکحول، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ وہ دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچا رہے، اپنے اہل عیال پر خرچ کرے اور اپنے پڑوسیوں پر رحم دلی واحسان کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیں گے اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا اور جس نے حلال طریقہ سے دنیا طلب کی تا کہ اس کے پاس مال ودولت کی فراوانی ہو اور تا کہ دولت مند ہو کہ لوگوں پر فخر کرے۔ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[3]

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۸۸، ۴۴۶. والمعجم الكبير للطبراني ۱۷/۹۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۲۲۵. ومجمع الزوائد ۳/۱۰۵. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۴۷۰.

[2] تنزيه الشريعة ۱/۲۶۷.

[3] المصنف لابن أبي شيبة ۷/۱۶. وأمالي الشجري ۲/۱۷۳. ومشكاة المصابيح ۵۲۰۷. واتحاف السادة المتقين ۵/۴۱۳، ۸/۱۲۲. وكنز العمال ۹۲۴۵.

مکحول کی یہ حدیث غریب ہے میں نہیں جانتا کہ مکحول سے حجاج کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۱۹۸۶-محمد بن مظفر، محمد بن احمد، ثابت، محمد بن صبیح بن سماک، اشعث بن سعدی، یعلی بن عطاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔[۱]

۱۱۹۸۷-ابوعبداللہ محمد بن سلمہ عامری فقیہ، عبدالرحمن بن عبداللہ محمد بن مقری، علی بن حرب، حسین جعفی، محمد بن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کا جو فرد اسی سال کی عمر کو پہنچا یامت کے دن اس سے تعرض نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا بلکہ کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔[۲]

۱۱۹۸۸-محمد بن حمید، ابویعلیٰ موصلی، حسن بن حماد، حسین جعفی، ابن سماک، عائذ بن بشیر، عطاء، حضرت عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مکہ مکرمہ کے رستے میں مرا، اس سے چھیڑ چھاڑ کی جائے گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا۔[۳]

۱۱۹۹۰-ابراہیم بن احمد مقری، مرزوی، احمد بن عیسیٰ عطار، ھناد بن سری، حسین بن علی جعفی، ابن سماک، عائذ، عطا، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتا ہے۔[۴]

میرے علم کے مطابق مذکورہ بالا تینوں احادیث کو عطا سے صرف عائذ نے روایت کیا ہے اور عائذ سے صرف ابن سماک نے۔

۱۱۹۹۱-ابوعبداللہ، ابراہیم بن حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پکار اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں بجز لہفان کے پکار کے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ لہفان کیا ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا جو بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے پھر خوف خدا سے اس کا پیٹ بھر جائے اور جب بھی اسے وہ گناہ یاد آئے بے اختیار اس کے منہ سے یا رب! یا رب! کی صدائیں بلند ہوتی ہوں۔[۵]

۱۱۹۹۲- احمد بن حسین علی تیمی، علی بن مبارک مروزی، سری بن عاصم، محمد بن صبیح بن سماک، ھیثم بن حماد کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یزید رقاشی کے پاس گیا اور وہ اس وقت رو رہے تھے چونکہ انہوں نے چالیس سال سے اپنے آپ کو پیاسا رکھا ہوا تھا مجھے کہنے لگے اے ہاشم! آؤ اور اندر داخل ہو جاؤ تا کہ ہم سخت گرم دن میں ٹھنڈے پانی پر آنسو بہائیں۔ مجھے حضرت انس بن مالکؓ نے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بھی قیامت کے دن وارد ہوگا وہ پیاسا ہوگا۔[۶]

۱۱۹۹۳-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن اسحاق، سھل بن نصر، ابن سماک، ھیثم، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آدمی جو قیامت کے دن آئے گا وہ پیاسا ہوگا۔

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۰۲۶. وسنن الترمذی ۱۸۹۹. والمستدرک ۱۵۲/۴. ومجمع الزوائد ۱۳۶/۸. واتحاف السادة المتقین ۳۲۰/۸. وکشف الخفا ۵۲۰/۱. والدر المنتثرة للسیوطی ۸۸.

۲۔ الکامل لابن عدی ۱۹۹۲/۵. واللآلی المصنوعة ۷۲/۱. والموضوعات لابن الجوزی ۱۸۱/۱. وکنز العمال ۴۲۶۷۲.

۳۔ اللآلی المصنوعة ۷۲/۲. وتذکرة الموضوعات ۷۲. والموضوعات لابن الجوزی ۲۱۷/۲. والکامل لابن عدی ۲۳۶/۱، ۱۹۹۲/۵. والضعفاء للعقیلی ۴۱۰/۳. واتحاف السادة المتقین ۲۷۱/۴.

۴۔ تاریخ بغداد ۳۳۶۹/۵. ومجمع الزوائد ۲۰۸/۳. والمطالب العالیة ۱۱۴۰. والدر المنثور ۲۱۲/۱. والترغیب والترهیب ۱۷۸/۲. وکنز العمال ۱۲۰۰۱.

۵۔ الکامل لابن عدی ۲۵۶۱/۷. وکنز العمال ۱۰۲۸۰.

۶۔ الاحادیث الضعیفة ۸۰۳. وکنز العمال ۳۸۹۳۸. وتاریخ بغداد ۳۵۶/۳.

میری سمجھ کے مطابق احادیث بالا کو یزید سے ھیثم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور ھیثم سے ابن سماک کے علاوہ بھی کسی نے روایت نہیں کیں۔

۱۱۹۹۴- محمد بن حمید، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب مخرمی، یحییٰ بن یعلی بن منصور، سلمہ بن حفص، محمد بن صبیح سماک، مبارک بن فضالہ، حسن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات معلوم کرنا اچھی لگتی ہو کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مرتبہ ہے پس اسے چاہیے یہ معلوم کرے کہ اس نے اپنے پاس اللہ تعالیٰ کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے یعنی کتنے اعمال اپنے پاس رکھے ہیں۔[1]

محمد بن صبیح اور مبارک کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف طریق مذکور سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۵- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، محمد بن آدم، محمد بن صبیح بن سماک، اجلح، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ وہ غسل کر کے آئے۔

محمد بن صبیح کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف محمد بن آدم کے واسطہ سے پہنچی ہے۔

۱۱۹۹۶- محمد بن عمر، محمد بن قاسم بن زکریا، ھشام بن یونس، محمد بن صبیح بن سماک، ثوری، عبدالملک بن عمیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو وہ یہ ہے۔[2]

الا کل ماخلا الله باطل　　　　و کل نعیم لا محالة زائل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ سب کچھ باطل ہے اور لا محالہ لازماً ہر ایک نعمت زائل ہو جانے والی ہے۔

(۴۰۲) محمد حارثی رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک محمد بن نضر حارثی ابو عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عبادت گزار تھے۔ ہمہ وقت ذکر وفکر میں مشغول رہتے اور ہر وقت خلوت میں حق تعالیٰ کے ہمنشین رہتے، کہا گیا ہے کہ مذاکرہ عہود اور مسامرۂ شہود کا نام تصوف ہے۔

۱۱۹۹۷- ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابواسامہ کہتے ہیں محمد بن نضر اہل کوفہ کے بڑے بڑے عبادتگزاروں میں سے ہیں۔

۱۱۹۹۸- ابو احمد غطریفی، ابوعوانہ اسفرائنی، یوسف بن سعید مسلم، عبیداللہ بن محمد کرمانی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے پاس گیا اور ان سے کہا آپ کی خلوت نشینی کو دیکھ کر یوں لگتا ہے گویا کہ آپ لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کو اچھا نہیں سمجھتے، انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ کو خلوت سے وحشت نہیں ہوتی؟ کہنے لگے میں کیسے وحشت محسوس کروں حالانکہ میں اس ذات کا ہمنشین ہوں جس نے مجھے دھیان میں رکھا ہوا ہے۔

۱۱۹۹۹- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد حیان، اسماعیل بن عبداللہ، اسحاق بن موسیٰ خطمی، عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے فرمایا میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے۔ اے میری تصدیق کرنے والو! اب فرحت میں رہو اور میری یاد میں آسودگی کی زندگی بسر کرو۔

۱۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۳۸۰۔ و کنز العمال ۳۰۷۹۰۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الشعر المقدمة ۲. وفتح الباری ۱۵۲/۷۔

۱۲۰۰۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوجھم عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا علم میں پہلی چیز خاموشی ہے پھر سماعِ علم، پھر حفظِ علم، پھر اس پر عمل پھر علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۱- ابوبکر بن محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا: اول علم خاموشی ہے پھر سماعِ علم پھر اس پر عمل اور پھر اس علم کا پھیلانا۔

۱۲۰۰۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ادریس، حسن بن ربیع، ابن مبارک فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے ہمراہ کشتی میں سوار تھا، محمد بن نضر کہنے لگے یہ تو ایک باہمی مسابقت ہے ابن مبارک کہتے ہیں وہ ایسی آواز لائے جو نخعی اور شعبی کی آواز کے مشابہ تھی۔

۱۲۰۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن میمون کہتے ہیں میں نے محمد بن نضر حارثیؒ سے حالت سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق سوال کیا جواب دیا اس کی اجازت دی گئی ہے۔ (یعنی حالت سفر میں روزہ افطاری کی اجازت دی گئی ہے)۔

۱۲۰۰۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن مندہ، ابوبکر مستملی، شہاب بن عباد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کی صحبت میں عباادان تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے صرف تین باتیں کیں جن میں سے ایک بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو کہا: اپنی نماز کو بہتر بناؤ۔

۱۲۰۰۵- ابوبکر بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر، محمد بن عبید، محمد بن حسین، خالد بن زید، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نے فرمایا موت نے متقین کے دلوں کو دنیا سے پھیر دیا ہے، بخدا! وہ حصولِ معرفت کے بعد دنیاوی سرور کی طرف کبھی نہیں لوٹیں گے چونکہ ان کا مطمح نظر موت کی شدت و سختی ہے۔

۱۲۰۰۶- محمد بن احمد، عبداللہ، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، ابن مبارک نے فرمایا محمد بن نضر "جب موت کو یاد کرتے ان کے اعضاء پر کپکپی طاری ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے اعضاء کپکپاتے ہوئے دکھائی دیتے۔

۱۲۰۰۷- ابوعبداللہ، محمد بن ابراہیم حروری، حسین بن علی کوفی، ابوغسان عباد بن کلیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا بے شک اہل بدعت ہدایت کی عمارت کو منہدم کر کے علالت و گمراہی کی تاسیس رکھنے لگے ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

۱۲۰۰۸- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلیمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، سعید بن عبدالغفار، مسلم کہتے ہیں کہ مجھ پر کچھ قرضہ تھا یعقوب بن داؤد نے مجھے خط لکھا:

> کہ میرے پاس آ جاؤ تاکہ میں تمہارا قرضہ چکا دوں۔ اسی دوران محمد بن نضر حارثی عباادان تشریف لائے۔ اس بارے میں میں نے ان سے مشورہ کیا کہنے لگے: یا مسلم! یا مسلم! (دو مرتبہ پکارا) بخدا! تو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے دراں حالیکہ تجھ پر قرضہ ہو اور تیرے ساتھ دین ہو افضل ہے اس سے کہ تو اللہ سے ملاقات کرے اور تجھ پر کچھ قرضہ نہ ہو، تیرا دین بھی تیرے ساتھ نہ ہو۔

۱۲۰۰۹- ابوبکر محمد بن حیان، احمد بن حسین خداد، احمد بن ابراہیم دورقی، حسن بن ربیع کہتے ہیں مجھے زبیر بن عوامؓ کی اولاد سے ایک آدمی نے واقعہ سنایا کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے ساتھ عباادان سے کوفہ تک سفر کیا۔ دوران سفر انہوں نے کوئی بات نہیں کی میں نے زبیر سے پوچھا جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو وہ اس وقت کیا کرتے؟ جواب دیا سفر میں ان کے ساتھ ان کا ایک بیٹا بھی تھا۔ چنانچہ جب انہیں قضائے حاجت پیش آتی تو بیٹے کی طرف ایک نظر دیکھ لیتے بیٹا کھڑا ہو جاتا اور وہ حاجت سے فارغ ہو لیتے۔

۱۲۰۱۰- ابومحمد، احمد، جریر بن زیاد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن نضر حارثی کے ساتھ مکہ تک سفر کیا۔ دوران سفر جب بھی کوچ کرنے کی صدا لگائی جاتی دو میل پیشگی آگے چلے جاتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے حتیٰ کہ جب اونٹوں کے چلنے کی آہٹ سنتے اسی طرح پیشگی دو میل اور آگے چلے جاتے تا عصر ان کا یہی معمول رہتا پھر جب عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے۔
جریر کہتے ہیں کہ میں نے انہیں گھر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، بسا اوقات اپنی ٹانگ پنڈلی پر رکھ لیتے لیکن کھونٹی کا سہارا نہیں لیتے تھے ان کے لئے ہر سجدہ گاہ میں ایک کھونٹی ہوتی تھی، جریر کہتے ہیں میں نے انہیں ایک ازار (تہبند) میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ ازار کی طرفین باہم شاید باید ہی ملی ہوئی تھیں ان کے پاس ایک تھیلی ہوتی تھی جسے عموماً اپنے کاندھے پر ڈال کر رکھتے تھے اور تھیلی میں مسواک پڑی ہوتی تھی بسا اوقات میں نے انہیں نماز پڑھتے دیکھا کہ مسواک انکے کاندھے کے درمیان لٹکی ہوتی تھی۔
۱۲۰۱۱- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے عنبر کہتے ہیں محمد بن نضر حارثیؒ میرے پاس چھپتے رہتے، (یعنی لوگوں سے کنارہ کش ہو کر میرے پاس چھپے رہتے)
۱۲۰۱۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن نضر، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیسیٰ والبی، عنبر ابورفید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر نصف النہار کے وقت قبرستان آتے تھے، میں نے ان سے پوچھا آپ کیا کر رہے ہیں؟ جواب دیتے میں مکروہ سمجھتا ہوں کہ میں اپنی آنکھ کو دنیا میں نیند کے اندر غافل رکھوں۔
۱۲۰۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد دورقی، حیان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک، ابوالاحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضرؒ نے قبل از وفات دو سال سے سونا بالکل ترک کر دیا تھا صرف تھوڑا سا قیلولہ کر لیتے تھے آخر میں قیلولہ بھی ترک کر دیا تھا۔
۱۲۰۱۴- ابوعبداللہ محمد بن احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن ادریس، علی بن محمد طنافسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک کوفی نے کہا محمد بن نضر حارثی بحالت روزہ چلتے رہتے تھے اور سخت پیاس لگتی تو مٹکے کے پاس آجاتے جس میں پانی ٹھنڈا ہو چکا ہوتا، پھر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے تو اس پانی کی خواہش رکھتا ہے۔ بخدا! اس کو چکھ بھی نہیں سکتا۔
۱۲۰۱۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، حسین بن ربیع، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن نضر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور یہ سخت گرم دن تھا اتنے میں ایک خادمہ ٹھنڈے پانی سے بھری ہوئی صراحی اٹھائے آئی۔ صراحی کو خادمہ نے کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا کہنے لگی فلانی عورت آپ کو سلام کہتی ہے اور آپ سے یہ ٹھنڈا پانی نوش کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ فرمایا اسے رکھ دو چنانچہ وہ خادمہ صراحی ادھر رکھ کر باہر نکل گئی محمد بن نضر اٹھے صراحی کا منہ کھولا پھر پانی لیا اور کنویں میں بہا دیا۔
۱۲۰۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی کہتے ہیں کہ ربیع بن خیثم نے فرمایا پہلے علم فقہ حاصل کرو اور پھر لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔
۱۲۰۱۷- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، محمد بن منبہ (عبداللہ بن مبارک کے بھانجے) عبداللہ بن مبارک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے آیت کریمہ: فاخذنا هم بغتة ہم نے اچانک ان کی دارو گیری کی (اعراف ۹۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا بیس سال مہلت دی گئی۔
۱۲۰۱۸- ابواحمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسن، ابراہیم بن عبید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا ہر ایک آدمی صبح کو اپنے اپنے بازار کی طرف چلتا ہے اور اے مسئولین کے نوازنے والے! متقین منافع جات کی تلاش میں نکل جاتے ہیں۔ چنانچہ محمد بن نضر دن چڑھنے تک اپنے روزانہ کے وظیفے سے نہیں اٹھتے تھے ان سے کہا جاتا: انھیے لوگوں کو آپ سے کام ہے جواب دیتے مجھے بھی اپنے رب سے اسی طرح کام ہے۔

۱۲۰۱۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن مالک، یونس، محمد بن نضر کہتے ہیں ربیع بن خثیم کے پاس کسی آدمی کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا میں ابھی تک اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس سے فارغ ہو کر کسی اور کی طرف متوجہ ہوں حال یہ ہے کہ لوگ دوسروں کے گناہوں کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں جبکہ اپنے گناہوں کے معاملہ میں بےخوف ہیں۔

۱۲۰۲۰- سلیمان بن احمد، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی عتبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا:

اما بعد: تم ابھی دار تمہید میں ہو اور تمہارے آگے دو منزلیں ہیں جن کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، تجھے ابھی تک امان کا پروانہ ملا نہیں جو تو مطمئن ہو کر بیٹھتا رہے اور نہ ہی تجھے وہ دکھائی دیتا ہے کہ اسے تو قبضے میں کر لے۔ والسلام۔

۱۲۰۲۱- ابوالحسن محمد بن محمد بن عبید بن میتب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے فرمایا جو عامل بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کرتا ہے اس کے سامنے ایک اور عامل ہوتا ہے جو درجات میں عمل کر رہا ہوتا ہے۔ چنانچہ جب عامل رک جاتا ہے وہ بھی رک جاتے ہیں جب ان سے پوچھا جائے تمہیں کیا ہوا تم نے عمل میں کوتاہی کرنی کیوں شروع کی؟ جواب دیتے ہیں ہمارا پیشوا عامل جو عمل سے رک گیا۔

۱۲۰۲۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نضر، احمد بن ابراہیم، ابوحفص بن ابورطل کوفی، یحییٰ بن حارث بن کعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن نضر حارثی سے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے جو میں آپ کو پراگندہ سر دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا اے ابومحمد! کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی کہ متقدمین اولیاء کرام میں سے ہر ایک اپنے قلب کی اصلاح کی خاطر مارا مارا پھرتا تھا اگرچہ اسے اس مہم کی خاطر پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ جانا پڑے۔

۱۲۰۲۳- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن موسیٰ، یوسف بن یحییٰ، علی سابی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر جاڑے کے سخت سرد دن میں دھوپ کے قریب سائے میں ہو کر بیٹھتے تھے، ان سے کہا جاتا اگر آپ تھوڑے سے ہل کر دھوپ میں ہو جائیں؟ جواب دیتے مجھے ناپسند ہے کہ جس چیز کا مجھے حکم نہیں کیا گیا میں اس کی طرف منتقل ہو جاؤں۔

۱۲۰۲۴- عبداللہ، احمد، شھاب بن عباد، عبداللہ بن مصعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثی نے عبادان میں اپنے ایک دوست کو جوتے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ میں نے آپ کو جوتے بھیجے ہیں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ آپ کا رب ان سے بے نیاز ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ میرے دل میں آپ کا ایک مقام ہے۔

۱۲۰۲۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالقدوس بن بکر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمانِ باری تعالیٰ "هو اهل التقوىٰ واهل المغفرة" اس سے ڈرا جائے وہ اس کے لائق ہے اور وہ مغفرت کرنے کے بھی لائق ہے (المدثر ۵۶) کے بارے میں فرمایا میں اس لائق ہوں کہ بندہ مجھی سے ڈرے اگر بفرض محال وہ ایسا نہ کرے تو میں اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کروں۔

۱۲۰۲۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ انصاری، عبدالرحمٰن محاربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں اے ابن آدم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر لوگ بھی جانتے ہوتے تو حقیقت کا بھانڈا پھوٹ کر انکے سامنے ہو جاتا لیکن میں نے تیرے عیوب پر پردہ کر رکھا ہے اور میں تیری مغفرت کرتا رہتا ہوں جب تک کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

۱۲۰۲۷-ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا: کہا جاتا تھا کہ نیکوکار سے بھوک کو اس طرح اٹھالیا جاتا ہے جس طرح کھانے والے ثرید پر ترسے۔

(نوٹ) اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ہے فی الواقع عبارت میں نقص وکمی ہے جس کی وجہ سے عبارت مذکورہ کا مفہوم ومطلب واضح نہیں لہٰذا مترجم ودیگر احباب کو معذور سمجھا جائے۔

۱۲۰۲۸-محمد بن عمر بن مسلم، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نضر حارثیؒ سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں؟ جواب دیا اپنے باطن کی اصلاح کرو پھر جہاں چاہو اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔

۱۲۰۲۹-ابوہ عبداللہ، احمد بن حبان، عبداللہ بن محمد بن عبیدہ، اسحاق بن بہلول، عباد بن کلیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، محمد بن نضر، عبد اللہ بن مبارک اور فضیل بن عیاض اکٹھے ہو گئے ہم نے کھانا بنایا محمد بن نضر نے کسی بھی چیز کے متعلق ہماری مخالفت نہ کی، عبداللہ بن مبارک کہنے لگے آپ نے ہماری مخالفت کیوں نہیں کی، محمد بن نضر نے ذیل کے اشعار پڑھ کر جواب دیا:

واذا صاحبت فاصحب صاحباً.. ذا حیاء وعفاف وکرم

قوله لک: لا، ان قلت لا.. واذا قلت نعم قال: نعم

(ترجمہ) اور جب تم کسی کی صحبت میں رہنا چاہو تو ایسے ساتھی کی صحبت اختیار کرو جو صاحب حیاء، پاکدامن اور نوازنے والا ہو اگر تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو وہ بھی ناپسند سمجھتا ہو اور جب کسی چیز کو پسند کرو وہ بھی پسند کرتا ہو۔

۱۲۰۳۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حسن بن ربیع، ابواحوص کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر حارثیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! ہمیشہ بیدار رہو اور اپنے نفس کی خبر لیتے رہو گویا نفس کو اپنا پوشیدہ دوست بنالو، پس ہر وہ پوشیدہ دوست جو تجھے مسرت نہ بخشے وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو پتھر بنانا چاہتا ہے لیکن ذاکرین کا اجر واجب ہو جاتا ہے اور اس میں اضافہ بھی ممکن ہے۔

۱۲۰۳۱-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن صالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن نضر فرماتے تھے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک عابد نے اللہ تعالیٰ کی تیس سال تک عبادت کی اور ایک دوسرے عابد نے بیس سال عبادت کی، تیس سال والے پر ہمہ وقت بادل سایہ کیے رہتے اور بیس سال والا بھی اس کے سایہ تلے چلتا رہتا، تیس سال والے نے دوسرے کی طرف التفات کر کے کہا اگر میں نہ ہوتا یہ سایہ تجھے میسر نہ ہوتا۔ چنانچہ فوراً بادل اس کے سر سے ہٹ کر بیس سال والے کے سر پر آ گئے اور تیس سال والا نادم کھڑا دیکھتا ہی رہ گیا۔

۱۲۰۳۲-ابومحمد، احمد، احمد، عبداللہ بن صالح عجلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور ابواحوص محمد بن نضر حارثیؒ کے پاس آئے، محمد بن نضر کہنے لگے مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنی اسرائیل کا جو آدمی بھی تیس سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا اسے سایہ مہیا کرنے کے لئے اس کے سر پر بادل منڈلاتے تھے۔ چنانچہ ایک عابد نے تیس سال مسلسل عبادت کی لیکن اس نے کوئی چیز نہ دیکھی جو اسے سایہ فراہم کرتی، اس نے اس امر کی شکایت اپنی والدہ سے کی کہنے لگی اے بیٹے! غور کرو ممکن ہے تم نے دوران عبادت کوئی گناہ کیا ہو تب تمہیں بادلوں نے سایہ فراہم نہ کیا ہو؟ کہنے لگا مجھے علم نہیں کہ تیس سالہ عبادت کے دوران میں نے کوئی گناہ کیا ہو، ماں کہنے لگی اے بیٹے! ایک بات ابھی باقی ہے اگر تو نے اس سے نجات پالی مجھے امید ہے کہ بادل تجھ پر سایہ کریں گے۔ کہنے لگی کیا تو نے کبھی اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی ہے کہ بغیر فکرمندی کے واپس تو نے لوٹائی ہو؟ عابد نے جواب دیا ایسا تو کثرت سے ہوا ہے۔

۱۲۰۳۳- ابو محمد، جرید بن زیاد، محمد بن نضر نے فرمایا بنی اسرائیل کے ایک عابد نے مسلسل اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، اسکی ایک جائے نماز تھی کوئی اسرائیلی جرأت کر کے اس کے علاوہ جائے نماز پر کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھتا تھا اور بنی اسرائیل اس کو عابد کی عظمت کے خلاف سمجھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک اجنبی آدمی آیا اور کچھ پرواہ کئے بغیر جائے نماز پر چڑھ گیا اور نماز شروع کر دی، بنی اسرائیل نے اجنبی کو تعجب سے دیکھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں عابد بھی ادھر آنکلا اور اجنبی کے پہلو میں کھڑا ہو کر اسے کنکھیوں سے گھورنے لگا گویا عابد نے اپنی علوشان میں گستاخی سمجھی، اللہ تعالیٰ کو عابد کی یہ ادا پسند نہ آئی اور اس وقت کے نبی کی طرف وحی نازل کی: فلاں عابد کو حکم دو کہ از سر نو عبادت شروع کرے اور اس کے گزشتہ اعمال غارت ہو گئے، جرید بن زیاد کہتے ہیں چونکہ عابد کو عجب کا شمار چڑھ گیا تھا۔

۱۲۰۳۴- ابو محمد، احمد، احمد، محمد بن عیسیٰ وانسی کہتے ہیں ابو احوص نے مجھے کہا محمد بن نضر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو: یہ رب تعالیٰ کی رکوع میں پاکی ہے پھر یہ کلمات کہے: سبحان ربی العظیم وبحمده حمداً خالداً مع خلودک حمداً لامنتهیٰ له دون عملک، حمداً لا امد له دون مشیئتک، حمداً لا اجر لقائله دون رضاک۔ یعنی پاک ہے میرا رب عظمت والا اور اس کی حمد ہے ایسی حمد جو ہمیشہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہے جس کی کوئی انتہا نہیں جس کی کوئی غایت نہیں اور تیری رضا کے علاوہ تیری حمد کے قائل کا کوئی اجر نہیں۔

مسانید محمد بن نضر حارثیؒ

محمد بن نضر حارثیؒ احادیث نبویؐ اور آثار صحابہ کو عمل کے لئے حاصل کرتے تھے صرف نقل روایت پر اکتفا کرتے تھے تاہم جو احادیث ان سے سنی گئی ہیں وہ زیادہ تر مرسل ہیں۔

چند ایک احادیث مرسل ذیل میں ہیں۔

۱۲۰۳۵- عبداللہ بن محمد جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، احمد بن یونس، ابو احوص، محمد بن نضر حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر گواہی لازماً لاگو نہ کرو سو جس نے میری امت پر گواہی لازم کر دی میں اس سے بری الذمہ ہوں اور وہ مجھ سے بری الذمہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہم اہل قبلہ کے بارے میں جو چاہتا ہے راز میں رکھتا ہے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریق حدیث معروف نہیں ہے۔

۱۲۰۳۶- عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبدالاعلیٰ بن حماد، بشر بن منصور، عمارہ بن راشد، محمد بن حارثی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام (پیشوا) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے دامن کو محفوظ رکھتا ہے اور طمع و خواہشات سے بھی اپنے دامن کو بچا کر رکھتا ہے۔

اس حدیث کا بھی مذکور بالا طریق کے علاوہ کوئی اور معروف طریق نہیں ہے۔

۱۲۰۳۷- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، زیاد بن ایوب، حسین بن جعفی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت یا دین کی کوئی بات کسی کو سکھلائی اللہ تعالیٰ اسے ثواب عظیم عطا فرماتے ہیں اور اسے اس سے بڑھ کر کوئی افضل ثواب نہیں ملے گا۔[۱]

۱۲۰۳۸- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، ابو ہشام، حسین جعفی، یحییٰ بن عمر ثقفی، محمد بن نضر حارثیؒ، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی

۱- الاحادیث الصحیحة ۱۳۳۵، وکنز العمال ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۸۷۰۴، ۲۸۸۸۴، ۲۸۸۸۵، ۲۸۸۸۷.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم انی اسألک التوفیق لمحابک من الاعمال یا اللہ! میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق کا سوال کرتا ہوں و صدق التوکل علیک اور تجھ پر پختہ بھروسہ رکھنے، وحسن الظن بک' اور تجھ سے حسن ظن رکھنے کی توفیق کا سوال کرتا ہوں۔

میرے علم کے مطابق محمد بن نصر کے علاوہ اوزاعی سے مذکورہ بالا دونوں حدیثیں ان الفاظ میں کسی اور نے روایت نہیں کی ہیں اور محمد بن نصر سے یحییٰ کے علاوہ بھی کسی اور نے روایت نہیں کیں نیز حسین متفرد ہیں۔

۱۲۰۳۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن عیینہ بن مالک، ابن مبارک، محمد بن نصر حارثی کے سلسلہ سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو یہ بات محبوب تر ہونی چاہئے کہ ادنی گناہ بھی اس سے ہٹا دیا جائے۔

میں نہیں جانتا کہ یہ حدیث محمد بن نصر سے ان الفاظ میں ابن مبارک کے علاوہ کسی اور نے روایت کی ہو، اصل بات یہ ہے کہ محمد بن نصر اور ان جیسے دیگر اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں کا مذاق روایت حدیث نہیں تھا۔ چنانچہ یہ حضرات اولیاء کرام جب کسی کو وعظ و نصیحت کرتے صرف متن حدیث بیان کر دیتے اور براہ راست یوں کہتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جسے اصطلاح اصول حدیث میں حدیث مرسل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے یہ حضرات سند حدیث کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتے تھے۔ دوسرا ان کا مطمح نظر صرف اور صرف عمل ہوتا تھا اور اس زمانے میں محدثین سند کا شدت کے ساتھ اہتمام کرتے تھے بدون سند کے حدیث کو تلقی بالقبول کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ محمد بن نصر حارثی کی مرویات کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ (مع اضافہ من المترجم)۔

(۴۰۲) محمد بن یوسف اصفہانی

اولیاء، تبع و تابعین کرام میں سے ایک ہر وقت عبادت اللہ کے لئے کوشاں رہنے والے، دنیا سے کنارہ کش اور دل و دماغ میں محض آخرت کی فکر اجاگر کرنے والے محمد بن یوسف اصفہانی بھی ہیں جنہیں عروس الزہاد (زاھدوں کے دولھا) کا خطاب دیا گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف دنیاوی فکر سے اخروی فکر کی طرف منتقل ہونے، دنیوی خلل و رکاوٹ سے نقل مکانی کرنے اور دنیاوی قید سے رہائی پا کر آخرت کی طرف کوچ کرنے کا نام ہے۔

۱۲۰۴۰-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبدالرحمن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان فرماتے تھے میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے افضل کسی آدمی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۰۴۱- عبداللہ بن مسلم، رستہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مھدی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف اصفہانی کی مثال نہیں دیکھی۔

۱۲۰۴۲-ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، درہم بن مطاہر اصفہانی، عبداللہ بن علاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں۔ میرے نزدیک محمد بن یوسف سفیان پر مقدم ہیں۔ یحییٰ بن سعید سے کہا گیا کہ آپ محمد بن یوسف کو سفیان پر مقدم کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اگر تم انہیں دیکھ لو یقین کر لو گے کہ واقعۃً وہ اس مرتبہ و مقام کے لائق ہیں، درہم کہتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد بن یوسف نے کبھی بھولے سے بھی دنیا کا ذکر کیا ہو۔

درہم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو ابواء مقام میں اونٹنی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ اونٹنی انہیں فضیل بن عیاض نے خرید کر ہدیہ کی تھی۔ چنانچہ اونٹنی پر کجاوا کسا ہوا تھا اس کے ایک حصے میں کچھ سامان رکھا ہوا تھا اور دوسرے حصے میں محمد بن یوسف بیٹھے

ہوئے تھے فرمانے لگے یہ سامان بعض مزدوروں نے ادھر رکھ دیا ہے۔

۱۲۰۴۳-عبداللہ بن جعفر، عصام، عبداللہ بن علی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے بہتر کبھی کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل کہنے لگے اے ابوسعید! کیا یہ وہی آدمی ہے جس کے علم وفضل کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے؟ یحییٰ بن سعید نے جواب دیا: جی ہاں یہ وہی علم وفضل والے ہیں۔

۱۲۰۴۴- ابومحمد بن حیان، احمد بن یحییٰ بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، عبید بن جاد، عطاء بن مسلم حلبی کہتے ہیں محمد بن یوسف اصفہانی بیس سال تک میرے پاس آتے جاتے رہے لیکن میں انہیں نہیں پہچان سکا، دروازے پر آتے اور کہتے اجنبی آدمی سوال کرتا ہے پھر واپس نکل جاتے حتیٰ کہ ایک دن میں نے انہیں مسجد میں دیکھا کسی نے کہا یہ محمد بن یوسف اصفہانی ہیں میں نے کہا یہ تو بیس سال سے ادھر آتے جاتے ہیں میں انہیں نہیں پہچان سکا۔

۱۲۰۴۵- ابومحمد بن حیان، احمد بن جعفر حمال، ابوحاتم، ابن مبارکؒ کہتے ہیں میں نے ابن ادریس سے کہا میں بصرہ جانا چاہتا ہوں، وہاں پر کسی افضل آدمی کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے، انہوں نے محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس جانے کو کہا میں نے پوچھا وہ کہاں سکونت پذیر ہیں؟ فرمایا مصیصہ میں تاہم ساحلوں پر بھی آجاتے ہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن مبارک بصرہ تشریف لائے محمد بن یوسف کے متعلق بڑا پوچھا مگر کہیں پتا نہ چلا، ابن مبارک کہنے لگے یہ بھی آپ کے فضل ومرتبہ میں سے ہے کہ آپ لوگوں میں معروف نہ ہوں۔

۱۲۰۴۶- ابواسحاق ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحاق ثقفی، ابویحییٰ، عبداللہ بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مبارک نے اہل مصیصہ کے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیا تم محمد بن یوسف اصفہانی کو جانتے ہو؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا عبداللہ بن مبارک کہنے لگے اے محمد بن یوسف! یہی تیرا عظیم مرتبہ ومقام ہے کہ لوگوں میں تو معروف نہیں۔

۱۲۰۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن احمد، بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ عبداللہ بن مبارکؒ محمد بن یوسف کو عروس العباد (عبادت گزاروں کا دولہا) کا خطاب دیتے تھے۔

۱۲۰۴۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک خراسانی شیخ، عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن اویس سے پوچھا میں محمد بن یوسف اصفہانی کو کہاں تلاش کروں؟ جواب دیا جہاں علم وفضل کی غالب امید ہو، میں نے کہا تب تو وہ جامع مسجد میں ہوں گے، چنانچہ میں نے انہیں تلاش کیا بالآخر انہیں جامع مسجد میں پایا۔

۱۲۰۴۹- عبداللہ، احمد، احمد، عباس بن ولید، ابن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا اگر یہ تمہاری زمین منتہائے نظر تک مجھے دونکوں کے بدلے میں مل جائے مجھے پھر بھی مسرت نہیں ہوگی، ابن مھدی کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف مکہ کی طرف نکلے، ان کے پاس ایک سو دینار تھے تھوڑا آگے پہنچے نہیں پائے تھے کہ ان کے کجاوے میں صرف ایک چادر اور تھوڑا اساز ادراہ تھا باقی سب کچھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کر دیا۔

۱۲۰۵۰- عبداللہ، احمد، عبدالجبار طائی، ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا میں ایک مرتبہ قزوین میں تھا، وہاں میرے پاس ایک آدمی بیٹھتا تھا جس کی قزوین اور ری میں کثیر جائداد تھی جب اس نے واپس جانا چاہا تنہائی میں مجھ سے ملا، کہنے لگا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے میں نے پوچھا بھلا کیا ضروری کام ہے؟ کہنے لگا میری ایک بے مثال بیٹی ہے اور دنیا میں میری صرف وہی اولاد ہے اس کے علاوہ کوئی اور نہیں جبکہ میری یہ وسیع جائداد ہے پھر آپ جس طرف چاہیں نکل جائیں خواہ مکہ میں جائیں یا مدینہ منورہ میں، میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت بخشے اگر مجھے اس کام کی خواہش ہوتی بخدا میں ضرور کر لیتا، وہ آدمی کہتا ہے میں نے محمد بن نضر سے پوچھا بھلا آپ کو ایسا کرنے میں کیا رکاوٹ تھی؟ جواب دیا میں ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی امر مجھے نفع بخش چیز (یعنی

عبادت خدا تعالیٰ) سے غافل کرے، میں اس کی جائداد کو کیا کرتا حالانکہ میں اس سے بہتر جائداد کا اپنے والد سے وارث بنا تھا میں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

۱۲۰۵۱- ابومحمد، احمد، عبدالرحمن بن مھدی کہتے ہیں محمد بن یوسف نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ قطر بن عبادان سے میرے پاس آدمی آئے میں نے ان سے پوچھا آپ نے عبادان کو کیسا پایا؟ جواب دیا وہ بستی آپ کے لئے خالی ہوچکی ہے۔

۱۲۰۵۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مھدیؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں عبادان تشریف لے گئے وہاں بستی کو خالی دیکھا فرمانے لگے تیرے لئے بستی خالی ہوچکی ہے، پس سفید اور پیلی (زرد) ہوجا، یعنی اچھی اور بہتر ہوجا۔

۱۲۰۵۳- عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ محمد بن یحییٰؒ نے تنہائی میں مجھ سے کہا کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ میں نے محمد بن یوسفؒ کو اپنی کتابیں دفناتے ہوئے دیکھا ہے اور ساتھ ساتھ کہتے جارہے تھے اللہ کا خوف کر تو قاضی ہوتو تھا کیا؟ اللہ کا خوف کر کہ تو مفتی تھا، تھا کیا؟ اللہ سے ڈر کہ تو محدث ہو بھلا تیری حقیقت کیا ہے؟

۱۲۰۵۴- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمرو بن عاصم کلابی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اور ان کے مریدین جب آرام کر لیتے نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے۔

۱۲۰۵۵- ابومحمد، احمد، عبدالرحمن بن مھدی، محمد بن یوسف جمال ابوعباس، اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسفیان صالح بن معدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ یہودیہ کے رستے پر محمد بن یوسف کے ہمراہ تھا دوران سفر انہیں ایک نصرانی ملا، نصرانی کو انہوں نے سلام کیا اور اچھا خاصا اس کا اکرام کیا، میں نے ان کے برتاؤ کو دیکھ کر تعجب کیا۔ چنانچہ جب وہ اس سے فارغ ہوکر واپس ہوئے میں نے ان سے اس برتاؤ کے متعلق پوچھا: کہنے لگے تم نہیں جانتے کہ اس نصرانی نے میرے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ میں نے پوچھا اس نے آپ کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا؟ کہنے لگے یہ آدمی رقہ کا رہنے والا ہے ایک مرتبہ میرا بھائی نوے عابدوں سمیت اس کی بستی میں ٹھہرا، نصرانی نے اپنے غلام سے کہا جاؤ دیکھو بستی میں کون آیا ہے؟ غلام واپس لوٹا اور اسے خبر دی کہ بستی میں کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جن کے چہروں سے بھلائی ٹپک رہی ہے۔ چنانچہ نصرانی ان لوگوں کے پاس آیا اور اپنی فراست سے ان میں خیر و بھلائی کو پہچان لیا اپنے گھر واپس لوٹا اور ایک لاکھ درہم عابدین کے پاس اٹھالایا اور ان تک پہنچادیئے اور کہا اس رقم سے استعانت لیتے رہو، عابدین میں سے صرف ایک نے یہ رقم قبول کرنے سے انکار کیا باقی سب نے قبول کرلی۔

۱۲۰۵۶- ابومحمد بن حیان، احمد، احمد، عمرو بن عاصم کلابی، ایک اصفہانی آدمی نے بتایا کہ ایک مرتبہ کردوں نے اہل اصفھان کی بکریوں پر غارتگری ڈالی، کسی نے کردوں سے کہا بھلا تم کیوں بکریوں کو لوٹ کرلے جارہے ہو؟ کردوں نے جواب دیا، اے آدمی ہم تمہاری بکریاں واگزار کرتے ہیں لیکن اس شرط پر کہ تو بکریوں کے اس ریوڑ سے محمد بن یوسفؒ کی بکریوں کو الگ کرے گا، چونکہ ہمیں خوف لاحق ہے کہ کہیں ہمیں ان کی بددعا نہ لگ جائے وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے محمد بن یوسف کی بکریوں کو الگ کردیا پس صرف انہی کی بکریوں کا ریوڑ سلامت رہا باقی بکریوں کو کرد ہانک کرلے گئے۔

۱۲۰۵۷- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم دورقی، حکیم خراسانی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف اصفہانی کے پاس ان کے گھر والوں کی طرف سے سال بھر میں صرف ستر دینار آتے، پھر محمد بن یوسف ساحل پر آتے وہاں سے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے، پھر مکہ سے سرحدوں کی طرف چلے جاتے اور انہیں دیناروں کو خرچ کرتے رہتے۔

۱۲۰۵۸- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابویحییٰ، عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی

نے خلف بن غنم سے پوچھا مفضل بن مھلھل، محمد بن نضر اور عمار بن سیف نے کیا کیا؟ جواب دیا وہ تو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے، پوچھا ابن مبارک کا کیا بنا؟ جواب دیا ہمیں ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ وہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون، یہ حضرات اپنے راستے پر چل بسے اور صرف ہم اس دنیا کا گھاس پھونس باقی رہ گئے۔

۱۲۰۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یعقوب بن ابراہیم دورقی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف فرمایا کرتے ابو عامر دنیا سے کوچ کر گئے فلاں بھی چلا گیا فلاں بھی چلا گیا صرف میں دنیا کے خس و خاشاک میں آتا جاتا ہوں۔

۱۲۰۶۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبداللہ بن علی، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رستے میں میرے سامنے سے محمد بن یوسف تشریف لائے، میرے پاس سے گزر گئے تھوڑے آگے جا کر میری طرف التفات کیا پھر فرمایا اے یحییٰ! ھیثم بھی دنیا سے رخصت ہو گئے فلاں اور فلاں بھی دنیا سے کوچ کر گئے صرف ہم دنیا کے کوڑے کرکٹ میں چلتے پھرتے رہ گئے ہیں۔

۱۲۰۶۱- محمد بن سفیان بن ابراہیم، محمد بن عمرو، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے بمثل روایت مذکورہ بالا کے مروی ہے۔

۱۲۰۶۲- ابوعثمان سعید بن یعقوب، احمد بن مھدی، علی بن ابی ازھر فلسطینی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف، ابواسحاق فزاری کی وفات کے بعد مصیصہ تشریف لائے لوگوں سے ابواسحاق کی قبر کے بارے میں پوچھا لوگوں نے انہیں قبر بتادی، چنانچہ جب قبر پر کھڑے ہوئے تو ابو اسحاق کی قبر اور ایک دوسری قبر کے درمیان تھوڑی سی کشادگی دیکھی (احمد کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ دوسری قبر مخلد بن حسین کی تھی) فرمانے لگے اس کشادگی میں کسی مومن کی کتنی اچھی قبر بن سکتی ہے؟ ہمیں گمان ہوا کہ وہ اس کشادگی میں اپنی قبر بنائے جانے کی تمنا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی رات انہیں شدید بخار ہو گیا بارہ یا تیرہ دن نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے اور انہیں دو قبروں کے درمیان کشادگی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، محمد بن ابی رجاء، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف مصیصہ میں ایک جنازے کے ساتھ نکلے۔ قبرستان میں انہوں نے ابواسحاق فزاری اور مخلد بن حسین کی قبروں کے درمیان کشادگی دیکھی، فرمایا کاش اگر کوئی آدمی مرجاتا ان دونوں قبروں کے درمیان مدفون ہوتا۔ چنانچہ لگ بھگ دس دن ہی گزرے تھے کہ محمد بن یوسف دنیا سے کوچ کر گئے اور جس جگہ کی طرف انہوں نے اشارہ کیا تھا اسی میں مدفون ہوئے۔

۱۲۰۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ، عبید کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف اصفہانی سے کہا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہے جو اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتا ہے اور ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو لوگوں میں کھلبلی اور ہڑبونگ مچا دیتی ہے۔ محمد بن یوسف نے فرمایا غلو کرنے والے ہلاک ہو جائیں کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے سفیان ثوری جاہل رہے؟ کیا وہ ایسا علم رکھتا ہے جس سے مکحول اور سلیمان بن موسیٰ بھی جاہل رہے؟ یعنی یہ سب ڈھکوسلا ہے جس کی مطلق حقیقت نہیں۔

۱۲۰۶۵- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، سلیمان بن معاذ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اصفہانی نے بغداد تا شام سفر کیا۔ ان کے ایک رفیق سفر کا بیان ہے کہ دوران سفر انہوں نے ایک دن بھی یہ بات نہیں کی صرف ایک دن ایک یہودی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا اس سے اعراض کر کے یہ شعر پڑھا:

بعداً وسحقاً من ھالک . . یاقومۃ النار علی نفسہ

اللہ تعالیٰ ہلاک ہونے والے کو اپنی رحمت سے دور رکھے۔ اے جہنمیو! تف ہے اس پر۔

۱۲۰۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سعید بن یحییٰ کی سند سے مثل مذکور بالا کے روایت مروی ہے۔

۱۲۰۶۷- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، محمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ذیل کے اشعار اکثر زبان زد رکھتے تھے:

ومر بدار المترفين وقل له..الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

اترانے والوں سے جا کر کہہ دو کہاں ہیں شہروں اور بستیوں والے۔

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التنصب والأذى

عبادت گزاروں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ خبردار! موت سے تکلیف واذیت ختم کردی ہے۔

۱۲۰۶۸- علی بن یعقوب موذن، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالرحمٰن بن عمر، رستہ کہتے ہیں ایک مرتبہ محمد بن یوسف معدانی مجھے مکہ کے رستہ میں ملے اور انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا پھر دائیں بائیں دیکھا اور یہ اشعار پڑھے:

ومر بدار المترفين وقل له..الا اين أرباب المدائن والقرىٰ

ومر بدار العابدين وقل لهم ..الا قطع الموت التنصب والأذى

۱۲۰۶۹- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، محمد بن جعفر، محمد بن جنید بن عمرو مولیٰ ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ابن مبارک کسی انسان سے متاثر ہوئے ہوں بجز محمد بن یوسفؒ کے، ابن مبارک محمد بن یوسف کے سچے عاشق تھے۔

۱۲۰۷۰- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ:

عبداللہ بن مبارک کے پاس مکہ مکرمہ میں کچھ لوگ آئے اور سماع حدیث کی درخواست کی، ابن مبارک نے حدیث گوئی سے انکار کردیا، پھر فرمایا مجھے حدیثیں سنانے سے محمد بن یوسف نے روک دیا ہے۔

۱۲۰۷۱- عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ صلت بن زکریا کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے ہمراہ اھواز کے رستے میں تھا۔ جب ہم قصر وشاد جرد میں ٹھہرے، محمد بن یوسف سحری کے وقت مجھ سے کہنے لگے جاؤ اور مکاری سے کہو کہ کوچ کی تیاری کرو، صلت بن زکریا کہتے ہیں میں مکاری کے پاس گیا، اسے پیغام پہنچادیا اچانک دیکھتا ہوں کہ اسے بچھو نے ڈس دیا ہے، میں نے واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی، کہنے لگے اس سے کہو میرے پاس آئے میں مکاری کے پاس گیا اور اس سے کہا تمہیں محمد بن یوسف بلارہے ہیں، مکاری نے اٹھنے کی ہمت نہ سمجھی، میں نے دوبارہ واپس آکر محمد بن یوسف کو اطلاع کی کہ اسکے لئے اٹھنا ممکن نہیں اسے سخت تکلیف ہے محمد بن یوسف نے فرمایا اسے کہو ہمت کرے، میں واپس مکاری کے پاس گیا اور اسے سہارا دیکر لے آیا چنانچہ مکاری ٹانگ گھسیٹے گھسیٹے آگیا، محمد نے فرمایا جس جگہ بچھو نے ڈسا ہے اس جگہ ہاتھ رکھو، مکاری نے ہاتھ رکھا، پھر شیخ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اسی لمحے مکاری کا درد جاتا رہا، بعد میں میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ نے کیا پڑھ کر دم کیا ہے؟ جواب دیا سورت فاتحہ۔

یوسف بن زکریا کہتے ہیں، بحران میں محمد بن یوسف ہمارے ہاں تشریف لائے جب ان کی آمد کی اطلاع لوگوں کو ہوئی محدثین کا دریا ان کے پاس امڈ آیا لیکن محمد بن یوسف ایک جگہ کی طرف چل پڑے جسے راس العین کہا جاتا ہے یہ جگہ فوجی سرحد نہیں تھی، بہرحال وہاں مہینہ بھر قیام کیا جب وہاں تشریف لائے حسن بن عتبہ نے ان سے کہا آپ نے یہاں کیوں اقامت اختیار کی؟ جواب دیا یہاں مجھے کوئی جانتا ہے اور نہ ہی میں کسی کو جانتا ہوں۔ یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف کسی متعین نان بائی سے کھانا نہیں خریدتے تھے جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی کہنے لگے اگر میں کسی ایک نان بائی سے کھانا خریدنا شروع کردوں تو مجھے پہچان لے گا اور پھر مجھ پر احسان ومحبت کرنے لگے گا، اس طرح میں اپنے دین کو ذریعہ معاش بناؤں گا۔

۱۲۰۷۲- ابومحمد بن حیان، محمد بن حسن مھلب، محمد بن عامر، ابوسفیان، صالح بن مھران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا دنیا یا تو اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے یا سراسر ہلاکت ہی ہلاکت اور آخرت یا تو اللہ تعالیٰ کی عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، کرم بن عنبسہ مصیصی، محمد بن یوسف اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری نے فرمایا آخرت یا تو پناہ ہے یا سراسر ہلاکت یا عفو ہے یا آگ ہی آگ۔

۱۲۰۷۴-عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ، سھل بن عاصم کردم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ہم شرب لوگوں کا ذکر کررہے تھے، کہنے لگے کہاں ہے صالح بھائی کی مثال؟ تمہارے اہل نے تمہاری میراث تقسیم کرلی جبکہ وہ تنہا تیری قبر پر پڑا تیرے لئے دعائیں مانگ رہا ہے اور تو زمین کے طبقات کے درمیان ہے۔

۱۲۰۷۵-عبداللہ، سلمہ، سھل، علی بن ازھر، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یوسف سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی فرمایا: اپنی اس حالیہ گھڑی کو اہم ترین سمجھو۔

۱۲۰۷۶-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا حصہ دنیا میں لے لیا وہ رسوا ہوا۔

۱۲۰۷۷-ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن جارود، محمد بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا وہ ذات جو بذات خود فیصلے کرنے والی ہے اس کے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں وہ یکتا اور باقی رہنے والا ہے اسی کی طرف مخلوق نے لوٹنا ہے۔

۱۲۰۷۸-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابان بن ابی حصیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے ایک آدمی کے ساتھ مواخات قائم کررکھی تھی اسے زرارہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اس نے تجارت کرنی شروع کردی جب محمد بن یوسف کو پتا چلا انہوں نے اسے خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد! اے میرے بھائی مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے تجارت شروع کردی ،خوب سمجھ لو تم سے پہلے تجار (تاجر کی جمع) کب کے مرچکے ہیں (والسلام)۔

۱۲۰۷۹-عبداللہ، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے حکم بن بردہ کو خط لکھا اے میرے بھائی! اس اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے انتقام لینے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا، حکم کو آخری خط میں لکھا اگر ہوسکے تو اپنی عمر کا خاتمہ حج سے کرو اس لئے کہ حاجی کے ادنی مرتبہ ومقام کے بارے میں روایت ہے کہ حاجی جب حج کرکے واپس لوٹتا ہے وہ گناہوں سے اتنا پاک وصاف ہوجاتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو گناہوں سے پاک جنم دیا تھا۔

۱۲۰۸۰-عبداللہ، احمد، عبداللہ بن مصقلہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن یوسف کو مکہ میں دیکھا مجھ سے فرمایا: اگر تم سے ہوسکے کہ ہر سال بیت اللہ کے حج کی فضیلت حاصل کرسکو تو ایسا ضرور کرو چونکہ صفحہ ہستی پر بیت اللہ کے طواف سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں ہے۔

۱۲۰۸۱-ابومحمد بن حیان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابن عاصم مسلمہ، عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، ابوبشر معمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے ایک عورت سے کمرہ کرائے پر لیا ہوا تھا۔ رات کو اسمیں ٹھہرتے تھے مالکن مکان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف عشاء کے بعد تشریف لاتے اور کمرے میں داخل ہوتے فوراً دروازہ بند کردیتے اور طلوع فجر کے قریب قریب کمرے سے نکل جاتے، پھر تا عشاء واپس نہ لوٹتے، مالکن کہتی ہے: ایک رات اتفاقاً میں نے ان کے کمرے میں جھانک کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ ان کے پاس ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہے حالانکہ کمرے میں چراغ کا نام ونشان تک نہ تھا۔ چنانچہ محمد بن یوسف قلبی فراست سے بھانپ گئے کہ مکان والے انکے پوشیدہ احوال پر مطلع ہوچکے ہیں اگلے ہی دن کمرے سے ایسے نکلے کہ واپس لوٹنے کا نام تک نہ لیا۔

۱۲۰۸۲-عبداللہ، احمد، محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ فضیل بن عیاض محمد بن یوسف سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے۔ محمد بن یوسف بھی فضیل بن عیاض سے ملاقات کرنے کے خواہشمند تھے، لیکن دونوں بزرگوں کو ملاقات کا اتفاق نہیں ہورہا تھا۔ چنانچہ

ایک مرتبہ دونوں کی بصرہ کی کسی گلی میں ملاقات ہوگئی فضیل بولے: کیا آپ محمد بن یوسف ہیں؟ محمد بن یوسف انہیں دیکھ کر بولے: کیا آپ فضیل بن عیاض ہیں؟ چنانچہ دونوں حضرات سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے حتی کہ دونوں غشی کھا کر گر پڑے لوگ فضیل کو پہچان کر اٹھا لے گئے لیکن محمد بن یوسف دھوپ چڑھے تک وہیں پڑے رہے۔

۱۲۰۸۳-عبداللہ، احمد کہتے ہیں میرے ایک بھائی نے حکایت کی ہے کہ محمد بن یوسف اکثر فرماتے تھے میں آدھی رات کو چلنے کا عادی ہوں پس میں آج لوگوں کی مختلف گھاٹیوں پر ہوؤں گا۔

۱۲۰۸۴-عبداللہ بن جعفر، ابومحمد بن حیان، ھارون بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف نے معدان بن حفص کو خط لکھا:

> السلام علیکم! میں آپ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور اپنے لئے بھی، اے معدان! دنیا سے بقدر ضرورت لو، اور موت کی تیاری میں مصروف رہو، اللہ سے ہر وقت مدد کے خواہاں رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق عطا فرمائے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
>
> محمد بن یوسف نے اپنے ایک بھائی کو خط لکھا: اما بعد! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ضرورت وحاجت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقی وپرہیزگار بنائے، اے میرے بھائی! امیدوں کو کوتاہ رکھو عمل میں خوب مبالغہ پیدا کرو، چونکہ ہمارے اور تمہارے سامنے قیامت کا ہولناک منظر ہے جس کی وجہ سے انبیاء ورسل کی حالت بھی دگرگوں ہوگی۔

۱۲۰۸۵-ابوعبداللہ، احمد بن محمد عمرو، ابوعلی بن عمیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارے نفس میں حرکت پیدا ہونے لگے کسی زندہ دل عبادت گزار کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۶-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، ابراہیم، حسن بن موسیٰ محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن یوسف نے فرمایا جب تمہارا نفس متحرک ہونے لگے کسی اللہ والے کے پاس چلے جاؤ۔

۱۲۰۸۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے فرمایا اس زمانے میں فضل کی تلاش ناممکن ہے، ہاں البتہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی سلامتی کو طلب کیا جائے۔

محمد بن نعمان کہتے ہیں حکام نے ان کی طرف مصیصہ میں مال بھیجا تھا تاکہ مجاہدین میں تقسیم کریں، انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا پھر اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا کلام فرمایا تھا۔

۱۲۰۸۸-ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر، احمد بن کثیر، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے عبداللہ خوارزمی کہتے ہیں کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرمانبردار ہے وہ سن کر غمگین ہوجائے۔

۱۲۰۸۹-عبداللہ، محمد بن احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار، محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن یوسفؒ نے فرمایا اہل بصرہ کے ایک آدمی نے کہا اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی کے متعلق سنے کہ وہ اس سے زیادہ اللہ کا مطیع ہے رشک سے اس کا دل پھٹ جائے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

۱۲۰۹۰-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سلیمان بن ربیع، سعید بن عبدالغفار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور محمد بن یوسف اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران محمد بن علاء بن مسیب کا بصرہ سے محمد بن یوسف کو خط ملا۔ انہوں نے خط پڑھا اور فرمایا کیا تم دیکھتے

نہیں ہو کہ محمد بن علاء نے کتنی عجیب بات لکھی ہے؟ چنانچہ میں نے خط پڑھا اس میں لکھا تھا:

اے میرے بھائی! جو آدمی اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتا ہے وہ گمنامی کو بھی محبوب رکھتا ہے۔

۱۲۰۹۱-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو موسم سرما وگرما دونوں میں دیکھا کہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بستر پر پہلو نہیں رکھتے تھے، جاڑے کی راتوں میں جب طلوع فجر ہوتا انگڑائی لیتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوتے اور آنکھیں مل لیتے۔

۱۲۰۹۲-عبداللہ بن احمد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف اپنے ایک بھائی کے ساتھ باغ میں تھے، تھوڑی دیر میں محمد باغ سے نکل کر میرے پاس تشریف لائے اور زینے سے چڑھ کر اوپر آنا تھا اس دوران میں نے ان کے چہرے کی رنگت کو متغیر دیکھا اپنے نفس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، کینہ اور دینداری جسد واحد میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۱۲۰۹۳-عبداللہ، احمد، یوسف بن زکریا کہتے ہیں محمد بن یوسف نے ایک آدمی کو مکہ مکرمہ میں ساز وسامان بیچتے ہوئے دیکھا، اسے فرمایا احتیاط کرو اللہ تعالیٰ کہیں تمہیں حرم پاک میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نہ دیکھ لے اور پھر تم اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوار نہ بن جاؤ۔
یوسف بن زکریا کہتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ یوسف بن محمد نے محمد بن یوسف اصفہانی سے مکہ میں اقامت اختیار کرنے کی درخواست کی فرمایا: مکہ سے آدمی دھتکارا جائے اس سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ آدمی باہر سے مکہ میں کھینچ کر لایا جائے۔

۱۲۰۹۴-عبداللہ، احمد، عبدالرحمٰن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن مھدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا ابراہیم حج بیت اللہ کے لئے چلا گیا، مکہ مکرمہ میں محمد بن یوسف سے اس کی ملاقات ہوگئی محمد کہنے لگے اپنے والد کو میرا سلام کہنا بعد از سلام کہ جو کچھ کر رہے ہو یہ بہت برا ہے۔ چنانچہ ابراہیم واپس لوٹا اس نے مجھے محمد بن یوسف کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد تقریباً ایک مہینہ نیم مریض کی حالت میں ہو گیا۔ میں نے دل ہی دل میں خیال کیا ممکن ہے کہ محمد بن ابراہیم کو کسی آدمی نے میری شکایت کی ہو یا میرے متعلق انہوں نے کوئی خواب دیکھا ہو اسی کشمکش میں کچھ عرصہ بعد وہ میرے پاس تشریف لائے، مجھے ہاتھ سے پکڑ کر چلنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مجھے نماز مغرب کے فوت ہو جانے کا خوف لاحق ہوا، ہم ایک جگہ بیٹھ گئے وہاں میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! میرے بیٹے ابراہیم نے آپ کا فلاں پیغام مجھے پہنچایا تھا، محمد بن یوسف کہنے لگے: مجھے خبر پہنچی تھی کہ تم درس حدیث کے لئے مجالس منعقد کر رہے ہو میں نے کہا: اگر آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ترک کر دوں تو میں درس حدیث کی مجالس کے ترک پر قسم اٹھاتا ہوں کہ میں آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا فرمایا: بلکہ لوگوں کو حدیثیں سناؤ، اور انہیں علم سکھلاؤ لیکن جب تمہارے ارد گرد لوگوں کا مجمع لگ جائے دیکھ لیا کرو کہ اس وقت تمہارے دل کی کیا کیفیت ہے۔

۱۲۰۹۵-عبداللہ، احمد کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی محمد کو کہتے سنا کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کشتی میں سوار تھا کہ اچانک ٹیکس وصول کرنے والوں کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ کارندوں نے انہیں روک کر پوچھا تمہارے پاس کیا مال ہے؟ محمد نے جواب دیا تلاشی لے لو، چنانچہ سرکاری کارندوں نے تلاشی لی مگر انہیں کچھ نہ ملا، کارندوں نے دوبارہ سختی سے تلاشی کی مگر پھر انہیں مایوسی ہوئی حالانکہ محمد بن یوسف کے پاس ساٹھ دینار تھے، چنانچہ جب ہم کشتی سے باہر نکلے ہمارے ایک ساتھی نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ! آپ نے دوران تفتیش کیا پڑھ لیا تھا؟ فرمایا کہ میں نے کچھ کلمات پڑھ لئے تھے جو فی الحال مجھے بھول گئے ہیں۔

۱۲۰۹۶-عبداللہ، احمد، سلیمان بن داؤد کہتے ہیں میں نے محمد بن یوسف کو بصرہ میں دیکھا کہہ رہے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان ''الثناء الحسن'' ہوگا، میں نے پوچھا اے ابوعبداللہ کس نے یہ بات آپ سے بیان کی؟ فرمایا عبداللہ نے، سلیمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بصرہ کی ایک مسجد میں داخل ہوا مسجد میں محمد بن یوسف کو دیکھا وہ اس وقت قاضی عبید اور محمد

کے پاس کھڑے تھے،ان کے چہرے کا رنگ متغیر ہورہا تھا آنکھوں سے آنسو ڈبڈبا رہے تھے میں نے ان کے قریب ہوکر پوچھا اگر آپ آنکھوں سے آنسو بہادیں؟فرمایا جب تک آنکھوں کے بیچ آنسو ڈبڈباتے رہیں تب تک غم وحزن باقی رہتا ہے جو بہہ پڑیں غم وحزن بھی رخصت ہوگیا، میں ان کے پاس سے ہوکر یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مھدی کے پاس آیا دونوں حضرات نے مجھ سے پوچھا آج تم نے کیا استفادہ کیا؟ میں نے جواب دیا میں نے آج محمد بن یوسف کو دیکھا ہے اور فلاں فلاں سے استفادہ کیا دونوں بزرگ کہنے لگے اگر تم آج صرف محمد بن یوسف کا دیدار کر لیتے یہی تمہیں آج کے دن کے استفادہ کی کفایت کر دیتا۔

۱۲۰۹۷-ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، ابراہیم بن عامر، ابوسفیان کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

اذا كنت في دار الهوان فانما .. ينجيك من دار الهوان اجتنابها

جب تم دنیا کے دار میں بستے ہوتو اس سے نجات تمہیں صرف اس کا اجتناب ہی دے گا۔

۱۲۰۹۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، ابومروان طبری، حکم بن محمد کا بیان ہے محمد بن یوسف نے ابوحسن اشھب کو لکھا کہ ایک ایک گھڑی کو غنیمت سمجھ اور اس سے غافل مت رہو چونکہ جب تم ہر ہر گھڑی کو غنیمت سمجھو گے تو غیر اللہ سے غافل رہو گے۔

۱۲۰۹۹-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابراہیم بن سعد، اصفہانی کا بیان ہے کہ محمد بن یوسف اصفہانی نے اپنے کسی مرید کو خط لکھا:

جو بھی ہمیں سلام بھیجے اسے ہمارا سلام پہنچادو اور اپنی آخرت کے لئے توشہ تیار کرلو اور اپنی دنیا سے کنارہ کش رہو، موت کے لئے تیاری کرو اور خوب سمجھ لو تم نے آگے جا کر عظیم تر ہولناکیوں کا سامنا کرنا ہے حتی کہ ان ھولناکیوں سے انبیاء اور رسول بھی پریشان ہوجائیں گے۔

۱۲۱۰۰-اپنے والد عبداللہ سے اور ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد حمید بن عبدالرحمٰن بن یوسف اصفہانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا کے ایک خط میں لکھا پایا:

کہ جو خط انہیں ان کے بھائی محمد بن یوسف نے لکھا تھا:

السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں امابعد! میں تمہیں دنیا کے عارضی ٹھکانے سے ڈراتا ہوں چونکہ اصل دارالاقامہ آخرت کا دار ہے، بالآخر تم نے دنیا کے پیٹ میں چلا جانا ہے وہاں پھر تمہارے پاس دوفرشتے منکر نکیر نے آنا ہے وہ تجھے اللہ کے حکم سے زندہ کرکے بٹھائیں گے، پس اگر اللہ تعالیٰ نے تیرا ساتھ دیا تب تجھے کچھ فکر نہیں اور نہ ہی تجھے وحشت وفاقہ لاحق ہوگا اور اگر اللہ نے وہاں تمہارا ساتھ نہ دیا پھر میں برے انجام سے اپنے لئے بھی اور تیرے لئے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں پھر عالم برزخ کے بعد تجھے حشر سے بھی واسطہ پڑے گا۔ نیز نفخ صور بھی ہونا ہے اس وقت زمین اپنے باسیوں سے خالی ہوجائے گی اور آسمان بھی اپنے رہائشیوں سے خالی سنسان پڑے ہوں گے۔ تمام پوشیدہ اسرار ظاہر ہوجائیں گے آگ کو دھونکا دیا جائے گا اور میزان قائم کردیا جائے گا فرمان باری تعالیٰ: وجیء بالنبیین

والشهداء وقضى بينهم بالحق "انبیاء کرام اور شہداء عظام لائے جائیں گے اوران کے درمیان حق کا فیصلہ کیا جائے گا(زمر ۶۹) تب کہا جاوے گا" الحمد لله رب العالمين" پس اس وقت کتنے ہی رسوا ہوں گے اور کتنوں کی پردہ پوشی کردی جاوے گی۔ کتنے ہی ہلاک ہونے والے ہوں گے اور کتنے ہی نجات پانے والے ہوں گے اور کتنے ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور کتنے ہی غریق رحمت ہوں گے۔ اے کاش! میں اپنے حال سے واقف ہوتا اور اس دن تیرے حال سے بھی مجھے واقفیت ہوتی، پس اس موقع پر تمام تر لذات ماند پڑ جاتی ہیں، لہذا شہوات کو یکسر ترک کردو اور اپنی امیدوں کو کوتاہ رکھو، آخرت کے متلاشی لوگ بیدار ہیں اور غافل لوگ بے فکر پڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہمارے دلوں سے دنیا کو نکال دے اور آخرت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دے چونکہ ہمیں صرف اور صرف آخرت کی فکر سے نفع مل سکتا ہے۔

۱۲۱۰۱-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ایک اصفہانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن مھدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ محمد بن یوسف کے کسی بھائی نے انہیں خط لکھا کہ جس میں ان سے اعمال کی شکایت کی گئی تھی، محمد بن یوسف نے بھائی کو جواب لکھا مجھے تمہاری شکایت موصول ہو چکی ہے حال یہ ہے کہ مرتکب معصیت کو چاہیے کہ برے انجام کا انکار نہ کرے سو جس آزمائش میں فی الحال لوگ مبتلا ہیں یہ محض گناہوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔

مسانید محمد بن یوسف اصفہانیؒ

محمد بن یوسف اصفہانیؒ کا تعلق اولیائے کرام سے ہے جن کی عنایت عظیم تر ہوئی سوانکی مرویات کی تعداد کم ہے انہوں نے اپنی زندگی احسان وعیان میں گزاری اور حق نے ان کی حفاظت فرمائی اور مناظرہ و بیان سے دور رہے۔

تاہم انہوں نے یونس بن عبید اور اعمش (دونوں تابعی ہیں) حماد بن سلمہ، حماد بن زید، ثوری، صالح مزنی، عمر بن صبیح وغیرہم حضرات محدثین سے احادیث روایت کی ہیں ان کی اکثر مرویات مرسل ہیں ان کی چندایک مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۱۰۲-ابن مضاء، زهیر بن عباد، محمد بن یوسف، عابد زاہد اصفہانی، اعمش، زید بن وهب کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے وصیت کی تم بروز جمعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھنا نہ چھوڑ واور درود شریف یوں پڑھ لیا کرو: اللهم صلى على محمد (صلى الله عليه وسلم).

۱۲۱۰۳-ابومحمد بن حیان کا بیان ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ محمد بن یوسف نے کوئی حدیث مسند اروایت کی ہو، علاوہ ایک حدیث کے جو علی بن سعید عسکری نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۴-احمد بن محمد بن ابی سلمہ، عبداللہ بن عمران اصفہانی، عامر بن حماد اصفہانی، محمد بن یوسف اصفہانی، عمر بن صبیح، ابان، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شہروں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن منبر زبرجد میں تبدیل کردے گا عسقلان، اسکندریہ اور قزوین کو۔[1]

---

[1] تاريخ أصبهان ۲/ ۱۸۲. والموضوعات لابن الجوزى ۲/ ۵۵. وتنزيه الشريعة ۲/ ۵۰، واللآلى المصنوعة ۱/ ۲۴۰. وكنز العمال ۳۵۱۱۵.

(۴۰۳) یوسف بن اسباطؒ

اولیاء تبع وتابعین میں ایک بزرگ، صاحب نشاط، صراط مستقیم کی طرف سبقت لے جانے والے یوسف بن اسباط بھی ہیں، مرقع علم خوف تھے دنیا کی فضولیات سے کنارہ کش رہتے تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف حصول ترقی درجات کے لئے اپنے آپ کو مزین کرنا اور ملاقات حق باری تعالیٰ کے لئے غیر کا دل سے صفایا کرنا ہے

۱۲۱۰۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرطوسی، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباطؒ مرض میں مبتلا ہوئے۔ معالجہ کے لئے طبیب ان کے پاس گیا کہنے لگا علاج کروانے میں کوئی حرج نہیں، یوسف نے فرمایا جس شے کا مجھے خوف لاحق رہتا ہے میں چاہتا ہوں وہ مجھے ابھی پیش آجائے (یعنی جان کنی کی سختی یا کچھ اور)

۱۲۱۰۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے زہد کے متعلق پوچھا؟ فرمایا زہد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں سے بھی پرہیز کرو اور اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں سخت عذاب دیگا۔

۱۲۱۰۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن ضبیق، تمیم بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے غایت زہد کا پوچھا؟ فرمایا جو تمہیں مل جائے اس پر اتراؤ نہیں اور جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرو، میں نے پوچھا غایت تواضع کیا ہے؟ فرمایا غایت تواضع یہ ہے کہ اگر تم اپنے گھر سے باہر نکلو جس سے بھی ملو اسے اپنے سے بہتر سمجھو۔

۱۲۱۰۸- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا دنیا کافروں اور ظالموں کا عشرت کدہ ہے۔ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول زرین ہے دنیا مردار چیز کی طرف ہے سو جو اپنے آپ کو دنیاداری میں کھپانا چاہتا ہو وہ بس کتوں کی صحبت پر اکتفا کرلے۔

۱۲۱۰۹- اپنے والد عبداللہ سے وہ ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سہل ابوحسن کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بالفرض آج کل اگر کوئی آدمی حضرت ابوذر، حضرت سلمان، اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کی طرح تارک دنیا ہو، ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے، چونکہ زاہد وہی ہے جو حلال محض سے بھی کنارہ کشی کرے اور آج کل حلال محض کا امتیاز مشکل ہے۔

۱۲۱۱۰- یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا طلب حلال فرض ہے جبکہ نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۱۱- ابوعبداللہ، عمر بن عبداللہ بن عمر ہجری، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: مجھے تعجب ہے کہ اللہ کے خوف کے باجود آنکھ غفلت کی گہری نیند سوتی ہے اور حساب وکتاب کے یقین کے باوجود قلوب غافل ہیں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ذکر کی جگہیں بنایا ہے لیکن دل خواہشات نفس کی جگہیں بن گئے ہیں اور خواہشات دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں اور خواہشات اموال کو تلف کر دیتی ہیں اور چہروں کی رونقوں کو بگاڑ دیتی۔ خواہشات کو دلوں سے کوئی چیز نہیں نکالتی بجز بیقرار کر دینے والے خوف یا بے چین کر دینے والے شوق کے۔

۱۲۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، موسیٰ بن سعید، محمد بن مھاجر، سعید بن حرب کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جاہ وریاست سے کنارہ کشی (زہد) دنیا کی کنارہ کشی سے زیادہ سخت و بھاری ہے۔

۱۲۱۱۳-ابو یعلی حسین بن محمد، محمد بن مسیّب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا بخدا میں نے ایسے فساق وفجار لوگوں کو پایا ہے جو اپنی خرافات پر بدستور برقرار رہنا چاہتے ہیں جبکہ آج کل کے قراء اپنے دین پر برقرار رہنے میں اپنی توھین سمجھتے ہیں۔ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی: قراء سو میں سے ہونے سے بچو!

۱۲۱۱۴-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن معدان، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ رزین نے فرمایا آجکل کے قراء کی مثال کھوٹے درہم جیسی ہے کہ جب اسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے اس کی کھوٹ ظاہر ہو کر رہ جاتی ہے۔ ابو یوسف کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابو رزین کو غریق رحمت کرے یا بالفرض اگر وہ ہمارا زمانہ پالیتے ضرور کہتے کہ یہ قراء تو یوم حساب پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔

۱۲۱۱۵-ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباطؒ نے فرمایا میں نے ابو اسحاق فزاری کو لکھا مجھے خبر پہنچی کہ آپ اہل جفاء سے مانوس ہو گئے ہیں۔ انہوں نے جواب لکھا میں اس حدیث کا کیا کروں میں نے دوبارہ انہیں لکھا آپ اس کی حکایت نہ کریں حتیٰ کہ وہ آپ کو نہ بیان کرے۔

۱۲۱۱۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابرؒ، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا آپ نے عبداللہ بن مبارک کو اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں نہ دی کہ آپ کو سلام کر لیتے؟ جواب دیا میں ڈرتا ہوں کہ میں ان کے حق کی خاطر کھڑا نہ ہوں حالانکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

۱۲۱۱۷-ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، مسیّب بن واضح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک یوسف بن اسباط کے پاس تشریف لائے لیکن ابو یوسف بن اسباط نے انہیں اندر آنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی، میں نے یوسف بن اسباط سے پوچھا بھلا آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت کیوں نہیں دی؟ فرمایا اگر میں انہیں اندر آنے کی اجازت دے دیتا تو مجھے ضرور ان کے حق کی خاطر کھڑا ہونا پڑتا حالانکہ فی الواقع میں ان کے حق کو پورا نہ کر سکتا۔

۱۲۱۱۸-حسین بن محمد، محمد بن مسیّب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں عوام الناس کو علماء کے گناہوں کے بسبب عذاب نہ دے دے۔ فرمایا سفیان نے ایک آدمی کے ہاتھ میں کاپی دیکھ کر فرمایا جس چیز سے چاہو مزین ہوتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری عاجزی وانکساری میں اضافہ کرے۔

۱۲۱۱۹-حسین بن محمد، محمد بن مسیّب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ تمام اشیاء کی تین حیثیتیں ہیں، واضح حلال، واضح حرام اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبھات چیزیں ہیں پس مومن جب حلال تک رسائی پانے کا کوئی رستہ نہیں پاتا تو مشتبھات میں پڑ جاتا ہے۔

۱۲۱۲۰-حسین بن محمد، محمد بن مسیّب، عبداللہ بن خبیق، وھیب بن ھذیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں کبھی یوں کہا جاتا تھا اس آدمی جیسا عمل کرو جسے صرف اپنے عمل کی بدولت نجات ملنے کی توقع ہو اور اس آدمی جیسا توکل کرو جسے بس صرف تقدیر میں لکھے ہوئے کے ملنے کی توقع ہو، یوسف بن اسباط نے فرمایا حسن بصری تیس سال مسلسل نہیں ہنسے اور چالیس سال تک مزاح نہیں کیا اور حسن بصری نے فرمایا میں نے ایسے نفوس قدسیہ کو پایا ہے جن کے نزدیک میں صرف ایک چور ہوتا تھا۔

۱۲۱۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے وکیع سے عرض کیا بسا اوقات گھر میں مجھے کوئی ایسی چیز پیش آجاتی ہے جس سے میں ڈر جاتا ہوں فرمایا اے یوسف! جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اس سے

ہر چیز ڈرتی ہے، یوسف فرماتے ہیں اس کے بعد میں کبھی کسی چیز سے نہیں ڈرا۔

۱۲۱۲۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابراہیم بن سعید جوھری، ابوتوبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جس نے کسی ظالم کے لئے بقاء کی دعا کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔

۱۲۱۲۳- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قرقسانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس شروع شروع کا پھل کہیں سے آیا۔ انہوں نے پھل دھو کر اپنے سامنے رکھ لیا پھر فرمایا دنیا اس لئے نہیں پیدا کی گئی کہ اس کی طرف دیکھا جائے دنیا تو اسلئے پیدا کی گئی ہے تا کہ ان کو ذریعہ وسبب بنا کر آخرت کی طرف دیکھا جائے۔

(یعنی مقصود تو آخرت ہے اور دنیا اس مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ وسبب ہے (تنولی)

۱۲۱۲۴-حبیب، فضیل بن احمد بن اسماعیل، سعدان بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اے ابا جان! کیا حذیفہ مرعشی کے پاس علم تھا؟ جواب دیا ان کے پاس بہت بڑا علم تھا اللہ تعالیٰ انہیں اچھا بنائے۔

۱۲۱۲۵-ابویعلی زبیری، محمد بن سیتب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ عمل قبول نہیں فرماتے جس میں ذرہ برابر بھی ریاء شامل کرلیا گیا ہو۔ ایک اور موقع پر یوسف نے فرمایا صحابہ کرام وتابعین اللہ تعالیٰ سے معافی کا سوال کرنا پسند فرماتے تھے۔ یوسف اکثر کہا کرتے یا اللہ! مجھے اپنے نفس کی پہچان عطا فرما، اور میرے دل سے اپنی امید ختم نہ کرنا۔

۱۲۱۲۶-ابویعلی، محمد بن سیتب، عبداللہ بن خبیق عبداللہ بن عبدالغفار کرمانی، جعفر رقی کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر چند مسائل دریافت کرنا چاہے۔ انہوں نے مجھے جواب دیا کہ تم نے جو پوچھا کہ عارف باللہ کو عارف بالنفس بھی ہونا چاہیے، سو عارف باللہ جمع معرفات میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور عارف بالنفس وہ ہوتا ہے جو اپنی نیکیوں کے بارے میں بھی عدم مقبولیت کا خوف دل میں رکھتا ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے "یؤتون ما آتوا اقلو بھم و جلۃ" (مومنون ۶۰) اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں ان کے دل کپکپاتے رہتے ہیں یعنی جو کچھ وہ عطا کرتے ہیں پھر ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں یہ عنداللہ نامقبول نہ ہو جائے۔

۱۲۱۲۷-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی طنافسی، ابوسھل حسن نے کہا میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا، فرمایا حذیفہ کو خط لکھو:

> امابعد! میں تجھے تقویٰ اللہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس عمل کی وصیت کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں سکھایا ہے اور جہاں تمہیں اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں مراقبہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور آخرت کی تیاری کرنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں، موت جب آجاتی ہے تب ندامت کرنا بے فائدہ ہے، اپنے سر سے غفلت کی چادر اتار پھینک، خواب غفلت سے بیدار ہو جا، پائنچے چڑھا لو چونکہ دنیا سابقین کی گزرگاہ ہے شک کرنے والوں میں سے مت ہو جا، اور ان لوگوں میں سے مت ہو جاؤ جو گفتار کے غازی کردار کے صفر ہیں۔ ہمارا اللہ کے ہاں ایک مقام ہے جس کے متعلق وہ سوال کرے گا، نیز میں تمہیں آنکھوں کی نوٹ کشی کی وصیت کرتا ہوں اور کانوں کو حق کی طرف لگائے رکھنے کی وصیت بھی کرتا ہوں۔
>
> جان لو! اس امت کے منافقین اہل دین کے ساتھ جسموں کی حد تک شریک رہے، اور خواہشات میں ان سے جدا رہے، حق کی خاطر کم کوش تھے اور اپنے افعال کی خباثت

چھوڑتے نہیں، محض ریاء سے کام لیتے تھے اعمال کی حقیقت ترک کر دی تھی بلاتصحیح انکے
اعمال میں کثرت تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں ابدی پھل سے محروم رکھا، خوب سمجھ لواے میرے
بھائی عمل کے بجائے زبانی کلامی پلاؤ بے حقیقت ہوتا ہے، ہم بھی اس زمانے میں اہل
زمانہ جیسے ہو گئے ہیں، حالانکہ جو بھی ایسا ہوگا سو وہ ہلاکتوں کی طرف پیش رفت کر چکا، نیز
کان لگانے والے قاریوں سے بچتے رہو اور مجلسی علماء سے بھی بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ہمیں
اتباع کی توفیق عطا فرمائے والسلام۔

۱۲۱۲۸- ابو یعلی حسین بن محمد، محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے کہا کہ یوسف بن اسباط نے مجھے خط لکھا پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا، ہاں اس روایت میں تھوڑا سا اضافہ ہے کہ منافقین حصول مال کی خاطر عاجزی کر لیتے تھے اور جب ان کے باطل خیالات ونظریات کے خلاف پیش قدمی کی جاتی ہے تو خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور زیب وزینت کو دیکھ کر اترانے لگتے ہیں اور ایک دوسرے کے سامنے بری بات و برا فعل کر لیتے ہیں ایک دوسرے کو ٹوکتے نہیں مداہنت سے کام لیتے ہیں۔

۱۲۱۲۹- ابو نعیم اصفہانی، حسین بن محمد، محمد بن حبیب، عبداللہ بن خبیق، ابن ابی درداء کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی نے مجھے بتایا کہ یوسف بن اسباط نے ایک مرتبہ مجھے خط لکھا امابعد!

اس سال ہمیں کثیر امور کا سامنا کرنا پڑا ہے، ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ امور
بہرہ اور گونگا کر دیتے تھے۔ ہم ایسی قوم کے سامنے پڑے رہے جو بھلائی کو برائی اور برائی کو
بھلائی سمجھتی تھی اور حالت انمیں بدستور باقی ہے اگر ان لوگوں کے بیچ کوئی صاحب بصیرت
خدانخواستہ آ بھی جائے اور وہ اسے بھی اندھا کر دیتے ہیں، گویا آنکھوں کی بصارت ختم
ہو چکی کانوں کی شنوائی جاتی رہی، ہمارے زمانے میں کوئی نجات نہیں پائے گا الا ماشاء
اللہ۔

۱۲۱۳۰- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، طاہر کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں بخدا! میرے ہاتھ پاؤں کا کٹ جانا مجھے امراء کے عطیات قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۲۱۳۱- حسین، محمد بن مسیب، طاہر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے تھے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے بذریعہ وحی پوچھا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنا خلیل کیوں منتخب کیا ہے؟ اس لئے کہ تم لوگوں کو عطا کرتے ہو اور ان سے کچھ لیتے نہیں ہو۔

۱۲۱۳۲- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا وہ آدمی فقیہ نہ بن سکا جس نے آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھا۔

۱۲۱۳۳- ابوہ عبداللہ وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ ہمیں درس حدیث دیتا ہے اسے وعظ ونصیحت نہ کرو چونکہ اس میں وعظ کے لئے کوئی جگہ باقی ہی نہیں رہی۔

۱۲۱۳۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن حیان، ابراہیم بن سری، محبوب بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے شعیب بن حرب سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ طلب رزق حلال فرض ہے اور نماز باجماعت سنت ہے۔

۱۲۱۳۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن طریق کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے کہا: اگر تمہیں کوئی آدمی

قرضہ دیتا ہوا اور وہ اس کو عیب سمجھتا ہو وہ اگر تمہیں قرضہ دے گا تمہیں رسوا کرے گا۔

۱۲۱۳۶- حسین، محمد، ابن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوجعفر حذاء کا بیان ہے کہ میں نے یوسف بن اسباط کو خط لکھ کر ان سے حجاز مقدس کی طرف نقل مکانی کا مشورہ لیا، انہوں نے مجھے جواب میں لکھا جو تم نے حجاز کی طرف نقل مکانی کا تذکرہ کیا ہے سو تمہارا مقصد بھلائی ہونا چاہئے میں تمہاری جگہ کو بھلائی کے لئے محفوظ ترین مقام سمجھتا ہوں۔ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ کوئی آدمی بارش سے بھاگے اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو جائے، سنو! کوئی جگہ بذات خود اچھی نہیں ہوتی ہر جگہ کی اچھائی کا دارومدار اس میں رہنے والوں کے بل بوتے پر ہوتا ہے۔ اگر رہنے والے اچھے ہیں تو وہ جگہ بھی اچھی ہے مانوس کرنے والے اور راحت بخشنے والے ختم ہو چکے، اگر اللہ نے تیرے قول وعمل میں سچائی پائی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بہتری کا معاملہ کرے گا اگر چہ فی الوقت حالت یہ ہے کہ صدق دنیا سے اٹھالیا گیا ہے۔

۱۲۱۳۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبدالوھاب بن عبدالحکم وراق، مثنیٰ ابن جامع کے سند سے روایت ہے کہ ابوجعفر حذاء کہتے ہیں کہ میں نے شعیب بن حرب سے یوسف بن اسباط کے بارے میں سوال کیا شعیب کہنے لگے میں اس امت میں یوسف سے مقدم کسی کو نہیں سمجھتا، نیکی کے دس حصے ہیں نو حصے نیکی طلبِ حلال میں ہے اور ایک حصہ باقی امور میں، نیکی کے نو حصے تنہا یوسف بن اسباط نے لوٹ لئے اور دسویں حصے میں سارے لوگوں کو شریک کر لیا۔

۱۲۱۳۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مؤمل بن شماخ مصیصی کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط فرماتے ہیں میں کسی سورت کی قرأت کرنا چاہتا ہوں پھر دیکھتا ہوا اس میں کیا احکام آئے ہیں لیکن میں تسبیح وتہلیل کی طرف مائل ہو جاتا ہوں، ان سے کسی نے پوچھا اے ابو محمد! اس سورت میں کیا کیا احکام آئے ہیں؟ فرمایا ایک آدمی کسی سورت کو پڑھنا شروع کرتا ہے اب اگر اس کا عمل اس سورت کے مطابق نہ ہو وہ سورت اول تا آخر برابر اس پر لعنت کرتی رہتی ہے لہٰذا مجھے پسند نہیں کہ قرآن مجھ پر لعنت کرے۔

۱۲۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، ابوعمران طرسوسی، ابویوسف متولی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے یوسف کی طرف یا یوسف نے حذیفہ کی طرف خط لکھا:

> اما بعد! جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور یہ قرآن پر دنیا کو ترجیح دینے لگا اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو مذاق وٹھٹھا بنالیا اور جس آدمی نے بدون ترک گناہ کے فضائل طلب کئے وہ دھوکے میں پڑا ہوا ہے حالانکہ افضل یہ ہے کہ آدمی بھلائی پر کاربند رہے اور گناہوں کو ترک کرے۔

۱۲۱۴۰- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، حسین بن منصور، علی بن محمد طنافسی، سھل، ابوالحسن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عمل کثیر کے بجائے قلیل تقویٰ اچھا ہے اور قلیل تواضع کثیر محنت ومشقت سے اچھی ہے۔

۱۲۱۴۱- ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد حسن، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس علاقے کا امیر آ گیا۔ اس نے اپنے سر پر شاش کی بنی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی امیر نے یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا فرمایا بے شک ہمارے استاذ سفیان ثوری اس آدمی کو فتویٰ نہیں دیتے ہیں جس کے سر پر اس جیسی ٹوپی ہو، چنانچہ امیر نے سر سے ٹوپی اتار کر زمین پر رکھ دی پھر یوسف نے اسے فتویٰ دیا۔

۱۲۱۴۲- ابوہ عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مکہ میں شعیب بن حرب کے ساتھ تھا۔ انہیں یوسف بن اسباط کے رحلت کی خبر ملی کہنے لگے اے موسیٰ! جو جھوٹ بولنا چاہتا ہو وہ بول لے چونکہ یوسف کے بعد اب دنیا میں ایسا کوئی نہیں رہا جس سے حیاء کی جائے۔

۱۲۱۴۳-ابوہ عبداللہ، ابراہیم، حارث، عبداللہ بن ضبیق، بشار کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے مجھے وصیت کی کہ عمل کی صحت وسقم میں امتیاز نہ کرو اور صحت عمل کو سیکھو میں نے عرصہ بائیس سال میں صحت عمل کو سیکھا ہے۔

۱۲۱۴۴-ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، ابراہیم، عبداللہ، موسیٰ بن طریف کا بیان ہے کہ یوسف بن اسباط نے فرمایا عرصہ چالیس سال میں جو بات بھی میرے دل میں کھٹکی میں نے اسے ترک کر دیا۔

۱۲۱۴۵-ابوہ، ابراہیم، عبداللہ بن ضبیق کا بیان ہے کہ یوسف نے فرمایا میں ایک مرتبہ مقام ''سنج'' سے پیدل چل کر مصیصہ آیا اور میرا تھیلا میرے کاندھے پر رہا، جونہی میں شہر میں داخل ہوا دیکھا کہ یہ آدمی اپنی دکان سے کھڑا ہو کر مجھے سلام کر رہا ہے اور یہ ادھر سے آکر مجھے سلام کر رہا ہے گویا لوگوں میں ایک قسم کی ہلچل سی مچ گئی، میں نے اپنا تھیلا اٹھا مارا اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز کی نیت کر لی، مگر یہاں بھی لوگوں نے میرا پیچھا نہ چھوڑا کوئی مجھے مسجد کی کھڑکی سے دیکھ رہا ہے اور کوئی کسی اور طرف سے حتیٰ کہ ایک آدمی کود کر میرے بالکل سامنے آگیا۔ میں نے دل ہی دل میں کہا یہ لوگ مجھے نہیں چھوڑیں گے، پس ابھی میرا پسینہ بھی خشک نہیں ہوا تھا کہ اپنا تھیلا اٹھایا او راسی حالت میں میں واپس ''سنج'' لوٹ آیا پھر میں کئی سال تک مصیصہ واپس نہیں گیا۔

مسانید یوسف بن اسباطؒ

یوسف بن اسباطؒ نے چوٹی کے محدثین کو پایا ہے جن میں حبیب بن حیان، مخل بن خلیفہ، سری بن اسماعیل، عائذ بن شریح، سفیان ثوری، زائدہ وغیرہم سرفہرست ہیں۔ انکی سند سے مروی چند احادیث ذیل میں ہیں:

۱۲۱۴۶-محمد بن حنیس، یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ مرزوی، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط، حبیب بن حبان، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق ومصدوق ہیں، نے ارشاد فرمایا بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنی ماں کے بطن میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

زید بن وھب کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے لیکن حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۴۷-سلیمان بن احمد، عثمان بن عبداللہ سامی، یوسف بن اسباط مخل بن خلیفہ، ابراہیم نخعی، علقمہ، اسود بن زید، ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور اس نے ہر ایک سے اس کا شکوہ کیا اور صبر بھی نہ کیا اس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے پاس اوپر نہیں جائے گا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوں گے۔[1]

ابراہیم، علقمہ، اور اسود کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے اور بقول سلیمان، عثمان متفرد ہیں۔

۱۲۱۴۸-محمد بن مظفر، احمد بن زنجویہ، عثمان بن عبداللہ عثمانی، یوسف بن اسباط، زاہد، غالب بن عبیداللہ، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود وابوسعید رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے تنگی رزق کا سامنا کرنا پڑا اور وہ ہر ایک سے اس کا شکوہ کرتا ہے صبر بھی نہیں کرتا، اس کی کوئی نیکی اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں پہنچے گی اور جب اللہ تعالیٰ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

یہ حدیث احمد بن زنجویہ نے عثمان سے اسی طرح روایت کی ہے نیز عثمان کثیر الوھم ہیں اور انکی قوت یادداشت بھی کمزور ہے۔

۱۲۱۴۹-ابومحمد بن حیان، قاسم بن محمد بن عمر بن جنید، ابوھمام، ابواحوص، یوسف بن اسباط، ایک بصری، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے

---

[1] مجمع الزوائد ۱۰۔۲۲۸۔

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی اپنی وسعت سے عطا کرے زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو کوئی حاجت قبول کرتا ہو۔

ابراہیم کہتے ہیں میری یوسف بن اسباط سے ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ بن شریح کے واسطے سے سننے میں یوسف کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں جانتا ہوں۔

۱۲۱۵۰-ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن دلیل بن سابق، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عطا کرنے والا لینے والے سے بڑا اجر نہیں پاتا بشرطیکہ لینے والا صحیح معنوں میں محتاج ہو۔[1]

۱۲۱۵۱-ابوبکر بن محمد بن حمید، احمد بن محمد بن عبدالخالق، ابوہمام، ابواحوص، یوسف بن اسباط، عائذ بن شریح، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ سب قرأت "الحمدللہ رب العالمین" سے شروع کرتے تھے۔

ابوہمام کہتے ہیں ایک مرتبہ یوسف بن اسباط سے میری مُلاقات ہوئی انہوں نے مجھے یہ حدیث عائذ، انس کی سند سے سنائی۔

۱۲۱۵۲-ابواحمد بن محمد بن اسحاق حافظ، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، اعمش، عمارہ بن عمیر، صلہ بن زفر، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقول حافظ یوسف متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۳-ابوبکر بن خلاد، ابوربیع حسین بن ھیثم، میتب بن واضح، یوسف، سفیان ثوریؒ، سلمہ بن کہیل، ابی عبیدہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے ضرورت وکفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔[2]

۱۲۱۵۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالباقی مصیصی، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر رزق سے اس طرح بھاگے جس طرح کہ وہ موت سے بھاگتا ہے اسے رزق اس طرح تلاش کرے گا جس طرح موت اسے تلاش کرلیتی ہے۔[3]

۱۲۱۵۵-ابونعیم اصفہانی، ابومسلم، محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابواسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی خاطر مدارات کرنا عین صدقہ ہے۔[4]

۱۔ مجمع الزوائد ۳/ ۱۰۱. والترغيب والترهيب ۱/ ۶۰۰. واتحاف السادة المتقين ۹/ ۲۹۹. والدر المنثور ۱/ ۳۶. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/ ۴۲۳.

۲۔ امالي الشجري ۲/ ۲۰۴. والاحاديث الضعيفة ۱۷۵. وتخريج الاحياء ۴/ ۲۳۱.

۳۔ كشف الخفا ۲/ ۲۱۸. والاحاديث الصحيحة ۹۵۲ وكنز العمال ۵۰۰.

۴۔ عمل اليوم والليلة لابن السني ۳۲۰. والصحيح ابن حبان ۲۰۷۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۷. وتاريخ بغداد ۸/ ۵۸. والدر المنتثرة ۱۴۲. وكشف الخفا ۲/ ۲۸۰. والعلل المتناهية ۲/ ۲۴۳.

یوسف عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۶- محمد بن مظفر، احمد بن یوسف بن یوسف بن اسحاق مکی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، ابواسحاق سبیعی، سعید بن وھب، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سے سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی کاھن یا نجومی کے پاس آیا اور پھر اس کی بات کی دل سے تصدیق کرلی، اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تعلیمات کا کفر کیا۔

ثوری کی یہ حدیث ابواسحاق، ھبیرہ بن مریم، عبداللہ بن مسعودؓ کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۱۵۷- ابوعبداللہ، عمر بن عبداللہ حضرمی ایلی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، محمد بن جحادہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنی ازواج کے پاس چکر لگاتے پہلے ایک کے پاس جاتے، پھر دوسری کے پاس پھر ان سے اپنی حاجت پوری کرکے آخر میں ایک ہی مرتبہ غسل کر لیتے۔

اس حدیث میں یوسف ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۱۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا، شاذان بصری، ابوبکر بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، سفیان، محمد بن ابوجحادہ، قتادہ، انس، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء والے اعضاء کبھی نہیں دیکھے۔

اس حدیث میں برکت سفیان سے اور سفیان شاذان سے روایت کرنے میں متفرد ہیں جبکہ ان کے علاوہ دیگر محدثین نے یہ حدیث برکت، یوسف، حماد، محمد بن جحادہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۵۹- ابویعلی حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن سابط، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ کی تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں، کعب نے پوچھا یا رسول اللہ بے وقوفوں کی امارت کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو ان کے پاس گیا اور ان کے کذب کو دل سے تسلیم کیا اور ظلم پر ان کی مدد بھی کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، ایسے لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد نہیں ہوں گے اور جو آدمی ان کے پاس نہ گیا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو تسلیم کیا اور نہ ہی ظلم پر ان کی مدد کی ایسے لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، یہ لوگ قیامت کے دن حوض کوثر پر بھی میرے پاس وارد ہوں گے۔ اے کعب بن عجرہ! وہ آدمی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے جسم کی پرورش حرام سے ہوئی او رہر وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے نماز برھان ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو، اے کعب بن عجرہ! لوگ صبح کرتے ہیں ان میں سے بعض اپنے نفس کو خرید کر (عذاب خداوندی) سے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض اپنے نفس کو بیچ کر ھلاک کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو مذکور سیاق میں صرف خثیم نے چلایا ہے نیز خثیم متفرد بھی ہیں جبکہ ان سے اعلام روایت کرتے ہیں۔

۱۲۱۶۰- ابویعلی، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، ابن اسباط، سری بن اسماعیل، شعبی، کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے: جس نے وقت پر نماز پڑھی اور پھر نماز کے حق کو ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع نہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جس نے وقت پر نماز نہ پڑھی اور پھر اس کے حق کو بھی ہلکا اور خفیف سمجھ کر ضائع کیا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کا کوئی عہد نہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کی مغفرت کرے اور اگر چاہے اسے عذاب دے۔

یہ حدیث شعبی سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے لیکن سری کی سند سے میری سمجھ کے مطابق صرف یوسف نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۱- حسین بن محمد زبیری، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، عبداللہ بن زحر، علی بن یزید، قاسم، ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بے شک ایک آدمی ایسی کوئی بھلائی کی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ کی رضامندی سے وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے لئے جنت واجب کر دیں گے۔ ایک آدمی برائی کی ایسی کوئی بات کر دیتا ہے جس کے متعلق وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے غضب سے تا قیامت وہ کہاں تک پہنچ جاتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتے ہیں۔

عبیداللہ بن زحر اور عزرمی کی یہ حدیث غریب ہے عزرمی کا نام محمد بن عبیداللہ کوفی ہے۔

۱۲۱۶۲- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن سندی انطاکی، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، سالم بن عبداللہ، ابن عمر، کعب احبار کا بیان ہے کہ فرشتوں نے اولاد آدم اور انکے گناہوں کا تذکرہ کیا۔ فرشتوں سے کہا گیا کہ بالفرض اگر تم اولاد آدم کی جگہ ہو جاؤ تو تم بھی ان جیسے اعمال کا ارتکاب کرو گے، چلو تم اپنے میں سے دو فرشتوں کا انتخاب کرو، چنانچہ فرشتوں نے ہاروت اور ماروت کا انتخاب کیا ان سے کہا گیا کہ زمین پر چلے جاؤ اور میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا اور نہ زنا کرنا ہے اور نہ ہی چوری کرنی ہے میرے اور میری مخلوق کے درمیان واسطہ رسول ہوتا ہے جبکہ میرے تمہارے درمیان کوئی رسول نہیں ہوگا۔ چنانچہ وہ دو فرشتے جس دن زمین پر اترے وہ دن بھی پورا نہیں کر پائے تھے کہ حرام کا ارتکاب کر بیٹھے۔

یہ حدیث سالم اور ابن عمر کی سند سے مرفوعاً غریب ہے۔

۱۲۱۶۳- ابراہیم و حسین بن محمد، محمد بن میسب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، خارجہ بن احمد، عبدالرحمٰن، اپنے والد سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز پر رہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا یارسول اللہ ضرور ہماری رہنمائی کیجئے، ارشاد فرمایا: طبیعت کے ناپسند کرنے کے باوجود پورا اور مکمل وضو کرنا، مسجد کی طرف زیادہ سے زیادہ قدموں کا اٹھنا، ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں لگے رہنا (پھر تین بار فرمایا) یہی حقیقی رباط ہے۔[1]

علاء کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور اسے مالک و اسماعیل بن جعفر اور دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے لیکن خارجہ کی سند سے غریب ہے اور ہم نے صرف یوسف کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۶۴- ابراہیم بن محمد یحییٰ، محمد بن میسب، برکہ بن محمد حلبی، یوسف بن اسباط، اسرائیل، فضیل بن عمرو، مجاہد، ابن عمر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولد الزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ اس کا بیٹا اور نہ ہی اسکا پوتا۔[2]

یوسف کہتے ہیں کہ یہ حدیث سمجھ سے بالاتر تھی، ابواسرائیل مجھ سے کہنے لگے آپ کیا کہہ رہے ہیں یہ عجیب بات ہے؟ مجھے ایک دوسری حدیث پہنچی ہے کہ ولد الزنا کی اولاد دونو پشتوں تک جنت میں داخل نہیں ہوگی، ابواسرائیل کا نام اسماعیل بن اسحاق ملائی کوفی ہے حکم سے روایت کرتے ہیں اور ثوری نے ان سے حدیث روایت کی ہیں اور ابونعیم بھی ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۴۱.

۲۔ المطالب العالیة ۱۷۸۲. والاحادیث الصحیحة ۲/۲۸۵. وتنزیه الشریعة ۲/۲۲۸. واللآلي المصنوعة ۲/۱۰۵.

۱۲۱۶۵-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبید بن یعیش ''ح'' احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وھب، ابوسعید، عبدالرحمٰن بن محمد محاربی، یوسف بن اسباط، منہال بن جراح، عبادہ بن نسی، عبدۃ الرحمٰن بن غنم، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا اور مجھے وصیت کی، اے معاذ موسم سرما میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا، اور نماز میں قرأت اتنی مقدار تک طویل کرو جس کی لوگ طاقت رکھتے ہوں اور لوگوں کو اکتاہٹ میں مت ڈالو، جب سورج زائل ہو جائے تب ظہر کی نماز پڑھو اور عصر کی نماز پڑھو درآں حالیکہ سورج سفید وصاف ستھرا ہو اور نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو چکے اور تاریکی کے پردوں میں چھپ جائے اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھو جب رات کا ایک حصہ گزر چکے۔ چونکہ رات طویل ہے۔ موسم گرما میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج کی دھوپ سفید پڑ جائے اور ھوا چلنے لگے چونکہ دوپہر کو لوگ سو جاتے ہیں انہیں تھوڑی مہلت دو تا کہ جماعت پالیں اور عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں موسم سرما و گرما میں ایک ہی وقت پر پڑھو۔

عباد کی یہ حدیث عبدالرحمٰن سے مروی غریب ہے۔ ہم نے صرف منہال بن جراح کی سند سے نقل کی ہے اور وہ جزری ہے۔

۱۲۱۶۶-ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، جعفر بن محمد، محمد، حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو ترک کر دے۔[1]

ثوری اور جعفر کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق یوسف متفرد ہیں حالانکہ یوسف نے ایک دوسری سند میں علی بن حسین کی جگہ علی بن ابی طالب کا نام لیا ہے اور صحیح علی بن حسین ہے۔

۱۲۱۶۷-ابویعلی وابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان، عون، ابن ابی جحیفہ، عبدالرحمٰن بن سمرہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی آدمی کسر نفسی کا شکار نہ ہو جب لوگ اسکو قتل کرنے کے درپے ہوں اور وہ قاتل سے کہہ رہا ہو کہ میرے اور اپنے گناہ کا مستحق نہ بن کہیں تو آدمؑ کے بیٹے جیسا نہ ہو جائے پس قاتل دوزخ کی آگ میں جلے گا اور مقتول جنت میں عیش وعشرت کرے گا۔[2]

ثوری اور عون کی یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث ہمیں صرف یوسف بن اسباط کے واسطے سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۶۸-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، حبیب ابی ثابت، ابی ذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ! جب ایک آدمی پوشیدہ کوئی عمل کر رہا ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور عامل خوش ہو جائے، (کیا یہ بھی دکھلاوا ہے) ارشاد فرمایا: اس کے لئے دوہرا اجر ہے ایک پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

یہ حدیث ابوصالح اور ابوذر کے واسطے سے یوسف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ نیز سفیان ثوری سے بھی صرف یوسف نے روایت کی ہے، پھر محدثین کا ثوری پر اختلاف ہوا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ناجیہ نے یوں بیان کی ہے کہ یہ حدیث ابومسعود سے مروی ہے جبکہ قبیصہ نے اپنی روایت میں کہا ہے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے اور ابوسنان نے یوں سند بیان کی ہے ابوسنان، حبیب، ابو

---

[1] الكامل لابن عدى ۳/۷۰۹. ۱۵۸۸/۴، ۲۳۴۱/۶، ومجمع الزوائد ۱۸/۸. ومسند الامام أحمد ۲۰۱/۱. وكنز العمال ۸۲۹۱/۳.

[2] كنز العمال ۴۰۱۳۳.

صالح ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ،فی الواقع محفوظ سند یوں ہے ثوری ،حبیب ابوصالح مرسلاً۔
۱۲۱۶۹-ابراہیم بن محمد ،محمد بن مسیب ،عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط ،سفیان ،محمد بن عمرو ،ابوسلمہ ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے فقرا ،اغنیاء سے ایک سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

محمد بن عمرو اور ثوری کی یہ مشہور حدیث ہے ،قد مرغیر مرۃ۔
۱۲۱۷۰-محمد بن علی بن حبیش ،یوسف بن موسیٰ بن عبداللہ بن عبداللہ مرزوی ،عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط ،سفیان ثوری ،ابراہیم تیمی ،اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرے قوت (غذاوخوراک) کی مقدار ایک صاع کے بقدر تھی اب میں اس مقدار میں اضافہ نہیں کروں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ سے میری ملاقات ہو جاوے۔
دارقطنی کے قول کے مطابق ابن حنیس نے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے اور سند ثوری ،ابراہیم کے طریق سے بیان کی ہے ،نیز یہ حدیث ہمیں ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے سند ذیل سے بھی بیان کی ،محمد بن مسیب عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط ،حبیب بن حبان ، ابراہیم تیمی ،ابوذر رضی اللہ عنہ کہ مذکورہ بالا روایت بمثلہ روایت کی مگر اس طریق میں اتنا اضافہ ہے کہ "ہر مہینہ میں"۔
یعنی عہد نبوی میں ایک مہینہ کے لئے میرا قوت صرف ایک صاع ہوتا تھا۔
۱۲۱۷۱-ابراہیم وحسین بن محمد ،محمد بن مسیب ،عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط ،عباد بصری ،زید بن اسلم ،عطاء بن یسار ،ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ آدمی گذر رہے ہوں ان میں سے ایک آدمی نے کچھ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کیا ان میں سے صرف ایک آدمی نے سلام کا جواب دے دیا کافی ہو جائے گا۔[۱]
زید اور عباد کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف یوسف کی سند سے پہنچی ہے۔
۱۲۱۷۲-محمد بن علی ،حسین بن محمد بن حماد ،مسیب بن واضح ،یوسف بن اسباط ،مالک بن مغول ،منصور ،خیثمہ ،ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ پر ندامت توبہ ہے۔[۲]
منصور کی حدیث بالا غریب ہے اور مالک سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔
۱۲۱۷۳-ابراہیم بن محمد بن یحییٰ ،محمد بن مسیب ،عبداللہ بن خبیق ،یوسف بن اسباط ،خارجہ بن مصعب ،زید بن اسلم ،عطاء بن یسار ،ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ہر شے زندہ آدمی سے منقطع ہو جائے وہ میت ہے۔[۳]
میرے علم کے مطابق خارجہ متفرد ہیں جبکہ یہی حدیث عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے عطا ،ابو واقد لیثی کی سند سے روایت کی ہے اور وہی صحیح اور مشہور ہے۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين ٦/٢٧٥ . وكنز العمال ٢٥٢٩٩ .
۲۔ سنن ابن ماجة ٤٢٥٢ . ومسند الامام أحمد ١/٣٧٦ . ٤٢٣ . ٤٣٣ . والسنن الكبرى للبيهقي ١٠/١٥٤ . والمستدرك ٤/٢٤٣ . ومسند الحميدى ١٠٥ . والمعجم الصغير للطبراني ١/٣٣ . وأمالي الشجرى ١/١٩٥ . ١٩٦ . وتاريخ أصبهان ١/١٤٠ . ٢٠٩ . وكشف الخفا ١/٣٥١ . وتنزيه الشريعة ٢/٤٣٦ . ٤٩٧ . وفتح البارى ١١/١٠٣ . والترغيب والترهيب ٤/٩٧ . ٩٨ . واتحاف السادة المتقين ٧/٢٩٧ .
۳۔ كنز العمال ١٥٦٣٠ .

۱۲۱۷۴- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، حماد بن سلمہ، ابوعمران جونی، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا تم اپنے درمیان شہید کسے کہتے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا، جو حالت جنگ میں اسلحہ سے مرجائے۔ ارشاد فرمایا کتنے ہی لوگ اسلحہ سے مرجاتے ہیں حالانکہ وہ شہید نہیں ہوتے اور نہ ہی قابل تعریف ہوتے ہیں اور کتنے ہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے بستر پر طبعی موت مرجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ صدیق اور شہید کے مرتبہ پہ فائز ہوتے ہیں۔

یہ حدیث ان الفاظ اور اس اسناد میں غریب ہے صرف یوسف کی سند سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۷۵- ابونعیم اصفہانی، حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ بن صامت، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ بھوکے ہوجائیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ تو اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں آنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا ہوگا، اور نہ ہی اپنی مسجد سے اٹھ کر اپنے گھر آنے کی طاقت رکھتا ہوگا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: صبر کرے گا پھر فرمایا: جب لوگ مرنے لگیں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی حتیٰ کہ قبر کے لئے جگہ بھی غلام کے بدلے خریدی جائیگی؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اس وقت تو صبر کرے گا پھر فرمایا جس وقت لوگ آپس میں گتھم گتھا ہو کر ایک دوسرے کو قتل کریں گے اس وقت تیری کیا کیفیت ہوگی، میں نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: جن لوگوں میں سے تو ہے ان کے ساتھ الحاق کیا جائے میں نے پوچھا اگر یہ فتنے مجھ پر چڑھ دوڑیں؟ ارشاد فرمایا تب اپنے گھر میں بند رہو، میں نے پوچھا ان فتنوں میں مجھے زبردستی داخل کردیا جائے تو؟ ارشاد فرمایا اپنے گھر ہی میں بند رہو اگرچہ تمہیں خوف ہو کہ تلوار تمہیں چکا چوند کردے گی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم اپنا اسلحہ نہ اٹھالیں؟ ارشاد فرمایا پھر تو تم فتنے میں برابر کے شریک ہوگئے۔

حماد سے مروی یوسف کی حدیث بالا غریب ہے۔

۱۲۱۷۶- ابراہیم بن محمد، محمد، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری، مسلمہ بن کہیل، ابوعبیدہ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ضرورت اور کفایت سے زیادہ مکان بنایا قیامت کے دن زبردستی اس کی گردن پر لاد دیا جائے گا۔

۱۲۱۷۷- ابن اسباط، زائدہ بن قدامہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبدالرحمن بن سابط، سفیان ثوری، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں بے وقوفوں کی امارت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟

۱۲۱۷۸- ابراہیم بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، عزرمی، صفوان بن سلیم، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے داغنے کو اور گرم کھانے کو ناپسند (مکروہ) سمجھتے تھے، اور ارشاد فرماتے: تم لوگ ٹھنڈا کھانا کھایا کرو چونکہ وہ برکت والا ہوتا ہے۔ خبردار! گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے رات کو سوتے وقت تین تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

۱۲۱۷۹- ابویعلی زبیری، محمد بن مسیب، عبداللہ، یوسف، سفیان، اعمش، خثیمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی آدمی کو تجارت یا امارت کا شوق ہوتا ہے۔ اس پر سات آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ مطلع ہوجاتے ہیں اور فرماتے ہیں

میرے اس بندے کو اس خیال سے پھیر دو، چونکہ اگر میں نے اسکے لئے اس امر کا فیصلہ کر دیا تو میں اسے آگ میں داخل کروں گا، تب وہ چوکیدار کے رحم وکرم پر ہوگا حالانکہ چوکیداری کرنے والا اس سے مستغنی ہوتا ہے۔

اعمش کی سند سے مروی ثوری کی یہ حدیث غریب ہے۔ یہ حدیث شعبہ نے حکم، مجاہد، ابن عباس کی سند سے مرفوعا روایت کی ہے۔

۱۲۱۸۰- ابویعلی، محمد، عبداللہ، یوسف، ابی طالب، عبدالوارث، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے آیت کریمہ "ادفع بالتی ھی احسن" اچھے طریقے سے دفاع کیجئے (فصلت ۳۴) کے بارے میں فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہے: اگر تو جھوٹا ہے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے معاف کر دے۔ اگر تو سچا ہے تو بھی میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرمائے۔

۱۲۱۸۱- ابومحمد، ابویعلی، محمد بن میتب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، مفضل بن مھلھل، مغیرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابراہیم نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت علیؓ مجھے ابوبکر وعمرؓ سے زیادہ محبوب ہیں۔ ابراہیم نے فرمایا اس طرح کی باتیں لے کر ہمارے پاس مت بیٹھو، خوب سن لو! اگر حضرت علیؓ تجھے سن لیتے بخدا! تیری کمر میں خوب کے لگاتے۔

۱۲۱۸۲- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ، یوسف بن اسباط، محمد بن عبدالعزیز تیمی کوفی، مغیرہ، ام موسیٰ کہتی ہیں! حضرت علیؓ کو خبر پہنچی کہ ابن سبا انہیں حضرات ابوبکر وعمرؓ پر فضیلت دیتا ہے۔ حضرت علیؓ نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، ان سے کسی نے کہا، کیا آپ اس آدمی کو قتل کرنے کے درپے ہیں جو آپ کی فضیلت وجلالت کا معترف ہے؟ فرمایا جس شہر میں میں نے سکونت اختیار کی ہے وہ اس شہر میں نہیں رہ سکتا۔

عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ھیثم بن جمیل کو سنائی، کہنے لگے بخدا! حضرت علیؓ نے ابن سبا کو تا قیامت مدائن کے کسی علاقے میں جلاوطن کر دیا تھا۔

۱۲۱۸۳- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن احمد سامی، میتب بن واضح، یوسف بن اسباط، سفیان، حجاج، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر بھی سبقت لے جائے۔[۱]

(۴۰۴) ابواسحاق فزاریؒ[۲]

اولیاء، تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک الدنیا، دنیاوی عیش وعشرت سے دور رہنے والے، دنیا کو بازیچہ اطفال سمجھنے والے، جہاد کے دلدادہ ابواسحاق ابراہیم فزاری رحمہ اللہ بھی ہیں، اہل سنت والجماعت کے نامور امام اور امیر المومنین فی الحدیث تھے اور اہل بدعت کی ناک میں نکیل ڈالنے والے تھے۔

۱۲۱۸۴- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسحاق بن عبیداللہ بن مسلمہ "ح" ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن عمرو بن عباس باھلی، سفیان بن عیینہ کا بیان ہے کہ ھارون الرشید نے ابواسحاق فزاری سے کہا: اے شیخ تقرب الی اللہ میں آپ کا ایک اعلیٰ مقام ہے۔ ابواسحاقؒ نے جواب دیا قیامت کے دن یہ مقام مجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۱۔ تاريخ أصفهان ۱/ ۲۹۰. ومشكاة المصابيح ۵۰۵۱. واتحاف السادة المتقين ۸/ ۵۲. ۱۴۲. ۱۵۰. والضعفاء للعقيلي ۴/ ۲۰۶. والدر المنتثرة ۱۴۴. والعلل المتناهية ۲/ ۳۲۰. وتخريج الاحياء ۳/ ۱۸۴. ۲۲۹.

۲۔ تهذيب الكمال ۲/ ۶۷. والجرح ۱/ ۱/ ۱۲۸. والتاريخ الكبير ۱/ ۱/ ۳۲۱.

۱۲۱۸۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید جوھری، ابواسامہ کا بیان ہے کہ میں نے فضیل بن عیاض کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی، دیکھا کہ آپ کے پہلو میں تھوڑی سی خالی جگہ ہے، میں جلدی سے چلا تاکہ اس خالی جگہ میں بیٹھ جاؤں۔آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابواسحاق فزاری کے بیٹھنے کے لئے جگہ ہے۔ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابواسامہ سے پوچھا ان دونوں بزرگوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا فضیل اپنے نفس کے آدمی تھے جبکہ ابواسحاق فزاری عامۃ الناس کے آدمی تھے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے ابواسحاق فزاری سے کہا جو آدمی آپ کو مارے آپ اسے گالی کیوں نہیں دیتے؟ فرمایا اگر میں اسے گالی دوں تب تو میں بیہودہ گوئی کا مرتکب ہو جاؤں گا، جب ابواسحاق فزاری دنیا سے رخصت ہوئے عطاء کو گہرا صدمہ ہوا، پھر کہنے لگا اہل اسلام کو جتنا صدمہ ابواسحاق فزاری کی موت سے ہوا ہے اتنا صدمہ کسی اور کی موت سے نہیں ہوا، عطاء کہتے ہیں مصیصہ سے ایک آدمی آیا اور سرعام تقدیر کا انکار کرنے لگا۔ابواسحاق نے اسے پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس سے کوچ کر جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں، محمد بن اصفہانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام اوزاعی نے ایک حدیث سنائی کہ کسی آدمی نے پوچھا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ جواب دیا مجھے یہ حدیث صادق مصدوق ابواسحاق ابراہیم فزاری نے سنائی ہے۔

۱۲۱۸۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، محمد بن عبدالرحمٰن بن مھدی کا بیان ہے کہ اوزاعی اور فزاری دونوں امام فی السنۃ تھے۔جب تم شامی کو اوزاعی وفزاری کا ذکر کرتے دیکھو تو اس کے پاس اطمینان سے چلے جاؤ چونکہ یہ حضرات سنت میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

۱۲۱۸۷-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو سوال کر رہا تھا کہ کیا آپ مومن برحق ہیں؟ فرمایا اس مسئلہ کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے اور اس پر گواہی قائم کرنا تعمق فی الدین ہے جبکہ ہمارے دین میں ہمیں اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، اور نہ ہی ہمارے نبیؐ نے اسے مشروع کیا ہے۔نیز اس مسئلہ میں بعض جھگڑا ہے اور جھگڑا ومنازعت بدعت ہے۔تیری اپنے نفس پر گواہی تجھے اس بارے میں باہم حقیقت نہیں فراہم کرے گی، اور نہ ہی یہ کہ تو نے گواہی ترک کی تو تو ایمان سے نکل جائے گا، اگر تم سے کوئی تمہارے ایمان کے متعلق سوال کرے گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس جیسا شک کر رہا ہے لیکن وہ اپنے علم سے اللہ تعالیٰ سے منازعت کرنا چاہتا ہے اور یہ اقرار کرنا چاہتا ہے کہ اس کا اور اللہ کا علم برابر سرابر ہے، ہاں سنت پر مضبوطی سے جمے رہو، جن امور سے علماء واسلاف نے توقف کیا ہے تو بھی اس پر توقف کر اور جس امر کے متعلق انہوں نے کوئی قول کیا ہے تو بھی قول کر، جن امور سے رک گئے تو بھی رک جا، اسلاف کے راستے پر چلتے رہو، چونکہ ان کے راستے میں گنجائش ہے۔اہل شام اس بدعت سے بالکل غافل تھے حتیٰ کہ اہل عراق نے ہر بدعت ان کی طرف پھینک دی ہے حالانکہ اس بدعت کو اہل شام کے علماء وفقہاء نے بار بار دھی کر دیا ہے، حتیٰ کہ اہل شام کے قلوب اس بدعت سے سراسر بھر چکے ہیں ان کی زبان زد ہو کر یہ بدعت رہ گئی، آپس میں اختلاف کرنے لگے، میں مایوس نہیں ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بدعت کے شر کو دفع کر دے، بالفرض یہ بھلائی ہے جسے تم نے اپنے لئے مختص کر لیا ہے اسلاف اس سے غافل رہے، تو پھر وہ اپنے لئے بھلائی کو یا ذخیرہ ہی نہ کر سکے، جبکہ یہ باطل ہے۔حالانہ اسلاف تو اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو اپنے نبی کے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں میں اپنے نبی کو بھیجا ہے حتیٰ کہ قرآن میں کیا ہی ان کے عمدہ اوصاف بیان کئے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعاًسجداً يبتغون فضلاً من الله رضواناً (فتح ۲۹)
محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ پاکباز نفوس قدسیہ کافروں کے خلاف بہت سخت ہیں جبکہ آپس میں نرم دل ہیں اے مخاطب! تو انہیں رکوع

وسجدے کی حالت میں ہی دیکھے گا، وہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل ورضامندی کے خواہاں ہوتے ہیں۔
فرائض کا تعلق ایمان سے نہیں ہے۔ ایمان کبھی کبھی بلا عمل کے بھی طلب کرلیا جاتا ہے، لوگ صحابہ کے ایمان کے مقابلہ میں فضیلت نہیں رکھتے ان کا نیکوکار و بدکار ایمان میں برابر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمیں پہنچا ہے کہ ایمان کے ستر سے اوپر یا ساٹھ سے اوپر درجے ہیں پہلا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور کمتر درجہ رستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے، جبکہ حیا بھی ایمان کا ایک بڑا درجہ ہے فرمان باری تعالیٰ ہے:

"شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً والذی اوحینا الیک وما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه" (شوریٰ ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دیا ہے اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا، سو دین تصدیق کا نام ہے اور تصدیق ایمان وعمل ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان کو قول وعمل سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فان تابوا واقاموا الصلاة وآتوا الزکوٰة فاخوانکم فی الدین (توبۃ ۱۱) اگر وہ توبہ کرلیں نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

پس شرک سے توبہ کرنا قول ہے اور توبہ ایمان سے ہے اور نماز وزکوٰۃ عمل ہے۔

۱۲۱۸۸- ابومحمد بن حیان، ابوعباس، ابوشیط، محمد بن ھارون، ابوصالح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاریؒ نے فرمایا: بعض لوگ اس کی تعریفیں کرنا چاہتے ہیں حالانکہ وہ عبداللہ مچھر کے پر کے بھی برابر نہیں، (غالباً اپنے بارے میں عاجزی کر کے مثال دی ہے)

۱۲۱۸۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن ولید قرشی، محمد بن فضالہ، (خوف خدا کے مارے چلنے کی بھی قدرت نہیں رکھتے تھے) عبداللہ غنوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی ہر حال میں الحمد للہ کہتا ہے تو اگر کوئی نعمت ہے شکر ہوگا اور کوئی مصیبت ہے تو تسلی ہوگی۔

مسانید ابواسحاق فزاریؒ

ابواسحاق فزاری نے تابعین اور ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، تابعین کرام میں عبدالملک بن عمیر و اسماعیل بن ابی خالد وعطاء بن سائب واعمش ویحییٰ بن سعید وموسیٰ بن عقبہ وھشام بن عروہ وسھل بن ابی صالح ویونس بن عبید وسلیمان تیمی وابن عون وخالد حذاء وعبید طویل، ابان بن ابی عیاش وغیرہم سرفہرست ہیں اور فزاری سے ائمہ حدیث میں سے سفیان واوزاعی روایت کرتے ہیں۔

ان کی سند سے مروی چند احادیث مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۲۱۹۰- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبداللہ ملک بن عمیر، جابر بن سمرہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مغرب کی سمت سے کچھ لوگ آئے، انہوں نے صوف کے کپڑے پہن رکھے تھے، وہ لوگ آپ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے، وہ لوگ کھڑے رہے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں میں بھی آپ کے پاس آیا۔ میں آپ اور ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہوگیا، اس دوران میں نے چار کلمات یاد کئے جنہیں میں اپنے ہاتھ پر گن لیتا ہوں، ارشاد فرمایا (کچھ لوگ) جزیرہ عرب میں جہاد کریں

گے اللہ اسے فتح کر دے گا، پھر مقام فارس میں جہاد کریں گے اسے بھی اللہ فتح کر دے گا، پھر روم میں جہاد کریں گے اس میں بھی اللہ تعالیٰ فتح کر دے گا، اور پھر دجال سے جہاد کریں گے اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا، نافع کہتے ہیں کہ ہمیں جابر نے بتایا کہ ہم دجال کو کہیں بھی نہیں دیکھتے، جب تک روم فتح نہیں ہوتا وہ اس وقت تک نہیں نکلے گا۔[1]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور عبد الملک بن عمیر و جابر کی سند سے ایک جم غفیر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۱- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمیر، ابواسحاق، اسماعیل بن ابی خالد، عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند گروہوں پر بددعا کی اور یوں فرمایا: اللهم منزل الكتاب، سريع الحساب، هازم الاحزاب، اللهم اهزمهم وزلزلهم۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، یا اللہ ان گروہوں کو شکست سے دوچار کر دے اور انہیں جھنجھوڑ ڈال۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۱۹۲- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان امتیاز ترک صلوٰۃ ہے، یعنی ایمان اور کفر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اعمش سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۳- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، اعمش، ابوسفیان، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان تمہاری اس زمین سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، لیکن جو تم شمار کرتے ہو اس سے وہ راضی ہے۔[3] (یعنی ایک دوسرے کی تحقیر کرتے ہو)۔

امام احمد نے یہ حدیث معاویہ بن عمرو، ابواسحاق کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۴- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا جس وقت کہ وہ زنا کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، چور چوری نہیں کرتا جس وقت کہ وہ چوری کرتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو، شرابی شراب نہیں پیتا جس وقت کہ وہ شراب پیتا ہے درآں حالیکہ وہ مومن ہو اور توبہ پیش کی ہوئی ہوتی ہے۔ یعنی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا، حدیث تشدید پر محمول ہے۔

۱۲۱۹۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے کبھی مال کم نہیں ہوا بجز ابوبکرؓ کے مال کے۔[4]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور حدیث میں استثناء ''بجز ابوبکر کے مال کے'' کا ذکر صرف ابواسحاق نے کیا ہے۔

---

[1] المستدرک ۴۳۰/۳.

[2] صحیح مسلم، ۱۳۶/۳، ۱۴۲/۵، ۱۰۴/۸، ۱۷۴/۹. وصحیح البخاری ۵۳/۴، ۶۲، ۱۴۲/۵، ۱۰۴/۸، ۱۷۴/۹. ومسند الامام احمد ۳۵۳/۴، ۳۵۵، ۳۸۲. وفتح الباری ۴۰۲/۷، ۱۳۹/۱۱، ۱۹۳.

[3] مسند الامام احمد ۳۶۸/۲. ومجمع الزوائد ۲۸۵/۳، ۵۴/۱۰.

[4] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۶۹. ومسند الامام احمد ۲۳۵/۲، ۳۸۶. وسنن الترمذی ۲۳۲۵.

۱۲۱۹۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ''ح'' اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، (دونوں) کثیر بن عبیدہ، بقیہ بن ولید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ! ایک آدمی کسی عمل میں مصروف ہو کہ اسی دوران اس پر کوئی مطلع ہو جائے اور وہ اسے برا نہ سمجھے ارشاد فرمایا: یہی عمل ہے کہ اس کا اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

فزاری کی یہ حدیث غریب ہے اور بقیہ متفرد ہیں، یہی حدیث سعد بن بشیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۹۷- محمد بن علی، احمد بن عبید اللہ انطا کی، علی بن بکار بن ھارون، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ غلام ولونڈیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہر دن اور ہر رات دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے اور ہر مسلمان کی کوئی نہ کوئی مقبول دعا ہوتی ہے، پس مسلمان وہ دعا کرتا ہے کہ فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

فزاری واعمش کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کی ہے۔

۱۲۱۹۸- حسین بن محمد، محمد بن ھارون، زید بن سعید، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھر (زمانہ) کو گالی مت دو چونکہ اللہ تعالیٰ ہی دھر ہے۔[1]

اعمش وفزاری کی یہ حدیث غریب ہے میرے علم کے مطابق ہم تک صرف زید کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۱۹۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو ''ح'' احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، (دونوں) ابو اسحاق فزاری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم بدترین آدمی اس کو پاؤ گے جو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرے سے اور دوسرے لوگوں کے پاس جائے الگ چہرے سے، ابومعاویہ نے کہا کہ ان لوگوں کے پاس آئے دوسروں کی بات لے کر اور ان کے پاس جائے پہلوں کی بات لے کر۔

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے، اعمش سے بہت سارے محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے، پھر وہ اتنی ہی مدت تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے اور پھر اتنی ہی مدت تک گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے پھر اس کی طرف چار کلمات کے ساتھ فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ پس کہا جاتا ہے اس کی موت کا مقررہ وقت لکھو اس کا رزق لکھو، لکھو کہ شقی ہوگا یا سعید، پس بے شک تم میں سے کوئی ایک اہل جنت کا سا عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی شقاوت اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اہل نار جیسا کوئی عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی اہل جہنم جیسا عمل کرتا رہتا ہے کہ اسکے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ذراع کا فاصلہ رہتا ہے کہ اس کی خوش بختی اس پر سبقت لے جاتی ہے کہ وہ اچانک اہل جنت جیسا عمل کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے اعمش سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۱- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اعمش، زید بن وھب، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں سنائی ان میں سے ایک کا تو میں مشاہدہ کر چکا ہوں اور دوسری کا میں منتظر

[1] صحیح مسلم، کتاب الادب باب ۱. ومسند الامام أحمد ۲/۳۹۵، ۴۹۱، ۴۹۶، ۴۹۹، ۵/۲۹۹، ۳۱۱. وفتح الباری ۱۰/۵۶۵.

ہوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث سنائی فرمایا: بے شک امانت مردوں کے دلوں کی جڑ میں نازل کی گئی ہے۔ پھر قرآن مجید نازل کیا گیا پس قرآن مجید خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں حدیث سنائی، ارشاد فرمایا: ایک آدمی گہری نیند سوتا ہے کہ امانت اس کے دل سے اٹھالی جاتی ہے پس امانت کا اثر آبلے کی طرح رہ جاتا ہے جس طرح (کوئی آدمی) انگارہ اپنی ٹانگ پر لڑھکاتا ہے جس سے آبلے پڑ جاتے ہیں پھر تم اسے پھولا ہوا دیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی، پس صبح کو لوگ بیع شراء کرتے ہیں، قریب نہیں کہ کوئی آدمی امانت ادا کرے حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں قبیلے میں فلاں آدمی امانتدار ہے۔ پھر اس آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کتنی دانائی والا ہے، وہ کتنا عقلمند ہے، وہ کتنے مرتبے والا ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوتا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک زمانہ گزر چکا ہے کہ مجھے پروا نہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ بیع وشراء کروں کہ اگر وہ نصرانی ہے اس کی بیع مجھ پر عامل واپس لوٹا دے گا، اور اگر وہ مسلمان ہے تو ضرور اس کا دین مجھ پر لوٹا دے گا، سو رہی بات آج کی تو میں صرف فلاں اور فلاں کے ساتھ بیع وشراء کرتا ہوں۔[۱]

اعمش کی یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۳- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن محمد بن ابی موسیٰ انطاکی، عبدالرحمن بن سہم انطاکی، ابواسحاق فزاری، اعمش، ابی وائل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالحجہ کے دس ایام میں عمل سے کسی ایام کا عمل افضل نہیں ہے۔ کسی نے پوچھا جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی افضل نہیں، مگر جس آدمی کا جہاد فی سبیل اللہ میں عمدہ گھوڑا مر جائے اور اللہ کے راستے میں اس کا اپنا خون بھی بہہ جائے (وہ عمل افضل ہے)۔[۲]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں حالانکہ حدیث فی نفسہ صحیح ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سارے صحابہؓ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۴- ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن ابراہیم کندی بغدادی، سعید بن عجب، شعبہ بن عمرو سکونی، بقیہ، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق، ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے کسی دوست سے وعدہ کرے اسے چاہیے کہ وعدے کو نبھائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وعدہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک عطیہ ہے۔[۳]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اور فزاری متفرد ہیں میری سمجھ کے مطابق فزاری سے صرف بقیہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۵- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمر، ابواسحاق فزاری، اعمش، صالح، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی دروازے کے ساتھ باندھی اور میں اندر داخل ہو گیا، اس وقت آپ کے پاس اہل یمن کا ایک وفد آیا آپ نے فرمایا: اے اہل یمن بشارت قبول کر لو جب کہ تمہارے بھائیوں یعنی بنو تمیم نے نہ قبول کی، کہنے لگے: یا رسول اللہ ہم نے قبول کر لی، فی الحال ہم آپ کے پاس دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم آپ سے اس کائنات کے متعلق پوچھتے ہیں کہ ابتداء میں اس کی کیا کیفیت تھی ارشاد فرمایا: ابتداء میں صرف اللہ تھا اور اس کے علاوہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۲۹، ۹/ ۶۶. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۳۰. وفتح الباری ۱۳/ ۳۸.

۲۔ فتح الباری ۲/ ۴۵۹. وسنن الترمذی ۷۵۷. وسنن ابن ماجة ۱۷۲۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۲۴. ومشکاة المصابیح ۱۴۶۰.

۳۔ مجمع الزوائد ۴/ ۱۶۶. واتحاف السادة المتقین ۶/ ۲۶۲، ۲۶۳، ۷/ ۵۰۵، ۵۰۶. والمطالب العالیة ۹۰۶. وکشف الخفا ۲/ ۷۴.

اور کوئی چیز نہیں تھی، اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ جل شانہ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی، پھر اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا اپنی اونٹنی کو پکڑو وہ بھاگ چکی ہے۔ میں باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ اونٹنی کافی دور جا چکی ہے، بخدا! مجھے یہ پسند تھا کہ میں اونٹنی کو جانے دوں۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام احمد بن حنبل نے معاویہ، ابواسحاق فزاری کی سند سے روایت کی ہے ابوعوانہ وغیرہ نے یہ حدیث اعمش سے بمثلہ روایت کی ہے مسعودی نے یہ حدیث بریدہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور روایت میں مسعودی متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۶- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، حسین بن سمیذع، موسیٰ بن ایوب نصیبی، ابواسحاق فزاری، اعمش، شقیق بن سلمہ، عروہ، حضرت عائشہؓ کی روایت ہے فرماتی ہے: میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کر لیتے تھے۔

یہ حدیث غریب ہے فزاری عن اعمش متفرد ہیں۔

۱۲۲۰۷- ابواسحاق، ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ومحمد بن علی، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، سالم، ابونصرانی مولیٰ عمر بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے مجھے خط لکھا کہ میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا:

> نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوے میں دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً حملہ نہ کیا بلکہ زوال آفتاب تک انتظار کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے لوگو! دشمن کے ساتھ دو چار ہاتھ کھیلنے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، ہاں جب دشمن کے ساتھ گتھم گتھا ہو جاؤ پھر صبر سے کام لو اور خوب جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، پھر فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کے چلانے والے اور دشمن کے گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے دشمن کو شکست سے دوچار کر دے، اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔[ا]

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۰۸- ابواسحاق ابراہیم بن محمد، محمد بن ابراہیم، حسن بن محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا جنہیں دوڑ لگوا کر چھریرا بنانا مقصود تھا، چنانچہ آپؐ نے گھوڑے مقام حصیاء سے چھوڑے اور دوڑ کا آخری نشان ثنیۃ الوداع مقرر کیا گیا تھا، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں میں نے موسیٰ سے پوچھا یہ تقریباً کتنی مسافت بنتی ہے؟ جواب دیا تقریباً چھ یا سات میل، اور جن گھوڑوں کو چھریرا (دبلا) نہیں کیا گیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے درمیان بھی دوڑ لگوائی اور انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا تھا، اور دوڑ کا آخری نشان مسجد بنی رزیق مقرر کیا، ابواسحاق کہتے ہیں میں نے پھر پوچھا: ان دونوں جگہوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا، لگ بھگ ایک میل، ابن عمرؓ بھی دوڑ لگانے والوں میں شامل تھے۔

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔ بخاری نے عبیداللہ، معاویہ، فزاری کی سند سے روایت کی ہے اور مسلم نے ابن جریج، موسیٰ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۰۹- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

ا۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد ۲۰. وسنن أبي داؤد ۲۶۳۱. والمستدرک ۲/۷۸. والسنن الکبری للبیهقي ۹/۱۵۲. ومشکاة المصابیح ۳۹۳۰.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک غزوہ میں) صلوۃ الخوف پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ مجاہدین کی ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوگئی اور ایک جماعت دشمن کے درمیان حائل رہی، آپ نے پیچھے کھڑی جماعت کو ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آکر آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے سلام پھیر کر اپنی نماز مکمل کر لی اور دوسری دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت الگ الگ پڑھ لی۔

موسیٰ کی یہ حدیث صحیح ثابت اور متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۱۰- ابو عمرو بن حمدان، حسین بن سفیان، عبداللہ بن عون، ابو اسحاق فزاری، سھیل بن ابی صالح، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی ایسے ہیں کہ دوزخ کی آگ میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے کہ ایک دوسرے کو ضرر پہنچائیں، صحابہ کرام نے پوچھا: کون یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو کسی کافر کو قتل کر دے اور پھر خود درست رہے (یعنی شریعت پر قائم رہے)[1]

حسن کا بیان ہے کہ ہمیں حیان بن موسیٰ نے عبداللہ بن مبارک، ابو اسحاق فزاری کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث سنائی۔

۱۲۲۱۱- محمد بن ابراہیم، ابو عروبہ، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، سھیل بن ابی صالح، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت بھلائی رکھ دی گئی ہے۔[2]

سھیل اور فزاری کی یہ حدیث صحیح اور مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالرحمن بن صالح، ابراہیم بن محمد، ہشام بن عروۃ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک آدمی آیا ہوا ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس سے زنا سرزد ہو گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ مجنون ہے اسے چھوڑ دو، چنانچہ تھوڑی دیر ہی گزری کہ کنوئیں میں جا گرا۔

ہشام بن عروہ کی یہ حدیث غریب ہے، ہم نے صرف اسی طریق سے روایت کی ہے اور ابراہیم میرے نزدیک فزاری ہی ہوسکتے ہیں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

۱۲۲۱۳- عبداللہ بن محمود بن محمد، عبدالغفار بن احمد، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ھشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

۱۲۲۱۴- محمد بن علی، ابو عروبہ، مسیب بن واضح، ابو اسحاق فزاری، یحییٰ بن سعید انصاری، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابو عمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی کا بیان ہے کہ خیبر میں ایک آدمی مر گیا صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، ارشاد فرمایا: اپنے اس ساتھی پر نماز جنازہ پڑھ لو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سن کر صحابہ کرام کے چہروں کا رنگ تبدیل ہو گیا، جب آپ نے صحابہ کی کیفیت دیکھ لی تو ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ کے راستے میں ہوتے ہوئے بھی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اسکے ساز و سامان کی تلاشی لی، اچانک انہوں نے یہودیوں کے ہاروں میں سے ایک ہار پایا، بخدا اس کی قیمت دو درہموں سے زیادہ نہیں تھی۔[3]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۳۶. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۴۰. والمستدرک ۲/ ۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/ ۳۴، ۱۰۴، ۱۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۷. وفتح الباری ۶/ ۵۴.

۳۔ المستدرک ۲/ ۱۲۷. والسنن الکبری ۹/ ۱۰۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/ ۲۶۲، ۲۶۳. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۴/ ۲۵۵. والموطا ۴۵۸.

یحییٰ بن سعید کی یہ حدیث صحیح اور متفق علیہ ہے یحییٰ سے بہت سارے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۱۵- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عطاء بن میسب، مقسم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق (جاثیہ:۲۹) ہمارا یہ نوشتہ تمہارے اوپر حق بیان کرتا جارہا ہے کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے کراما کاتبین لوگوں کے اعمال کو شمار میں رکھتے ہیں پھر ان اعمال کو لوح محفوظ میں سے نقل کرتے ہیں پس فرمان باری تعالیٰ ھذا کتابنا ینطق علیکم بالحق کا مفہوم ہے۔

۱۲۲۱۶- عبداللہ بن محمود، عبدالغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، عاصم شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو گھر والوں سے غائب ہوئے طویل عرصہ گزر جائے اور وہ واپس گھر والوں کے پاس آنا چاہتا ہو تو اچانک ان کے پاس رات کو نہ آدھمکے۔[1]

۱۲۲۱۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس بن عبید، عمرو بن سعید، ابوزرعہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر سن کر ماننے واطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنے پر بیعت کی، ابوزرعہ کا بیان ہے کہ جریر رضی اللہ عنہ جب کسی سے کوئی چیز خریدتے تو فرماتے جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس سے ہمیں تم سے لی ہوئی چیز زیادہ محبوب ہے، جریر رضی اللہ عنہ اس بات سے اپنی خریداری کو مکمل کرنا چاہتے۔

۱۲۲۱۸- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، یونس، اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے نکلا، چنانچہ مشرکین کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہوگئی مسلمانوں نے جلد بازی کی اور مشرکین کے بچوں کو قتل کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے بچوں کو قتل کرنا شروع کر دیا ہے، خبردار، بچوں کو مت قتل کرو، خبردار! بچوں کو مت قتل کرو، ایک صحابی کہنے لگے یارسول اللہ! کیا یہ بچے مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے جو افضل لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں؟ ہر نفس مولود کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ یہ فطرت ان کی زبان سے بھی ٹپکتی ہے، پھر ان کے والدین انہیں یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔

جریر کی یہ حدیث متفق علیہ ہے اور اسود کی سند سے یہ حدیث مشہور و ثابت ہے۔

۱۲۲۱۹- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، ابن عون، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے آپس میں مناظرہ کیا، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے لوگوں کو بدبختی سے دوچار کیا کہ آپ نے انہیں جنت سے نکالا، آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لئے منتخب کیا اور آپ پر تورات نازل کی۔ کیا آپ نے تورات میں نہیں لکھا پایا کہ وہ نری تقدیر کا فیصلہ تھا، مجھے پیدا کرنے سے پہلے ہی جو طے پایا گیا تھا؟ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔ پھر محمد بن سیرین نے فرمایا: تمہیں تعجب میں نہ مبتلا کرے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہر چیز کا علم رکھتا ہے پھر اس نے لکھا۔

۱۲۲۲۰- محمد بن علی، محمد بن حماد، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری، ابن عون، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر سے مجھے اتنی عمدہ زمین ملی کہ اس سے افضل مال میرے پاس اور کچھ نہیں تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ! میں نے اتنی عمدہ زمین پائی ہے جس سے افضل میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ اس کے بارے

[1] صحیح البخاری ۷/۵۰. ومسند الامام أحمد ۳/۳۹۶.

میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے غلے کو صدقہ کرتے رہو، چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اس زمین سے حاصل شدہ غلہ صدقہ کردیتے اور زمین نہیں بیچی، عمر رضی اللہ عنہ غلہ فقراء، اقرباء، غلاموں کو آزاد کرنے، جہاد فی سبیل اللہ اور مسافروں کی مد میں صرف کرتے، اس آدمی پر کوئی حرج نہیں جو اس جائداد کی سرپرستی قبول کرلے کہ اس سے حاصل شدہ غلے سے خود بھی کھائے اور اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے لیکن متمول بننے کی نہ سوچے، نہ وہ بیچی جائے نہ کسی کو ھبہ کی جائے اور نہ ہی اس میں وراثت جاری ہو، ابن عون کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے ذکر کی کہنے لگے: کہ مال کمانے کی دھن میں نہ لگا رہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۱- محمد بن احمد، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، سلیمان تیمی، ابوعثمان نہدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی مٹی کو چالیس دن تک خمیرہ کیے رکھا۔ اسی وجہ سے زندہ مردے سے نکلتا ہے اور مردہ زندے سے۔

فزاری نے یہ حدیث اسی طرح موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۲- ابونعیم، سلیمان بن احمد، ھاشم بن مرثد طبرانی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، حسن بن عبید اللہ، یزید بن ابی مریم، ابوجوزاء کہتے ہیں میں نے حسن بن علیؓ سے پوچھا، آپ جیسے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں موجود تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا! جو چیز تمھیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو بجالاؤ جسمیں تمھیں کوئی شک وشبہ نہ ہو بے شک برائی قلق واضطراب ہے بھلائی دل کا اطمینان ہے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ نمازیں سکھیں اور کچھ کلمات سیکھے جنھیں میں پانچ نمازوں کے بعد کہہ لیتا ہوں، وہ کلمات یہ ہیں، اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت وتولني فيمن توليت وبارك لي فيما اعطيت، وقني شرما قضيت انك تقضي ولا يقضى عليك، انه لا يذل من واليت، تباركت وتعاليت (ترجمہ) یااللہ! مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں شامل کرلے اور جنھیں تو نے عافیت بخشی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت عطا فرما اور جن لوگوں کو تو نے اپنی سرپرستی میں لے رکھا ہے ان میں برکت ڈال اور جس شر کا تو نے فیصلہ کردیا ہے اس سے مجھے بچالے بے شک تو ہی فیصلے کرتا ہے جبکہ تیرے خلاف فیصلے نہیں کئے جاتے، شان یہ ہے کہ جس نے تیرے ساتھ دوستی کرلی اسے تو ذلیل ورسوا نہیں کرتا اور تو بزرگی والا ہے اور تیرا مرتبہ بہت بلند ہے۔

یہ حدیث ابواسحاق سبیعی وعلاء بن صالح وشعبہ وحسن بن عمارہ سب نے یزید سے روایت کی ہے۔

۱۲۲۲۳- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق، حمید، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس ہوئے، مدینہ کے قریب پہنچے تو ارشاد فرمایا بے شک مدینہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر سفر میں تمہارے ساتھ رہتے تھے اور ہر وادی تمہارے ساتھ مل کر طے کرتے تھے صحابہ کرام نے پوچھا: کیا وہ اس وقت مدینہ میں ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں وہ فی الحال مدینہ میں ہیں انہیں عذر نے (تمہارے ساتھ سفر کرنے سے) روکے رکھا ہے۔[1]

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۲۲۴- محمد بن علی، ابوعروبہ، مسیب، ابواسحاق فزاری، خالد بن حذاء، حکم بن اعرج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے موقع پر اس امر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی کہ ہم نہیں بھاگیں گے ہم نے موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۳/ ۳۴۱. وصحيح ابن حبان ۱۲۲۳. ودلائل النبوة للبيهقي ۵/ ۲۶۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۱۴/ ۵۴۶. وفتح الباري ۸/ ۲۶۲.

ابن مغفل کی یہ حدیث ثابت ہے۔

۱۲۲۲۵- ابوبکر آجری، جعفر فریابی، مسیب بن واضح، ابواسحاق، ابوعجلان بن قعقاع بن حکیم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شہید قتل ہوتے وقت اتنا ہی درد محسوس کرتا ہے جتنا تم میں سے کوئی ایک چٹکی کا درد محسوس کرے۔[۱]

ابوصالح سے مروی ہے کہ قعقاع کی یہ حدیث مشہور وثابت ہے۔

۱۲۲۲۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن ابی موسیٰ، عبید بن ہشام، ابواسحاق فزاری، مغیرہ، ابواسحاق، عاصم، بن ضمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر فرض نہیں لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہیں۔

سلیمان کے قول کے مطابق عبید عن فزاری متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۷- سلیمان بن احمد، جعفر بن سلیمان بن حاجب انطاکی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، عبدالرحمٰن بن اسحاق، حسن بصری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام سُلیم رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے ہمراہ جہاد میں نہ جاؤں؟ ارشاد فرمایا اے ام سلیم! اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر جہاد فرض نہیں کیا ہے، کہنے لگیں میں زخمیوں کا علاج معالجہ کروں گی اور پانی پلانے کی خدمت سرانجام دوں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ٹھیک ہے تب جا سکتی ہو۔[۲]

سلیمان کے قول کے مطابق ابوصالح اس حدیث میں ابواسحاق فزاری سے متفرد ہیں۔

۱۲۲۲۸- ابوسعید محمد بن علی بن محارب نیشاپوری، محمد بن ابراہیم بوشنجی، ابوصالح فراء، ابواسحاق فزاری، سفیان ثوری، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے عربوں کے لئے اس فتنہ سے جو قریب ہو چکا ہے وہ آدمی کامیاب ہوا جس نے اپنے ہاتھوں کو روکے رکھا۔[۳]

۱۲۲۲۹- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، عبیداللہ، نافع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غزوہ احد کے موقع پر مجھے بھی لڑکوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوے میں شرکت کرنے کے لئے مجھے اجازت نہ دی اور انکار کر دیا۔ اس وقت میری عمر چودہ سال تھی پھر اگلے ہی سال غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوہ میں شرکت کرنے کے لئے اجازت دے دی۔

نافع سے مروی عبیداللہ وغیرہ کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۲۲۳۰- ابوبکر بن خلاد، حارث، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری، اسماعیل بن امیہ، لیث بن ابوسلیم، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن کے علاقے کی طرف قرآن مجید کو ساتھ لے کر مت سفر کرو مجھے خوف ہے کہ قرآن مجید کو تم سے دشمن نہ چھین لے۔[۴]

---

[۱] سنن الترمذی ۱۶۶۸. ومسند الامام احمد ۲/۲۹۷. وسنن ابن ماجة ۲۸۰۲. والترھیب والترغیب ۲/۳۱۶. والاحادیث الصحیحة ۹۶۰.

[۲] مجمع الزوائد ۵/۳۲۴.

[۳] صحیح البخاری ۴/۱۶۸، ۲۴۱، ۹/۷۰. وصحیح مسلم کتاب الفتن ۱، ۲، وفتح الباری ۱۳/۱۳، ۱۱۰.

[۴] مسند الامام احمد ۲/۱۰، ۶ وصحیح مسلم، کتاب الامارة باب ۲۴. وکنز العمال ۲۳۳۶، ۲۸۶۳.

نافع کی یہ حدیث مشہور و ثابت ہے، نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی آخرین میں روایت کی ہے۔

(۴۰۵) مخلد بن حسینؒ [۱]

اولیاء تبع وتابعین کرام میں سے ایک اللہ والے، دل وزبان کو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تروتازہ رکھنے والے مخلد بن حسین رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۲۳۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن صباح، ولید بن مسلم کا بیان ہے کہ اہل مغرب کے افضل ترین علماء جو باقی رہے ہیں وہ ابواسحاق فزاری، مخلد بن حسین اور عیسیٰ بن یونس ہیں۔

۱۲۲۳۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن بشیر، دعاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مخلد بن حسین کے پاس صالحین کے اخلاق کا تذکرہ چل پڑا انہوں نے ذیل کا شعر پڑھا:

لاتعرضن بذكرنا في ذكرهم .. ليس الصحيح اذا مشى كالمقعد

ترجمہ: صالحین کے ذکر میں ہمارا ذکر ہرگز مت چھیڑو چونکہ آدمی صحت مند نہیں ہوتا جب اپاہج کی طرح چل رہا ہو۔

۱۲۲۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبدہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مخلد بن حسین سے ایک کوفی کی شکایت کی، فرمایا: تمہارا مدارات سے کیا واسطہ؟ میں اس وقت نرمی کرتا ہوں جب یہ لونڈی نرمی کرتی ہے، ایک حبشیہ لونڈی کی طرف اشارہ کیا جوان کے گھوڑے کے بال درست کر رہی تھی، پھر فرمایا پچاس سال سے میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے مجھے بعد میں معذرت کرنا پڑے۔

۱۲۲۳۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جب میں ہارون الرشید امیر المومنین کے پاس گیا، مجھے کہنے لگا ہشام آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا وہ میرے بھائیوں کا باپ تھا۔

۱۲۲۳۵- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مخلد بن حسین نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو عمل بھی بندوں کے لئے مستحب قرار دیا ہے شیطان دو چیزوں کو لے کر ضرور آڑے آجاتا ہے کسی ایک کو کارآمد بنانے میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے یا تو اس عمل میں غلو کرا دیتا ہے یا کوتاہی۔

مسانید مخلد بن حسینؒ

مخلد بن حسین نے زیادہ تر احادیث ہشام بن حسان سے روایت کی ہیں چند ایک ذیل میں ہیں۔

۱۲۲۳۶- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو، مسلم بن ابی سلیم مخلد بن حسین، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ تلاوت کیا۔ آپ کے ساتھ حاضر ہونے والے جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔

محمد بن سیرین کی یہ حدیث غریب ہے ہم نے صرف اسی طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۲۳۷- محمد بن احمد بن ابراہیم ابواحمد، حلف بن عمرو مسلم بن ابی سلیم، مخلد بن حسین، ہشام بن حسان بن محمد بن سیرین ابوہریرہ رضی اللہ

۱۔ تهذيب الكمال ۲۷/ ۳۳۱. وطبقات ابن سعد ۷/ ۴۸۹. والتاريخ الكبير ۷/ت ۱۹۱۱. والجرح ۸/ ۱۵۹۲. والكاشف ۳/ت ۵۴۲۹. وتهذيب التهذيب ۱۰/ ۷۲. وسير النبلاء ۹/ ۳۳۶.

عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی یوں نہ کہے "کھیتی میں نے اگائی" لیکن یوں کہو "کھیتی میں نے کاشت کی" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے فرمان باری تعالیٰ نہیں سنا: افرأیتم ماتحرثون ء أنتم تزرعونہ" (واقعہ ۶۳، ۶۴) الآیۃ [1]

ترجمہ: مجھے خبر دو جس کھیتی کو تم نے کاشت کیا ہے کیا تم نے اسے اگایا ہے؟

۱۲۲۳۸- سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت برا کھانا ہے اس ولیمے کا جس میں مالداروں کو دعوت دی جائے اور فقراء کو روک دیا جائے اور جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔[2]

۱۲۲۳۹- مخلد بن ہشام نے حفصہ بن سیرین، انس رضی اللہ عنہ کی سند سے حدیث روایت کی ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہ کہنے لگیں یارسول اللہ: انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، آپ نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی یا اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھادے اور اسے ان میں برکت عطا فرما، حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اپنے ایک سو پچیس بیٹے، پوتے اور پڑپوتے دفن کئے ہیں۔ صرف ایک کو میں نے نہیں دفن کیا، اور میری زمین سال میں دو مرتبہ پھل لاتی ہے حالانکہ پورے شہر میں کسی کی زمین سال بھر میں دو مرتبہ پھل نہیں لاتی۔

سلیمان کے قول کے مطابق مخلد بن ہشام متفرد ہیں۔

(۴۰۶) حذیفہ بن قتادہؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک عابد متواضع دنیا سے کنارہ کش حذیفہ بن قتادہ مرعشی صاحب سفیان ثوری ہیں۔

۱۲۲۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، مضاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا: دلوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ دل جو ہمہ وقت سوال کرنے کی دھن میں رچا بسا رہتا ہے۔ دوسرا وہ دل جو ہر قت توقع لگائے رکھتا ہے میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی وہ کہنے لگے ہر وہ دل جو توقع رکھے کہ جب بھی دروازہ کھٹکھٹایا جائے کوئی انسان آئے گا اور اسے عطا کرے گا یہ دل فاسد ہے۔

۱۲۲۴۱- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابو یزید رقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہؒ نے فرمایا ایک اللہ والے سے پوچھا گیا۔ آپ شہوات نفس کے بارے میں کیا کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا سطح زمین پر مجھے بدترین چیز شہوت نفس لگتی ہے، بھلا میں نفس کو یہ شہوت کیسے دے سکتا ہوں؟

۱۲۲۴۲- ابویعلیٰ حسین بن محمد زبیری، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ مرعشی نے فرمایا، اگر میرے پاس کوئی آدمی آکر کہے: بقسم اس ذات کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں اے حذیفہ تیرا عمل قیامت کے دن پر ایمان لانے والے جیسا نہیں بخدا: میں اس سے کہوں گا اے آدمی! تو اپنی قسم کا کفارہ ادا نہ کر چونکہ تو حانث نہیں ہوا تیری قسم درست ہے۔

۱۲۲۴۳- ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن عبدالکریم فزاری، عبداللہ بن ضبیق، یوسف بن اسباط کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا: اگر میں پسند کروں کہ فلاں آدمی مجھ سے للہ فی اللہ بغض وعداوت رکھتا ہے، بخدا! میں اس کی محبت اپنے نفس پر واجب کردوں۔

۱۔ فتح الباری ۵/۴۔

۲۔ مجمع الزوائد ۴/۵۳، وکنز العمال ۱ ۴۴۲۶۳۔

۱۲۲۴۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، ابوعمران موسیٰ بن عبداللہ طرسوسی، ابویوسف غسولی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے یوسف بن اسباط کو خط لکھا امابعد!

بے شک جس آدمی نے قرآن کی تلاوت کی اور پھر آخرت پر دنیا کو ترجیح دی فی الواقع اس نے قرآن کے ساتھ مذاق وٹھٹھا کیا اور جس کو نوافل ترک دنیا سے زیادہ محبوب ہوں مجھے خوف ہے کہ وہ محروم ہی رہے گا اور نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہمارے لئے ضرر رساں ہیں، والسلام۔

۱۲۲۴۵- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کا بیان ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے فرمایا اگر تجھے افضل عمل پر اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کا خوف نہیں ہے فی الواقع تو ہلاک ہوگیا، عبداللہ کہتے ہیں کہ حذیفہ نے مجھے کہا اگر آسمان سے کوئی فرشتہ نازل ہوکر مجھے خبر دے کہ میں اپنی آنکھوں سے دوزخ کی آگ نہیں دیکھوں گا اور سیدھا جنت میں داخل ہو جاؤں گا الا یہ کہ اللہ کے حضور سوال و جواب کے لئے میری پیشی ہوگی، سوال و جواب کے بعد بلا چوں چرا کے جنت میں داخل ہو جاؤں گا بخدا! میں کہوں گا مجھے جنت کی کوئی ضرورت نہیں بس اللہ کے حضور پیشی نہ ہو۔ پھر فرمایا ایک آدمی کسی کے خوف کے مارے کوئی برا عمل کرتا ہے اور ایک آدمی کسی بندے سے لالچ کی خاطر کوئی برا عمل کرتا ہے میرے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۱۲۲۴۶- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا ممکن ہے کبھی تجھے کوڑے کے ڈھیر پر حکمت پڑی ہوئی ملے وہاں سے بھی حکمت کو ضرور حاصل کرو، عبداللہ کہتے کہ میں نے یہ بات ابن ابی الدرداء کو سنائی کہنے لگے حذیفہ نے سچ کہا ہم خود کوڑا کرکٹ کے ڈھیر ہیں حذیفہ ہمارے نزدیک صاحب حکمت ہے۔ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے ایک موقع پر فرمایا اگر کسی آدمی کو خودکشی کرنے اور فتنہ کے دنوں میں کسی عورت سے شادی کرنے کا اختیار دیا جائے بخدا! میں خودکشی کو ترجیح دوں گا۔

۱۲۲۴۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے مجھے فرمایا قساوت قلب (پتھر دل ہونا) کی مصیبت سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت نہیں ہے۔

۱۲۲۴۸- ابویعلی بریدی، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن ابی درداء نے مجھے کہا میں نے ایک مرتبہ جعفر کے پاس حذیفہ بن قتادہ مرعشی کو دیکھا فرمار ہے تھے اے عبداللہ! مؤمنین کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ سے انہیں کوئی چیز غافل کردے نہ فقر نہ مالداری نہ صحت اور نہ ہی مرض، پھر حذیفہ بن قتادہ مرعشی نے جعفر سے کہا: کاش ہمارے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں پوچھا وہ کون کون سی؟ فرمایا ہم خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوتے اور ہم اپنے دین کو ذریعہ معاش نہ بناتے۔ فرمایا: کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر صبر کرنا کوڑے کھالینے سے بھی زیادہ سخت وگراں ہیں۔

۱۲۲۴۹- ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشیؒ نے مجھے کہا: جب تم کسی اکیلے آدمی کو بیٹھے ہوئے دیکھو تو غور کرلو کہ وہ کیوں بیٹھا ہے؟ اگر اس لئے بیٹھا ہے تاکہ اس کے پاس کوئی اور آکر بیٹھے تو اس کے پاس نہ بیٹھا جائے۔

۱۲۲۵۰- حسن بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، حذیفہ مرعشی نے فرمایا: اگر تجھے خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے افضل عمل پر عذاب دے گا تو تو ہلاکت میں پڑا ہوا ہے یعنی عمل صالح کر کے آدمی بے خوف نہ ہو جائے بلکہ عدم مقبولیت کا خوف ہر وقت اسے دامن گیر رہے۔ (من المترجم)

فرمایا فجار وسفہاء سے اپنے آپ کو بچاؤ خبردار! اگر تم نے انہیں مقبولیت بخشی گویا کہ تم ان کے فسق وفجور سے راضی ہو فرمایا: اچھی بات سن کر اس پر عمل نہ کرنا بھی گناہ ہے۔

۱۲۲۵۱- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، ابوفیض، عبداللہ بن عیسیٰ رقی کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ صرف دو حرفوں میں ساری کی ساری بھلائی جمع کرلو، میں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: خیر وبھلائی کے لئے سرگرداں رہنا اور عمل کو خالصۃ للہ کرنا۔

۱۲۲۵۲- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن علاء کا بیان ہے کہ حذیفہ نے مجھے فرمایا: اے موسیٰ اگر تین خصلتیں تجھ میں موجود ہوں تو آسمان سے نازل ہونے والی ہر بھلائی میں تیرا حصہ ہوگا وہ تین خصلتیں یہ ہیں تیرا عمل خالصۃ للہ ہو، لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو، اور روٹی کا ٹکڑا اپنی قدرت کے مطابق دوسروں کو دیتے رہو۔

۱۲۲۵۳- عثمان بن محمد عثمان، محمد بن احمد بغدادی، ابوحسین علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابوورد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے ہم علی بن بکار کے پاس آئے، انہیں کہا کہ حذیفہ مرعشی نے آپ کو سلام کہا ہے جواب دیا وعلیکم السلام، میں انہیں تیس سال سے پہچانتا ہوں کہ وہ حلال محض کھا رہے ہیں، فرمایا: میں بناوٹ ونمائش سے کام لوں تب میں اللہ کی نظروں سے گر جاؤں گا۔

۱۲۲۵۴- حسین بن محمد، محمد بن مسیب، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کا بیان ہے کہ حذیفہ نے فرمایا ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مطرف بن شخیر نے کسی اپنے جان پہچان والے آدمی کو سنا وہ یوں دعا کر رہے تھا یا اللہ: میری اجل میں اضافہ نہ کرنا، مطرف نے فرمایا: یہ آدمی عارف بالنفس ہے۔

۱۲۲۵۵- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد حسن، محمد بن یزید مستملی، حذیفہ مرعشی نے فرمایا: میں ایک مرتبہ مقام رقہ سے ستو بیچنے والوں کے پاس سے گزرا، ایک آدمی کو دیکھا دو لڑکے کھڑے تھے اور وہ ان کی طرف یکسر متوجہ تھا اور اس آدمی نے جواب دیا میں نے اپنے دل کی اصلاح اسی میں پائی ہے میں نے کہا: میں تجھے دو لڑکوں کی طرف متوجہ دیکھ رہا ہوں کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟ جواب دیا میں بہت گراں سمجھتا ہوں کہ کسی کی محبت میرے دل کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے لحہ بھر کے لئے غافل کردے لیکن میں ان دونوں لڑکوں پر رحم وشفقت کر رہا ہوں۔

۱۲۲۵۶- ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن خبیق، خلف بن تمیم، ابواحوص کا بیان ہے کہ میں نے قبیلہ بکر بن وائل میں ایسے پانچ پاکباز نفوس قدسیہ کو دیکھا ہے کہ ان جیسا میں نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا وہ ابراہیم بن ادھم، یوسف بن اسباط، حذیفہ بن قتادہ، ہیثم عجلی اور ابویونس عونی ہیں۔

۱۲۲۵۷- ابوعبداللہ، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، عبدالصمد بن محمد عبادانی، بشر بن حارث کے بارے میں نظر شدید رکھتے تھے اور اپنے پیٹ میں صرف وہی چیز داخل کرتے جس کے متعلق انہیں ایک سو ایک فیصد حلال ہونے کا یقین ہوتا، بالفرض اگر انہیں سو فیصدی حلال محض میسر نہ ہوتا تو مٹی پھانک لیتے تھے، پھر بشر نے ان حضرات کو نمبروار گنا، وہ حضرات ابراہیم بن ادھم، سلیمان بن خواص، علی بن فضیل، یمان ابومعاویہ اسود، یوسف بن اسباط، وھیب بن ورد، داؤد طائی، اور حذیفہ مرعشی رحمہم اللہ ہیں۔

۱۲۲۵۸- محمد بن علی، عبدالرحمن بن ابی وصافہ عسقلانی، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن علاء کہتے ہیں کہ حذیفہ بن قتادہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سفیان ثوری نے مجھے کہا میں اپنے پیچھے ترکہ میں بیس ہزار درہم چھوڑوں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں لوگوں کے سامنے محتاجی کا ہاتھ پھیلاؤں۔

۱۲۲۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن محبوب، فیض، حذیفہ مرعشی، عمار، اعمش کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم مجاہد

کے پاس تھے کہنے لگے دل کی مثال ایسی ہے اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پھیلائی، جب آدمی کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے پھر یوں ہو جاتا ہے انہوں نے ایک انگلی بند کی پھر دوسری پھر تیسری پھر چوتھی انگلی بند کی اور پھر انگھوٹے کو پانچویں انگلی کی جڑ میں لے آئے فرمایا اس طرح اس کے دل پر مہر لگ جاتی ہے تم میں سے کون دیکھتا ہے کہ اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔

(۴۰۷) ابو معاویہ اسودؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک رزائل سے دور بھاگنے والے، افضل واولیٰ پر عمل کرنے والے ابو معاویہ اسود بھی ہیں۔

۱۲۲۶۰- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن فضیل عکی کا بیان ہے ایک مرتبہ ابو معاویہ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، دوران جنگ مسلمانوں نے ایک قلعے کا محاصرہ کر لیا جس کا جرنیل بے مثال قوت کا حامل تھا اور اس جرنیل میں ایک یہ بھی خوبی تھی کہ جس کا نشانہ لے کر پتھر مارتا اس کو ضرور لگتا تھا اس لئے بہت سارے مسلمان زخمی ہو گئے تھے، مجاہدین نے ابو معاویہ کو اس کی شکایت کی، ابو معاویہ نے آیت کریمہ "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی "جس وقت آپ نے کنکریاں ماریں آپ نے نہیں ماریں لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ کنکریاں ماریں تھیں" تلاوت کی پھر فرمایا: مجھے اس سے پوشیدہ رکھو، تھوڑی دیر گزری فرمایا: تم جرنیل کے کس جگہ تیر لگنا پسند کرو گے؟ مجاہدین نے کہا اس کے آلہ تناسل میں، پھر فرمایا: اے میرے رب تو نے یہ خوبی سن لیا جس چیز کا مجاہدین نے مجھ سے سوال کیا ہے، ان کا مطلوب مجھے عطا فرما پھر ابو معاویہ نے جرنیل کے آلہ تناسل کا نشانہ لیکر بسم اللہ پڑھ کر تیر مارا چنانچہ تیر سر مو برابر بھی خطا نہ ہوا اور سیدھا نشانے پر جا کر لگا اور جرنیل نیچے گر گیا، ابو معاویہ نے فرمایا: لو تمہارا مطلوب تمہیں مل گیا ہے احمد بن فضیل کا بیان ہے کہ ایک دن ابو معاویہ کسی رستے سے گزرے، راستے میں انہیں لوہے کے بیس دانے ملے انہیں اٹھا لیا اور پھر قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہنے لگے اے میرے مالک! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اب مجھے اس پر شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جس دن تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس دن سے لیکر تا قیامت تیرا شکر ادا کرتا رہوں میں آج کے دن کا بھی شکر نہیں ادا کر سکوں گا۔

۱۲۲۶۱ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابو معاویہ اسود سے کہا اے ابو معاویہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توحید کی نعمت کتنی عظیم الشان عطا فرمائی ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ نعمت عظمیٰ ہم سے نہ چھینے، ابو معاویہ نے فرمایا: منعم کا حق ہے کہ وہ منعم علیہ پر اپنی نعمت تمام کرے۔

۱۲۲۶۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن اسحاق، احمد بن ابی حواری، احمد بن ودیع کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: میرے تمام احباب مجھ سے افضل ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا اے ابو معاویہ یہ کیسے؟ فرمایا میرے سارے احباب مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتے رہتے ہیں اور جو مجھے اپنے اوپر فضیلت دیتا ہے وہ مجھ سے افضل ہے۔

۱۲۲۶۳- عمر بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن داؤد، داؤد کا بیان ہے کہ جب علی بن فضیل دنیا سے رخصت ہوئے ابو معاویہ اسود طرسوس سے مکہ مکرمہ جانے لگے تاکہ وہاں جا کر علی بن فضیل کے والد محترم فضیل بن عیاض سے ان کی تعزیت کریں، چنانچہ ابو معاویہ نے مکہ جا کر فضیل سے بیٹے کی وفات پر تعزیت کی اور بغیر حج کیے واپس لوٹ آئے فضیل نے اس موقع پر فرمایا مکہ میں جتنے لوگ بھی آئے مجھے کسی پر رشک نہیں ہوا، بجز ابو معاویہ اسود کے حالانکہ وہ مردہ کتا جسے ٹانگ سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے مجھے اس پر بھی رشک آجاتا ہے۔

۱۲۲۶۴- فقیہ علی بن فضیل بغدادی، احمد بن جعفر بن محمویہ، ابن ابی عوام، ابو بکر بن عبدالرحمن عنان عوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود آدھی رات کے وقت فرمایا کرتے: جس نے دنیا کو مقصد اکبر بنایا کل کو قبر میں بھی اس کا غم دو چند ہوگا جو دنیا سے ڈرتا رہا وہ تنگدل ہوگا، اے مسکین! اگر تو اپنے نفس کے لئے دائمی راحت وآرام چاہتا ہے پھر رات کو اتنی قلیل مقدار میں سو جس سے تو اپنے نفس کو

بہلا سکے، اس دین خیر خواہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے قبول کر، اپنے بعد آنے والوں کے رزق کی سوچ میں نہ پڑ چونکہ تجھے اس کا مکلف نہیں بنایا گیا، ہاں اپنے نفس کو آخرت کے لئے تیار کرتا کہ حق باری تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر سوال و جواب کر سکے، ہر چیز پر اعمال صالحہ کو مقدم کر، اعمال کے لئے جلدی کر اور پھر جلدی کر موت کے نازل ہونے سے پہلے، جب تیری روح تیرے گلے تک پہنچ جائے گی تیری تمام تمنائیں اس وقت خاک میں مل جائیں گی، ابھی سے اس حال میں رہو گویا کہ سانس تمہارے گلے میں اٹکا رہ گیا ہے اور ابھی نکلنا چاہتا ہے گویا کہ تو سکرات موت میں مغموم ہے، جب کہ تیری وہ حاجات جو تیرے اہل وعیال سے وابستہ تھیں منقطع ہو کر رہ جائیں گی، تو اس وقت اپنے اہل وعیال کو اپنے ارد گرد صرف کھڑا ہی دیکھے گا اور تو صرف اپنے عمل کے قبضہ میں ہو کر رہ جائیگا پس صبر تمام امور پر غالب ہے اس میں اجر عظیم ہے، پس اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے ہر ہر سانس میں باندھ لو، اپنی نیت کو خالص رکھو پھر ابو معاویہ اسود رو پڑے، حتیٰ کہ رونے سے ان کی ہچکیاں بندھ گئیں، پھر دردناک آہ بھر کر کہتے، خوف در خوف اس دن سے جس دن میرا رنگ متغیر ہو جائے گا او رمیری زبان لڑکھڑا جائے گی اور میرا توشہ کم پڑ جائے گا۔ ابو معاویہ سے کسی نے پوچھا یہ خوبصورت کلام کس کا کہا ہوا ہے؟ جواب دیا حکیم الحکما علی بن فضیل کا۔

۱۲۲۶۵- احمد بن جعفر، ابو معبد، احمد بن مھدی کا بیان ہے کہ ابو معاویہ جب رات کے وقت بیدار ہوتے اٹھ کر پانی نوش فرماتے اور کہتے اللہ والوں کو جو مصیبت دنیا میں پہنچتی ہے وہ تو ان کے لئے باعث ضرر نہیں اللہ تعالیٰ ہر مصیبت کے بدلے میں جنت عطا فرمائے گا۔

۱۲۲۶۶- محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن بشر بن صالح، یوسف بن سعید، ابراہیم بن مھدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل اللہ کو دنیا میں جو مصیبت بھی پیش آئی اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ جنت کی شکل میں عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۷- محمد بن احمد بن شاہین، عبداللہ بن ابو درداء، ابو حمزہ نصر بن فرج کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود کے خادم سے جب پوچھا جاتا کہ ابو معاویہ اکثر کونسی بات کیا کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیتا، ابو معاویہ اکثر فرمایا کرتے اہل اللہ کو دنیا میں جو بھی مصیبت پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں انہیں جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۲۶۸- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن مثنیٰ، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا: سرپٹ آخرت کی تلاش میں لگے رہو اور ہمیشہ عاجزی سے کام لو، مومنین کو جو مصیبت بھی دنیا میں پیش آئے گی اللہ تعالیٰ اس کا چھرہ آخرت سے کریں گے۔

۱۲۲۶۹- ابو عبداللہ، ابو حسن احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اہل دنیا خواہ نیکو کار ہوں یا بدکار سب کے سب مکھی کے پر سے بھی کمتر شے کے پیچھے اندھا دھند پڑے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا بھلا مکھی کے پر سے بھی کمتر کونسی چیز ہے؟ ابو معاویہ نے جواب دیا: دنیا۔

۱۲۲۷۰- ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ بن محمد بن سفیان، بکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ ابو معاویہ اسود نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے امر کو بجالانے والا ولی اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند و عالیشان مرتبہ پر فائز ہوتا ہے۔

(۴۰۸) سعید بن عبد العزیزؒ[1]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک پاکدامن، رزائل سے کوسوں دور بھاگنے والے، راتوں کو اٹھ کر رونے والے اور اللہ تعالیٰ کے خوف کو ہمہ وقت دامن گیر رکھنے والے سعید بن عبد العزیزؒ بھی ہیں۔

۱۲۲۷۱- محمد بن علی بن جیش، عبد اللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ، احمد بن ابوحواری، ابوعبد الرحمٰن اسدی کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن عبد العزیز سے پوچھا اے ابوسعید! نماز میں آپ کو یہ کیسا رونا آجاتا ہے؟ فرمایا: اے بھتیجے! بھلا تمہیں اس سوال سے کیا غرض؟ میں نے کہا۔ اے چچا جان تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کچھ نفع پہنچائے، فرمایا: میں جب بھی نماز میں کھڑا ہوتا ہوں جہنم کی ہولناکی میرے سامنے آجاتی ہے۔

۱۲۲۷۲- سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبد الرحمٰن بن عمرو دمشقی، ابومسعر کا بیان ہے کہ ایک آدمی سعید بن عبد العزیزؒ سے کہنے لگا: اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے، سعید کہنے لگے بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی اپنی رحمت کی طرف لے جائے۔

مسانید سعید بن عبد العزیزؒ

سعید بن عبد العزیزؒ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں جن میں زھری وزید بن اسلم واسماعیل بن عبید اللہ بن ابی مہاجر ومکحول وسلیمان بن موسیٰ سرفہرست ہیں چند مرویات ذیل میں ہیں:

۱۲۲۷۳- سلیمان بن احمد، ابوعامر محمد بن ابراہیم ثوری، سلیمان بن عبد الرحمٰن دمشقی، قاری عبد اللہ بن کثیر طویل، سعید بن عبد العزیز، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس ذی الحجہ) قربانی کے دن جمرہ کو کنکریاں ماریں اور ارشاد فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے۔

۱۲۲۷۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابراہیم بن ہشام، یحییٰ عسانی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی حتیٰ کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے، اس دن ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو روزہ تھا۔

۱۲۲۷۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبد اللہ حضرمی، ابراہیم بن احمد خزاعی، علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبد العزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زھری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں (بدن پر) لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کی سفیدی (نور) ہوگا۔

۱۲۲۷۶- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، یحییٰ بن صالح، وحاظی، سعید بن عبد العزیز، اسماعیل بن عبید اللہ، قیس بن حارث، صنابحی، ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے اس امیر کے علاوہ کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ کے مشابہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

۱۲۲۷۷- عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبید اللہ، ولید بن مسلم، ام درداء، ابودرداء رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے مہینے میں سفر پر نکلے اور ان دنوں میں شدت کی گرمی تھی یہاں تک کہ ہمارے بعض ساتھی گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے اپنا ہاتھ سر پر رکھ لیتے اور ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن رواحہؓ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔

---

[1] تهذيب الكمال ١٠/ ٥٣٩. وطبقات ابن سعد ٧/ ٤٦٨. والتاريخ الكبير ٣/ت ١٦٥٩. والجرح ٤/ت ١٨٤. والجمع ١/ ١٧٥. والكاشف ١/ت ١٨٤. والميزان ٢/ت ٢٢٣١.

۱۲۲۷۸- سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان بن موسیٰ، زہری، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں لگنے والا غبار قیامت کے دن چہروں کا نور ہوگا۔

۱۲۲۷۹- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، ابو درداء رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تعلیم قرآن پر کمان تک بھی لی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بجائے جہنم کی آگ سے بنائی گئی کمان اس کے گلے میں ڈالیں گے۔[1]

۱۲۲۸۰- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ھشام بن عمار، ولید، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن حلبس کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا:[2]

> کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ کیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے "وہ امت بابرکت نہیں ہوئی جس میں حق قائم نہ کیا جاتا ہو کہ کمزور طاقتور سے اپنا پورا پورا حق لے لے بایں طور کہ حق لینے والا ظلم کا مرتکب نہ ہو" سو اگر عبداللہ بن عمرو تمہیں اثبات میں جواب دیں کہ واقعۃ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لسانِ نبوت سے یہ حدیث سنی ہے تو فی الفور انہیں قاصد کی سواری پر سوار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو حضرت امیر معاویہ کے پاس تشریف لے گئے حضرت معاویہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں، میں نے سنی ہے، معاویہ نے فرمایا: میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنی ہے جس طرح آپ نے سنی ہے۔

۱۲۲۸۱- سلیمان بن احمد، ابو زرعہ دمشقی، ابو مسہر، سعید بن عبدالعزیز، اسماعیل بن عبیداللہ، حضرت جبیر بن مطعم کی اولاد کا ایک آدمی، ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا واقعہ سناؤں؟ ان میں سے ایک کو بنی اسرائیل دین، علم اور اخلاق کے اعتبار سے افضل ترین سمجھتے اور دوسرے کو کمتر اور اپنے نفس پر انتہائی ظلم کرنے والا سمجھتے، چنانچہ ایک مرتبہ افضل کے پاس کمتر کا ذکر کیا گیا، افضل نے کہا اللہ تعالیٰ اس کی ہرگز مغفرت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ارحم الراحمین ہوں، کیا تو نہیں جانتا کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے جاتی ہے؟ حالانکہ اس کمتر کے لئے میں نے اپنی رحمت واجب کر دی ہے اور اس افضل کے لئے عذاب؟ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لہٰذا تم اللہ تعالیٰ کے خلاف قسمیں نہ کھایا کرو، اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانی سے کام مت لو۔

اسماعیل کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف سعید کی سند سے پہنچی۔

۱۲۲۸۲- سلیمان بن احمد، محمد بن ھارون بن بکار دمشقی، عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، مکحول کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے کہا: کیا میں تمہیں ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان نبوت سے سنی ہوئی احادیث نہ سناؤں؟ کعب احبار نے جواب دیا جی ہاں، ضرور سنائیے، چنانچہ دونوں نے ایک متعین رات میں امیر معاویہ کے کسی چبوترے میں جمع

۱۔ کنز العمال ۲۸۴۱. وتاریخ ابن عساکر ۳۰/۳.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۸۵/۱۹. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۲۱/۳. والترغیب والترھیب ۱۷۱/۳. وکنز العمال ۵۶۰۶، ۵۶۰۷.

ہونے کا وعدہ کرلیا، چنانچہ دونوں حضرات مقررہ رات میں متعین چبوترے میں پہنچ گئے اوران کے پاس لوگوں کا ایک بڑا جمگھٹا لگ گیا، ابو ہریرہؓ پوری رات حدیثیں سناتے رہے اور یوں کہتے رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ اسی عالم میں صبح کردی، اس دوران کعب صرف تین حدیثوں کا اضافہ کرسکے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ سلیمان علیہ السلام اپنے درباریوں کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بیٹے کو ''لادین'' کہہ کر پکاررہی تھی، سلیمان علیہ السلام کھڑے ہوگئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا دین ظاہر و باہر ہے، سلیمان علیہ السلام نے عورت کے پاس اپنا قاصد بھیجا تاکہ بیٹے کو ''لادین'' کہنے کی وجہ دریافت کرے۔ چنانچہ عورت کہنے لگی، میرا شوہر سفر پر چلا گیا تھا اس کا ایک شریک دوست ہے جو دعویٰ کرتا رہتا ہے کہ میرا شوہر مرچکا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ میرا جو بھی بیٹا پیدا ہو اسکا نام ''لادین'' رکھا جائے، چنانچہ سلیمان علیہ السلام نے دوست شریک کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا اور اس سے کہا اس عورت کے شوہر کو تو نے ہی قتل کیا ہے، شریک نے اعتراف کرلیا، سلیمان علیہ السلام نے اسے بھی قصاصاً قتل کرادیا۔

(۴۰۹) سلیمان خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سلیمان بن خواص رحمہ اللہ بھی ہیں محبت باری تعالیٰ میں ہمیشہ سرشار رہے۔

۱۲۲۸۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، فریابی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا مجلس کی نمایاں شخصیات میں اوزاعی، سعید بن عبدالعزیز اور سلیمان خواص تھے۔ اوزاعی مجلس میں زاہدین کا تذکرہ کرنے لگے پھر فرمایا ہم اس زمانے میں ان جیسا کسی کو نہیں پاتے، سعید بن عبدالعزیز بولے میں نے سلیمان خواص سے بڑا زاہد کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ سلیمان اس مجلس میں موجود تھے اور سعید بن عبدالعزیز کو ان کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔ بات سنتے ہی سلیمان خواص نے سر اوپر اٹھایا اور مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اوزاعیؒ نے سعید کو مخاطب کرکے کہا: بڑا افسوس ہے! سمجھتے نہیں ہو کہ تمہارے منہ سے کیا نکل رہا ہے تم ہمارے ہمنشین کو اذیت پہنچارہے ہو چونکہ تم نے ان کے سامنے ان کی تعریف و تزکیہ کردیا ہے۔

۱۲۲۸۴- ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابوھاشم، احمد بن ابوحواری، مضاء بن عیسیٰ کا قول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواصؒ، ابراہیم بن ادھم کے پاس سے گزرے دیکھا کہ لوگ ابراہیم کی اضافت میں مشغول ہیں اور ان کا اعزاز و اکرام کررہے ہیں۔ سلیمان نے فرمایا یہ اعزاز و اکرام تو بہت اچھا ہے بشرطیکہ آپ کا یہ اکرام آپ کی دینداری کی وجہ سے نہ کیا جارہا ہو۔

۱۲۲۸۵- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن یوسف کا بیان ہے کہ سلیمان خواصؒ نے فرمایا: میں کھانا کیسے کھاؤں حالانکہ میں امید کے علاوہ کسی چیز کو جانتا ہی نہیں ہوں۔

۱۲۲۸۶- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ھارون، یعقوب بن کعب، اسحاق شامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان خواص بیروت میں تھے کہ ان کے پاس سعید بن عبدالعزیز تشریف لائے۔ سعید کہنے لگے میں آپ کو اس وقت تاریکی میں کیوں دیکھ رہا ہوں؟ سلیمان نے جواب دیا قبر کی تاریکی اس سے زیادہ سخت ہوگی، پھر پوچھا آپ تنہا کیوں ہیں کیا آپ کا کوئی ساتھی نہیں؟ فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرا کوئی دوست یا ساتھی ہو جو میرے ساتھ یہاں اٹھے بیٹھے اور میں اس کے حقوق کی ادائیگی کا انتظام و انصرام نہ کرسکوں، سعید کہنے لگے: یہ دراہم لے لیجئے اور ان سے اپنا کام چلائیے فرمایا: اے سعید جس چیز کی آپ کو پیشکش کی ہے میرا نفس تو اسکی پیشکش نہیں کررہا، الا یہ کہ کوئی مشقت پیش آجائے، ورنہ میں تو محتاج ہوگیا، فی الحال مجھے ان کی چنداں ضرورت نہیں، سعید نے اوزاعی سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، اوزاعی کہنے لگے سلیمان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، بخدا اگر وہ اسلاف میں ہوتے تو آنے والوں کے لئے ایک

علامت ہوتے۔

۱۲۲۸۷-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد، احمد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ہارون، یعقوب بن کعب، کعب کا بیان ہے کہ سلیمان خواص نے فرمایا کسی نے مجھے کہا لوگوں کو آپ سے شکایت ہے کہ جب آپ لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو آپ انہیں سلام نہیں کرتے فرمایا: بخدا میں اپنی برتری تمہارے اوپر ظاہر کرنے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا ہوں بلکہ اسوقت میرے دل دماغ پر خیالات (یعنی خوف خدا اور فکر آخرت) کا ایسا ہجوم وارد ہو جاتا ہے کہ میں سلام سے غافل ہو جاتا ہوں۔

۱۲۲۸۸-ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، احمد بن ابراہیم، محمد بن کثیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سلیمان بن خواص نے فرمایا ایک آدمی کا بیٹا مر گیا۔ لوگ اسے تسلی دینے کے لئے اس کے پاس حاضر ہوئے وہ آدمی کہنے لگا بخدا! میرے بیٹے کی موت محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یا صبر کرنا ہے، (یعنی جو ہو گیا سو ہو گیا اب صبر ہی کرنے والی بات ہے) سلیمان بولے صبر رضا کے بعد ہے چونکہ رضا یہ ہے کہ آدمی مصیبت پیش آنے سے پہلے ہی ہر حال پر راضی ہے اور صبر تو تب ہوتا ہے جب مصیبت نازل ہو چکے۔

(۴۱۰) سالم خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک سالم بن میمون خواص رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

۱۲۲۸۹-احمد بن محمد بن جعفر، حسن بن ہارون بن سلیمان، حسن بن شاذان نیشاپوری، مؤمل بن اہاب، قعنبی یعنی اکبر اسماعیل بن مسلم کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا گویا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور ایک آواز لگانے والا آواز لگاتا ہے خبردار سن لو! سابقین کھڑے ہو جائیں۔ آواز سن کر سفیان ثوری کھڑے ہوئے پھر آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں آواز سن کر سالم خواص کھڑے ہوئے۔ منادی نے سہ بارہ آواز لگائی سنو! سابقین کھڑے ہو جائیں، آواز سن کر ابراہیم بن ادھم کھڑے ہوئے، قعنبی کہتے ہیں کہ میں نے اس خواب کی تعبیر وہ نکالی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھے پہنچی ہے اور سند مع متن یہ ہے، قعنبی، حماد بن سلمہ، حمید، انسؓ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر زمانے کا کوئی نہ کوئی سابق ہوتا ہے (سابق بمعنی قطب وابدال) [۱] یعنی سالم خواص، سفیان ثوری اور ابراہیم بن ادھم رحمھم اللہ اپنے اپنے زمانے کے سابق ''قطب وابدال'' تھے۔

۱۲۲۹۰-ابومحمد بن حیان، محمد بن خطاب، محمد بن ادریس، عمرو بن اسلم طرسوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواصؒ فرماتے تھے، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، اول وہ لوگ جو صفات میں فرشتوں کے مشابہ ہیں، دوم وہ لوگ جو چوپایوں کی مانند ہیں۔ سوم وہ لوگ جو عادات وخصائل میں شیاطین کے مشابہ ہیں، پس فرشتہ صفت لوگ مومنین ہیں جو دن ورات اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مستغرق رہتے ہیں اور مطیعین سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ چوپایوں کی مانند ہیں انہیں بس صرف کھانے، پینے شادی اور نیند کی فکر لگی رہتی ہے، پس یہ لوگ بالکل ڈنگر ہیں اور جو لوگ شیاطین کے مشابہ ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح وشام ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کھپتے ہیں۔ ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔

۱۲۲۹۱-ابونعیم اصفہانی، ابوعباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، احمد بن ابوحواری کا بیان ہے کہ سالم خواص نے فرمایا جس چیز کی طرف تو پناہ لینا چاہتا ہے اس کی طرف میں بھی پناہ لوں ہاں اگر تم اپنے معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرو تو یہ تمہیں کافی ہوگا۔

---

[۱] کنز العمال ۳۴۶۲۷، ۳۴۶۲۸۔

۱۲۲۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن خالد کا بیان ہے کہ میں نے سالم بن میمون خواص کو ذیل کے اشعار پڑھتے سنا:

أرى الدنيا لمن هي في يديه.. عذاباً كلما كثرت لديه

میں دنیادار کے لئے دنیا کو ایک عذاب سمجھتا ہوں جب بھی دنیا اس کے پاس بڑھ رہی ہو۔

تهين المكرمين لها بصغر.. وتكرم كل من هانت عليه

تو اس دنیا کا اکرام کرنے والوں کو حقارت سے رسوا کرتا ہے اور جسے دنیا رسوا کرتی ہے اس کا تو اکرام کرتا ہے۔

فدع عنك فضولاً تعش حميداً.. وقدما كنت محتاجاً اليه

اپنے قریب سے فضول چیزوں کو دور کردے آسائش میں زندگی گزارے گا گویا تو کبھی اس کا محتاج ہوا ہی نہیں۔

۱۲۲۹۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن عمران، ابو حاتم، عمرو بن اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم بن میمون اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

ياصاحب الرزق تفكر في العجب .. سبب الرزق وللرزق سبب .. كلما تسأل فأجمل في الطلب

اے رزق کے تلاش کرنیوالے غور وفکر کر عجب نہیں کہ رزق کا بھی ایک سبب ہے، جب بھی تو رزق طلب کرے اچھی طرح سے طلب کر۔

۱۲۲۹۴-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمرو بن اسلم، سالم بن میمون خواص اکثر ذیل کا شعر پڑھتے تھے:

فانك مهما تعط بطنك سؤلها.. وفرجك نالا منتهى اللوم اجمعا

بے شک تو کبھی اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو ان کا مطلوب دے دیتا ہے جس سے وہ دونوں ملامت کی انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔

۱۲۲۹۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن عبدالسلام، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سالم خواص نے عبداللہ بن مبارک کے ذیل کے اشعار پڑھے:

رأيت الذنوب تميت القلوب..ويتبعها الذل ازمانها

میں نے دیکھا کہ گناہ دلوں کو مردہ کر دیتے ہیں پھر ان کے نتیجے میں عمر بھر کی رسوائی پلے پڑ جاتی ہے۔

وترك الذنوب حياة القلوب..فاختر لنفسك عصيانها

اور گناہوں کا ترک دلوں کی زندگی ہے سوائے مخاطب! تیرے نفس کی بھلائی گناہوں کی خلاف ورزی میں ہے۔

وهل يذل الدين الا الملوك ..واحبار سوء ورهبانها

اور دین کو صرف بادشاہوں، برے علماء اور جاہل صوفیوں نے ذلیل کیا ہے۔

وباعوا النفوس ولم يربحوا ..ببيعهم كل اثمانها

اور انہوں نے اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا مگر اپنی بیع سے پورے ثمن کا نفع نہ اٹھا سکے۔

لقد رتع القوم في حقه..يمين لذى العقل اتيانها

قوم نے آسودہ زندگی اپنے حق کی خاطر گزارنا چاہی اور اس کا بجالانا عقل کے نزدیک ایک طرح کی قسم تھی۔

۱۲۲۹۶-ابونعیم اصفہانی، اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، احمد بن ثعلبہ عامل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سالم خواص نے فرمایا: میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا تھا لیکن اس کی حلاوت نہیں پاتا تھا میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا: اے نفس!

قرآن کی تلاوت یوں کر گویا کہ تو جبرائیل کی زبان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے ہوئے سن رہا ہے پس حلاوت میں اضافہ ہونے لگا، میں نے پھر اپنے نفس سے کہا: قرآن کو یوں پڑھ جیسے کہ تو اس کا تکلم کر رہا ہے پس پھر حلاوت میں اور اضافہ ہوا۔

۱۲۲۹۷- ابوعبداللہ، احمد بن احمد بن سکن، ابوابراہیم بن جنید، عبداللہ بن محمد، ابن عائشہ، سالم خواصؒ، فرات بن سائب، زاذان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کعب بن احبارؒ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا، اتنے میں فرشتے نازل ہوں گے اور صف بندی کرلیں گے، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل میرے پاس جہنم لیتے آؤ، چنانچہ جبرائیل جہنم کو لاکر حاضر کریں گے اور جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ کھینچا جارہا ہوں گا پھر راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

مسانید سالم خواصؒ

سالم نے مالک بن انس، ابن عیینہ اور قاسم بن معن سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۲۹۸- سلیمان بن احمد، محمد بن نصر قطان، عبداللہ بن ذکوان دمشقی، سالم خواص، سفیان بن عیینہ، زہری، ابوادریس، ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

زہری کی یہ حدیث غریب ہے میری سمجھ کے مطابق سفیان سے صرف سالم نے روایت کی ہے۔

۱۲۲۹۹- ابومحمد عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سعد واسطی، اسحاق بن رزیق، سالم خواص، مالک بن انس، جعفر بن محمد، اپنے والد اور دادا کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک دن میں ایک سو مرتبہ ''لاالہ الا اللہ الملک الحق المبین '' پڑھا، اسکی قبر میں ایک فرشتہ بھیجا جائے گا جو اسے مانوس کرتا رہے گا، اس میں بے نیازی پیدا ہوجائیگی اور اسکے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔[۱]

مالکؒ سے مروی سالم کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۳۰۰- ابوبکر طلحی، احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عوف وعیسیٰ بن ھلال، سالم بن میمون خواص، سلیمان بن حبان احمد ابوخالد، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم، سہل بن ابی خیثم رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) وفات پا جائیں اگر تو مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو مر جانا۔[۲]

اسماعیل بن ابوخالد کی یہ حدیث غریب ہے اور میرے علم کے مطابق اسماعیل سے صرف ابوخالد نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی بن عمری، عمرو بن اسلم حمصی، سالم بن میمون خواص، عطاء، عبداللہ بن عمری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بازار میں یہ دعاء پڑھی ''لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ''اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔[۳]

سالم سے مروی عبداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور علی بن عطاء متفرد ہیں۔

۱۲۳۰۲- فضیل بن زیاد، اوزاعی، عبدہ بن ابی لبابہ، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا نبی صلی اللہ

۱۔ المستدرک ۱/۵۰۰. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱۰/۲۰۸، ۲۰۹.

۲۔ العلل المتناھیۃ ۱/۱۹۹ والمجروحین ۱/۳۴۵. ومیزان الاعتدال ۳۳۸۱.

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۰۰. عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۱۷۸. واتحاف السادۃ المتقین

علیہ وسلم پر بطور قرض کے ایک جوان اونٹ تھا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونٹ لینے کے لئے مطالبہ کرنے لگا اور کہنے لگا جی ہاں، ہم نے آپ کو اسی لئے قرضہ دیا ہے مجھے ابھی اونٹ کی ضرورت ہے۔ گویا وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اصرار کرنے لگا، صحابہ کرامؓ نے چاہا کہ اس آدمی کو جھڑکیں اور اسے تنبیہ کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کو چھوڑ دو چونکہ حق کا طلب گار نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے زیادہ معذور ہے اس کو اس کا قرضہ ادا کردو اور اسکے لئے اونٹ خرید لاؤ، صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہم اس کے اونٹ سے افضل واعلیٰ اونٹ پاتے ہیں (اس کے اونٹ جیسا اونٹ ہمیں نہیں مل پارہا) ارشاد فرمایا افضل واعلیٰ ہی خرید لاؤ اور اسے لاکر دے دو، بے شک تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرضہ ادا کرنے میں سب سے افضل ہو۔[1]

سلمہ بن کھیل کی سند سے مروی یہ حدیث صحیح ثابت ہے لیکن عبدہ اور اوزاعی کی سند سے غریب ہے۔

۱۲۳۰۳- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، عبید بن قاری، ابو محمد مسلم، زاہد، قاسم بن معن، امینہ بنت معن، عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے اکثر مونگے عقیق کے ہوں گے۔[2]

قاسم کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف اسی طریق سے پہنچی ہے۔

۱۲۳۰۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمود بن فرج، ابو حفص عمر بن علی بیرونی، سالم بن میمون، مسلم بن خالد زنجی، اسماعیل بن امیہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر نگہبان سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور عورت ان چیزوں کی نگہبان ہے جن کی ذمہ داری اس کو سونپی گئی ہو، خواہ وہ چیز اس کے شوہر کا مال ہو یا کوئی اور چیز، اس عورت سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور غلام بھی اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے۔ غلام سے اس کے آقا کے بارے میں سوال کیا جائے گا خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں (رعیت) کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

نافع کی یہ حدیث ثابت و مشہور ہے نافع سے بہت لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے، اسی طرح یہ حدیث بہت سے لوگوں نے زہری سے سالم، ابن عمرؓ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۰۵- عبداللہ بن محمد، عبداللہ، عمر بن علی، سالم بن میمون، ربیع بن بدر، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وضو کرتے وقت) کلی کیا کرو اور ناک میں پانی ڈالا کرو نیز کانوں کا تعلق سر سے ہے۔ (یعنی سر کا مسح کرتے وقت ساتھ ساتھ کانوں کا بھی مسح کرلیا کرو)۔[3]

ابن جریج کی یہ حدیث مضمضہ اور استنشاق کے متعلق غریب ہے، میرے علم کے مطابق ربیع کے علاوہ ابن جریج سے یہ حدیث کسی اور نے روایت نہیں کی۔

۱۔ صحیح البخاری، ۱۵۳/۳، وصحیح مسلم، کتاب المساقاة ۱۲۰.

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۵۸/۳. ومیزان الاعتدال ۳۳۷۳. ولسان المیزان ۲۳۷/۳. وتنزیہ الشریعة ۲۷۶/۲. وللآلی المصنوعة ۱۴۷/۲.

۳۔ سنن الدارقطنی ۹۹/۱۔ ۱۰۲.

(۴۱۱) عباد بن عباد خواصؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے، اپنے نفس کا تزکیہ کرنے والے ابوعبدہ عباد بن عباد خواص رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۲۳۰۶- ابوقاسم بکیر بن جناح بخاری، حبیب بن نصر مہلبی، عبداللہ بن محمد بن قیس، محمد بن حسین، جعفر بن جبیر بن فرقد، حماد بن واقد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عباد بن عبادؒ فرماتے تھے غم وحزن دلوں کی ستھرائی ہے۔ فکرمندی کے مواقع میں تم لوگ غم وحزن سے کام لیا کرو، پھر عباد رونے لگے۔

۱۲۳۰۷- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ابی ایوب، محمد بن عمر بن عزی، ابومسلم صوری کا بیان ہے کہ عباد بن عبادؒ نے اپنے مریدوں کو خط لکھا۔ چنانچہ انہیں وعظ ونصیحت کرتے ہوئے لکھا:

عقلمندی سے کام لو اور عقلمندی اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، قریب ہے کہ عقلمندی ہی کا انتخاب ہونے لگے لیکن یہ بھی سنو! بہت سارے ایسے عقلمند ہیں جو اپنے دلوں کو تعمق میں مشغول رکھتے ہیں جس میں سراسر ان کے لئے نقصان ہے حتیٰ کہ حق کو بھول بیٹھے گویا کہ وہ حق کو سرے سے جانتے ہی نہیں۔ حال یہ ہے کہ اگر تمہارے بھائی تمہیں راضی کرنے کی کوشش کریں تم خیر خواہ نہیں بنتے اور اگر تم سے بغض وعداوت رکھیں تم ان کی غیبت کرنے لگ جاتے ہو حالانکہ یہ بات واضح ہے کہ بغض وعداوت کر کے تم ورع نہیں پا سکتے ہو اور نہ ہی تم رضامندی کی حالت میں ان کی خیر خواہی کے خواہاں ہو، تم ایسے زمانے میں چل رہے ہو جس میں تقویٰ معدوم ہوتا نظر آ رہا ہے اور خشوع وخضوع میں کمی کا شکار ہوتے جا رہے ہیں چونکہ اہل زمانہ نے علم حاصل تو ضرور کیا مگر پھر علم کو بگاڑ ڈالا ہے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ حاملین علم کے لقب سے دنیا میں معروف ہوں جبکہ وہ ناپسند سمجھتے ہیں کہ عمل کے ضائع کرنے میں وہ معروف ہوں۔ پس خواہش نفس کی پیروی کر کے نافرمانی کے مرتکب ہوئے تا کہ داخلی خطا کو بنا سنوار کر لوگوں کے سامنے پیش کریں، پس ان کے گناہ بخشش کے سزاوار نہیں، نیز انہوں نے اعمال میں کوتاہی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، پس سائل کیسے ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جب رہنمائی ہی حیران کن ہو، دنیا سے گہری محبت رکھتے ہیں جبکہ جہنم کو سراسر ناپسند کرتے ہیں پس اے میرے بھائیو! یہ اہل زمانہ دنیاوی عیش وعشرت میں دنیا داروں کے شریک ہیں ہاں اگر چہ زبانی کلامی ان کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں۔

۱۲۳۰۸- سلیمان بن احمد، محمد بن حسین بن قتیبہ، محمد بن خلف عسقلانی، رواد بن جراح، عباد بن عباد، اوزاعی، یحییٰ بن عبیداللہ، عبیداللہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو دو چہروں والا (چغلخور ایک کی بات دوسرے کو پہنچانے والا) ہوگا قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بنی ہوئی اس کی دو زبانیں ہوں گی۔[1]

---

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۰/۲۴۶. وصحیح ابن حبان ۱۹۷۹. والأدب المفرد ۱۳۱۰. ومشکاۃ المصابیح ۴۸۴۹.

۱۲۳۰۹-ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن شریح محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابو مسھر، عباد خواص، ابوبکر بن ابی مریم، ھیثم بن مالک طائی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے جو ذیل میں ہے:

اللھم اجعل حبک احب الاشیاء الی واجعل خوفک اخوف الاشیاء الی واقطع عنی حاجات الدنیا بالشوق الی لقائک واذا اقررت اعین اھل الدنیا من دنیاھم فاقر عینی من عبادتک.

ترجمہ: یا اللہ! اپنی محبت تمام اشیاء کی محبت سے بڑھ کر مجھے عطا فرما اور اپنا خوف مجھے تمام اشیاء کے خوف سے بڑھ کر عطا فرما، اور مجھ سے دنیا بھر کی حاجات منقطع کر دے اور مجھے اپنی ملاقات کے شوق میں مشغول کر دے اور جب تو اہل دنیا کی آنکھیں انہیں ان کی دنیا عطا کر کے ٹھنڈی کرے تو میری آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کر۔

(۴۱۲) عبد اللہ بن عمری ؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، محبت خدا سے سرشار ہو کر جنگلوں میں نکل جانے والے عبد اللہ بن عبد العزیز عمری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۱۰-ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو عبد الرحمٰن (عبد اللہ عمری) نے فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کیا کرو چونکہ قرآن مجید تمہیں جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

۱۲۳۱۱-ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، اسماعیل بن ابی حارث، یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ مالک بن انس نے عبد اللہ بدوی کو خط میں لکھا:

آپ بدوی (جنگلی) ہو کر رہ گئے ہیں کاش! اگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے پاس ہوتے عبد اللہ عمری نے مالک کو جواب میں لکھا میں آپ جیسے آدمی کے ساتھ گفتگو کرنا مکروہ سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۲-ابو عبد اللہ، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ مرزوی کا بیان ہے کہ مجھے عبد اللہ عمریؒ کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی کتابوں کے ساتھ چمٹے رہتے اور ہمہ وقت خلوت میں بیٹھ کر کتاب میں نظر جمائے رکھتے۔ کسی نے اس بارے میں ان سے پوچھا فرمایا: قبر سے بڑھ کر کوئی چیز بھی نصیحت دینے والی نہیں اور تنہائی سے بڑھ کر سلامتی والی چیز کوئی نہیں اور کتاب سے بڑھ کر زیادہ مانوس کرنے والی بھی کوئی چیز نہیں۔

۱۲۳۱۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، ابوزید نمیری، ابو یحییٰ زھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عبد العزیز عمری نے وفات کے وقت فرمایا: میرے رب کی نعمت ہے کہ میں صبح کو سات دراہم کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہونگا اور وہ میری ذاتی ملکیت ہیں، میرے رب کی نعمت ہے کہ اگر ساری کی ساری دنیا میرے پاؤں تلے ڈال دی جائے اور اسے لینے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو مگر یہ کہ میں اپنے پاؤں کو اس سے ہٹانے کی پوری کوشش کروں گا۔

۱۲۳۱۴-محمد بن احمد، ابو احمد، ابوبکر، قاسم بن ہاشم، محمد بن عبد اللہ حذاء کا بیان ہے عمریؒ نے فرمایا دنیا و آخرت دونوں برابر ہیں جس میں جھکاؤ ہوگا اسی میں مشغولیت ہوگی۔

۱۲۳۱۵-عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الغفار بن احمد حمصی، مسیب بن واضح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو عبد الرحمٰن عمری زاہد

---

[۱] تھذیب الکمال ۲۴۱/۱۰ والتاریخ الکبیر ۴۲۱/۵. والجرح ۴۷۷/۵. والمیزان ۴۴۳/۲. وتھذیب التھذیب ۳۰۲/۵.

منیٰ کی مسجد میں منبر کا ایک پایا پکڑے کھڑے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کر کے زبان سے ذیل کے اشعار پڑھ رہے تھے:

لله در ذوی العقول.. والحرص فی طلب الفضول

عقلمندوں کی بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے اور حرص فضول چیزوں کی طلب میں بڑھتی جا رہی ہے۔

سلاب أكسية الأرامل.. واليتامي والكهول

بیواؤں، یتیموں اور بوڑھوں کے ماتمی کپڑے

والجامعين المكثرين.. من الخيانة والغلول

اور مال کی کثرت کو جمع کرنے والے خیانت اور دھوکہ کر کے

وضعوا عقولهم من الدنيا. بمدرجة السيول

انہوں نے دنیا سے اپنی عقلوں کو الگ بہتے ہوئے سیلابوں کی تیز رو میں رکھ دیا ہے۔

ولهوا باطراف الفروع.. واغفلوا علم الاصول

فضول چیزوں میں کھپتے جا رہے ہیں اور اصول کے علم سے غافل ہیں۔

وتتبعوا جمع الحطام.. وفارقوا اثر الرسول

اور دنیاوی ساز و سامان کو جمع کرنے میں خوب کوشش کرتے ہیں اور رسول کی حدیث سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔

ولقد رأوا غيلان ريب.. الدهر غولا بعد غول

تحقیق انہوں نے زمانے کے دھوکے بہت دیکھ لیے ہیں۔

۱۲۳۱۶-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عبید بن جناد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمری نے فرمایا: اے میرے رب! ہماری توبہ قبول فرما اور ہمارے عوام اور خواص کی بھی توبہ قبول فرما، اے میرے رب! ہمیں سچی توبہ کرنے والا بنا دے اور ہمیں جھوٹا نہ بنانا، پھر فرمایا بخدا میں اپنے آپ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں۔

۱۲۳۱۷-احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، بشر بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عمری جو کہ ایک نیک آدمی ہیں کے پاس گیا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے میرے پاس جتنے بھی لوگ آئے ہیں آپ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ہوا لیکن آپ کے اندر ایک عیب ہے میں نے پوچھا وہ کونسا؟ فرمایا تم حدیث سے محبت کرتے ہو کیا حدیث موت کا توشہ نہیں یا کہ وہ منت موت ہے؟

۱۲۳۱۸-ابو عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابومنذر اسماعیل بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوعبدالرحمٰن عمری زاہد نے فرمایا تیری تیرے نفس سے غفلت یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ سے غافل رہے اور تو جس چیز کو سمجھے کہ یہ اللہ کی مبغوض چیز ہے پھر تو اس کو تجاوز کر جائے تو امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرے چونکہ تجھے اس کا خوف ہے جو تجھے نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ کوئی ضرر، فرمایا: جس نے مخلوق سے ڈر کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کیے اس کے دل سے خوف خدا چھین لیا جائے گا، بالفرض اگر وہ اپنی اولاد یا اپنے غلام کو کوئی امر کرے تو وہ بھی اس کے حکم کو خفیف و ہلکا سمجھیں گے۔

۱۲۳۱۹-ابواحمد غطریفی، عمران بن موسیٰ، اسحاق بن بھلول، ابوجعفر حافظ کا بیان ہے کہ ایک دن میں عمری کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا آپ نے لوگوں سے کنارہ کشی کیوں اختیار کی ہے؟ کہنے لگے اگر تم بھی لوگوں سے کنارہ کشی کی طاقت رکھتے ہو تو ضرور کرو، میں نے کہا کیا میں کنارہ کشی برداشت کر لوں گا؟ فرمایا، ہاں گزارہ کر کے برداشت کر لو اور دیکھو تم عمل کس کے لئے کرتے ہو، پھر کہنے لگے کیا

میں تمہیں کچھ اشعار نہ سناؤں میں نے کہا جی ہاں ،ضرور سنائیے پھر انہوں نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ومالی من عبد ومالی ولیدۃ .. وانی لفی فضل من اللہ واسع

مجھے غلام لونڈیوں سے کیا سروکار میرے اوپر تو اللہ کا وسیع فضل وکرم ہے۔

بنعمۃ ربی لا ارید معیشۃ .. سوی قصد عیش من معیشۃ قانع

میں اپنے رب کے فضل وکرم سے کسی معیشت کا درپے نہیں ہوں، ہاں صرف اتنی معیشت کا قصد کرنا ہے جس پر قناعت ہو سکے۔

ومن یجعل الرحمن فی قلبہ الغنی .. یعش فی غنیً من طیب العیش واسع

جس نے اللہ بے نیاز کو دل میں بسالیا وہ بے نیازی کے عالم میں اچھی زندگی بسر کرتا ہے۔

اذا کان دینی لیس فیہ غمیزۃ .. ولم اتشرہ بعض تلک المطامع

جب میرا دین بے عیب ہوگا اوران طمع کی جگہوں میں آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں

ولم تستملنی مرزیات من الھوی .. ولم اتخشع امرءاً ذا بضائع

اور جب میں مہلک خواہشات سے زچ نہ ہوں اور کسی سرمایہ دار آدمی سے مرعوب بھی نہ ہوں

ضنینا بحق اللہ فی حل مالہ .. بخیلاً بقول الزور غیر موادع

اللہ تعالیٰ کے حق میں اپنے مال سے بخل کرتا ہو اور چھوٹی بات کہہ دیتا ہو اور مشورہ بھی نہ لیتا ہو۔

۱۲۳۲۰-محمد بن احمد بن ابان ،احمد بن ابان ،ابوبکر بن عبید ،محمد بن حسین ،محمد بن حرب مکی کا بیان ہے کہ ابو عبدالرحمٰن عمری ہمارے ہاں مکہ میں تشریف لائے ،انہیں دیکھ کر لوگ ان کے پاس جمع ہونے لگے حتیٰ کہ مکہ کے بڑے بڑے لوگ بھی ان کے پاس آگئے ،جب انہوں نے بیت اللہ کے چاروں طرف عظیم الشان بنی ہوئی عمارتوں کو دیکھا باآواز بلند پکار اٹھے اے مضبوط محلات والو: قبروں کی وحشت ناک تاریکی کو یاد کرو ،اے عیش وعشرت والو ،کیڑے ،پیپ اور مٹی میں جسموں کے بوسیدہ ہوجانے کو یاد کرو ،اتنے میں عمری پر نیند کا غلبہ ہوگیا وہ سوگئے۔

۱۲۳۲۱-سلیمان بن احمد ،اسحاق بن احمد خزاعی ،زبیر بن بکار ،سلیمان بن محمد بن عروہ ،عبداللہ بن عبدالعزیز عمری نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ بن عیسیٰ نے مجھے کہا امیر المومنین ہارون الرشید کو خبر پہنچی ہے کہ آپ امیر المومنین کو گالیاں دیتے ہیں اور اس کے لئے بددعا کرتے ہیں بھلا آپ نے ایسا کرنا کیوں کر مباح سمجھ لیا؟ میں نے جواب دیا رہی بات ہارون کو گالیاں دینے کی بخدا! وہ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابتداری ہے ،رہی بات اس کو بددعا دینے کی بخدا! میں نے اس کو جو کچھ کہا وہ یوں نہیں کہا :یا اللہ! وہ (ہارون الرشید) ہمارے کاندھوں پر بھاری بوجھ بن چکا ہے ،ہمارے بدن اس کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے ،وہ ہماری آنکھوں کا کوڑا بن چکا ہے جس کی وجہ سے ہماری آنکھیں جھپکنے ہی نہیں پارہیں وہ ہمارے مونہوں میں کڑوا گھونٹ بن چکا ہے ہم اسکو موت سمجھ کر اپنے حلقوں میں لپ کے لپ ٹھونسے جارہے ہیں ،یا اللہ! ہمارے اور اس کے درمیان تفریق کردے۔

لیکن میں نے اس کے لئے تو یوں دعا کی ہے: یا اللہ! اس کا نام رشید جو رکھا گیا یہ اگر اس کی رشد وہدایت سے پڑا ہے تو اس کی رشد وہدایت میں اور اضافہ کردے اور اگر اس کا نام رشید کسی اور وجہ سے رکھا گیا ہے تو اللہ! اس پر رجوع فرما ،یا اللہ! اسلام کی حسن تدبیر میں ہر مومن پر اس کا ایک حق ہے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی قرابت ورشتہ داری ہے اے اللہ! ہر قسم کی بھلائی کو اس کے قریب ترکردے اور ہر قسم کی برائی کو اس سے دور کردے اور اسے ہمارے لیے سعادت مند بنادے اور اس کو اس کے اپنے لیے اور ہمارے لیے درست کردے۔ موسیٰ بن عیسیٰ کہنے لگا ابو عبدالرحمٰن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اے عمری مجھے آپ سے ایسا ہی گمان تھا۔

۱۲۳۲۲- حسین بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن خالد، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے ابوعبدالرحمٰن عمری کو کچھ وعظ ونصیحت کرنے کی عرض کی، انہوں نے زمین سے ایک چھوٹی سے کنکری اٹھائی اور کہنے لگے، اس کنکری کے بقدر بھی اگر تیرے دل میں تقویٰ موجود ہو وہ اہل زمین کی نماز سے بہتر ہے۔ آدمی نے مزید نصیحت کرنے کی درخواست کی فرمایا: جیسے تم پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کل بھی موجود رہے اسی طرح آج بھی اس بات کو پسند کرو۔

مسانید عبداللہ عمریؒ

عمریؒ نے محدثین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں اور تابعین میں سے ابوطوالہ کو انہوں نے پایا ہے اور ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے تاہم ان کی چند ایک مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۳۲۳- سلیمان بن محمد، ابوہارون موسیٰ بن محمد بن کثیر شرینی، عبدالملک بن ابراہیم حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں پکڑ کر پھینکنے والے فرشتے فاسقین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھیں گے بنسبت بتوں کے پجاریوں کے، تم کہو گے بتوں کے پجاریوں سے پہلے مسلمانوں سے کیوں ابتداء کی جارہی ہے؟ جواب دیا جائے گا جاننے والا نہ جاننے والے کی طرح نہیں ہوتا۔[1]

ابوطوالہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ان سے روایت کرنے میں عمری متفرد ہیں۔

۱۲۳۲۴- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدان بن محمد بن عیسیٰ مرزوی، قتیبہ بن سعید، جابر بن مرزوق حربی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ انصاری، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر نہیں لکھیں گے اور جس نے دنیا کے معاملہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اوپر والے کو دیکھا اللہ تعالیٰ اسے صابر وشاکر لکھیں گے۔[2]

۱۲۳۲۵- احمد بن جعفر نسائی، وابومحمد بن حبان، جعفر بن محمد فریابی، قتبہ بن سعید، جابر بن مرزوق، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، ابوطوالہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی گناہ کیا اور پھر یہ سمجھا کہ اگر اللہ اس کو عذاب دینا چاہے تو عذاب دے اور اگر اس کی مغفرت کرنا چاہے تو مغفرت کردے اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہو جاتا ہے کہ اس کی مغفرت کرے۔[3]

۱۲۳۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین حلبی، عبید بن جناد حلبی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری عابد، ابراہیم بن سعد، عبید بن ابی رابط، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں گالیوں سے نشانہ مت بناؤ، سو جس نے میرے صحابہ سے محبت کی اس نے میری

۱۔ الترغیب والترہیب ۱/ ۱۲۴. واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۳۶۸. وکنز العمال ۲۹۰۰۵. وکشف الخفا ۱/ ۵۳۳. وتخریج الاحیاء ۴/ ۱۷۱. وتذکرۃ الموضوعات ۸۱.

۲۔ اتحاف السادۃ المتقین ۹/ ۱۳۲. والاحادیث الضعیفۃ ۲۳۳. وکنز العمال ۶۲۸۴.

۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۱۱. والمستدرک ۴/ ۲۴۲. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۵۹. والاحادیث الضعیفۃ ۳۲۵.

محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے میرے صحابہ سے بغض وعداوت کی اس نے میری عداوت کی وجہ سے ان سے بغض وعداوت کی، جس نے میرے صحابہ کو اذیت پہنچائی فی الواقع اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے۔[1]

۱۲۳۲۷-سلیمان بن احمد، ابوبکر بن مالک، ابراہیم بن عبدالرحیم بن دیوما، ابراہیم بن اسحاق حجازی، عبداللہ بن عبدالعزیز عمری، سالم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو، تم استغفار کرو اور تمہاری مغفرت نہ ہو، یہودی علماء اور عیسائی راہبوں نے جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا ان کے انبیاء کی زبانی اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت بھیجی، پھر ان علماء پر نازل ہونے والی بلاء اور مصیبت نے پوری قوم بنی اسرائیل کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔[2]

(۴۱۳) ابو حبیب بدویؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے بے تعلق وکنارہ کش ابو حبیب بدوی بھی ہیں۔

۱۲۳۲۸-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن محمد بن حماد، احمد بن خلف، ابو عبداللہ اعرابی کا بیان ہے کہ سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ابو حبیب بدویؒ مجھے کہنے لگے اے سفیان: کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہنے لگے، جب تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے بھلائی دیکھی ہی نہیں پھر تم اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو کیوں ناپسند کرتے ہو؟ فرمایا: اے سفیان! جب کبھی اللہ تعالیٰ اپنی عطاء روک دیتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا یا عطایات کا اس کے پاس فقدان ہو گیا ہے بلکہ وہ بندے کو مہلت دے کر آزمانا چاہتا ہے۔

۱۲۳۲۹-محمد بن علی، عبداللہ بن جابر رملی، عبداللہ بن ضبیق، ابو فیض کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سفیان ثوریؒ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ابو حبیب بدوی کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا اس سے پہلے میں نے انہیں نہیں دیکھا تھا مجھے کہنے لگے کیا تم وہی سفیان ثوری ہو جس کے بارے میں تعریفی کلمات کہے جاتے ہیں؟ میں نے کہا، جی ہاں، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ جو کچھ کہا جاتا ہے اس میں برکت کرے، مجھے کہا: اے سفیان! ہم نے بھلائی صرف اللہ ہی کی طرف سے دیکھی ہے میں نے کہا: جی ہاں، ابو حبیب نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی ملاقات کو ناپسند سمجھتے ہیں؟ پھر فرمایا: اے سفیان! بسا اوقات اللہ تعالیٰ تجھے کبھی اپنی عطا سے محروم کر دیتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بخل سے کام لیا ہے یا عطایا کی اس کی ہاں کمی ہو گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطایا سے محروم کر کے اس کا امتحان لینا چاہتے ہیں، سفیان کہتے ہیں پھر ابو حبیب مجھے چھوڑ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

۱۔ سنن الترمذی ۳۸۶۲. ومسند الامام أحمد ۵/۵۴. وصحیح ابن حبان ۲۲۸۴. واتحاف السادة المتقین ۲/۲۲۲، ۲۲۳. وشرح السنة ۱۴/۷۰. ومشکاة المصابیح ۶۰۰۵.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۱۰/۹۳. وسنن ابن ماجة ۴۰۰۴. والترغیب والترهیب ۳/۲۳۳. واتحاف السادة المتقین ۷/۸، والکامل لابن عدی ۶/۲۳۰۰.

(۴۱۴) احمد موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک احمد موصلیؒ بھی ہیں جنہوں نے مشاہدہ حق کیا اور بھلائی کی طرف ہوجانے میں سبقت کی
۱۲۳۳۰-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حبان، احمد بن ابوحواری، جعفر بن محمد بن احمد میمونی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں احمد موصلیؒ کے پاس آیا، میں نے ان سے کہا میں آپ کو ایک حدیث ہدیہ کرتا ہوں کہنے لگے، بہت دوری ہے فرمایا: ہاں اگر تم مزید کچھ لائے ہو جس پر میں عمل کرلوں ورنہ حدیث سناؤ میں اس پر سسکیاں لے لے کر مرجاؤں، میں نے کہا: مجھے ابوعالیہ کی سند سے خبر ملی ہے کہ ابوعالیہ کہتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں ایک بات لکھی ہوئی پڑھی ہے جس نے میری نیند اڑادی اور مجھ سے تمام خواہشات کو ختم کردیا ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ والوں کی جماعت! میں نے کہا اس جنت کے لئے تیاری کرو جس میں سرخ زبرجد جڑے ہوئے ہیں جن پر جنت کی نہریں بہتی ہیں جس میں موتی، یاقوت اور بے مثال لولو ہوں گے، اس جنت کی باڑ پیلے رنگ کے زبرجد کی ہوگی، ان نہروں پر جنت کے پھلدار درختوں کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔ جب احمد موصلی پر غشی طاری ہوگئی میں انہیں وہیں چھوڑ کر چلا آیا۔

(۴۱۵) ابومسعود موصلیؒ[۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک معافی بن عمران ابومسعود موصلیؒ بھی ہیں، علم کے نور سے منور تھے اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں دل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔

۱۲۳۳۱-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن خشرم، مسدد، علی بن خشرم، بشر حافی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے مجھ سے پوچھا آپ معافی بن عمران کے اتنے زیادہ عاشق کیوں ہیں؟ میں نے جواب دیا میں ان کا عاشق کیوں نہ ہوؤں حالانکہ ثوری انہیں یاقوتہ کا خطاب دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس ایک دن حاضر خدمت ہوا اچانک انہیں اس وقت دو بیٹوں کی موت کی خبر سنائی گئی، وہ حبوہ باندھے بیٹھے تھے حبوہ کھولا بھی نہیں تھا کہ اسی حالت میں پوچھا کیا میرے دو بیٹے کسی پر ظلم ڈھاتے ہوئے مارے گئے یا مظلوم ہو کر مارے گئے؟ کسی نے جواب دیا بلکہ مظلوم ہو کر مارے گئے۔ چنانچہ انہوں نے حبوہ کھولا اور سجدے میں گر پڑے پھر سجدے سے سر اٹھایا اور پوچھا بتائیے ان کی موت کا کیا قصہ ہے۔

۱۲۳۳۲-عبداللہ بن محمد، ابویعلیٰ موصلی، محمد بن حسین، محمد بن مودود موصلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معافی بن عمران سے کسی نے پوچھا اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اشعار کو کاٹ کاٹ کر پڑھے جیسے یوں کہے:

هو عمرک فافنه فيما شئت

وہ تیری اپنی عمر ہے جس میں چاہے اسے فنا کر۔

یعنی شعر کا ایک ہی مصرعہ پڑھے اور دوسرا مصرعہ نہ پڑھے۔
(روایت میں صرف اتنی ہی بات مذکور ہے یعنی سائل کا سوال تو مذکور ہے اور معافی بن عمران کا اظہار خیال اور انکی رائے مذکور نہیں۔)

۱۔ تهذيب الكمال ۲۸/ ۱۴۷. وطبقات ابن سعد ۷/ ۴۸۷. والتاريخ الكبير ۸/ ۲۱۴۶. والجرح ۸/ ۱۸۳۵. والكاشف ۳/ ۵۶۰۷. وتهذيب التهذيب ۱۰/ ۱۹۹.

مسانید ابو مسعود موصلیؒ

۱۲۳۳۳-ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، حسین بن بشر کوفی، معافی بن عمران، مغیرہ بن زیاد، عطاء، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو چار رکعت پڑھتے، پھر تھوڑا آرام کرتے اور پھر نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے، حتیٰ کہ مجھے دیکھ کران پر رحم آجاتا میں ان سے کہتی، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کردیے ہیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

عطاء کی یہ حدیث غریب ہے اور مغیرہ بن زیاد متفرد ہیں اور وہ موصلی ہیں۔

۱۲۳۳۴-احمد بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن مہدی، عیسیٰ بن ابراہیم، معافی بن عمران، اسامہ بن زید، زہری، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دوٹوک ہوتا تھا۔[1]

میرے علم کے مطابق زہری سے یہ حدیث صرف اسامہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۳۵-ابونعیم اصفہانی، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، علی بن حسین بن جنید، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، صالح بن ابی جعفر، زھری سالم، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان آدمی تھا اور رات مسجد میں بسر کرتا تھا۔ بسا اوقات مجھے احتلام بھی ہوجاتا تھا، رات کے وقت مسجد میں کتے آتے جاتے مسجد میں نہ پانی بہایا جاتا اور نہ ہی پانی کے چھینٹے مارے جاتے۔

زھری کی یہ حدیث غریب ہے اور پانی کے بہانے اور چھینٹے مارنے کے الفاظ زہری سے صرف صالح نے روایت کئے ہیں۔

۱۲۳۳۶-ابوحسن علی بن احمد بن علی مصیصی، ہیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر، معافی بن عمران، معافی بن عمران، سفیان، ابواسحاق، حارث، علی، عبدالکبیر، اسماعیل بن عیاش عبدالعزیز بن عبیداللہ، محمد بن علی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بردباری سے آدمی صائم النھار اور قائم اللیل کا درجہ پاسکتا ہے اسے نامہ اعمال میں جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔[2]

۱۲۳۳۷-علی بن احمد مصیصی، ھیثم بن خالد، عبدالکبیر بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری مدد نہیں کی جاسکتی مگر تمہارے ضعیفوں کے ساتھ اور ان کی دعا واخلاص کے ساتھ۔[3]

۱۲۳۳۸-عبدالکبیر بن معافی، محمد بن طلحہ، طلحہ بن مصرف، مصعب بن سعد، سعدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے روایت مذکورہ بالا مروی ہے۔

۱۲۳۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، صبح بن دینار بلوی، معافی بن عمران، اسرائیل، سفیان ثوری، منصور، مجاھد، عائشہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۱۳۸. والسنن الكبير للبيهقي ۳/ ۲۰۷. وسنن أبي داؤد ۴۸۳۹.

۲۔ المستدرك ۱/ ۶۰. وصحيح ابن حبان ۴۸۲. والمعجم الكبير للطبراني ۸/ ۱۹۸. والمطالب العالية ۲۵۵۱، ۲۶۷۴، ۳۲۱۷. والترغيب والترهيب ۳/ ۴۰۴. ومجمع الزوائد ۸/ ۲۴.

۳۔ صحيح البخاري ۴/ ۴۴. والمعجم الصغير للطبراني ۱/ ۳۸. والترغيب والترهيب ۴/ ۱۴۹. ومشكاة المصابيح ۵۲۳۲.

رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بالفرض اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو صاحب کرم وقابل تعریف ہوتا۔[1]

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۰-علی بن احمد بن علی، ھیثم بن خالد، عبدالکریم بن معافی، معافی بن عمران، حسن بن عمارہ، حکم، مجاہد، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ تک کبھی نہ پلاتے۔[2]

۱۲۳۴۱-سلیمان بن احمد، ھیثم بن خالد مصیصی، عبدالکبیر بن معافی بن عمران، معافی بن عمران، ابن لھیعۃ، ابن اسود، عروۃ بن زبیر، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہنے لگے فلاں عورت مرگئی اور راحت وآرام میں چلی گئی یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہو گئے اور ارشاد فرمایا: راحت وہی آدمی پاتا ہے جس کی مغفرت ہو جائے۔[3]

ابن لھیعۃ کی یہ حدیث غریب ہے اور سلیمان کے قول کے مطابق معافی متفرد ہیں۔

۱۲۳۴۲-ابوعمر و محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمران، معافی بن عمران، حسن بن حیی، ابراہیم بن مہاجر، ابوبکر بن حفص، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت اچھی موت ہے کہ آدمی اپنے حق کے پیچھے مرجائے۔[4]

معافی متفرد ہیں اور ابوبکر کا نام عبداللہ بن حفص بن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔

۱۲۳۴۳-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبیداللہ بن عمار، معافی بن عمران، سفیان ثوری، حجاج بن فرافصہ، ابی عمران جونی، جندب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم اکٹھے رہو قرآن پر جمع رہو اور جب تم اختلاف کرنے لگو تو کھڑے ہو جاؤ۔[5]

ابوعمران کی یہ حدیث ثابت ومشہور ہے۔ ابوعمران سے یہ حدیث حماد بن زید، حارث بن عبید ابوقدامہ سلام بن ابی مطیع او رھارون بن موسیٰ نحوی نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۴-ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، حارث بن یزید، عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر، مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا کوئی عامل ہو وہ اپنے لئے رہائش گاہ کو کما سکتا ہے۔

حارث متفرد ہیں عبدالرحمٰن سے اور یہ حدیث ابن لھیعہ نے حارث سے بمثلہ روایت کی ہے اور یوں متن حدیث ہے جس نے اس کے علاوہ کہیں سے پایا وہ دھوکہ باز اور چور ہے۔

۱۲۳۴۵-ابوبکر طلحی احمد بن حماد بن سفیان، محمد بن عبداللہ بن عمارہ، معافی بن عمران، اوزاعی، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے

۱۔ كنز العمال ۶۵۰۴. واتحاف السادة المتقين ۹/۶. وتخريج الاحياء ۴/۶۱.

۲۔ كشف الخفا ۲/۲۲۹. وكنز العمال ۶۲۱۰.

۳۔ كنز العمال ۱۰۳۵۱. ۴۲۷۷۱.

۴۔ مسند الإمام أحمد ۱/۱۸۴. ومجمع الزوائد ۶/۲۴۴. والاحاديث الصحيحة ۶۹۷.

۵۔ مسند الامام أحمد ۴/۳۱۳. والمعجم الكبير للطبراني ۲/۱۷۶. وكنز العمال ۲۸۰۵.

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل بدعت بدترین مخلوق ہیں۔[1]

اوزاعی سے ان الفاظ حدیث میں معافی متفرد ہیں، عیسیٰ بن یونس نے بھی یہ حدیث اوزاعی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۳۴۶- سلیمان بن احمد، احمد بن حمدون موصلی، محمد بن عمار موصلی، معافی بن عمران، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنین (ذبح شدہ گائے بھینس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلنے والا) کے بارے میں سوال کیا گیا: ارشاد فرمایا: اسے ذبح کرلو اور ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لو اور پھر کھالو۔[2]

اس حدیث میں ہشام زید سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور زید سے معافی جیسا کہ سلیمان نے کہا ہے۔

(۴۱۶) سباع موصلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابومحمد سباع موصلی بھی ہیں، فضول سے کنارہ کش اور وصول میں ہمہ وقت کوشاں رہے، کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی گندگیوں سے پاکی حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انس ومحبت پیدا کرنے کا نام ہے۔

۱۲۳۴۷- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سباع موصلیؒ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے فرمایا اے میرے معبود! تو نے مجھے ہاتھ پاؤں کو پانی کے ساتھ پاک وصاف کرنے کا تو حکم دیا ہے لیکن میں اپنے دل کو کس چیز سے پاک وصاف کروں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی: اے داؤد! اپنے دل کو غم وحزن سے پاک وصاف کرو۔

۱۲۳۴۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم اغاطی، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مضاء نے سباع موصلیؒ سے پوچھا: اے ابومحمد! میں کس چیز کے ذریعے لوگوں میں زہد تک پہنچ سکتا ہوں؟ جواب دیا انس ومحبت کے ذریعے۔

(۴۱۷) فتح بن سعیدؒ

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک فتح بن سعید بھی ہیں، اپنے اختیار کو ٹھکرا دینے والے تھے اور خدائی امتحان وآزمائش کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔

۱۲۳۴۹- ابونعیم اصفہانی، ابوزرعہ محمد بن ابراہیم استرابازی، محمد بن قارن، ابوحاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ کے سر میں شدید درد ہوگیا۔ کہنے لگے اے میرے رب! تو نے مجھے انبیاء والی آزمائش میں مبتلا کیا ہے اس کا شکر یہ ہے کہ میں آج رات چار سو رکعات نوافل پڑھوں۔

۱۲۳۵۰- عمر بن احمد بن شاہین، عباس بن عباس بن مغیرہ جوھری، قاسم بن مغیرہ، ابوبکر بن عفان، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی کی ایک کمسن بیٹی کو کپڑے دستیاب نہ ہوسکے جس سے وہ بقدر ضرورت اپنے بدن کو مستور کرسکی، فتح سے کہا گیا کیا آپ کسی ایسے آدمی کو نہیں پاتے جو اسے کپڑے پہنا دے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا: میں اسے اسی حالت میں رہنے دینا چاہتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے کپڑے کی عدم دستیابی اور میرے صبر کو دیکھ لے، چنانچہ جب جاڑے کا موسم ہوتا اپنے اہل وعیال کو ایک جگہ جمع کر کے بٹھا دیتے اور اپنی چادر ان پر تان کر کھڑے ہوجاتے، پھر کہتے: یا اللہ! تو نے مجھے فقر میں مبتلا کیا ہے، میں اپنے اہل وعیال کو فقر میں مبتلا کرتا ہوں اور تو نے مجھے بھوکا رکھا ہے میں ان کو بھوکا رکھتا ہوں اور تو نے مجھے کپڑے نہیں عطا کیے میں بھی ان

---

[1] :تاريخ أصبهان ٢/٩٠. وميزان الاعتدال ٨١٣٠. ولسان الميزان ٥/١٨٠١، وكنز العمال ١٠٩٥، ١١٢٦.

[2] مجمع الزوائد ٥/٤٣. وكنز العمال ١٥٩٩١، ٣.

کو کپڑے نہیں دیتا ہوں، بھلا میں کس وسیلے سے تجھ تک رسائی حاصل کروں؟ یہ سب کچھ تو اپنے اولیاء احیاء سے کر رہا ہے کیا کوئی ایسی صورت ہے کہ میں انہیں دیکھ کر خوش ہو جاؤں۔

۱۲۳۵۱- ابونعیم اصفہانی، ابوعمر محمد بن عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ بن معروف، سھل بن علی دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ بصاص، ابونصر بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فتح موصلیؒ نے فرمایا: جس نے اپنے دل پر کڑی نظر رکھی وہ محبوب باری تعالیٰ کی فرحت سے سرفراز ہوگا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی خواہش نفس پر ترجیح دی اسے بھرپور اللہ تعالیٰ کی محبت ملے گی اور جس نے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا شوق جمائے رکھا اللہ کی محبت کے علاوہ ہر چیز سے کنارہ کشی کی اللہ تعالیٰ کے حق کی رعایت کی اور غیب میں اللہ کا خوف دل میں جمائے رکھا اس تمام کے نتیجے میں وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے سرفراز ہوگا۔

۱۲۳۵۲- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوموسیٰ عمران بن موسیٰ، طرسوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلیؒ دو بچوں کے پاس سے گزرے۔ ان میں سے ایک کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا جس پر اس نے شہد لگا رکھا تھا اور دوسرے کے پاس بھی روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جس پر اس نے سالن اور چٹنی لگا رکھی تھی، چٹنی والے نے شہد والے سے کہا: مجھے اپنی روٹی سے کھلاؤ، شہد والا بولا اگر تو میرا کتا ہے تو پھر میں تجھے کھلاؤں، اس نے کہا جی ہاں میں تیرا کتا ہی سہی، چنانچہ شہد والے نے اپنی روٹی سے اسے بھی ایک ٹکڑا کھلا دیا اور پھر اس کے منہ میں ایک دھاگہ ڈالا، اور اسے کھینچنے لگا، فتح نے فرمایا اگر تو اپنی ہی روٹی پر راضی رہتا اس کا کتا نہ بنتا؟ ابوموسیٰ کہتے ہیں دنیا کی مثال بھی اسی طرح ہے۔

۱۲۳۵۳- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان بن عمارہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کہیں سفر پر چلا گیا جس کی وجہ سے میں کافی عرصہ غائب رہا۔ جب میں واپس آیا تو سالم دورقی کی دکان پر فتح موصلی سے میری ملاقات ہوگئی، فتح نے مجھ سے پوچھا اے بصری جتنا عرصہ تم غائب رہے اس دوران تم نے کیا کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے اس دوران عجائب کثیرہ دیکھیں اور مختلف قسم کی خبریں سنیں، چنانچہ فتح موصلیؒ نے ایک دردناک چیخ ماری، میں نے کہا: آپ خبر کا نام سنتے ہی چیخ اٹھے اگر آپ قیامت کا مشاہدہ کرلیں یا قیامت والے کا مشاہدہ کرلیں اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا؟ چنانچہ فتح نے سسکیاں بھر بھر کر رونا شروع کردیا، پھر جونہی دوکان سے چھلانگ ماری غشی کھا کر گر پڑے، ہم انہیں جلدی جلدی اٹھا کر دوکان کے اندر لے آئے حتیٰ کہ عصر تک مسلسل بیہوش رہے، پھر جب ہم عصر کی نماز پڑھ چکے تب فتح موصلیؒ نے افاقے کا سانس لیا اور آنکھ کھولی، مجھ سے کہنے لگے تم نے کیسے کہا؟ میں نے کہا خاموشی اختیار کیجئے، عبدالرحیم کہتے ہیں میں نے عثمان سے پوچھا آپ نے انہیں کیوں جھڑکا؟ عثمان کہنے لگے مجھے خوف تھا کہ اگر میں نے بات دہرادی تو کہیں میں انہیں قتل نہ کردوں۔

۱۲۳۵۴- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن علی، یزید بن صدائی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے فتح موصلیؒ سے دعا کرنے کی درخواست کی، کہنے لگے یا اللہ! ہمیں اپنے عطایا عطا فرما اور ہمارے گناہوں پر سے اپنے پردے نہ اٹھا اور ہمیں اپنے فیصلے پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرمایا۔

۱۲۳۵۵- ابونعیم اصفہانی، ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، رباح بن جراح عبدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ فتح موصلی اپنے ایک دوست عیسیٰ تمار کے پاس آئے لیکن اسے گھر پر نہ پایا، خادمہ سے کہا: میرے بھائی کا صندوق میرے پاس نکال کر لاؤ، چنانچہ خادمہ نے صندوق لا کر ان کے سامنے رکھ دیا، فتح موصلی نے صندق سے دو درہم نکالے اور واپس آگئے، کچھ دیر بعد عیسیٰ تمار گھر واپس لوٹا، خادمہ نے فتح موصلی کے آنے اور دو درہم لینے کی خبر دی، عیسیٰ تمار کہنے لگا: اگر تو واقعی سچ کہہ رہی ہے تو پھر تو آزاد ہے عیسیٰ نے جب واقعہ کی تفتیش کی تو بات سچ ثابت ہوئی اور وہ خادمہ (کونڈی) آزاد ہوگئی۔

۱۲۳۵۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ھارون بن عبداللہ، سیار، محمد بن عبدالرحمن بن حبیب طفاوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں فتح موصلی کے پاس گیا، دیکھا تو وہ مزدوری پر آگ جلا رہے تھے، فتح کا تعلق عرب سے تھا شریف عابد زاہد آدمی تھے، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید فتح موصلیؒ

فتح موصلیؒ نے عیسیٰ بن یونس اور ان کے ہم عصروں کو پایا ہے اور عیسیٰ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۵۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن ابراہیم بن جعفر، ابوبکر عطار، محمد بن ھارون ھاشمی، ابوحفص بن ہمشیرہ بشر حافی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر حافی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں دروازے پر دستک ہوئی۔ ماموں نے مجھے کہا: دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نکلا دیکھا کہ ایک بوڑھے میاں اون کا جبہ پہنے ہوئے، سر پر تہبند رکھے اور ہاتھ میں ایک چھاگل اٹھائے کھڑے ہیں۔ کہنے لگے ابو نصر سے جا کر کہو آپ کا بھائی ابوبکر آپ کی تلاش میں آیا ہے، ابوحفص کہتے ہیں میں نے اندر آ کر ماموں کو بتا دیا اور ان بوڑھے میاں کی صفت بھی ان سے بیان کر دی، میرے ماموں جلدی سے باہر نکلے اور انہیں سلام کیا اور ہاتھ سے پکڑ کر بڑے میاں کو اندر لے آئے پھر ان سے بات چیت شروع کر دی۔ پھر ان سے پوچھا آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ فرمانے لگے: ایک حدیث میں نے اور آپ نے عیسیٰ بن یونس سے غسل کے متعلق سنی ہے، مجھے اس کے بارے میں کچھ شک ہو گیا ہے، چنانچہ میرے ماموں فٹ سے اٹھے اور بستہ اٹھا لائے اس سے تلاش کر کے ایک کاپی نکالی، پھر اس میں نظر کر کے پڑھنے لگے: ہمیں حدیث سنائی عیسیٰ بن یونس نے، اشعث بن عبد الملک، محمد بن سیرین، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر کوشش کرتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ بوڑھے میاں کہنے لگے: اب مجھ سے سن لیجئے تاکہ میں غلطی نہ کروں، ماموں نے کہا اچھا سنا دیجئے، بوڑھے میاں بولے: یہ حدیث ہمیں عیسیٰ بن یونس نے سنائی، اشعث بن عبدالملک، محمد بن سیرین، ابوہریرۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنی عورت کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور کوشش کر لیتا ہے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ پھر بوڑھے میاں نے میرے ماموں کو سلام کیا اور واپس لوٹ گئے، میں نے ماموں سے پوچھا یہ کون بزرگ تھے؟ جواب دیا یہ فتح موصلیؒ تھے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی بیوی سے صحبت کے لئے اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جاتا ہے اور پھر مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جاتا ہے انزال خواہ ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے چونکہ ایک حدیث صحیح ہے کہ جب مرد و عورت کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور مرد کی شرمگاہ کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائیں خواہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تفصیل کے لئے کتب فقہ کی کتاب الطھارۃ دیکھ لی جائے۔

(۴۱۸) اسد بجلیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عابد، زاہد، مخلص، اور اللہ کے حضور ہر وقت سجدہ ریز ہونے والے اسد بجلیؒ بھی ہیں کوفی ہیں اور عزیز الحدیث ہیں۔

۱۲۳۵۸- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ھارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوھاب، عبادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری اسد بن عبیدہ کے پاس سے گزرے۔ ثوری نے انہیں سلام کیا مگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا، سفیان واپس لوٹے اور پوچھا: اے اسد میں آپ کے پاس سے گزرا اور آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا۔ چنانچہ اسد نے انہیں بتایا کہ میں تھوڑا مشغول تھا اور مزید اعتذار کر دیا، لیکن سفیان ثوریؒ نے ان کی عذر بیانی پر قناعت نہ کی، اسد کہنے لگے اے سفیان! ایسا نہیں کہ میں اللہ سے زیادہ جانتا ہوں۔

مسانید اسد بجلیؒ

۱۲۳۵۹-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبیدہ، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا نام لیا کرو اور مجھے کنیت سے نہ پکارو۔[1]

۱۲۳۶۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن محمد، احمد بن محمد بن صدقہ، علی بن محمد بن ابوضیاء، خلف بن تمیم، اسد بن عبداللہ، اسماعیل بن مسلم، محمد بن منکدر، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو پالکی میں بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے پاس اس کا بیٹا بھی تھا۔ اس نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگی: یارسول اللہ! کیا اس کے لئے بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، اس کے لئے بھی حج ہے اور تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔[2]

(۴۱۹) بشر آمیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے والے بشر آمی بھی ہیں۔

۱۲۳۶۱-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، محمد بن منصور قریشی کا بیان ہے کہ میں نے معروف کرخی سے پوچھا: کیا اس شہر میں کوئی ایسا انسان ہے جو ابدال کی صفات کا حامل ہو؟ معروف تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے ہاں ان صفات کا حامل ایک آدمی ہے جسے بشر آمی کہا جاتا ہے۔

حلف بن تمیم کہتے ہیں: بشر آمی کہتے تھے میں تری پر گھسیٹا جاؤں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں خشکی پر گھسیٹا جاؤں۔

۱۲۳۶۲-سلیمان بن احمد بن، احمد بن محمد بن صدقہ، ابراہیم بن راشد آمی، خالد بن یزید مقری، بشر آمی، فضیل بن مرزوق، ولید بن بکیر، عبداللہ بن محمد عدوی، علی بن زید، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن اس جگہ اور اس شہر میں جمعہ فرض کیا ہے۔ میں نے غفلت کر کے جمعہ کو ترک کیا حالانکہ اس کا امام موجود تھا برابر ہے کہ ظالم تھا یا عادل اللہ تعالیٰ اس کے امور متفرقہ کو جمع نہ کرے اور اس کے معاملہ میں برکت نہ فرمائے خبردار! اس کی نماز قابل قبول ہے اور نہ ہی زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج، کوئی عورت کسی مرد سے بے خوف نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی دیہاتی کسی مہاجر سے اور نہ ہی کوئی فاسق وفاجر آدمی مگر یہ کہ ہو اس کا سلطان جس کی تلوار وکوڑے سے خوفزدہ ہوں۔

(۴۲۰) ابوربیع سائحؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک راتوں کو حق تعالیٰ کے حضور بیدار رہنے والے ابوربیع سائح رحمۃ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم بن علی، موسیٰ بن حسن کوفی، ابوربیع رشدینی، ادریس بن یحییٰ خولانی کا بیان ہے کہ ابوربیع سائح نے ہمیں پوچھا: سکران (نشے میں دھت) پر حد کب قائم کی جاتی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جب اسے نشے سے افاقہ ہوجائے، فرمایا: دنیا کا نشہ جسے چڑھ جائے اسے افاقہ ملتا ہی نہیں۔

۱۲۳۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوحریش، ابوربیع، سعید بن ابراہیم خولانی کا بیان ہے کہ ایک آدمی ابوربیع سائح سے کہنے لگا: مجھے اسم

---

[1] صحیح البخاری ۱/ ۳۸، ۳/ ۸۶، ۴/ ۱۰۳، ۲۲۶، وصحیح مسلم، کتاب الآداب ۱، ۲، ۷، ۸.

[2] صحیح مسلم ۹۷۴. وسنن ابی داؤد ۱۷۳۶. وسنن الترمذی ۹۲۴. وسنن النسائی ۵/ ۱۲۱. وسنن ابن ماجۃ ۲۹۱۰.

اعظم سکھایئے فرمایا: کیا تمہارے پاس قلم دوات اور کاغذ ہے؟ کہا جی ہاں: میرے پاس ہے فرمایا پھر لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر حاجت پوری کرے گا۔

۱۲۳۶۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، زیاد بن ایوب، ابوربیع صوفی جمیل ابوعلی کا بیان ہے کہ حبیب ابومحمد کہتے تھے آدمی کی خوش قسمتی ہے کہ جب وہ مرتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ بھی مرجاتے ہیں۔

۱۲۳۶۶- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عبدالرحمٰن بن سلیمان، احمد حواری، ابوربیع صوفی کہتے ہیں جب مجھ سے داؤد طائی کا ذکر کیا گیا مجھے شوق ہوا کہ میں ان کے احوال کو تفصیلی دیکھوں، چنانچہ میں عشاء کے بعد ان کے پاس آیا اجازت لی پوچھا کون ہے؟ میں نے جواب دیا ایک پردیسی ہے جو رات گزاری کے لئے کوئی جگہ نہیں پاتا، کہا اللہ کا نام لیکر داخل ہوجاؤ، چنانچہ میں ان سے سوالات کرنے لگا، انہوں نے مجھے کہا اہل اللہ فضول باتوں کو ناپسند کرتے تھے، سو میں خاموش ہوگیا، جب صبح ہوئی میں نے ان سے کچھ وصیت کرنے کی درخواست کی، فرمایا اگر تمہاری والدہ بقید حیات ہے ان کی خدمت کرو اور لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو مگر جماعت کی نماز ترک نہ کرو۔

۱۲۳۶۷- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، جبیر بن محمد وراق، ابوحاتم عبدہ بن سلیمان مروزی، ابوربیع، ایک آدمی، ابوحمزہ، ابوجعفر، نے آیت کریمہ "اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا" یہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے میں بالاخانے دیئے گئے۔ کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: یعنی ان لوگوں نے دنیا میں فقر و فاقہ پر صبر کیا اس کے بدلے میں اب انہیں بالاخانے دیئے گئے۔

۱۲۳۶۸- ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن مکرم، مسرف بن سعید، حسن بن یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن آدم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے اور وہ اس وقت ایک دکان پر تھے اور کچھ لوگوں سے گفتگو کررہے تھے کہ اتنے میں ابوربیع اعرج سوار ہوکر آگئے اور کہہ رہے تھے رستے سے بچو رستے سے بچو! حماد نے فرمایا: اے ابوربیع تمہیں کیا ہوا؟ ابوربیع نے جواب دیا اے ابواسماعیل میں تمہیں جانوروں کے مالکان کے ساتھ گفتگو کرتا دیکھ رہا ہوں، کہیں آپ یعنی ان کے رنگ میں نہ رنگ دیئے جائیں، حماد کہنے لگے اے ابوربیع! میرے پاس تمہارے لئے کچھ نعمتیں ہیں ابوربیع نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نعمتیں مسلمانوں کے فقراء کے پاس تلاش کرو چونکہ قیامت کے دن ان کے پاس عظیم سرمایہ ہوگا۔ حدیث سن کر حماد بن زید پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔[1]

(۴۲۱) علی بن فضیلؒ [2]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک علی بن فضیل بن عیاض رحمہ اللہ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ سرشار رہے انہوں نے جسم و جوانی کو اللہ کی محبت میں پگھلا دیا۔

۱۲۳۶۹- ابونعیم اصفہانی: احمد بن علی مثنی، عبدالعزیز بن یزید کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے فرمایا: ایک دن میرا بیٹا علی شدید رونے لگا میں نے پوچھا اے بیٹے تمہیں کیا ہوا؟ جواب دیا مجھے خوف ہے کہ قیامت کے دن ہم جمع نہیں ہوسکیں گے۔

۱۲۳۷۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن ابراہیم احمد بن علی، عبدالصمد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل نے فرمایا ایک رات میں نے اپنے بیٹے علی کو جھانک کر دیکھا وہ اس وقت گھر کے صحن میں تھا اور زبان مقال سے کہے جارہا تھا، دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ سے کیسے خلاصی مل سکتی ہے۔

۱۔ کنز العمال ۱۶۱۲۹۔

۲۔ تہذیب الکمال ۲۱/۹۶۔ وسیر النبلاء ۸/۳۹۰۔ والکاشف ۲/۴۰۱۲۔ وتہذیب التہذیب ۷/۳۷۳۔

۱۲۳۷۱-محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، اسماعیل طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم فضیل کے پاس تھے اور وہ بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ جب افاقہ ہوا کہنے لگے: آپ پر اللہ کا شکر ہے جو اللہ نے آپ سے جان لیا، اسماعیل طوسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم فجر کی نماز باجماعت پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن فضیل بھی کھڑے تھے۔ امام نے سورۃ رحمٰن کی آیت ۵۶ تلاوت کی، ''فیھن قاصرات الطرف '' جنت میں آنکھیں نیچی رکھنے والی حوریں ہونگی، جب امام نے سلام پھیرا میں نے کہا اے علی! کیا آپ نے نہیں سنا امام نے کیا قرأت کی ہے؟ پوچھا کیا قرأت کی ہے؟ میں نے کہا ''فیھن قاصرات الطرف ''اور'' حور مقصورات فی الخیام'' گوری رنگت کی حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں، علی کہنے لگے مجھے ان آیات سے ماقبل والی آیات نے مشغول کرلیا تھا'' یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ''تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔ (رحمٰن ۳۵)

۱۲۳۷۲-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن عفان، محمد بن حسین کا بیان ہے کہ علی بن فضیل بن عیاض گئی رات تک نماز پڑھتے رہتے تھے، تھکاوٹ کی وجہ سے گھسٹ کر بستر پر پہنچتے پھر اپنے والد کی طرف متوجہ ہوکر کہتے ابا جان! عبادتگزار مجھ پر سبقت لے گئے۔

۱۲۳۷۳-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد دورقی، محمد بن شجاع ابوعبداللہ، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے فضیل اور ان کے بیٹے علی سے زیادہ خوف خدا سے سرشار کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۲۳۷۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، محمد بن عثمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن فضیل سفیان بن عیینہ کی مجلس حدیث میں تھے کہ دوران درس سفیان نے ایک ایسی حدیث بیان کی کہ جس میں دوزخ کی آگ کا ذکر تھا۔ علی بن فضیل کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا علی حدیث سن کر سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے کاغذ دور پھینکا اور غشی کھا کر گر پڑے، سفیان ان کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے اگر مجھے علم ہوتا کہ تم بھی یہاں موجود ہو میں یہ حدیث نہ سناتا، کافی دیر کے بعد علی بن فضیل کو افاقہ ہوا۔

۱۲۳۷۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کہتے ہیں: میں نے اپنے بیٹے علی سے کہا کاش زمانہ ہمیں دشواری میں نہ ڈالتا فرمایا: علی واپس پلٹا اور بازار کی طرف چل پڑا تاکہ حملہ کردے، میرے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے مجھے اس کے بارے میں اطلاع دی۔ میں اس کی طرف چل دیا اور اسے واپس لایا میں نے کہا اے بیٹے! میں یہ کچھ تو نہیں چاہتا۔

۱۲۳۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی میرے اونٹوں پر سوار ہوجاتا اور اپنے کھانے کی مقدار کم کردی تھی اور وہ کرایہ لینے والوں کے پاس محبوس ہوکر رہ گئے۔ چنانچہ فضیل ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم یہ کچھ کررہے ہو علی کے ساتھ؟ ہماری ایک بکری تھی جو کوفہ میں تھی اس نے کسی امیر کی کوئی معمولی سی چیز کھالی تھی اسکے بعد علی نے اس بکری کا دودھ چھوڑ دیا اور نہیں پیا، کہنے لگے ہمیں علم نہیں کہ آپ کا بیٹا ہے۔

۱۲۳۷۷-ابوبکر، عبداللہ، جروی، محمد بن ابی عثمان، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ اہل خانہ نے دو دیناروں کے بدلے میں جو خریدے، ام علی کہنے لگیں! میں ہر انسان کے لئے اس سے دو ٹکیاں بناؤں گی، چنانچہ علی ایک ٹکیہ لیتے اور دوسری صدقہ کردیتے حتیٰ کہ قریب تھا کہ انہیں خالی پیٹ رہنے کی وجہ سے بیماری لگ جاتی۔

۱۲۳۷۸-ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، ابویعلی موصلی، عبدالصمد بن یزید، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ علی نے ایک مرتبہ کہا: اے ابا جان! اس ذات سے سوال کیجئے جس نے دنیا میں مجھے اور آپ کو عطا کیا ہے وہ آخرت میں بھی مجھے اور آپ کو عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ سے مانگیے کہ ہمیں آخرت میں بھی جمع کردے۔ اس روز مکمل ٹوٹے دل کی حالت میں رہے پھر غمگین ہوکر رو پڑے، پھر کہنے لگے اے میرے

رب! کون ہے جو عزم وحزم میں میری مدد کرے۔

۱۲۳۷۹- ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمن بن عباس، ابراہیم بن اسحاق حربی، ابن ابی زیاد، شہاب بن عباد کا بیان ہے کہ لوگ علی بن فضیل کی عیادت کے لئے جوق در جوق آئے اور علی اس وقت منیٰ میں تھے فرمایا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ میں ظہر تک باقی رہوں گا تو یہ میرے اوپر بہت گراں ہے۔

۱۲۳۸۰- احمد بن محمد بن موسیٰ، ابن مہتدی، احمد بن سعید بن مسیب، سعید بن اسیب کا بیان ہے کہ فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے علی سے فرمایا: اس وقت امیر المومنین کے لئے بیت اللہ کے قریب سے ہجوم ختم ہو چکا ہے چونکہ امیر المومنین طواف کرنا چاہتے ہیں لہٰذا اٹھو اور اس وقت کو غنیمت سمجھو تا کہ سہولت سے ہم بھی طواف کر لیں، علیؒ نے جواب دیا اے ابا جان! کیا ہم ظلم کی خلوت کو غنیمت سمجھیں، فضیل کہنے لگے: یا اللہ! میں نے بڑی کوشش کی کہ علی کو ادب سکھا دوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا ہوں اے اللہ! تو ہی اس کو میرے لئے ادب سکھا دے۔

۱۲۳۸۱- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن ادریس، عمران بن موسیٰ کا بیان ہے کہ علی بن فضیل نے فرمایا: کون ہے سخت ترین دنوں میں زندہ رہنے والا؟ پھر فرمایا: تم اپنے آپ کو قیامت کے دن کی بری چیز سے بچالو۔

۱۲۳۸۲- ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن حواری، ابوسلیمان کا بیان ہے کہ علی بن فضیل سورۃ القارعۃ نہیں پڑھ سکتے تھے اور نہ ہی ان کے پاس پڑھی جاتی تھی چونکہ خوف خدا کا ان پر شدید غلبہ ہوتا تھا سن کر فوراً بے ہوش ہو جاتے تھے۔

مسانید علی بن فضیل بن عیاضؒ

علی بن فضیل نے عبدالعزیز بن ابورواد اور سفیان بن عیینہ وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۳۸۳- ابراہیم بن محمد بن حمزہ و محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس، علی بن فضیل بن عیاض، عبدالعزیز بن ابی رواد، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے خواب میں دیکھا کہ ان سے خواب میں پوچھا گیا تم کو کس چیز کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے؟ انصاری نے کہا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تینتیس مرتبہ تسبیح کریں، تینتیس مرتبہ تحمید کہیں اور چونتیس مرتبہ تکبیر کہیں۔ یہ سب مل کر سو ہو جائیں گی، کہا گیا پچیس مرتبہ سبحان اللہ کہو، پچیس مرتبہ الحمدللہ، پچیس مرتبہ اللہ اکبر اور پچیس مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو یہ سب مل کر سو ہو جائیں گے، صبح کو انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب کا ذکر کیا، ارشاد فرمایا ایسے ہی کرو جیسے کہ انصاری نے کہا ہے۔[1]

علی اور عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے اور احمد بن یونس متفرد ہیں۔

(۴۲۲) بشر بن سریؒ[2]

اولیاء تبع تابعین میں سے ایک ابوعمر بشر بن سری بصری بھی ہیں، کشادہ منہ والے تھے مکہ میں سکونت اختیار کی اور مکہ کے عبادت گزاروں میں سے تھے۔

۱۲۳۸۴- ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن حاتم بن لیث جوہری، محمود بن غیلان کا بیان ہے کہ بشر بن سری ابوعمرو بصری کشادہ منہ والے

۱۔ سنن النسائی ۳/۷۶

۲۔ تهذيب الكمال ۴/۱۲۲. وطبقات ابن سعد ۵/۵۰۰. والتاريخ الكبير ۲/۱/۷۵. والكاشف ۱/۱۵۵. والميزان ۱/۳۱۷. وتهذيب التهذيب ۱/۴۵۰.

تھے اور انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی۔

۱۲۳۸۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن محمد بغوی، عباس بن حمزہ نیشاپوری، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن سری ابوعمرو فرماتے تھے: محبت کی علامتوں میں سے یہ نہیں کہ تم اس چیز کو پسند کرتے ہو جسے تمہارا محبوب ناپسند کرتا ہو۔

۱۲۳۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری کا بیان ہے کہ میں نے ابوصفوان سے پوچھا کہ کونسی صورت آپ کو پسند ہے؟ آدمی بیٹھ کر فکر مند ہو جائے یا کھانا کھا کر نماز پڑھنے لگ جائے؟ ابوصفوان نے جواب دیا آدمی کھانا کھائے اور پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے اور اپنی نماز میں فکر مند رہے۔ یہ صورت مجھے زیادہ ناپسند ہے احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: ابوصفوان نے سچ کہا کہ غیر نماز میں فکر مند ہونے سے نماز میں فکر مند ہونا افضل ہے۔ نماز میں فکر مندی دو عمل ہیں، اور ایک عمل سے دو عمل یکبارگی افضل ہیں احمد بن ابوحواری کہتے ہیں یہی بات میں نے بشر بن سری کے سامنے رکھی انہوں نے مسجد حرام سے رائی کے دانے کے برابر ایک کنکری اٹھائی، پھر کہنے لگے اگر تجھے اس کنکری کے بقدر بھی بھوک لگے وہ طائفین کے طواف، مصلین کی نماز اور حاجیوں کے حج سے افضل لگتی ہے۔

مسانید بشر بن سریؒ

بشر بن سریؒ نے ائمہ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں جن میں ثوری، مسعر، حماد بن زید اور حماد بن سلمہ وغیرہم سر فہرست ہیں۔

۱۲۳۸۷-محمد بن عیسیٰ مؤدب، محمد بن ابراہیم بن زیاد، محمود بن غیلان، بشر بن سری، سفیان، ابی حصین، ابوعبدالرحمٰن سلمی، علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں مجھے خروج مذی کی بہت شکایت ہوتی تھی، میں نے ایک آدمی کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں وضوء ہے۔[۱]

ثوری کی یہ حدیث غریب ہے اور بشر ثوری سے متفرد ہیں اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم کوفی ہے۔

۱۲۳۸۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن لیث جوھری، ابن ابی عمر، بشر بن سری، مسعر، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست (سیدھا) رکھا کرو چونکہ صفوں کو درست وسیدھا رکھنے سے نماز تمام ہوتی ہے۔[۱]

مسعر کی حدیث غریب ہے اور بشر متفرد ہیں۔

۱۲۳۸۹-ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کا نام کچھ عجمی طرز کا تھا۔ عمرؓ نے اس کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا، لیکن لونڈی جمیلہ نام کو ناپسند کرتی تھی، عمرؓ نے فرمایا چلو میرے تیرے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فیصلہ کر دیں وہ مجھے منظور ہے۔ چنانچہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو جمیلہ ہے اس پر حضرت عمرؓ نے لونڈی کو عار دلائی۔[۲]

ان الفاظ میں یہ حدیث غریب ہے حماد سے صرف بشر نے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۰-ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن زکریا عابدی، سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی، بشر بن سری، سفیان ثوری، حبیب بن ابی

۱۔ فتح الباری ۲/۱۲۵. ۲۰۸.

۲۔ صحیح مسلم ۱۶۸۷. وسنن ابی داؤد ۴۹۵۲. ومسند الامام احمد ۱۸/۲.

ثابت، عطاء بن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے مزدلفہ اپنے اہل خانہ کے ضعیف افراد کے ہمراہ تشریف لائے۔

بشر بن سری متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۱-ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم، محمد بن اسحاق بلخی، بشر بن سری، محمد بن ثابت بنانی، ثابت بنانی، شھر بن حوشب ام سلمہؓ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو "انه عمل غیر صالح" (ھود/۳۶) پڑھتے سنا ہے۔

ثابت بنانی کی یہ مشہور حدیث ہے۔

ثابت بنانی سے یہ حدیث تابعین میں سے داؤد بن ابی ھند اور ائمہ حدیث اور ان کے علاوہ عبدالعزیز بن مختار، عثمان بن مطر و موسیٰ بن خلف و ھارون بن موسیٰ نے بھی روایت کی ہے، محمد بن ثابت سے یہ حدیث بشر کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

۱۲۳۹۲-محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر، محمد بن اسحاق، بشر بن سری، وعباد بن عوام، ھارون اعور، بدیل بن میسرہ، عبداللہ بن شقیق، عائشہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "فروح وریحان" پڑھا۔ (آیت کی ایک قرأت اسی طرح ہے)

ھارون کی یہ مشہور حدیث ہے، ھارون سے شعبہ نے بھی روایت کی ہے اور جعفر بن اسماعیل ضبعی نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۳-محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، ابی المھزم، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارے سامنے ٹڈیوں کا ایک بڑا غول آیا ہم کوڑوں اور ڈنڈوں کے ساتھ انہیں مارنے لگ گئے حتیٰ کہ ٹڈیاں ہمارے ہاتھوں میں گرنے لگیں، ہم نے کہا ہم انہیں کیا کریں گے چونکہ ہم حالت احرام میں ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ارشاد فرمایا انہیں کھانے میں کچھ حرج نہیں چونکہ وہ سمندر کا شکار ہیں۔

یہ حدیث احرام کے الفاظ میں غریب ہے، حماد اور ابوالمھزم کے علاوہ کسی نے اس طرح روایت نہیں کی ابوالمھزم کا نام یزید بن سفیان ہے۔

۱۲۳۹۴-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن حجاج، عبداللہ بن محمد بن عمران، محمد بن یحییٰ، ابوعمر، بشر بن سری، حماد بن سلمہ، علی بن زید، سعید بن مسیب، ابوسعید خدریؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہیں جو نماز میں چوری کرتے ہیں صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! نمازی چوری کیسے کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہ رکوع کا اچھی طرح سے اہتمام کرتا ہے اور نہ ہی سجدے کا۔[1]

علی بن زید متفرد ہیں اور ابن جدعان ہیں پھر علی سے حماد متفرد ہیں۔

۱۲۳۹۵-محمد بن علی، اسحاق بن احمد، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعریؓ ایک دن تلاوت کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سننے لگیں، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتا چلتا بخدا میں اسے اچھی طرح خوش کر دیتا اور تمہارے شوق میں اضافہ کرتا۔

یہ حدیث ان الفاظ میں صرف ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۳۹۶-محمد بن ابراہیم، اسحاق بن احمد خزاعی، محمد بن ابی عمر، بشر بن سری، حماد، ثابت، انسؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا یہ بھائی کام کاج میں میری مدد نہیں کرتا، ارشاد فرمایا: شاید تجھے بھی اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۵٦/۳. والمستدرک ۲۲۹/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۳۸٦/۲. ومجمع الزوائد ۱۲۰/۲. وکشف الخفا ۲٦۱/۱.

(۴۲۳) ابوبکر بن عیاشؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ بھی ہیں۔ عبادت وریاضت کے لئے ہمہ وقت ہشاش بشاش رہتے تھے، قاری اور عبادت گزار تھے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف قربت الٰہی کے لئے ترقی کرنا اور وصل کے لئے منتظر رہنے کا نام ہے۔

۱۲۳۹۷-علی بن ھارون بن موسیٰ، بشر بن ولید، ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں ایک رات آب زم زم کے پاس گیا ڈول بھر کر اوپر کھینچا جب پینا شروع کیا تو پانی کی بجائے دودھ اور شہد تھا۔

۱۲۳۹۸-ابومحمد بن حسن بن عبدالحمید بن اسحاق منوفی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف، ھیثم بن خارجہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں ابوبکر بن عیاش کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک طباق رکھا ہوا تھا جس میں شکر اور تازہ کھجوریں پڑی ہیں، میں نے کہا اے ابوبکر! کیا آپ ہمیں نہیں بلاتے مجھے تو کھانے کا بہت اشتہاء ہو رہا ہے؟ مجھے کہا اے ہیثم! یہ کھانا اہل جنت کا کھانا ہے اسے اہل دنیا نہیں کھا سکتے، میں نے پوچھا آپ نے کیسے پالیا؟ کہنے لگے تم مجھ سے سوال کرتے ہو حالانکہ مجھے چھیاسی سال گزر چکے ہیں کہ میں ہر رات اس پر ایک قرآن مجید کا ختم کرتا ہوں۔

۱۲۳۹۹-عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، ابراہیم بن جنید، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ دعا کرتے وقت کہہ رہے تھے اے میرے (رکھوالے) دو فرشتو! دونوں اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو چونکہ تم دونوں مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہو۔

۱۲۴۰۰-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سھل بن عاصم، ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں اگر تم میں سے کسی کا ایک درہم گر کر گم ہو جائے وہ پورا دن "انا للہ و انا الیہ راجعون" پڑھتا رہتا ہے کہ میرا درہم گم ہو گیا یہ نہیں کہتا کہ میرا دن ضائع ہوا اور میں اس دن میں کچھ عمل نہ کر سکا۔

۱۲۴۰۱-عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، ابوھاشم رفاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: مخلوق چار طرح کی ہے معذور، مخبور، مجبور اور مثبور، معذور چوپائے ہیں اور مخبور (خبر دیا ہوا) ابن آدم ہیں اور مجبور ملائکہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ان کو مجبور کر لیا گیا ہے اور مثبور دھتکارا ہوا شیطان ہے۔

۱۲۴۰۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، ابوکریب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا خاموشی کا ادنی نفع سلامتی کے نتیجے میں ملنے والی عافیت ہر چیز سے کافی ہے باتیں کرنے کا ادنی ضرر شہرت ہے اور شہرت کے نتیجے میں ملنے والی آزمائش کافی ہے۔

۱۲۴۰۳-ابوعبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابراہیم بن سعد، سفیان بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں دنیا کو بے شکل بڑھیا کی حالت میں دیکھا۔

۱۲۴۰۴-محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عقیل، ایک محدث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں نے خواب میں کبڑی بدشکل بڑھیا کو دیکھا کہ جو تالیاں بجاتی ہوئی جا رہی تھی، اس کے پیچھے مخلوق کا ایک سمندر امڈا ہوا تھا جو تالیاں بجاتے اور

۱. تھذیب الکمال ۳۳/۱۲۹. والجرح ۹/ت ۱۵۶۵.

رقص کرتے اس کے پیچھے چلتے جارہی تھی، جب میرے قریب ہوئی تو مجھ پر متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ اگر میں تجھ پر کامیاب ہو جاتی تیرے ساتھ بھی وہی کچھ کرتی جو کچھ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔ پھر ابوبکر رونے لگے فرمایا: میں نے یہ خواب بغداد آنے سے پہلے دیکھا ہے۔

۱۲۴۰۵-محمد بن احمد، احمد، عبداللہ بن محمد سفیان، محمد بن حسین، رستم بن اسامہ، ابراہیم بن رستم حیاط کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاش نے فرمایا ایک نوجوان نے ایک مرتبہ مجھے کہا اور میں اس وقت نوجوان تھا جہاں تک ہو سکے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کرلو، اس لئے آخرت کا قیدی کبھی بازیاب نہیں ہوگا، ابوبکر کہتے ہیں: اس آدمی کی یہ نصیحت میں کبھی نہیں بھولا۔

۱۲۴۰۶-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن عبید قریشی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبکر بن عیاشؒ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ عنفوان شباب میں میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یعنی جوانی میں مجھے آزمائشیں پیش آئیں۔

۱۲۴۰۷-ابواحمد بن غطریفی، ابوعباس محمد بن حسن طبری، احمد بن محمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے حمانی کا بیان ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی وفات کے وقت ان کی بہن رونے لگی، بہن کو رونے سے منع کیا اور ہاتھ سے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے کہا: تیرے بھائی نے گھر کے اس کونے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ ختم قرآن کیا ہے۔

مسانید ابوبکر بن عیاشؒ

ابوبکر بن عیاشؒ نے ائمہ مکثرین سے احادیث روایت کی ہیں ان میں عاصم، اعمش اور ابوحصین سرفہرست ہیں۔

۱۲۴۰۸-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن زیاد علی ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غنیٰ (بے نیازی) کے بارے میں سوال کیا گیا؟ ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی غنی ہے۔[1]

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور میری سمجھ کے مطابق ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۰۹-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن عبداللہ وراق، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ عنقریب تم کچھ ایسے لوگوں کا تذکرہ کرو گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے۔ بہر حال تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو اور ان کے ساتھ نماز کو نفل سمجھو۔[2]

یعنی گھروں میں پڑھ کر پھر ان کے ساتھ بھی با جماعت پڑھ لو پہلی نماز فرض ہوگی اور ان کے ساتھ نفل ہو جائیگی۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۰-سلیمان بن احمد، محمد بن عثمان بن سعید کوفی، ابوعمرو ضریر، ابوبکر بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں بہت برکت ہے۔

۱۲۴۱۱-قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سعید، احمد بن حسن بن عبدالملک، مصبح بن ملقام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن عورتوں کے گھر والے کہیں غائب ہوں، تنہائی کے عالم میں ان کے پاس داخل مت ہو چونکہ شیطان خون کے چلنے کی طرح رگوں میں سرایت کر جاتا ہے۔[3]

۱۔ کشف الخفا ۲/ ۳۲۱. ولسان المیزان ۱/ ۱۴۸ ..... ۲۔ سنن النسائی ۲/ ۷۵، ۷۶. وسنن ابن ماجة ۱۲۵۵. ومسند الامام أحمد ۱/ ۳۷۹. وصحیح ابن خزیمة ۱۶۴۰. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۱۲۸ ... ۳۔ سنن الترمذی ۱۱۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/ ۳۰۹. ومشکاة المصابیح ۳۱۱۹. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۳۰۵. و کنز العمال ۱۳۰۲۸. وفتح الباری ۹/ ۳۳۰

۱۲۴۱۲- قاضی ابواحمد، عبدالرحمن بن محمد بن مسلم، حسین بن رزیق کوفی، ابوبکر بن عیاش، عاصم، زر، عبداللہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور حضرات حسن وحسینؓ کھیلتے ہوئے آتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔ صحابہ کرام انہیں ہٹانا شروع کر دیتے۔ آپ نماز سے جب فارغ ہوتے ارشاد فرماتے انہیں رہنے دو، میرے ماں باپ ان پر وارے جائیں جو آدمی مجھ سے محبت کرتا ہو وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

عاصم کی یہ حدیث غریب ہے اور عاصم سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوعلاء بن عمرو حنفی، ابوبکر بن عیاشؒ، عاصم، زر، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں سب سے پہلے سعد نے تیر مارا۔

اعمش کی حدیث ابوصالح سے مروی غریب ہے نیز ابوبکر وابومعاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۴۱۴- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں کفر ہیں نوحہ اور نسب میں طعنہ زنی [1]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے، اعمش سے زبید یامی وسفیان ثوری وجریر وابومعاویہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۵- محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، ابوکریب، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابی صالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے شیاطین اور سرکش جنات کو قید کرلیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، جہنم کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، کوئی دروازہ بند نہیں رہتا اور ایک منادی صدا لگاتا ہے اے خیر وبھلائی کے متلاشی آجاؤ اور اے برائی کے خواہاں برائی سے اب رک جا اور اللہ کے کچھ آزاد کردہ لوگ ہوں گے جنہیں جہنم کی آگ سے آزاد کیا جائے گا اور ایسا ہی رمضان کی ہر رات ہوتا رہتا ہے۔[2]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف قطبہ بن عبدالعزیز اور ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۱۶- ابوبکر طلحی ومحمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے چونکہ چربی ان پر حرام کی گئی تھی تاہم انہوں نے چربی بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔[3]

اعمش سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اس لئے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۴۱۷- احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، حسین بن علی، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیق (مہربان دوست) ہے اور رفق (مہربانی ونرمی) کو پسند فرماتا ہے، رفق مزاجی پر اللہ تعالیٰ وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو کچھ سخت مزاجی پر عطا نہیں فرماتے۔[4]

۱۔ کشف الخفا ۴۴۷/۲.

۲۔ سنن الترمذی ۶۸۲. والمستدرک ۴۲۱/۱. والسنن الکبری للبیهقی ۳۰۳/۴. وفتح الباری ۱۱۴/۴. والأمالی للشجری ۲۸۸/۱.

۳۔ صحیح البخاری ۲۰۷/۳. وصحیح مسلم، کتاب المساقاة باب ۱۳. ومسند الامام احمد ۲۵/۱، ۲۴۷، ۲۹۳، ۳۶۲/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲/۶، ۱۳، ۲۰۶/۹.

۴۔ صحیح مسلم ۷/۱۶. وصحیح البخاری ۴۱/۲، ۱۳۲/۴، ۱۲۲، ۱۴۰/۵. وفتح الباری ۵۲۰/۲، ۳۹۹/۷.

اعمش سے ابوبکر اور ان سے اسماعیل متفرد ہیں۔

۱۲۴۱۸-محمد بن حسن یقطینی، احمد بن محمد بن ابراہیم صوری، عبداللہ بن نصر اصم، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بادصبا سے میری نصرت کی گئی جبکہ قوم عاد کو دبور ہوا سے ہلاک کیا گیا۔ اعمش سے ابوبکر متفرد ہیں اور ان سے اصم۔ صبا پُروائی ہوا اور دبور پچھوائی ہوا کو کہتے ہیں۔

۱۲۴۱۹-محمد بن احمد بن حسن، محمد بن نصر صایغ، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء اغنیاء سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور آدھے دن کی مقدار پانچ سو برس کے مساوی ہے۔

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۰-محمد بن عقبہ شیبانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن اکثم، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہوتی ہیں آدمی پر ہر ہڈی (جوڑ) کے بدلے میں صدقہ واجب ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے ارشاد فرمایا مسافر کو تیری رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے رستے سے تیرا تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ ننگے کو کپڑا پہنا دینا بھی افضل صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے کہا یارسول اللہ! ان اعمال کی طاقت کون نہیں رکھتا؟ ارشاد فرمایا اپنے شر وفساد سے لوگوں کو بچائے رکھنا بھی صدقہ ہے اور یہ صدقہ وہ اپنے اوپر کر رہا ہے۔[1]

اعمش کی یہ حدیث غریب ہے اعمش سے صرف ابوبکر وابوعوانہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۱-محمد بن عبداللہ بن یاسین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہنس دیئے پھر ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جنہیں زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لایا جا رہا ہے اور وہ اس کو ناپسند کر رہے ہیں۔[2]

۱۲۴۲۲-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، یزید بن مہران، ابوبکر بن عیاش، اعمش، ابوصالح، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھے۔ ابوبکر کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف یزید نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۳-ابوبکر طلحی، حصین بن جعفر قتاتؒ، اسحاق بن محمد عزرمی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے ہر مہینے میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے۔ چنانچہ جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس سال رمضان میں بیس دن اعتکاف فرمایا۔

ابوحصین کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۴-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوبردہ، ابوموسیٰؓ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نیا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لیتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔[3]

۱۔ کنز العمال ۱۶۴۲۱ ...... ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۰/۸. وتاریخ اصبهان ۳۵۰/۲. والکامل لابن عدی ۸۶۱/۲. وکشف الخفا ۷/۲. واتحاف السادة المتقین ۶۲/۹.

۳۔ مسند الامام أحمد ۴۰۸/۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۲۸/۷. وتاریخ اصبهان ۴۷/۲.

اس حدیث میں ابوحصین سے ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۵- حبیب بن حسن، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، عبدالرحمن بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوبردہ کہتے ہیں کہ میں زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس لوگوں کے کٹے ہوئے سر یکے بعد دیگرے لائے جارہے تھے۔ میں کہتا جارہا تھا جہنم کی طرف، جہنم کی طرف اتنے میں عبداللہ بن یزید انصاریؓ بولے اے بھتیجے! کیا تم نہیں جانتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کا عذاب دنیا میں قتل عمد مقرر کیا ہے''۔[1]

اس حدیث میں ابوحصین سے روایت کرنے میں ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۲۶- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، اسحاق بن عیسیٰ طباع، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، سالم بن ابوجعد، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کے لئے صدقہ حلال نہیں اور نہ ہی تگڑے طاقتور کے لئے حلال ہے۔[2]

۱۲۴۲۷- ابوحسن بن محمد بن حسن، محمد بن غالب، معلیٰ بن منصور رازی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحصین، ابوصالح وسالم کی سند سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۲۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن سعد رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

اس حدیث کو بھی ابی حصین، سالم وابوصالح کی سند سے صرف ابوبکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴۲۹- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عیسیٰ بن عبدالسلام طائی، فرات بن محبوب، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوطالب نے وفات پائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! کتنی جلدی آپ کے فقدان کا مجھے احساس ہونے لگا ہے۔

یہ حدیث ابوحصین سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابوبکر متفرد ہیں۔

۱۲۴۳۰- ابواحمد حسن بن عبداللہ بن سعید ادیب، احمد بن محمد بن سعید، قاسم بن محمد بن جعفر، دھقان، محمد بن حماد زید کوفی، ابوبکر بن عیاش، ابوحصین، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔[3]

۱۲۴۳۱- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، ابوخالد بن یزید بن مھران، ابوحصین، ابوقاسم بن مخیمرہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی مردہ آدمی کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ لکھنے والے

۱۔ کنز العمال ۴۰۵۲۰. والجامع الکبیر ۴۷۶۷.

۲۔ سنن ابی داؤد ۱۶۳۴. وسنن الترمذی ۶۵۲. وسنن ابن ماجۃ ۱۸۳۹. والمستدرک ۱/۴۰۷. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۳۸۷. وصحیح ابن حبان ۸۰۶.

۳۔ سنن ابی داؤد ۵۰۱۰. ومسند الامام احمد ۱/۲۶۹، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۱۳، ۳۲۷، ۵/۱۲۵، وسنن الدارمی ۲/۲۹۷، وصحیح ابن حبان ۲۰۰۹، ۲۰۱۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۰۷، ۱۱/۸۷، ۲۸۷، ۲۸۸، ۱۲/۲۰۰، ۱۷/۱۹، وفتح الباری ۱۰/۵۳۷، ۵۴۰.

فرشتوں کوحکم دیتے ہیں کہ (زندگی میں) اس کے افضل اعمال لکھو جو وہ کیا کرتا تھا تا کہ میں اس کو چھوڑ دوں ۔ ۱

ابوحصین سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۲- حبیب بن حسن، احمد بن یحییٰ حلوانی، یحییٰ حمانی، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (موجودہ) کسریٰ کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا او رجب (موجودہ) قیصر کا خاتمہ ہو جائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان دونوں بادشاہوں کے خزانے اللہ کے رستے میں خرچ کیے جاویں گے۔ ۲

عبدالملک کی یہ مشہور حدیث ہے نیز یہ حدیث ثوری وزھیر وشیبان اور ابوعوانہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد مذکر، حسن بن ھارون سلیمان بن داؤد منقری، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک وقت ایسا آئے گا) کہ ضرور ایک عورت مدینہ سے سفر پر نکلے گی حتیٰ کہ حیرہ میں داخل ہو جائے گی اور اثنائے سفر اس کو کسی کا خوف دامن گیر نہیں ہوگا۔ ۳

یہ حدیث عبدالملک سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۴- ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر عثانی، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، عبدالملک بن عمیر، شعبی کے سلسلہ سند سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید پر اعراب لگاؤ۔

ہمیں یہ حدیث ابوبکر طلحی نے اسی طرح موقوفا بیان کی ہے جبکہ بعض دوسرے محدثین نے اسے مرفوع بھی بیان کیا ہے۔

۱۲۴۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالحمید بن صالح (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چھوٹا لڑکا تھا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حنین کے موقع پر فجر کی اذان دی، جب میں حی علی الصلوٰۃ وحی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم بھی شامل کرلو۔ ۴

میرے علم کے مطابق عبدالعزیز سے یہ حدیث صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۶- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس حال میں وفات پائی کہ دنیا میں اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ۵

عبدالعزیز کی یہ حدیث مشہور ہے اور ان سے سعید نے بھی روایت کی ہے جبکہ عطاردی نے اصحاب ابوبکر کے مخالف سند سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ انہوں نے یوں سند بیان کی ہے عبدالعزیز، سوید بن غفلہ، حضرت ابوذر۔

۱۲۴۳۷- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، زید بن وھب، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا جا رہا تھا حتی کہ ہم "حرہ" تک پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میرے

۱۔ كنز العمال ۴۳۰۷۴. ۴۴۷۰.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۰۵/۵.

۳۔ المعجم الكبير للطبراني ۲۳۷/۲. وسنن الدارقطني ۲۲۷/۲. وكنز العمال ۳۱۹۷۴.

۴۔ سنن الدارقطني ۲۳۷/۱. والمعجم الكبير للطبراني ۲۰۹/۷. وكنز العمال ۲۰۹۷۳.

۵۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۵۱. وفتح الباری ۲۲۸/۱، ۲۶۳/۱۱.

واپس آنے تک تم یہیں بیٹھو گے، چنانچہ میں ادھر ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے پھر متوجہ ہوئے میں نے انہیں سنا فرما رہے تھے اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ اگر چہ زنا اور چوری کی ہو؟ تین مرتبہ یہ کلمات دہرائے میں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ کس سے باتیں کرر ہے تھے؟ فرمایا کیا تم نے سن لیا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تھے جو مجھے اس حرہ کی ایک جانب میں پیش آگئے تھے اور انہوں نے کہا اپنی امت کو بشارت دیجیے کہ جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے۔ میں نے کہا اے جبرئیل! چاہے اس نے زنا و چوری کیوں نہ کی ہو؟ (پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دیں گے)

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں جیسا دائمی عذاب نہیں دیں گے، صفائی ستھرائی کے لئے بقدر ذنوب بہر حال گنہگار مومنین کو عذاب ہوگا، ہاں کبھی نہ کبھی انہیں عذاب سے چھٹکارا ملے گا، حدیث میں یہی تاویل کرنی پڑتی ہے ورنہ بہت ساری نصوص سے فاجر مومن کو عذاب ملنا ثابت ہے۔

مذکور سیاق میں عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۸-ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، تمیم بن طرفہ، عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خطیب نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا: جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: خاموش رہو تو بہت برا خطیب ہے۔

چونکہ خطیب نے جملہ ثانیہ میں کہا: ''ومن یعصہما'' اس نے ایک ہی ضمیر میں اللہ اور اس کے رسول کو جمع کر دیا یہ خطاء ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تنبیہ کی۔

ثوری اور قیس بن ربیع نے بمثلہ عبدالعزیز سے روایت کی ہے۔

۱۲۴۳۹-ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، یحییٰ بن یوسف رمی، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، مجاہد، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔ ان دو کے علاوہ اور کسی رکن کا استلام نہیں کرتے تھے۔

عبدالعزیز کی یہ حدیث غریب ہے، ہمیں صرف ابوبکر کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۴۴۰-سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، احمد بن یونس، ح، جعفر بن محمد، ابو حصین، یحییٰ حمانی، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں نے رمی جمار سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کرلو، آدمی نے کہا میں نے رمی سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ فرمایا: کوئی حرج نہیں رمی کرلو، آدمی نے پھر کہا: میں نے رمی سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا ہے۔ فرمایا رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔[1]

بقول سلیمان ابوبکر عن عبدالعزیز متفرد ہیں۔

۱۲۴۴۱-محمد بن احمد بن حسن، ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، عمرو بن دینار، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے اور پلانے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری، ۱/۳۱، ۴۳، ۲/۲۱۵. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۳. وفتح الباری ۱/۱۸۰، ۲۲۳.

یہ حدیث عبدالعزیز سے صرف ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۴۲- محمد بن عبداللہ بن سفیان، محمد بن عبداللہ حضرمی، طاہر بن ابی احمد، ''ح'' محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حسین بن جعد، ابوطاہر ہروی ہاشم بن ولید، (دونوں) ابوبکر بن عیاش، عبدالعزیز بن رفیع، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو وقت سے موخر کر کے پڑھیں گے سو جب تم انہیں پاؤ تم اپنے گھروں میں وقت معروف پر نماز پڑھ لو، پھر تم ان کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھ لو اور انکے ساتھ مل کر پڑھی گئی نماز کو نفل سمجھو۔

۱۲۴۴۳- محمد بن احمد بن حسن، حسن بن عمر بن ابواحوص، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، ابوبکر موسیٰ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سونے کے لئے تشریف لے جاتے۔ اپنی دائیں ہتھیلی دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور زبان مبارک سے کہتے یا اللہ! تو مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔[1]

۱۲۴۴۴- ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، ابواسحاق، عاصم، ابووائل، جریر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے، جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! ہاتھ مبارک بڑھائیے اور شرطیں طے کیجئے چونکہ آپ میری شرط سے بہ خوبی واقف ہیں، ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو، زکوۃ دو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو اور مشرک سے علیحدگی اختیار کرو۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے عاصم سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے حماد بن سلمہ، ابان بن یزید اور زائدہ بھی ہیں۔

۱۲۴۴۵- محمد بن احمد بن حسین، حسین بن عمر بن ابراہیم، ''ح'' ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، مسلم بن سلام، ابوبکر بن عیاش، عاصم، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو تہ تیغ کر کے میرے سینے کو ٹھنڈک بخشی ہے۔ مجھے یہ تلوار عطا کیجئے، ارشاد فرمایا: اے سعد! یہ تلوار نہ میری ملکیت میں ہے نہ آپ کی ملکیت میں، میں نے تلوار وہیں رکھ دی اور میں واپس لوٹ آیا، اور کہا: ہوسکتا ہے یہ تلوار اس آدمی کو مل جائے جو میری جیسی آزمائش میں مبتلا نہ ہوا ہو، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کھڑے ہو جاؤ، تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں۔ چنانچہ میں اسی لمحے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا مجھے فرمایا: اے سعد! آپ نے مجھ سے یہ تلوار مانگی ہے حالانکہ یہ میری نہیں ہے لیکن (آپ کے جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ نے میرے اختیار میں دے دی ہے اب وہ تمہاری ہوگئی، اس دوران آیت کریمہ نازل ہوئی ''**یسالونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول**'' (انفال ۱) آپ ﷺ سے اموال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اموال غنیمت اللہ اور رسول کے ہیں''

ابوبکر نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں آیت پڑھی'' **یسالونک الانفال** '' قرأت میں ''**عن الانفال**'' نہیں ہے۔

۱۲۴۴۶- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابوحصین، احمد بن یونس، ابوبکر بن عیاش، عمر بن سعید، عبدالکریم، زیاد بن ابی مریم، عبداللہ بن معقل، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ندامت توبہ ہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد ۵۰۴۵. وسنن الترمذی ۳۳۹۸. وسنن ابن ماجة ۳۸۷۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۴۰۰، ۴۱۴، ۴۴۳، ۴/ ۲۸۱، ۲۹۰، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۳، ۶/ ۲۸۸، والأدب المفرد ۱۲۱۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/ ۱۸۵. وصحیح ابن حبان ۲۳۵۰.

۱۲۴۴۷-ابوبکر طلحی، ابوحازم، محمد بن سری تمیمی، محمد بن علاء، ابوبکر بن عیاش، ابوحمزہ ثمالی، شعبی، ام ھانی کے رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ام ھانی! کیا تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ چیز ہے میں نے جواب دیا. میرے پاس صرف خشک روٹی کے چند ٹکڑے ہیں اور سرکہ بھی ہے ارشاد فرمایا: وہ گھر سالن کے لئے کبھی محتاج نہیں ہوتا جس میں سرکہ موجود ہو۔

ابوحمزہ سے مروی ہے کہ ابوبکر کی یہ حدیث بالا غریب ہے اور ابوحمزہ کا نام ثابت بن ابوحنیفہ ہے۔

۱۲۴۴۸-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، عبدالحمید بن صالح، ابوبکر بن عیاش، ھشام بن عروۃ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے میں اشتمال کیے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔[1]

اشتمال: چادر کو مخصوص طریقہ سے اوڑھنا کہ ایک کاندھے کے اوپر سے اوڑھی جائے اور پورا بدن مستور ہو جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور ہشام سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

(۴۲۴) ابوحکم سیارؒ[2]

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک ابوحکم سیارؒ بھی ہیں، کمال درجے کے عبادت گزار تھے صبر و شکر کو ہمیشہ اپنی گھٹی میں باندھے رکھا، ابوحکم تابعین میں سے ہیں اگرچہ ان کا ذکر طبقہ تابعین سے مؤخر ہو گیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف ظاہر کو بنا سنوار کر رکھنا اور باطن کو توڑنے کا نام ہے۔

۱۲۴۴۹-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومعمر، ابوھذیل کے سلسلہ سند سے ھیثم کا بیان ہے کہ ہم سیار ابوحکم کے پاس گئے اور وہ اس وقت رو رہے تھے۔ ہم نے پوچھا آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ جواب دیا جس چیز نے مجھ سے قبل عابدین کو رلایا ہے۔

۱۲۴۵۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، شریح بن یونس، خلف بن خلیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ سیار نے فرمایا: دنیا و آخرت دونوں بندے کے دل میں جمع ہو جاتی ہے ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوئی دوسری اس کے تابع ہوتی ہے۔

۱۲۴۵۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عمران بن جنید، سلیمان بن داؤد قزاز، علی بن حسن، عبداللہ بن مبارک کا بیان ہے کہ سیار ابوحکم اور مالک بن دینار دونوں ایک دوسرے کی ملاقات کے خواہشمند تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیارؒ بصرہ تشریف لائے ان کے پاس خوبصورت قسم کے کپڑے تھے جنہیں وہ کبھی کبھی پہنتے تھے۔ تاہم جس دن وہ بصرہ تشریف لے گئے اس دن وہی عمدہ کپڑے زیب تن کیے اور سر پر عمامہ باندھا، پھر مالک بن دینار کے پاس گئے جبکہ مالک بن دینار اور ان کے مریدوں نے اون کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ مالک بن دینار نے مریدین کو درس حدیث دیا اور کچھ وعظ و نصیحت کی، پھر مریدین متفرق ہو گئے اور مجلس میں صرف مالک بن دینار اور سیارؒ باقی رہے مالک بن دینار بولے: اے شیخ! میں آپ کے اس ذیشان لباس کی وجہ سے آپ سے غافل رہا۔ سیارؒ بولے کیا میرے اس لباس نے مجھے آپ کے نزدیک کمتر بنا دیا ہے؟ مالک بن دینار نے اثبات میں جواب دیا، سیار کہنے لگے وہ لباس بہت اچھا ہے جو پہننے والے کو

---

[1] السنن الکبری للبیهقی ۲/۲۳۸. وسنن الترمذی ۱۸۴۱. وتاریخ بغداد ۶/۳۰۷. والکامل لابن عدی ۶/۲۱۰۶۸. وکنز العمال ۴۱۰۱۰، ۴۱۰۱۳.

[2] فی تهذیب الکمال ۱۲/۳۱۳، والتاریخ الکبیر ۴/۲۳۳۳، والجرح ۴/ت۱۱۰۳. والکاشف ۱/ت۲۲۳۹. وتهذیب التهذیب ۴/۲۹۱.

لوگوں کے سامنے کمتر بنا کر کے پیش کرے، چنانچہ مالک بن دینار اپنی جگہ سے اٹھ کر سیار کے روبرو آبیٹھے اور پوچھا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا آپ کون ہیں؟ جواب دیا میں سیار ابوالحکم ہوں۔

۱۲۴۵۲-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محرر بن عون، فضیل بن عیاض کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیار ابوالحکم، مالک بن دینار کے پاس تشریف لے گئے اور سیار نے عمدہ قسم کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ مالک ان سے کہنے لگے: کیا آپ جیسے لوگ اس قسم کا لباس پہن سکتے ہیں؟ سیار نے جواب دیا کیا اس لباس نے مجھے آپ کی نظروں میں کمتر کر دیا ہے یا بالاتر؟ مالک کہنے لگے: بلکہ کمتر کر دیا ہے سیار نے فرمایا: یہ تواضع ہے۔

۱۲۴۵۳-احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، سیار بن ابوالحکم، ابووائل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل میرے گناہوں میں سے صرف ایک ہی گناہ معاف کرے اور میرے نسب کو شہرت نہ دے۔

مسانید ابوالحکم سیارؒ

مصنف ابونعیم اصفہانی کے شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سیار ابوالحکم تابعی ہیں اور وہ اصلاً واسطی ہیں اگرچہ طبقہ تابعین میں سے ان کا ذکر مؤخر ہو گیا ہے۔

طارق بن شہابؓ سے احادیث روایت کی ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ طارق بن شہاب صحابہ ہیں سیار کی اکثر روایات شعبی، ابووائل، ابوحزم، یزید فقیر، ثابت بنانی وغیرہم سے مروی ہیں۔

سیار سے سعید، مسعر وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں، سیار کا تذکرہ تبع تابعین کے ذکر سے مقدم ہونے کا حق رکھتا ہے تاہم ان کی چند مرویات ذیل میں ہیں۔

۱۲۴۵۴-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابونعیم، بشیر بن سلیمان، سیار ابوالحکم، طارق بن شہاب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی محتاجی پیش آ گئی اور پھر اس نے اپنی محتاجی کو لوگوں کے سامنے پیش کر دیا اس کا فاقہ کبھی نہیں ختم ہونے پائے گا اور اگر اس نے اپنی محتاجی کو اللہ کے حضور پیش کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے غنیٰ عطا فرمائیں، یا تو آخرت میں اس کا اجر وثواب عطا فرما دیں یا دنیا میں اسے غنیٰ سے نوازیں۔[1]

مذکورہ بالا حدیث غریب ہے اور طارقؓ سے صرف سیار نے روایت کی ہے اور سیار سے صرف بشیر نے۔

۱۲۴۵۵-سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز وعبداللہ بن احمد بن حنبل، ھارون بن معروف، مخلد بن یزید، بشیر بن سلمان، سیار ابوالحکم، طارق بن شہاب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہو چکی ہے اور ان سے صرف دوری میں اضافہ کر رہی ہے۔[2]

طارق اور سیار دونوں سے مروی یہ حدیث غریب ہے جبکہ دیگر محدثین نے یہ حدیث مخلد، مسعر، سیار، کی سند سے روایت کی ہے جیسے پوری سند یوں ہے، یوسف بن ابراہیم کھی، عبداللہ بن محمد بن مسلم، عبدالحمید، بن ہشام حرانی، مخلد بن یزید، مسعر بن کدام، سیار سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۵/۱۰. وکشف الخفا ۲/۳۹۰. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۳۰.

۲۔ المستدرک ۴/۳۲۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۵/۱۰.

۱۲۴۵۶-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ "ح" ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابراہیم بن ہاشم بغوی، علی بن جعد، شعبہ، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو سفر سے واپس آنے پر اچانک رات کو گھر والوں کے پاس آ دھمکنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے، جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لیں۔ شعبی کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۵۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ھیثم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم سفر سے واپس لوٹے مدینہ میں ہم داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ، تاکہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں تاکہ پراگندہ حال عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہے وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۸-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، زکریا بن یحییٰ، ہیثم، سیار، شعبی، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں (یا سفر میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب ہم واپس لوٹنے لگے میں نے اپنے سست رفتار اونٹ پر جلدی کرنی چاہی، اچانک کوئی اور میرے پیچھے سے میرے ساتھ لاحق ہوا اس کے پاس چھڑی تھی اس نے میرے اونٹ کو چھڑی مار کر برانگیختہ کیا جس سے وہ اتنا تیز ہو گیا جیسے تم کسی تیز رفتار اونٹ کو دیکھ لو، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں، ارشاد فرمایا: تمہیں کیا جلدی ہے میں نے جواب دیا میں نے نئی نئی شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کیا کسی کنواری عورت سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے جواب دیا یا رسول اللہ! ثیب (بیوہ) سے شادی کی ہے ارشاد فرمایا: کنواری عورت کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی جو تم اس کا جی بہلاتے وہ تمہارا جی بہلاتی، جابر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں نے بیوہ سے اس لئے شادی کی ہے تاکہ جب میں سفر سے آؤں تو وہ عقلمندی سے کام لے اور عقلمند تجربہ کار عورت زیادہ اچھی ہے۔ چنانچہ جب ہم مدینہ آئے اور ابھی گھروں داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رک جاؤ حتیٰ کہ ہم عشاء کے وقت داخل ہوں، تاکہ پراگندہ حال بکھرے بالوں والی عورت کنگھی کر لے اور جس عورت کا شوہر گھر سے غائب رہا ہو وہ عورت زیر ناف بال صاف کر لے۔

۱۲۴۵۹-ابوالحسن، علی بن ابراہیم بن احمد رازی، اسحاق بن محمد بن کیسان، مستمر بن صلت، عبدالکریم بن روح، شعبہ، منصور، سیار، ابووائل، حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ایک قوم کے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر آئے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

سیار سے مروی شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور عبدالکریم متفرد ہیں۔

۱۲۴۶۰-عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، شعبہ، سیار و منصور، ابوحزم، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور دوران حج بیہودہ گفتگو سے پرہیز کیا اور نہ ہی فسق میں مبتلا ہوا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو کر لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔[1]

۱۲۴۶۱-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار ابوحازم کی سند سے مثل مذکور بالا کے حدیث مروی ہے۔

ابوحازم سے مروی منصور کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۶۲-ابراہیم بن محمد حمزہ، وابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، علی بن جعد، شعبہ، سیار ابوحکم، ثابت بنانی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر حدیث سنائی کہ رسول

ا۔ صحیح البخاری ۲/۱۶۴، ۳/۱۴. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۳۸.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بچوں کے پاس سے گزرے، انہوں نے بھی بچوں کو سلام کیا اور میں اس وقت بچوں کے ساتھ تھا۔

یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۴۶۳- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، شریح بن یونس وزکریا بن یحییٰ بن حمویہ، "ح" ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، "ح" ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (تینوں محدثین) ہشیم، سیار، یزید فقیر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ خصوصیتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں، (وہ یہ ہیں) ایک مہینے کی مسافت کے بقدر رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی دشمن سے میں ایک مہینے کی مسافت کے فاصلے پر ہوتا ہوں کہ دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے) اور پوری زمین کو میرے لئے مسجد اور طہور کا حکم دے دیا گیا (یعنی جہاں چاہوں نماز پڑھوں اور مٹی سے تیمم کرلوں) چنانچہ میری امت کے جس آدمی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ جہاں چاہے نماز پڑھ لے اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی مال غنیمت حلال نہیں کیا گیا اور مجھے سفارش (شفاعت) عطا کی گئی اور مجھ سے پہلے ہر نبی کو کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جبکہ مجھے عامۃ الناس کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔[۱]

۱۲۴۶۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، سیار، جابر، عبیدہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ کیا ہے پس اگر میں غزوہ ہند میں شہید ہوا تو بہترین شہید ہوں گا اور اگر زندہ واپس لوٹ آیا تو میں آزاد ابوہریرہ ہوں گا۔

(۴۲۵) شیبان راعیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے شیبان راعی بھی ہیں، عبادت حق تعالیٰ میں ہمہ وقت مگن رہتے، اور توکل علی اللہ کو ہر حال میں اپنے دامن میں سموئے رکھا۔

۱۲۴۶۵- عبداللہ بن محمد، ابوعباس محمد بن احمد بن سلیمان ھروی، ابراہیم بن یعقوب، احمد بن نصر، محمد بن حمزہ مرتضیٰ کا بیان ہے کہ شیبان راعی جب کبھی جنبی ہو جاتے اور انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے بارش برستی اور غسل کرتے، نماز جمعہ کے لئے تشریف لے جاتے اور اپنی بکریوں پر دائرہ نما خط کھینچ جاتے۔ جب واپس آتے بکریوں کو اسی حالت میں پاتے جس حالت میں انہیں چھوڑ کر گئے تھے۔

(۴۲۶) صالح بن عبدالجلیلؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک صالح بن عبدالجلیلؒ بھی ہیں۔ اطاعت باری تعالیٰ کو بجالا کر لذت محسوس کرتے تھے، گزارہ کو کافی سمجھتے، قناعت کو کبھی نہیں چھوڑا۔

۱۲۴۶۶- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف دارانی، احمد بن ابو حواری، ابوسلیمان کے سند سے مروی ہے کہ صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے دنیا و آخرت کی زندگی کی لذت کو پیتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں اپنی خواہشات کو کوتاہ رکھا آج تم اپنی خواہشات کو پورا کرو میری عزت کی قسم بہشتوں کو میں نے تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۹. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۳. وفتح الباری ۱/۴۳۶، ۵۳۳.

۱۲۴۶۷- محمد بن احمد، حسین بن محمد، ابوزرعہ، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۲۴۶۸- اسحاق بن اسحاق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان، صالح بن عبدالجلیل نے فرمایا: اہل بصیرت حضرات اہل دنیا کے بادشاہوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں جبکہ اہل دنیا ان کو تعظیم کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ان پر رشک بھی کرتے ہیں۔

(۴۲۷) حسین بن یحییٰ حسنیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک حسین بن یحییٰ حسنی بھی ہیں جو عبادت و ریاضت میں ہمہ وقت کوشاں رہتے تھے۔

۱۲۴۶۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، ابوخالد قصاع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ کے اولیاء کی دنیا میں کیا علامت ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو دنیا میں اچھے اعمال کی توفیق دیتا ہے جن سے وہ راضی رہتا ہے۔

۱۲۴۷۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، ابومسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسین بن یحییٰ حسنی نے فرمان باری تعالیٰ "فلنحیینه حیاة طیبة" (نحل/۹۷) ہم اسے پاکیزہ تر زندگی عطا فرمائیں گے" کے بارے میں فرمایا: یعنی ہم اسے اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں گے جس کی لذت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا، حسنی فرماتے ہیں: جو چاہتا ہو کہ اس کی آنکھ زیادہ سے زیادہ آنسو بہائے اور اس کا دل رقت آمیز ہو جائے وہ آدھا پیٹ بھر کھائے پیے، ابومسلم کہتے ہیں یہ بات میں نے ابوسلیمان کو سنائی، وہ مجھے کہنے لگے حدیث میں تو یوں آیا ہے: ایک تہائی کھانا اور ایک تہائی پینا ہے" ان لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے سدس (چھٹے حصے) کا اضافہ کر دیا ہے۔

۱۲۴۷۱- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، طیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حسنی نے فرمایا: جہنم میں کوئی ٹھکانا نہیں ہوگا نہ ہی قید ہوگی نہ بیڑیاں اور نہ زنجیر ہوں گے مگر خوف اتنا ہوگا کہ اس پر جہنمی کا نام لکھا ہوگا، طیب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی تو کہنے لگے اس وقت کیا حال ہوگا جب یہ ساری چیزیں جہنمی میں جمع ہو جائیں گی، بیڑیاں اس کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی ہتھکڑیاں اس کے ہاتھوں میں اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

۱۲۴۷۲- ابوعلی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبدالجبار بن عاصم، "ح" ابوبکر بن محمد بن حسین آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، "ح" ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، احمد بن محمد بن یزید براثی (تینوں) حکم بن موسیٰ، عبدالملک بن یحییٰ حسنی، صدقہ دمشقی، ھشام کنانی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بواسطہ جبرئیل فرمان باری تعالیٰ ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جس نے میرے ولی کو رسوا کیا اس نے علانیہ میرے ساتھ جنگ کی، جس چیز کو میں نے کرنا ہوتا ہے اس میں مجھے تردد نہیں ہوتا اور نہ ہی مجھے اپنے بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کچھ تردد ہوتا ہے حالانکہ وہ موت کو ناپسند کر رہا ہوتا ہے جبکہ میں اس کی برائی ناپسند کر رہا ہوتا ہوں اور مرنے کے سوا اس کو کوئی چارہ کار رہتا ہی نہیں، میرے مومنین بندوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو عبادت کے کسی باب کا ارادہ کرتے ہیں۔ وہ اس سے رک جاتے ہیں اور عجب اسے نہیں داخل ہونے دیتا اور اس طرح ان کا عبادت کا باب فاسد ہو کر رہ جاتا ہے بعض میرے بندے ایسے ہیں جن سے میں محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جس سے میں محبت کرتا ہوں میں اس کے کان، ہاتھ اور آنکھیں بن جاتا ہوں وہ مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں وہ میرے لئے خیر خواہ ہوتا ہے میں اس کا خیر خواہ بن جاتا ہوں بے شک بعض میرے ایسے بندے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف مالداری سے ہوتی ہے۔ اگر میں انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دوں تو فقر و فاقہ اس کا ایمان بگاڑ ڈالے اسی طرح بعض میرے ایسے مومن بندے ہوتے ہیں

جن کے ایمان کو صرف ان کا فقر و فاقہ ہی درست رکھ سکتا ہے اور بعض بندے میرے ایسے ہوتے ہیں کہ مالداری ان کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف صحت سے ہوتی ہے اگر میں انہیں کسی بیماری میں مبتلا کردوں تو بیماری اس کے ایمان کو فاسد کر دے گی اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں جن کے ایمان کی اصلاح صرف بیماری سے ہوتی ہے اگر میں انہیں صحت عطا کردوں تو ان کا ایمان فاسد ہو جائے گا میں اپنے علم کے مطابق اپنے بندوں سے حسن تدبیر سے پیش آتا ہوں اور بیشک میں علیم وخبیر ہوں۔[1]

انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے اس سیاق میں صرف ہشام کتانی نے روایت کی ہے نیز حسن بن یحیٰ حسنی متفرد ہیں۔

۱۲۴۷۳- سلیمان بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن "ح" علی بن ھارون، احمد بن عبدالجبار، ھیثم بن خارجہ (دونوں راوی) حسن بن یحیٰ حسنی، بشر بن حبان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم مسجد تعمیر کر رہے تھے کہ ہمارے پاس واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے جس نے مسجد بنائی اور پھر اس میں نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے افضل گھر بنائیں گے۔[2]

بشر سے روایت کرنے میں حدیث بالا میں حسنی متفرد ہیں۔

(۴۲۸) ادریس خولانی ؒ

اولیاء تابعین کرام میں سے ایک عاقل، ربانی ادریس بن یحیٰ خولانی ؒ بھی ہیں۔

۱۲۴۷۴- محمد بن علی، احمد بن علی بن ابی صقر، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے صوفیاء کرام میں صرف ادریس خولانی کو عقلمند دیکھا ہے۔

۱۲۴۷۵- علی بن ھارون، موسیٰ بن ھارون حافظ کا بیان ہے کہ زنجویہ ادریس بن یحیٰ خولانی کا تذکرہ کر رہے تھے کہ وہ مصر میں ایسے ہیں جیسے ہمارے ہاں بغداد میں بشر بن حارث ہیں موسیٰ کہتے ہیں: میرا گمان نہیں ہے کہ علماء ادریس خولانی پر مقدم کسی کو سمجھتے ہوں۔

مسانید ادریس بن یحیٰ خولانی ؒ

۱۲۴۷۶- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، ادریس بن یحیٰ، حیوۃ بن شریح، عقیل بن خالد، ابن شھاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے ایک ہاتھ میں سمیٹ لیں گے اور آسمانوں کو دائیں ہاتھ میں پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوگا: آج میں ہی بادشاہ ہوں۔[3]

۱۲۴۷۷- سلیمان بن احمد، حرملہ، ادریس بن یحیٰ، عقیل، ابن شھاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن کی حفاظت کرتا ہے اور رات کو لے کر اسے کھڑا رہتا ہے (یعنی رات کو پڑھتا رہتا ہے نماز میں نوافل میں) اس کی مثال باندھے ہوئے اونٹ جیسی ہے کہ جب اس کا مالک اسے باندھے رکھتا ہے اونٹ کو اپنے پاس روکے رکھتا ہے اور جب اونٹ کو کھول دیتا ہے تو وہ بھاگ نکلتا ہے۔[4]

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۴/۸. ومجمع الزوائد ۲۲۸/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۱۰۲/۸: ۴۷۷، ۳۴۰/۹.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴۹۰/۳. والترغیب الترھیب ۱۹۵/۱.

۳۔ صحیح البخاری ۱۵۸/۶، ۱۳۵/۸، ۱۴۲/۹. ۱۵۰. وصحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین ۲۳. وفتح الباری ۵۵۱/۸. ۳۹۶/۱۳.

۴۔ سنن النسائی ۱۵۴/۲. وأمالی الشجری ۸۲/۱، ۱۰۸.

۱۲۴۷۸- سلیمان، احمد، حرملہ، ادریس بن یحییٰ، حیوۃ بن شریح عقیل، ابن شہاب، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار دوزخ کی تیز گرمی کا اثر ہے اسے ٹھنڈے پانی سے توڑتے رہو، چنانچہ ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے یا اللہ! عذاب کو ہم سے دور کر دے۔

مذکورہ بالا زہری کی تینوں حدیثیں غریب ہیں، صرف حیوۃ نے روایت کی ہیں۔

۱۲۴۷۹- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر، حرملہ، ''ح'' محمد بن علی، اسماعیل بن داؤد بن وردان، یوسف بن ابی طیبہ، (دونوں) ادریس بن یحییٰ خولانی، عبداللہ بن عیاش، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔[۱]

نافع کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف عبداللہ بن سلیمان نے روایت کی ہے اور عبداللہ بن سلیمان، طویل کے لقب سے مشہور ہیں نیز ادریس متفرد ہیں۔

۱۲۴۸۰- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، ابن ابی ذیب، شعبہ مولیٰ ابن عباس، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدن سے باہر نکلنے والی چیزوں سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ ان چیزوں سے جو بدن میں داخل ہوں۔[۲]

یعنی پیشاب پاخانہ، ریح، خون، پیپ، قے وغیرہ سے وضو واجب ہوتا ہے نہ کہ کھانے پینے سے۔

ابن ابی ذیب کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف فضل کی سند سے پہنچی ہے اور فضل سے ادریس روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۴۸۱- محمد بن ابراہیم، یحییٰ بن محمد بن صاعد، ابراہیم بن منقذ، ادریس بن یحییٰ خولانی، فضل بن مختار، حمید، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب نکلے، اپنے گدھے پر سوار ہوئے جس سے گدھے پر بیٹھنے کا اثر (نشان) پڑ گیا۔

(۴۲۹) مفضل بن فضالہؒ[۳]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک مفضل بن فضالہ بھی ہیں جو حق وعدالت پر قائم رہے۔ عبادت وریاضت میں ملال کا شکار نہیں ہوئے۔ مستجاب الدعوات تھے۔

۱۲۴۸۲- ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار فرہاذانی، ابن رغبہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک ثقہ آدمی نے بتایا کہ مفضل بن فضالہؒ نے ان کے لئے قطع امل کی دعا کی لیکن وہ آدمی صبر نہ کر سکے۔ چنانچہ مفضل کو پھر رجوع کی دعا کرنی پڑے۔

۱۲۴۸۳- محمد بن احمد بن حمدان، عبداللہ بن محمد بن سیار، یا ابن رغبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مفضل ضعف کے باوجود راتوں کو طویل

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۲/۳. ومجمع الزوائد ۱۵۰/۳. والاحادیث الصحیحة ۱۶۵۴. وصحیح ابن حبان ۸۸۰. والترغیب والترھیب ۱۳۷/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۲۳۰/۴.

۲۔ السنن الکبری للبیھقی ۱۱۶/۱. والمصنف لعبد الرزاق ۱۰۰. ومجمع الزوائد ۲۴۳/۱. والعلل المتناھیة ۳۶۶/۱. والاحادیث الضعیفة ۹۵۹.

۳۔ تھذیب الکمال ۴۱۵/۲۸. وطبقات ابن سعد ۵۱۷/۷. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۷۷۳. والجرح ۱۴۲۱/۸. والکاشف ۵۷۰۴/۳.

قیام کیا کرتے تھے۔

مسانید مفضل بن فضالہؒ

۱۲۴۸۴-مخلد بن جعفر وابومحمد بن حیان ،جعفر بن محمد فریابی ،قتیبہ بن سعید ،ویزید بن موھب ،مفضل بن فضالہ ،عقیل ،ابن شھاب ،انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر سورج ڈھلنے سے پہلے ہی (سفر کے لیے) کوچ کر جاتے نماز ظہر کو وقت عصر تک مؤخر کرتے۔ پس پڑاؤ کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے ،اور اگر سفر پر کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو ظہر کی نماز پڑھ لیتے پھر سوار ہو جاتے (اور سفر پر نکل پڑتے)۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے عقیل سے لیث بن سعد اور جابر بن اسماعیل اور یونس بن یزید نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۴۸۵-سلیمان بن احمد ،مطلب بن شعیب ،عبداللہ بن صالح ،لیث ،عقیل ،ابن شھاب ،انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

۱۲۴۸۶-محمد بن علی ،علی بن احمد بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا ظہر کی نماز کو عصر کے اول وقت تک مؤخر کرتے۔ پھر دونوں نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھ لیتے ،اسی طرح مغرب کو بھی موخر کرتے اور شفق غروب ہو جاتا دونوں نمازوں (مغرب عشاء) کو اکٹھا پڑھ لیتے۔

جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث بالا عزیز ہے ،اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں بھی ذکر کی ہے۔ انہوں نے عمرو بن سوادہ ابن وھب کے طریق سے ذکر کی ہے۔

۱۲۴۸۷-سلیمان بن احمد ،ھارون بن کامل ،عبداللہ بن صالح ،لیث ،یونس ،ابن شھاب ،انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمع بین الظھر والعصر (نماز ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھنے) کا ارادہ کرتے ظہر کو موخر کرتے حتیٰ کہ عصر کا وقت داخل ہو جاتا پھر دونوں جمع کر کے پڑھ لیتے۔

یہ حدیث مفضل بن فضالہ نے بھی لیث ،جعفر فریابی ،قتیبہ ویزید بن موھب ،مفضل بن فضالۃ ،لیث ،ھشام بن سعد ،ابوزبیر ،ابوطفیل ،معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے موقع پر کوچ کرنے سے پہلے اگر سورج ڈھل چکا ہوتا تو جمع بین الظھر والعصر کر لیتے اور مغرب میں بھی اسی طرح کرتے یعنی اگر کوچ کرنے سے پہلے سورج غروب ہو چکا ہوتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے اور اگر غروب آفتاب سے پہلے کوچ کر جاتے تو مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ عشاء کے وقت اترتے اور دونوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔

(فائدہ) جمع بین الصلوٰتین کا مسئلہ بھی ان معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے جس میں ائمہ کرام کا شدید اختلاف ہوا ہے۔ فقہاء کرام کے اختلاف سے بچنے کا سلامتی والا طریقہ یہ ہے کہ مسافر ظہر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کرے اور بالکل آخر وقت میں ظہر پڑھ لے اور جونہی فارغ ہوگا عصر کا وقت داخل ہو چکا ہوگا لہٰذا عصر اول وقت میں پڑھ لے ،مغرب میں بھی اسی طرح یعنی مغرب کو بالکل آخر وقت میں پڑھ لے اور جونہی مغرب سے فارغ ہوگا عشاء کا وقت داخل ہو چکا ہوگا ،لہٰذا عشاء کو بالکل اول وقت میں پڑھ لے (انتھیٰ من المترجم)

۱۲۴۸۸-عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر ،مفضل بن فضالۃ ،عیاش بن قتبانی ،بکیر بن اشج ،نافع ،ابن عمرؓ ،

حفصہ زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بالغ پر نماز جمعہ کے لئے جانا واجب ہے اور ہر وہ آدمی جو نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اس پر غسل کرنا واجب ہے۔[1]

بکیر کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف مفضل بن عیاش نے روایت کی ہے۔

۱۲۴۸۹-عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبداللہ بن صالح، مفضل بن فضالہ، بن یونس بن یزید، سعد بن ابراہیم، مسور، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔[2]

اس حدیث کو سعد سے صرف یونس نے روایت کیا ہے۔

۱۲۴۹۰-محمد، محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ تضاعی، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان طویل، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقے کی طرف سفر کیا جائے چونکہ خوف ہے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے اور نافع سے موسیٰ بن عقبہ نے بھی روایت کی ہے نیز حدیث بالا میں مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۱-محمد بن ابراہیم بن علی محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالۃ، عبداللہ بن سلیمان، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان آدمی کا حق بنتا ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جس میں وصیت نافذ ہو سکتی ہو اور وہ چیز اس کے پاس یونہی دو راتیں گزار دے الا یہ کہ اس چیز کے متعلق اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

۱۲۴۹۲-سلیمان احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ ویحییٰ بن بکیر، مفضل بن فضالۃ، ابوعروہ بصری، زیاد بن ابی عمار، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

ابوعروۃ بصری وہ معمر بن راشد ہیں بقول عیسیٰ مفضل متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۳-سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، سعید بن عیسیٰ، مفضل بن فضالہ، یونس بن شہاب، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھ لیتے تھے اور اسی پر سجدہ بھی کر لیتے۔

زھری کی حدیث بالا غریب ہے مفضل عن یونس متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۴-سلیمان بن احمد، مقدام، سعید، مفضل، محمد بن عجلان، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اس کا جائزہ (انعام واکرام) ایک دن اور ایک رات ہے، مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے تین دن سے زیادہ (مہمان پر میزبان جو کچھ خرچ کرے گا وہ) صدقہ ہے اور مہمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ میزبان کے پاس ٹھہر جائے اور اسے حرج میں مبتلا کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کرے

۱۔ سنن أبي داؤد ۳۴۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۷۲/۳. وصحيح ابن خزيمة ۱۷۲۱. وكنز العمال ۲۱۱۰۷.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۲۷۷/۸. وسنن الدارقطني ۱۸۲/۳. ۱۸۳. ونصب الراية ۳۷۵/۳. ۳۷۶، وكنز العمال ۱۳۳۵۰.

۳۔ سنن ابن ماجة ۲۲۴، والمعجم الكبير للطبراني ۲۴۰/۱۰. والصغير ۱۶/۱ وكشف الخفا ۵۶/۲. ۴۶۶، ۵۸۴. واللآلي المصنوعة ۱۰۸/۱. وتنزيه الشريعة ۲۷۸/۱، ۲۸۹. والعلل المتناهية ۵۴/۱، ۶۲، ۱۵۵.

ورنہ خاموش رہے۔ بقول سلیمان مفضل عن ابن عجلان متفرد ہیں۔

۱۲۴۹۵-محمد بن مظفر، محمد بن زیان، زکریا بن یحییٰ، مفضل بن فضالہ، مثنی بن صباح، عمرو بن شعیب، شعیب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے انگلی پر سونے کی انگوٹھی چڑھا رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیرلیا، آدمی اٹھ کر چلا گیا اور سونے کی انگوٹھی اتاردی، اور اس کی بجائے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: یہ اہل دوزخ کا لباس ہے وہ آدمی پھر تیسری مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اب کی بار اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن رکھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا۔

(۴۳۰) عبداللہ بن وھبؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک عبداللہ بن وھب بھی ہیں، جنہیں قتیل الخوف کا خطاب دیا گیا خوف خدا سے ہمیشہ سرشار رہے، پائے کے محدث تھے اور نسبۃً مصری تھے۔

۱۲۴۹۶-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوھری، خالد بن خداش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ کو احوال قیامت پڑھ کر سنائے گئے۔ فوراً غشی کھا کر گر پڑے کوئی بات نہ کر سکے حتیٰ کہ تین دن بعد اللہ کو پیارے ہو گئے یہ مصر میں ۱۹۷ھ کا واقعہ ہے۔

۱۲۴۹۷-ابوعبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید ھمدانی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھب صفائی ستھرائی کے لئے حمام میں داخل ہوئے اور وہیں سے کسی قاری کو آیت کریمہ ''واذ یتحاجون فی النار ''اور جب دوزخ کی آگ کے بارے میں باہمی حجت بازی کر رہے ہوں گے (غافر: ۴۷) تلاوت کرتے ہوئے سنا، وہیں غشی کھا کر گر پڑے، چنانچہ نورہ وغیرہ ان سے صاف کیا گیا اور وہ کچھ نہیں سمجھ رہے تھے۔

۱۲۴۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوحراش کلابی، ابوربیع رشدینی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ شدید بارش کے دن ابن وھب کو فسطاط کی مسجد میں داخل ہوتے دیکھا، وہ کسی آدمی کی تلاش میں لگ گئے جو ان کے ساتھ بیٹھتا، چنانچہ مسجد کی پچھلی طرف سے آئے اور وہاں سعید اخرم کو دیکھا، سعید انہیں دیکھ کر فوراً ان کی طرف اٹھے اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کر رونے لگے، میں نے ابن وھب کو کہتے سنا: اے ابو عثمان! وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جو زنگ لگنے پر ہمارے دلوں کو جلا بخشتے تھے۔

۱۲۴۹۹-ابومحمد بن حیان، ابن ماھان درانی کے سلسلہ سند سے یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن وھبؒ نے ''کتاب الاحوال'' پڑھی جب دوزخ کی آگ کے احوال پڑھنے لگے تو سب سسکیاں بھر کر رونے لگے اور پھر غشی کھا کر گر پڑے، انہیں اٹھا کر گھر تک پہنچایا گیا اور اس کے بعد چند ہی دن تک زندہ رہے پھر اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

مسانید عبداللہ بن وھبؒ

عبداللہ بن وھبؒ نے آئمہ حدیث سفیان ثوری، مالک، شعبہ، عمرو بن حارث، یونس بن یزید، ہشام بن سعد، سلیمان بن

۱۔ تهذيب الكمال ۱۶/۲۷۷، وطبقات ابن سعد ۵۱۸/۷، والتاريخ الكبير ۵/ت ۷۱۰. والجرح ۵/ت ۸۷۹. والكاشف ۲/ت ۳۰۸۳.

بلال، مخرمہ بن بکیر رحمہم اللہ سے احادیث روایت کی ہیں نیز عبداللہ بن وھب کی چند تصانیف بھی ہیں۔

۱۲۵۰۰- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ وابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بردبار نہیں مگر ٹھوکر والا اور عقلمند نہیں مگر تجربہ کار۔ عمرو بن حارث کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۱- محمد بن معمر، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن عبدالمجید تمیمی، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسم سرما مومن کی بہار ہے۔[1]

حدیث بالا غریب ہے اور صرف اسی اسناد سے محفوظ ہے نیز عبداللہ بن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۲- ابوسعید احمد بن ابتاہ، حسین بن ادریس سجزی، قتیبہ بن سعید، ابن وھب، عمرو بن الحارث، دراج، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قنوت کا ہر وہ کلمہ جو اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں ذکر کیا ہے وہ اطاعت (کے معنی) میں ہے۔[2]

عمرو کی سند سے روایت کرنے میں عبداللہ حدیث بالا میں متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۳- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، احمد بن عبدالرحمن بن وھب، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، یعقوب بن اشج، ابواسود غفاری، نعمان غفاری، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، (وہ یہ ہے کہ) بے شک کثیر مال واسباب والے قیامت کے دن کم مائیگی کی حالت میں ہوں گے مگر وہ آدمی جس نے یوں اور یوں کہا ہو، جو کچھ میں تمہیں کہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو، گھوڑوں کی پیشانیوں میں تا قیامت خیر و بھلائی رکھ دی گئی ہے، بے شک بھلائی گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

یعقوب اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب حسن عمرو متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۴- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، ابوطاہر بن سرح، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ابراہیم اور مریم کی تصویروں کو پایا ارشاد فرمایا: کیا گھر والے نہیں سن چکے کہ یقیناً فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو؟ یہ ابراہیم کی تصویر ہے جائز نہیں کہ یہاں رہے۔[3]

بکیر اور عمرو کی حدیث بالا غریب ہے نیز ابن وھب متفرد ہیں۔

۱۲۵۰۵- عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابوسالم حسانی زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گمشدہ چیز (اونٹ بکری وغیرہ) کو پناہ دی اور لوگوں میں اس کی تشہیر نہ کی وہ گمراہ ہے۔[4]

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۷۵. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۲۹۷. ومجمع الزوائد ۳/۲۰۰. والعلل المتناهیة ۱/۳۱۳. وکشف الخفا ۲/۲. ۱۳۰. والدر المنتثرة ۹۷. والاحادیث الصحیحة ۱۹۲۲ ....۲۔ صحیح ابن حبان ۳۲۷۱، والدر المنثور ۱/۱۱۰. وکنز العمال ۲۹۵۹. وتفسیر الطبری ۲/۳۵۳. ۳/۱۸۲. وتفسیر ابن کثیر ۱/۲۳۱، ۲/۳۳، ۲/۳۱۷.....۳۔ صحیح البخاری ۴/۱۲۹، ومسند الامام أحمد ۱/۲۷۷.....۴۔ صحیح مسلم، کتاب اللقطة ۱۲. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۷، والمستدرک ۲/۲۳. والسنن الکبری للبیهقی ۶/۱۹۱.

حدیث کو ان الفاظ میں صرف ابی سالم سے عمرو بن حارث نے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۰۶- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، عمرو بن سوادہ، عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، زہرہ، عبداللہ بن عتبہ، وسائب بن یزید، عبدالرحمن بن عبید قاری، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلبۂ نیند کی وجہ سے اپنا وظیفہ نہ پڑھ سکا حالانکہ اس کا پڑھنے کا ارادہ تھا (اور وہ سوگیا) اس کی نیند صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر کردیا ہے اور اس کے وظیفے کا اس کو اجر وثواب ملے گا۔[۱]

میں نہیں جانتا کہ ابن شہاب نے یہ حدیث یونس کے علاوہ کسی اور سے بھی مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۲۵۰۷- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وھب، ھشام بن سعد، زید بن اسلم، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی نے بھلائی کا کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہوتا صرف وہ اتنا کرتا ہے کہ لوگوں کو قرضہ دل کھول کر دیتا ہے وصولی کے وقت اپنے قاصد سے کہہ دیتا ہے کہ مقروض آسانی سے جو دے وہ لے لو اور جتنے قرضے میں اسے دشواری پیش آئے اسے نظر انداز کردو شاید اللہ تعالیٰ (روز قیامت) ہمیں بھی نظر انداز کردے چنانچہ جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نظر انداز کردیتے ہیں۔

۱۲۵۰۸- ابوعبداللہ، عبدان بن احمد، یونس بن عبدالاعلیٰ، عبداللہ بن وھب، عمرو بن حارث، بکیر بن اشج، ضحاک بن عبداللہ قرشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز نفل پڑھیں جب فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں نے ایسی نماز پڑھی جس میں میں نے خوب رغبت کے ساتھ دعائیں کیں اور عدم قبولیت کا ڈر بھی دامن گیر رہا میں نے اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا بہر حال دو تو مجھے عطا کردیں اور تیسری کے بارے میں باز رہنے کی تاکید کی، میں نے اپنے رب سے سوال کیا میری امت قحط سے نہ ہلاک ہونے پائے، سو یہ دعا قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر دشمن نہ غلبہ پائے (کہ ان کی جڑ ہی کاٹ پھینکے) یہ دعا بھی قبول ہوئی، میں نے سوال کیا کہ میری امت میں آپس کے جھگڑے اور آپس کی لڑائیاں نہ جنم لیں تاہم مجھے اس سے باز رکھا گیا۔

۱۲۵۰۹- ابوعبداللہ، احمد بن ہارون بن روح بردعی، محمد بن عبداللہ بن حکم، ابن وھب، عثمان بن حکم جذامی، زہیر بن محمد، سھیل بن ابی صالح، ابوصالح، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے (مدعی سے) قسم لے کر فیصلہ کیا ہے۔

زید بن ثابتؓ کی حدیث بالا میں عثمان بن زہیر متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۰- ابوعبداللہ، عبداللہ بن محمد بغوی، احمد بن عیسیٰ مصری، عبداللہ بن وھب، یونس، بن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا بوسہ لیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں تو مطلق ایک پتھر ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا میں بھی تجھے کبھی بوسہ نہیں دیتا۔

زھری کی حدیث بالا متفق علیہ ہے۔

۱۲۵۱۱- ابوعبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ بن عبدالمؤمن، احمد بن زائدہ قزاز، ابراہیم بن منذر حزامی، "ح" ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن عیسیٰ (دونوں راوی) عبداللہ بن وھب، مخرمہ بن بکیر، سھیل بن صالح، ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۴۲. وسنن الترمذی ۵۸۱. وسنن أبی داؤد ۱۳۱۳. وسنن النسائی ۳/۲۵۹. ۲۶۰. وسنن ابن ماجۃ ۱۳۴۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۱۷۱.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کرنے والے تین قسموں پر ہو سکتے ہیں۔ حج کرنے والے عمرہ کرنے والے، اور جہاد کرنے والے[1]

حدیث بالا غریب ہے اور مخرمہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۲- ابو عبداللہ، یوسف بن احمد بن عبداللہ، ربیع بن سلیمان، عبداللہ بن وھب، سلیمان بن بلال، موسیٰ بن عبیدہ، یزید رقاشی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان بندے کے لئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ ایک دروازے سے اس کے لئے رزق وغیرہ نازل ہوتا ہے اور دوسرے سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اگر وہ دونوں دروازے اسے گم پائیں اس پر رونا شروع کر دیتے ہیں۔[2]

ابو نعیم اصفہانیؒ کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔

۱۲۵۱۳- محمد بن حسن بن علی یقطینی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم بن خلف، ''ح'' سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد، محمد بن یحییٰ بن اسماعیل صدفی، (دونوں راوی) ابن وھب، معاویہ بن صالح، عبدالوھاب بن بخت، ابوزناد، ابواعرج، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب کو بھی حرام کیا ہے۔ اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے خنزیر اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے اور مردار اور اس کی قیمت کو بھی حرام کیا ہے۔

سلیمان کے قول کے مطابق ابن وھب بن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۴- محمد بن حسن یقطینی، عبداللہ بن محمد بن مسلم مقدسی، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی آدمی کو مسجد کا خوگر دیکھو تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دے دو چونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن باللہ'' (توبہ:۱۸) اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہی آباد رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو۔[3]

۱۲۵۱۵- محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن سلم، حرملہ بن یحییٰ، ابن وھب، عمرو بن حارث، دراج، ابوسمح، ابوہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرما دیجئے جس سے میں آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں، ارشاد خداوندی ہوا کہ لا الہ الا اللہ کہا کرو، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے رب! یہ تو ساری دنیا کہتی ہے ارشاد ہوا لا الہ الا اللہ کہا کرو، عرض کیا، میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں جو مجھی کو عطا ہو، ارشاد ہوا کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف لا الہ الا اللہ کو رکھ دیا جائے تو لا الہ الا اللہ والا پلڑا جھک جائے گا۔[4]

۱۔ سنن النسائی کتاب الحج باب ۴. کتاب الجهاد باب ۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲۶۲/۵. وصحیح ابن خزیمة ۲۵۱۱. والمستدرک ۴۴۱/۱ وکشف الخفا ۴۷۵/۲.

۲۔ کنز العمال ۴۲۷۱۷.

۳۔ سنن ابن ماجة ۸۰۲، ومسند الامام أحمد ۶۸/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۶۶/۳. وصحیح ابن حبان ۳۱۰. وصحیح ابن خزیمة ۱۵۰۲. وکشف الخفا ۹۳/۱، ۲۰، ۴۱۱/۱.

۴۔ المستدرک ۵۲۸/۱، وصحیح ابن حبان ۲۳۲۴. وفتح الباری ۲۰۸/۱۱. وامالی الشجری ۲۵/۱. ومشکاة المصابیح ۲۳۰۹. ومجمع الزوائد ۸۲/۱۰.

عمرو کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۶-محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد، حرملہ، ابن وہب، عمرو، دراج ابوالسمح، ابوالہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! میں ہجرت کر کے آیا ہوں، ارشاد فرمایا: تو نے شرک سے ہجرت کی ہے (چونکہ فریضہ ہجرت فتح مکہ تک تھا) لیکن اب جہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟ جواب دیا جی ہاں، وہاں میرے والدین ہیں، ارشاد فرمایا: کیا تمہارے والدین نے (جہاد میں شرکت کرنے کی) اجازت دی ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا، ارشاد فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اگر والدین تمہیں جہاد کی اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول رہو۔[۱]

حدیث بالا عمرو سے صرف ابن وہب نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۱۷-حسن بن محمد کیسان، موسیٰ بن ہارون حافظ، ہارون بن معروف "ح" احمد بن محمد بن مقسم، اسحاق بن ابراہیم کندی، ابوہمام، ابن وہب، عبداللہ بن اسود، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان (تشہیر کیا کرو)۔[۲]

عامر سے صرف عبداللہ نے روایت کی ہے اور ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۸-سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، ابن یحییٰ بن اسماعیل، "ح" محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید ہمدانی، (دونوں) عبداللہ بن وہب، جریر بن حازم، ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے کہا گیا: یارسول اللہ! یہاں کچھ پالتو گدھے ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ انصاری کو آواز لگانے کا حکم دیا، انہوں نے صدا بلند کی: بے شک اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں پالتو گدھوں (کے کھانے) سے باز رہنے کی تاکید کی ہے چونکہ وہ پلیدی کے مانند ہیں۔ ابن عون کی حدیث بالا صرف جریر نے روایت کی ہے اور بقول سلیمان ابن وہب متفرد ہیں۔

۱۲۵۱۹-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج بن رشدین، عبدالملک بن شعیب بن لیث، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، موسیٰ بن علی رباح، رباح، مستورد فہری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور وہ اس وقت قریش کا کچھ تذکرہ کر رہے تھے: قریش میں چار خصلتیں ہیں، قریش فتنہ کے وقت لوگوں کو زیادہ درست سمت میں لے جانے والے ہیں، وہ مصیبت کے بعد معاملے کو جلدی سے سلجھا دیتے ہیں۔ وہ جنگ میں بھاگ جانے کے بعد واپس پلٹ کر زیادہ سے زیادہ حملہ آور ہونے والے ہیں، وہ مسکین اور یتیم کے لئے بہتر سے بہتر بھلائی کا پیغام لانے والے ہیں اور وہ بادشاہوں کے ظلم وستم کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے ہیں، بقول سلیمان بن وہب عن لیث متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حجاج، ابراہیم بن منذر، ابن وہب، معاویہ بن صالح، عمارہ بن غزیہ، ابوحازم، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حاجی بھی تلبیہ پڑھتا ہے اس کے دائیں بائیں واقع درخت اور پتھر سب تلبیہ پڑھتے ہیں۔[۳]

۱۔ المستدرک ۲/۱۰۳. والسنن الکبری للبیہقی ۲/۱۰۳. وصحیح ابن حبان ۱۲۲۲. وسنن سعید بن منصور ۲۳۳۴،

۲۔ سنن الترمذی ۱۰۸۹. وسنن ابن ماجۃ ۱۸۹۵. والمستدرک ۲. ۱۸۳. وصحیح ابن حبان ۱۲۸۵. والسنن الکبیر للبیہقی ۷. ۲۸۸. ۲۹۰. وکشف الخفا ۱. ۲۳... ۳۔ سنن ابن ماجۃ ۲۹۲۱. والسنن الکبری للبیہقی ۵/۴۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱۶۰. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۶۳۴. والترہیب والترغیب ۲/۱۸۸

اس حدیث کو عمارہ سے اسماعیل بن عیاش اور عبیدہ بن حمید نے بھی مثل مذکور بالا کے روایت کیا ہے لیکن ابن وھب عن معاویہ متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۱-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، ابن وھب، عمرو بن حارث، بکیر، سھل بن ذکوان، ابان، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین چیزوں کے بجالانے کا حکم دیا ہے اور تین چیزوں سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو اور جن امراء کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے معاملے کا ذمہ دار بنایا ہے ان کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو اور اللہ نے تمہیں قیل وقال (فضول گوئی)، کثرت سے سوال کرنے اور مال ضائع کرنے سے باز رہنے کی تاکید کی ہے۔ سھیل کی حدیث بالا مشہور و ثابت ہے لیکن بکیر سے صرف عمرو نے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۲-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ھارون بن سعید، ابن وھب، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، ابوحازم، سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیر (دین اسلام) خزانوں کا سرچشمہ ہے اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں اور اس کی چابیاں رجال اللہ (اللہ کے خالص بندے) ہیں پس اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی اور شر کے لئے قفل (تالا) بنایا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کے لئے چابی اور خیر کے لئے قفل بنایا۔[1]

سھل کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے صرف ابوحازم نے روایت کی ہے۔ نیز میرے علم کے مطابق عبدالرحمٰن متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۳-عبدالملک بن حسن بن یوسف معدل، عبداللہ بن صقر، ابراہیم بن منذر حزامی، عبداللہ بن وھب، جریر بن حازم، قتادہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ذمہ دار نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دے رکھا تھا کہ ان میں سے جو اونٹ مرجائے اسے ذبح کرے، پھر اس کی کونچ کو خون میں لتھیڑ کر اونٹ کے ایک پہلو میں مار دے، پھر اسے وہیں چھوڑ دے اس سے نہ وہ خود کھائے اور نہ ہی اس کے ساتھی۔

۱۲۵۲۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، ھارون بن معروف، ابن وھب، جریر بن حازم، قتادہ، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا حالانکہ وہ وضو کر چکا تھا، صرف ایک درہم کے بقدر اس کے پاؤں پر خشک جگہ باقی رہ گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر ارشاد فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح سے وضو کرو۔

جریر کی حدیث بالا غریب ہے اور ابن وھب بن جریر متفرد ہیں۔

۱۲۵۲۵-عبداللہ بن حسن، زکریا ساجی، احمد بن سعید ھمدانی، ابن وھب، یحییٰ بن ایوب، عمار بن غزیہ، سمی، ابوصالح، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے "اللهم اغفرلی ذنبی کله دقه وجله، مره وعلانیته، اوله وآخره" یا اللہ! میرے سارے کے سارے گناہ بخش دے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، پوشیدہ ہوں یا علانیہ، اگلے پچھلے سب۔

یہ حدیث لیث نے بھی یحییٰ بن ایوب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ نیز عمیرہ بن ابی ناجیہ نے عمارہ کی سند سے بھی بمثل مذکور بالا کے روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۶-ابونعیم اصفہانی، عبدالملک بن حسن، جعفر فریابی، قتیبہ وابراہیم بن منذر، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابن وھب، یونس، زھری، بشر، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ شیشہ کا بنا ہوا تھا۔

---

[1] مشکاة المصابیح ۵۰۸ ۲۔

۱۲۵۲۷-محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق، حربی، خالد بن خداش، ابن وھب، عمرو بن حارث، ابو سمح، ابو ہیثم، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ پہنچائے۔[1]

۱۲۵۲۸-محمد بن جعفر، ابراہیم حربی، ھارون بن معروف، ابن وھب، زمعہ بن صالح، عمرو بن سعید بن حویرث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھانا کر دیا گیا۔ کسی نے کہا: کیا ہم آپ کے پاس وضوء کے لئے پانی نہ لائیں؟ ارشاد فرمایا: کیا میں نماز پڑھوں گا کہ وضوء کروں؟

عمرو ابن دینار ہیں، نیز یہ حدیث عمرو بن دینار سے ایوب، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، روح بن قاسم، ثوری، شعبہ، ابن جریج اور ابن عیینہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۲۹-عبدالرحمن بن عباس، محمد بن دلیل بن سابق، احمد بن عبدالمومن، ابن وھب، عبداللہ بن زیاد، ابن شہاب، سعید بن مسیب وعبد الرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک آدمی زخموں کی تاب نہ لاسکا، چنانچہ اس نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس سے اپنے آپ کو ذبح کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کرو۔ جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہو گا اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید کسی فاسق وفاجر آدمی کے ذریعے بھی کروا دیتے ہیں۔[2]

ابن شہاب کی یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے لیکن غریب ہے میں نہیں جانتا کہ ابن شہاب سے عبداللہ بن زیاد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۰-محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، ابن وھب، معاویہ، یحییٰ بن سعید، عمرہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر میں کیا عمل ہوتا تھا؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ایک انسان تھے، خود اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال لیتے، خود اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنا کام خود کر لیتے۔

لیث بن سعد نے یہ حدیث معاویہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن یحییٰ بن سعید نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ یحییٰ بن ایوب نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، حمید بن قیس، مجاہد، عائشہؓ اور ابن جریج نے یوں سند بیان کی ہے یحییٰ بن سعید، مجاہد، عائشہؓ گویا سند میں حمید کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

(فائدہ) ضروری نہیں کہ حدیث منقطع ہو چونکہ ہوسکتا ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجاہد سے براہ راست بھی سنی ہو اور بالواسطہ بھی سنی ہو۔

---

[1] صحیح البخاری ۸/۱۳، ۳۹، ۱۲۵. وفتح الباری ۱۰/۴۴۵، ۵۳۲. ۱۱/۳۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۷۵، ۷۶، ۷۷.

[2] صحیح البخاری ۱/۱۵۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۱. وفتح الباری ۲/۷۷.

(۴۳۱) یزید بن عبد الملکؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، عبادت وریاضت میں اپنے آپ کو لاغر کر دینے والے یزید بن عبد الملک بھی ہیں۔

۱۲۵۳۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن حسین بن قتیبہ، ابو خالد یزید بن خالد، بن یزید بن عبد الملک بن موہب، خالد بن یزید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن عبد الملک اپنے بازوؤں کو ننگا کرتے پھر چمڑے کو پکڑ کر کھینچتے اور ہمیں دکھا کر فرماتے: بخدا تجھے چھیلتا رہوں گا اور تجھے اللہ کے لیے توجہ کا مرکز نہیں بناؤں گا۔ چنانچہ ابن قتیبہ نے بھی اپنے بازوؤں کا چمڑہ کھینچ کر دکھایا۔

۱۲۵۳۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، ابو خالد بن یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا کہ میرے دادا جان یزید بن عبد الملک کے قریب سوار ہونے کے لئے ایک خچر کیا گیا۔ انہوں نے اس سے کچھ بو محسوس کی پوچھا یہ کیسی بو ہے؟ لوگوں نے جواب دیا، شراب کے ساتھ ہم نے اس کی مالش کی ہے۔ چنانچہ چالیس روز تک اس خچر پر سوار نہ ہوئے۔

۱۲۵۳۳- محمد بن ابراہیم، ابو عباس بن قتیبہ، یزید بن خالد کہتے ہیں میں نے اپنے مشائخ کو کہتے سنا ہے: یزید بن عبد الملک ہر دن عشاء کے وقت ابراہیم علیہ السلام کی مسجد میں تشریف لاتے اور اپنے خچر پر بیٹھ کر آتے۔ خچر کو چھوڑ دیتے کہ وہ مسجد کے گرد چکر لگاتا رہتا، جب واپس لوٹنا چاہتے خچر سامنے آکر کھڑا ہو جاتا اور یزیدؒ سوار ہو جاتے، میں نے اپنے مشاک کو کہتے سنا کہ یزید بن عبد الملک کے پاس کچھ اونٹ تھے جنہیں وہ مصر جانے کے لئے کرایہ پر دیتے تھے۔ اونٹ جب مصر سے واپس لوٹتے تو غزہ میں چرنے اور پانی وغیرہ لینے کے لئے رکتے، چنانچہ کئی دن تک اونٹ وہیں رکے رہتے اور ان کے پاس نہ آتے، یزیدؒ فرماتے ہیں: تمہارے آنے کی خبر تو مجھے کئی دن پہلے ہو چکی تھی تو پھر آپ نے تاخیر کیوں کردی؟ کرایہ دار کہتا میں نے انہیں کرایہ پر لگا دیا تھا۔ پوچھتے کیا مصر کے کرایہ میں اس کرایہ کو تم نے ختم کر دیا ہے یا یہ کرایہ علیحدہ ہے؟ کرایہ دار کہتا: بخدا! مصر والے کرایہ میں نے ختم کر دیا ہے، چنانچہ یزید رحمہ اللہ اس سے کرایہ لیتے اور گھر کی ایک جانب پھینک دیتے اور لوگ اچک کر لے جاتے۔

رجاء ”کہتے ہیں یزید“ کو شام کا عہدہ قضاء زبردستی سونپ دیا گیا، یزید فیصلے کرنے میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ امراء اور والیوں کے پاس نہیں آتے تھے اور نہ ہی ان کے آگے سر اٹھاتے تھے ان کی ایک جائداد تھی جسے ریت کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ رجاء کہتے ہیں جب انہیں لوگ عزل کے بارے میں خوفزدہ کرتے کہتے کیا میرے پاس ریت والی جائداد نہیں ہے میں اس کی طرف رجوع کروں گا۔

۱۲۵۳۴- سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یزید بن عبداللہ، عمرو بن ابی عمرو، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابلیس اللہ رب العزت سے کہنے لگا: تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں ہمیشہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان میں روحیں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے جواب دیا: مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں بھی مسلسل ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک وہ میری مغفرت کے طلب گار رہیں گے۔[2]

میرے علم کے مطابق سند میں مذکور یزید بن عبداللہ بن ھاد ہیں۔

۱۲۵۳۵- محمد بن عمرو، جعفر بن محمد فریابی، ہشام بن خالد ازرق، خالد بن یزید، یزید، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ تهذيب الكمال ۳۲/۱۹۶. وطبقات ابن سعد ۹/ق ۲۳۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۳۲۷۳. والجرح ۹/ت ۱۱۷۱. والكاشف ۳/ت ۶۴۴۴. والميزان ۴/ت ۹۷۳۶.

۲۔ كنز العمال ۱۰۰ ۲.

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا: صدقے کا ثواب (بدلہ) دس گنا زیادہ ہے اور قرضے کا اجر وثواب (بدلہ) اٹھارہ گنا زیادہ ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا: بھلا قرضہ صدقے سے افضل کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ سائل سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ ہوتا ہے جبکہ قرض لینے والا صرف اپنی ضرورت وحاجت کی وجہ سے قرض لیتا ہے۔[1]

یہ حدیث یزید بن ابو مالک کی سند سے معروف ہے اور ان سے صرف ان کے بیٹے خالد نے روایت کی ہے یزید بن ابو مالک کو بھی شام میں عہدہ قضاء سپرد کیا گیا تھا ابو مالک کا نام ھانی ہے۔

۱۲۵۳۶-سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابو مسھر، سعید بن عبدالعزیز کا بیان ہے کہ ہمارے نزدیک یزید بن ابو مالک سے بڑھ کر قضاء کا بڑا عالم کوئی نہیں ہے حتیٰ کہ نہ مکحول اور نہ ہی کوئی اور۔

۱۲۵۳۷-سلیمان بن احمد، محمد بن ابوزرعہ، ہشام بن خالد ازرق، حسین بن یحییٰ حسنی، سعید بن عبدالعزیز، یزید بن ابی مالک، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زندہ آدمی بھی مرتا ہے وہ اپنی قبر میں چالیس دن تک ضرور قیام کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج والی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے میرا گزر ہوا میں نے انہیں اپنی قبر میں آہ وزاری کے ساتھ کھڑے دیکھا۔

یزید کی حدیث غریب ہے ہم نے صرف حسنی کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۵۳۸-محمد بن علی بن حبیش، جعفر بن، سلیمان بن عبدالرحمٰن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابن عمر رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھے ہوئے دس آدمیوں میں سے دسواں میں تھا (اور وہ حضرات تھے) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، ابن مسعود، معاذ بن جبل، حذیفہ، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین، ان میں ایک انصاری نوجوان آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور پھر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! مومنین میں افضل ترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، نوجوان نے پھر پوچھا مومنین میں بڑا دانا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مومنین میں سے جو زیادہ موت کو یاد کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ دانا ہے اور جو موت کے لئے اچھی سے اچھی تیاری کرنے والا ہو۔ تاہم یہ سب کے سب دانا ہیں پھر انصاری نوجوان خاموش ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے اے جماعت مہاجرین! کچھ ایسی خصلتیں ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تم ان کو پا نہ لو، جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے وہ قوم طاعون میں مبتلا ہو جاتی ہے، اور اسے ایسے مصائب سے پالا پڑتا ہے جن کا سامنا ان کے اسلاف کر چکے ہوتے ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کرتی ہے ان پر قحط مسلط کر دیا جاتا ہے اور جو قوم اپنے اموال سے عشر وزکوۃ دینا بند کر دیتی ہے آسمان سے ان پر بارش کا برسنا بند ہو جاتا ہے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور جس قوم کے ارباب حل وعقد کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے ان کی آپس کی لڑائیاں پھوٹ پڑتی ہیں۔[2]

۱۲۵۳۹-سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، سلیمان بن عبدالرحمٰن، خالد بن یزید، یزید، عطاء بن ابی رباح، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! تم مالدار

۱۔ الدر المنثور ۱۵۳/۴ . والکامل لابن عدی ۸۸۳/۳ . والعلل المتناھیۃ ۱۳/۲ .

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۴۰۱۹ . وکشف الخفا ۲۳۰/۲ . والترغیب والترھیب ۵۴۳/۱ . وکنز العمال ۴۴۰۱۰ . والاحادیث الصحیحۃ ۱۰۶ . واتحاف السادۃ المتقین ۴۴۰/۳ .

ہو لہٰذا تم جنت میں گھسٹ گھسٹ کر داخل ہو گے، پس اللہ تعالیٰ کو قرض دو تا کہ تمہارے قدموں کو آزاد کر دے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میں اللہ تعالیٰ کو کیا چیز قرض میں دوں؟ ارشاد فرمایا وہ یہ کہ تم اپنے مال و دولت سے دستبردار ہو جاؤ، عبدالرحمٰن نے پوچھا کیا سارے کے سارے مال سے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، سارے کے سارے سے، چنانچہ عبدالرحمٰنؓ اس کا ارادہ کر کے چل دیے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل آئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہہ دیجئے مہمان کی مہمان نوازی کرے، مسکین کو کھانا کھلائے، سائل کو عطا کرے اور اپنے اہل و عیال کی دیکھ بھال کرے، اس لیے کہ جب وہ ایسا کرے گا اس نے اپنے مال و دولت کو پاک کر لیا۔[1]

اوپر جتنی حدیثیں بھی مذکور ہوئی ہیں یہ سب میرے نزدیک یزید بن ابو مالک کی مرویات ہیں اور ابو مالک کا نام ھانی ہے سو جو آدمی یزید بن ابی مالک کو عبداللہ بن موھب سمجھتا ہے وہ میرے نزدیک واہم ہے۔

(۴۳۲) علی بن ابی حرؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک تارک دنیا، عابد، زاہد علی بن ابی حر بھی ہیں۔

۱۲۵۴۰- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، احمد بن معلّٰی، احمد بن ابو حواری، علی بن ابی حر رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے پیٹ بھر کر روٹی کھالی اور پھر اپنے وظیفہ کے معمول پر سو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کیا آپ نے کوئی دار میرے دار سے اچھا پایا ہے؟ کیا آپ نے میرے پڑوس کے علاوہ کوئی پڑوس اچھا پایا ہے؟ اے یحییٰ! مجھے میری عزت کی قسم! اگر تم جنت الفردوس کو دیکھ لیتے تو تمہارا جسم پگھل جاتا اور مارے شوق کے تمہاری جان نکل جاتی، اگر تم جہنم کو جھانک کر دیکھ لیتے آنکھوں سے آنسوؤں کی بجائے پیپ بہاتے اور تم ٹاٹ کے بعد لوہے کو پہننا شروع کر دیتے۔

(۴۳۳) عبدالعزیز دوریؒ

اولیاء کرام میں سے ایک راتوں کو بیدار رہنے والے تہجد گزار، محبت خدا کے لئے سرگرداں رہنے والے عبادت گزار عبدالعزیز بن ابان دوری رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۱- ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، حسن بن سفیان، ابوثابت مشرف بن ابان، عبدالعزیز بن ابان دوری نے فرمایا: ایک رات میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا تھا: اے عبدالعزیز! کتنے ہی خوبصورت اور عمدہ کپڑوں والے جہنم کے طبقات میں الٹ پلٹ رہے ہیں۔

(۴۳۴) داؤد بن رشیدؒ[2]

اولیاء کرام میں سے ایک داؤد بن رشید بھی ہیں جنہیں غیبی راحت و سکون ملتا تھا۔

۱۲۵۴۲- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، علی بن موفق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ داؤد بن رشید نے فرمایا: ہمارے ایک

۱- المستدرک ۳/۳۱۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۱۱. ۲۷۰. ۲۷۲. وطبقات ابن سعد ۲/۱/۹۳، واتحاف السادۃ المتقین ۸/۲۱۶، ۲۱۷، ۹/۹۶. والموضوعات لابن الجوزی ۲/۱۳.

۲- تہذیب الکمال ۱۷۵۸ (۸/۳۸۸) وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۹. والتاریخ الکبیر ۳/ت۸۳۸، ولاجرح ۳/ت۱۸۸۴. والکاشف ۱/۲۸۸.

بھائی نے اللہ کے فضل وکرم سے رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کیا۔ چنانچہ یہ رات بہت زیادہ سخت سردی والی تھی اس نے معمولی کپڑے پہن رکھے تھے جب شدید سردی سے بے حال ہوا رونے لگا اتنے میں اس کی آنکھ لگ گئی کہ اچانک غیبی آواز اسے سنائی دی کوئی کہہ رہا تھا: ہم نے تمہیں رات کو بیدار رکھا اور لوگوں کو غفلت کی نیند سلا دیا پھر بھی تم شکوہ کر کے رو رہے ہو؟۔

(۴۳۵) عبداللہ بن سعیدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک عبداللہ بن سعید بھی ہیں جنہیں ادب سکھانے کے لئے خدائی عتاب سے واسطہ پڑا۔ نیز جنہیں خطاب سے مہذب بنایا گیا۔

۱۲۵۴۳-سلیمان بن احمد، احمد بن معلّی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سعید کو ان کی ایک پھوپھی کھانا بھیجا کرتی تھی، ایک مرتبہ تین دن تک پھوپھی نے انہیں کھانا نہ بھیجا۔ کہنے لگے اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرا رزق اٹھالیا ہے؟ چنانچہ غیبی طور پر مسجد کے ایک کونے سے ستو کا ایک توشہ دان ان کے لئے ڈالا گیا اور غیبی آواز آئی: اے قلیل صبر والے! یہ لو، کہنے لگے اے اللہ! تیری عزت کی قسم! جب اس توشہ نے مجھے رلایا ہے میں بھی اسے نہیں چکھوں گا۔

(۴۳۶) علی بن محمدؒ

اولیاء کرام میں سے ایک متوکل، راضی بالقضاء ضعیف البدن علی بن محمد رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۲۵۴۴-عثمان بن محمد عثمان، احمد بن عبداللہ، ابوحسین بن یعقوب، احمد بن علی وصافی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوحسین علی بن محمدؒ نے فرمایا، ایک آدمی تھا جو توکل کر کے بیابانوں میں رہا کرتا تھا، اس کے لئے مقرر تھا کہ ہر تین دنوں کا رزق انہیں مل جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ چوتھے اور پانچویں دن کا رزق اسے نہ مل سکا جس سے وہ اپنے اندر کچھ ضعف محسوس کرنے لگا، برملا کہنے لگا، اے پروردگار! یا مجھے قوت عطا فرمایا پھر مجھے رزق عطا کر، اچانک پہاڑ کے پیچھے سے غیبی آواز سنائی دی اور ذیل کے شعر کوئی پڑھ رہا تھا:

ویز عم اننا منه قریب.. وانا لا نضیع من اتانا

ویسألنا القوی ضعفاً وعجزا.. کأنا لا نراه ولا یرانا

حالانکہ وہ یقین کرتا ہے کہ میں اس کے قریب تر ہوں اور جو ہمارے پاس آجاتا ہے ہم اسے ضائع نہیں ہونے دیتے، قوی آدمی ہم سے ضعف و عجز کے مارے سوال کرتا ہے۔ گویا نہ ہم اسے دیکھ رہے ہیں اور نہ ہی وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(۴۳۷) بشر بن حارثؒ [۱]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک دنیا سے کنارہ کش، عنایات خداوندی سے لبریز، حق کے منتخب کئے ہوئے اور سخت مضر مصائب سے محفوظ بشر بن حارث ابونصر حافی بھی ہیں، کفایت سے کام لیا اور بارگاہ ایزدی میں کامیاب ہوئے۔

کہا گیا ہے کہ تصوف اکتفاء اور ابتلاء کے وقت تلاش شفاء کا نام ہے۔

۱۲۵۴۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد، محمد بن داؤد دینوری، محمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے پوچھا گیا کہ دینداری کی طرف ابتداء میں آپ کیسے مائل ہوگئے، چونکہ آپ کا نام لوگوں میں ایسا معروف ہے جیسے کسی نبی کا نام؟ بشر فرمانے لگے یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے بہرحال میں تم سے اتنا ضرور کہوں گا کہ میں ایک عیار قسم کا آدمی تھا اور میرے پاس ڈراؤ دھمکاؤ کے

۱۔ تهذيب الكمال ۴/۹۹. وطبقات ابن سعد ۷/۳۴۲. والجرح ۱/۱/۳۵۶. وتاريخ بغداد ۷/۶۷.

لئے طاقت بھی تھی، چنانچہ ایک مرتبہ میں کہیں جا رہا تھا کہ اچانک رستے میں پڑے ہوئے ایک کاغذ پر میری نظر پڑی میں نے فوراً کاغذ اٹھالیا دیکھتا ہوں کہ اس پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا ہوا ہے میں نے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا اس وقت میرے پاس صرف دو درہم تھے۔ میں عطر فروش کے پاس گیا اور دو درھموں سے "غالیہ" (ایک عمدہ خوشبو کا نام ہے) خوشبو خریدی اور کاغذ کو معطر کر کے اپنے پاس رکھ لیا۔ رات کو میں سو گیا خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا تھا اے بشر بن حارث تو نے ہمارا نام رستے سے اٹھایا اور اسے خوشبو سے معطر کیا، میں بھی دنیا و آخرت میں تیرے نام کو معطر و روشن کروں گا پھر وہ کچھ ہوا جو تم دیکھ رہے ہو۔

۱۲۵۴۶-محمد بن علی، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن براء، سفیان بن محمد مصیصی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں بشر بن حارث کو دیکھا، میں نے ان سے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری بخشش کر دی اور آدھی جنت میرے لئے مباح قرار دے دی، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: اے بشر! اگر تم انگاروں پر بھی سجدے کرو میرے اس احسان کا شکر ادا نہیں کر سکو گے جو میں نے تمہارا مرتبہ اپنی مخلوق کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔

۱۲۵۴۷-حسین بن محمد بن عباس رجاجی فقیہ، بن جعفر فرائضی، ابوبکر بن نصر، عبید وراق کا بیان ہے کہ بشر حافی" فرماتے تھے حدیث کی زکوٰۃ ادا کیا کرو وہ یوں کہ ہر دو سو احادیث سے پانچ حدیثوں پر عمل کر لیا کرو۔

۱۲۵۴۸-محمد بن عمر بن سلیم، احمد بن حسن بن راشد محمد بن قدامہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن داؤد کے واسطہ سے سفیان کا قول پہنچا ہے کہ علم کی غیر علم پر فضیلت یہ ہے کہ علم کے ذریعے تقویٰ اختیار کیا جائے۔

۱۲۵۴۹-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، موسیٰ بن طوی، علی بن حزرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: احمد بن حنبل کو آگ کی بھٹی میں داخل کیا گیا اور وہ سرخ سونا بن کر نکلے، یہ خبر احمد بن حنبل کو جب پہنچی کہنے لگے: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے بشر کو ہمارے ساتھ کیے گئے معاملے سے راضی کیا۔

۱۲۵۵۰-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابن ابار، یحییٰ بن عثمٰی حربی کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وہی آدمی کرے جو اذیتوں پر صبر کر سکتا ہو۔

۱۲۵۵۱-احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، یحییٰ بن عثمان الحربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے تھے ان لوگوں کے لئے زیادہ مناسب ہے جو اس مسکر (نشہ آور) دنیا پر چکر کاٹتے جا رہے ہیں کہ ان کی گواہی نہ قبول کی جائے۔

۱۲۵۵۲-ابو عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر دنیا عظمت باری تعالیٰ میں غور و فکر کرے کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب نہ ہو۔

۱۲۵۵۳-ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ، ابراہیم بن یعقوب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا مانگی فی الواقع اس نے اللہ تعالیٰ سے دنیا میں طویل عرصہ تک ٹھہرنے کا سوال کیا۔

۱۲۵۵۴-ابو عبداللہ، احمد، عبداللہ، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: (ان کو کسی آدمی کے مرنے کی خبر دی گئی تھی) اس نے دنیا کو جمع کیا اور خود آخرت کو سدھار گیا، ان سے پھر کہا گیا وہ آدمی تو فلاں فلاں بھائی کے کام کرتا تھا؟ جواب دیا اسے کچھ نفع نہیں پہنچے گا چونکہ وہ دنیا کو جمع کرنے میں لگا رہا۔

۱۲۵۵۵-علی بن ھارون، موسیٰ بن ہارون قطان، حسن بن سعید کہتے ہیں کہ ایک دن ہم بشر بن حارث کے پاس تھے، اتنے میں ایک آدمی خراسان سے آیا اور ان کے سامنے بیٹھ گیا، پھر ان سے کہنے لگا: اے ابو نصر! ہم لوگ خراسان سے آئے ہیں براہ کرم! مجھے پانچ احادیث سنا دیجئے میں ان کے ذریعے خراسان میں آپ کا تذکرہ کرتا رہوں گا، وہ آدمی مسلسل عاجزی و انکساری سے سماع حدیث کی

درخواست کرتا رہا، بشر کہنے لگے محدثین تو بہت زیادہ ہیں۔ آدمی نے مزید اصرار کیا آدمی نے جب دیکھا کہ کسی طرح بات بن نہیں پارہی، کہنے لگا اے ابونصر! کیا آپ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت نہیں کرتے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر دوسروں کو سکھایا آسمانوں میں اسے عظمت کے ساتھ بلایا جاتا ہے؟ بشرؒ نے اسے کہا: تم نے کیسے کہہ دیا؟ مجھے دوبارہ سناؤ، چنانچہ آدمی نے از سرنو حدیث دہرادی کہ جس نے علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اور پھر عمل بھی کیا اور دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔

۱۲۵۵۶- محمد بن عمر بن مسلم، ایوب، سری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: مومن کی عزت لوگوں سے اس کے لئے بے نیاز رہنے میں ہے اور اس کا شرف قیام اللیل میں ہے۔

۱۲۵۵۷- محمد بن عمر بن سلمہ، ابوعباس احمد بن محمد خزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: میں نے معافی کو فرماتے ہوئے سنا کہ ثوری نے فرمایا: مخلوق کو راضی رکھنا ایسی مشکل غایت ہے جسے تم کبھی نہیں پاسکتے ہو۔

۱۲۵۵۸- محمد بن عمر، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: معافی کے واسطے ثوری کا قول ہے کہ اہل اللہ کو دنیا میں جن مصائب سے پالا پڑا اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائیں گے۔

۱۲۵۵۹- محمد بن ابراہیم بن محمد فروی، محمد بن عمر بن مسلم، ابراہیم بن عبداللہ بن ایوب، سرسقطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام سے میری محبت سے بڑھ کر میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس پر مجھے مکمل بھروسہ ہو۔

عبید بن محمد وراق کا بیان ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ سے میری محبت میرا اقبل اعتماد عمل ہے۔

۱۲۵۶۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: دنیا کی رسوائی میں سے ہے کہ آدمی اپنے گھر کو وحشت زدہ بنا کر رکھے۔

۱۲۵۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن بنت عاصم طبیب کہتے ہیں میری ایک مرتبہ بشر بن حارث سے ملاقات ہوگئی۔ مجھ سے علاج ومعالجہ کے بارے میں سوالات کرنے لگے، میں نے انہیں دھوپ سے ذراہٹ کر ایک مکان کے سائے میں ہونے کو کہا (یہ مکان ربیعہ یا عمران اشعث یا کسی اور کا تھا بہر حال مالک مکان امراء وسلاطین کا کوئی عہدیدار تھا) کہنے لگے یہ مکان سراپا برائی ہے اور اس کا سایہ ردی ہے۔

۱۲۵۶۲- ابومظفر منصور بن احمد معدل، عثمان بن احمد سماک، حسن بن عمر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صدقہ حج وعمرہ اور جہاد سے بھی افضل ہے، پھر کہنے لگے چونکہ حج وعمرہ اور جہاد پر جانے والے کولوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ صدقہ کرنے والے کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

۱۲۵۶۳- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا: عقلمند وہ نہیں جو خیر وشر (بھلائی اور برائی) کو پہچانتا ہو عقلمند تو وہ ہے جو جب بھلائی کو دیکھے سرپٹ اس کے پیچھے پڑ جائے اور شر کو دیکھے نہیں کہ فوراً اس سے دور بھاگنا شروع کردے۔

۱۲۵۶۴- منصور بن احمد، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک آدمی مالک بن دینار کو پکارنے لگا اے مرائی (ریاکار) مالک بن دینار کہنے لگے: تم کب سے میرے نام سے واقف ہوگئے؟ تیرے سوا تو میرا نام کوئی جانتا ہی نہیں ہے۔

۱۲۵۶۵- محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی، سفیان ثوری نے فرمایا: بخدا! ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنی مروت ووقار کی آج کل کے قاریوں کی بنسبت زیادہ پاسداری کرنے والے تھے۔

۱۲۵۶۶-محمد بن عمرو، احمد بن محمد، بشر بن حارث، معافی، ثوریؒ نے فرمایا: مجھے کسی قاری کے ساتھ سفر کرنے سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی خبیث شاطر آدمی کے ساتھ سفر کروں۔

۱۲۵۶۷-محمد بن ابراہیم، احمد بن شعیب بن عبدالاکرام انطاکی، محمد بن ابی یعقوب دینوری، عباس بن عبدالعظیم، بشر بن حارث کہنے لگے، مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی پھر بشر کہنے لگے: استغفر اللہ، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ فلاں نے فلاں دنیا کا ایک باب روایت کیا ہے۔

فائدہ یعنی معروف ومشہور طریقہ تحدیث دنیا کمانے کا ایک باب ہے۔

۱۲۵۶۸-عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ، سلیمان بن یعقوب کہتے ہیں کہ بشر بن حارث سے کہا: مجھے کچھ وعظ ونصیحت کیجئے، چنانچہ فرمانے لگے دیکھو تمہاری روٹی کہاں سے آتی ہے کہیں وہ تمہیں دوزخ کی آگ کا ایندھن تو نہیں بنا رہی۔

۱۲۵۶۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن غزوان ھرائی کہتے ہیں ۲۲۵ھ میں بشر بن حارثؒ نے مجھے کہا: نرمی کا برتاؤ کرو اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرو، مجھے زیادہ پسند ہے کہ تمہارے پاس مال ہونے کے باوجود تم بھوکے رات بسر کرو اس سے کہ تم سیر ہو کر رات بسر کرو اور تمہارے پاس کھانے کو کچھ باقی نہ ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم بازار میں آتے جاتے نہیں ہو۔ بازار میں جاؤ اور تجارت کرو، ھرائی کہتے ہیں جب میں واپس لوٹنے کے لئے کھڑا ہوا پھر بات دہرا کر مجھے تاکید کی کہ بازار میں جاؤ اگرچہ تمہیں نفع کم ہی کیوں نہ ہو۔

۱۲۵۷۰-مخلد بن جعفر وابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن غزوان کہتے ہیں میں اور میرا ایک بھائی سخت سردی کے دن صبح سویرے بشرؒ کے پاس گئے۔ ہم نے انہیں دروازے پر ہی پالیا اور ان کے پاس خلیل خیاط بھی تھے، پھر اٹھ کر ہمارے آگے آگے چلنے لگے ہم نے دیکھا انہوں نے ایک پرانی چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں معمولی قسم کا موزہ پہن رکھا تھا اور باریک تہہ بند پہن رکھی تھی اور بازار کی طرف جا رہے تھے۔ چنانچہ راستے میں جس کے پاس سے گزرتے بآواز بلند سلام کرتے جاتے چنانچہ جب بازار میں پہنچے ایک آٹا فروش کے پاس کھڑے ہوئے اور گزشتہ دن میں آٹے کا بھاؤ پوچھا: آٹا فروش نے جواب دیا: اے ابونصر خوش ہو جایئے آٹے کا نرخ کل کم ہو چکا ہے۔ چنانچہ بشر نے الحمدللہ کہا اور حسب ضرورت آٹا لیا۔

ایک مرتبہ لوگوں میں بشر کی وفات کی افواہ پھیل گئی۔ میں بھی شدید بارش اور کیچڑ میں گرتا پڑتا حاضر ہوا آ کر دیکھا ان کے دروازے پر تین آدمی کھڑے تھے، ان میں سے ایک بوڑھے میاں کہہ رہے تھے اے ابونصر! ہم آپ کی عیادت کرنے آئے ہیں بشرؒ روتے ہوئے ان سے کہہ رہے تھے مجھے تمہاری عیادت کی کوئی ضرورت نہیں، میرے پاس سے چلے جاؤ تم نے مجھے سخت اذیت پہنچادی ہے۔ فضیلؒ تو کہا کرتے میری خواہش ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں اور میری تیمارداری کرنے کوئی نہ آئے۔

۱۲۵۷۱-احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن عمر، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ سے مانگیے وہ آپ کو عیش پسند زندگی عطا فرمائے گا۔

۱۲۵۷۲-عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن مخلد، محمد بن یوسف جوھری کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ بشر بن حارث سے نبیذ کے متعلق پوچھا، کہنے لگے مجھے پانی کے متعلق تنگی کا سامنا ہے نبیذ کے بارے میں کیسے کلام کر سکتا ہوں؟

۱۲۵۷۳-ابوبکر محمد بن احمد، عبدالرحمن بن داؤد، فضیل بن عباس، حلبی کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث نے علم اور طلب علم کا تذکرہ کیا۔ فرمانے لگے علم پر جب عمل نہ کیا جائے تو اس کی طلب بھی ترک کر دینی چاہئے۔ علم تو درحقیقت عمل ہی ہے سو جب تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو گے تمہیں علم سے نوازے گا اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرو گے تمہیں علم سے کوسوں دور رکھے گا، علم انبیاء کا ہتھیار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علم اپنے اصحاب کو سکھایا۔ انہوں نے علم حاصل کیا اسے یاد کیا اور اس پر عمل پیرا ہوئے۔ پھر صحابہ کرام نے علم بعد میں آنے

والوں تک پہنچایا بعد میں آنیوالوں نے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ بشر نے تین طبقوں کا ذکر کیا پھر ابونصر نے فرمایا: ان کے بعد علم ایسے لوگوں تک پہنچ گیا جو علم کو ذریعہ معاش بنا کر کھا رہے ہیں۔

۱۲۵۷۴-محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ جب میں عیسیٰ بن یونس سے جدا ہونے لگا انہوں نے مجھے کہا کیا تم علم حاصل کر کے اب اس برے علاقے کی طرف جانا چاہتے ہو؟

۱۲۵۷۵-محمد بن جعفر، جعفر فریابی، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا اللہ مجھے علماء کے دلوں میں لعنتی نہ بنانا، علماء نے پوچھا: ہم آپ کو کیسے لعنت کر سکتے ہیں؟ جواب دیا کہ تم مجھے ناپسند کرنے لگو۔

۱۲۵۷۶-احمد بن محمد بن حسن، ابومقاتل محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس طرح علم طلب نہ کرو کہ لوگوں کے سامنے تم اسے ذلیل ورسوا کرتے پھرو، فرمایا: یہ بہت بڑی بیماری ہے، فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں پڑھی ہوئی دو رکعت نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا۔

۱۲۵۷۷-محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر مغازلی، بشر بن حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا: آدمی کی مروت اس وقت تک مکمل نہیں ہونے پاتی جب تک کہ اس کا دشمن بھی اس سے سلامتی میں نہ رہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آج تو گہرا دوست بھی سلامتی میں نہیں رہا۔

۱۲۵۷۸-ابوحسن بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صبر خاموشی ہے اور خاموشی صبر ہے۔ باتونی آدمی خاموشی اختیار کرنیوالے سے زیادہ متقی نہیں ہوسکتا، الا یہ کہ کوئی عالم آدمی ہو اور وہ بات کرنے کے موقع پر بات کرے اور خاموشی کے موقع پر خاموش رہتا ہو۔

۱۲۵۷۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعبداللہ محمد بن یحییٰ، ابوعبداللہ احمد بن حسن، سکری بغدادی، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے علی بن خشرم کی طرف خط لکھا:

> السلام علیکم: میں آپ کی طرف اس ذات کی حمد لکھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد! میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں جس نعمت سے مشرف کیا ہے وہ تمام فرمائے اور مجھے اور تمہیں احسان پر شکر کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اسلام ہی میں زندہ رکھے اور اسلام ہی پر ہمیں موت دے اور ہمیں کسی قسم کے تلف سے محفوظ فرمائے اور ہر مصیبت کے بدلہ میں بہتر عوض عطا فرمائے، اے علی! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس کی کتاب کو تھامے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے اسلاف کے آثار پر چلنے کی وصیت کرتا ہوں، انہی اسلاف نے ہمارے لئے رستہ آسان تر کر دیا پس انہیں اپنا مطمح نظر بنالو، ان کے حالات کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتے رہو خصوصاً خلوت میں ان کے حالات پر غور وفکر کیا کرو، اسلاف تمہیں عوام الناس سے مستغنی کریں گے۔ گویا ان کے احوال کا بنظر غائر مشاہدہ کرو، پس صحابہ کرام کی مجالست مردوں کی مجالست سے بدر جہا بہتر ہے اور جو تیری انتظار میں لگا ہے وہ کہیں تجھے پھسلا نہ دے، خوب سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمہیں بھلائی عطا فرمائے اور تجھے اہل علم میں کرے، تیری عمر کا اکثر حصہ بیت چکا ہے اور تو بھی

عنقریب اسلاف کے ساتھ ملنے والا ہے تو مطلوب ہے تیرا طالب بھی تجھ سے عاجز نہیں ہوگا تو اس کے ہاتھوں میں قیدی کی مانند ہے۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی کبریائی میں شئی حقیر ہے، ساری کی ساری مخلوق اسی کی محتاج ہے لہٰذا تجھے کثرت محبت اس سے غافل نہ رکھے۔ اس ذات سے ہمیشہ خائف رہ، اور پیش آنے والی چیز پر بھروسہ نہ کر، دعا کو ترک مت کر، فتن اور بلانے سے بے خوف بھی مت ہو، اگر اللہ تعالیٰ تجھے اچھی صفات کا حامل دیکھ لے ممکن ہے تجھے اپنی مہربانی سے اور فضل وکرم سے ممنون فرمائے اس کی عفوودرگزر کی بھی امید رکھو، اپنے مقدور پر ضعف کے وقت اللہ سے طاقت وقوت کا سوال کرو، جب تم ایسا کرلو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے خشوع وخضوع سے ممنون فرمائے گا۔ اسے اپنے والدین سے بھی زیادہ مہربان پائے گا اس کے قریب تر ہوتے رہو اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔
پس اللہ ہی سے اپنے لئے اور تیرے لئے بھلائیوں کا خواستگار ہوں، خوب سمجھ لو اے علی!
جو کوئی بھی شہوت اور معرفۃ الناس کی آزمائش میں مبتلا ہو اس کی مصیبت دگنی ہو جاتی ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے اگر چہ وہ اپنے اولیاء کو آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، قریب تر امر کی طرف رجوع کرو اسی سے لو لگائے رکھو اور لوگوں کی مدح ومذمت کی طرف مطلق دھیان نہ دو، سو زمانے والے چل بسے حتیٰ کہ ان کے کھنڈرات بھی باقی نہیں رہے، اس زمانے میں کتاب اللہ پر عمل وہی کرتا ہے جسے اللہ محفوظ فرمائے، اہل زمانہ میں سے جو کوئی تمہیں چھوڑے اس کی پرواہ مت کرو جان لو! اہل زمانہ سے دوری میں تمہارے لئے زیادہ فائدہ ہے بنسبت ان کے قرب کے، اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا مانوس بناؤ، وہی تمہیں کافی ہے اہل زمانہ سے ڈرو، وہ زندگی اصل نہیں جس میں انسان اہل زمانہ سے بھلائی کی توقع رکھے، سو اگر تمہارا دل ودماغ اہل زمانہ کی طرف مائل ہو گیا تو تم فتنہ عظیمہ میں مبتلا ہو گئے، عزت میں موت کے لئے بھلائی ہے کوئی آدمی گمان کرتا ہو کہ وہ شر سے بے خوف ہو چکا ہے اس کو نجات نہیں ملی، اگر تم اہل زمانہ کے ساتھ اختلاط کرو گے وہ تمہیں بھی اپنے گناہوں میں برابر کا شریک کردیں گے اور اگر ان سے پہلو تہی کرو گے بارہا تمہیں شریک کرنے کی کوشش کریں گے لہٰذا اپنے لئے بھلائی کے متلاشی رہو اور اپنے نفس کے لئے ان کی مجالست کو ناپسند سمجھو، میں یہی سمجھتا ہوں کہ آج کل فضیلت عزت میں ہے چونکہ سلامتی جو عزلت میں ہوئی اپنے کانوں کو بہرہ بنالو اور آنکھوں کو اندھا، ساتھ ساتھ سوء ظن سے بھی ڈرتے رہو، چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی اس سے ڈرایا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ان بعض الظن اثم " بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ (حجرات: ۱۲) والسلام۔

۱۲۵۸۰- ابوعبداللہ، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن، بشر بن حارث نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کسی آدمی نے شہرت کو پسند کیا ہو اور اس کا دین باقی رہا ہو۔ چنانچہ جو بھی شہرت چاہتا ہے اس کا دین ختم ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے رسوا ہو جاتا ہے فرمایا: جو شہرت کو چاہتا ہے وہ آخرت کی حلاوت کبھی نہیں پاتا۔

۱۲۵۸۱-ابو عبداللہ، ابوحسن، ابوبکر احمد بن فتح، بشر بن حارث، یحییٰ قطان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ثوریؒ نے فرمایا: سب سے بری رغبت یہ ہے کہ تم عمل آخرت سے دنیا کو طلب کرو، بشرؒ کا بیان ہے کہ خالد طحان کہا کرتے تھے پوشیدہ شرک سے بچتے رہو، میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ طویل کرنے لگ جائے تا کہ اسے دیکھ کر لوگ پائے کا نمازی کہنے لگیں۔

۱۲۵۸۲-ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان وراق، ابوقاسم بن منیع محمد بن ہارون، ابوجعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے سفیان ثوریؒ کا قول نقل کیا ہے کہ قاری کی مثال کھوٹے درہم کی سی ہے، جب تم اسے آگ پر گرم کرو تو کھوٹ باہر نکل جاتی ہے فرمایا: جب تمہیں کسی قاری سے کام پڑ جائے اسے تھوڑی سی لالچ دے دو، بشر بن حارث نے فرمایا: نفس کو مدح سرائی سے سکون ملتا ہے لیکن قبول مدح گناہوں سے بھی زیادہ مضر ہے۔

۱۲۵۸۳-محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمران مرزوئی کی سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ذیل کے اشعار پڑھے:

ذهب الرجال المرتجى لفعالهم .. والمنكرون لكل امر منكر

وبقيت في خلف يزين بعضهم .. بعضاً ليدفع معور عن معور

وہ لوگ دنیا سے رخصت ہو گئے جن کے افعال قابل رشک تھے اور منکر لوگ تو ہر کام کے لئے منکر ہی ہوتے ہیں۔

باقی رہنے والوں میں میں بھی باقی رہ گیا ہوں۔ چنانچہ باقی رہنے والے ایک دوسرے کو مزین کرتے رہتے ہیں تا کہ دہشت گرد دہشت گرد کو بھگائیں۔

۱۲۵۸۴-ابوحسن احمد بن محمد بن مقسم، ابوفضل صیدنؒ، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث سے کسی نے پوچھا کیا غیبت کرنے والا عادل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: نہیں جب وہ غیبت میں مشہور ہو وہ عادل نہیں بلکہ کتے رہے ہے فرمایا: جب آدمی کا عمل کم ہوتا ہے اس کا دل فتنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۲۵۸۵-ابوبکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث فرماتے ہیں: جو آدمی چاہتا ہو کہ وہ دنیا میں عزیز اور آخرت میں سلیم (سلامتی میں) ہو وہ حد نہ لگائے نہ گواہی دے نہ لوگوں کی امامت کرے اور نہ ہی کسی کا کھانا کھائے۔

۱۲۵۸۶-محمد بن ابراہیم بن علی، احمد بن عبداللہ بن عبدالصمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے مثل مذکور بالا کے قول کیا اس میں اتنا اضافہ ہے "اور کسی کا ھدیہ بھی قبول نہ کرے"۔

۱۲۵۸۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ میں نے بشر بن حارث کو ایک جنازے سے واپس آتے دیکھا اور جنازہ کچھ دیر پہلے ہمارے پاس سے گزرا تھا میں انہیں دیکھنے کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے جو کپڑے پہن رکھے تھے ان سے تواضع ٹپک رہی تھی، میرا گمان ہے وہ کوئی موٹی قسم کے کپڑے تھے، میں نے انہیں دیکھا کہ وہ رعب دار آدمی ہیں سر کے بال لمبے تھے اور ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں، اگر چہ کچھ کچھ بال سیاہ بھی تھے، بالوں کو خضاب وغیرہ نہیں لگایا ہوا تھا اور ان کے کاندھے پر ہلکی سی دھوتی بھی تھی۔

۱۲۵۸۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ اسلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کا بیان ہے کہ ابراہیم بن ادھم نے فرمایا: میں نے شام کو اس لئے اختیار کیا ہے تا کہ میں روٹی سے شکم سیر ہو سکوں۔

۱۲۵۸۹-احمد بن جعفر بن سلمہ، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے سر خون آلود ہو جائیں اور کچھ جواب نہ دے پائیں۔

۱۲۵۹۰-محمد بن عمر بن مسلم، احمد بن محمد خزاعی، بشر بن حارث، معافی بن عمران کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن نصر حارثی سے پوچھا کہ میں کہاں اللہ کی عبادت کروں؟ جواب دیا: اپنے باطن کی اصلاح کرو اور جہاں چاہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

۱۲۵۹۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعبداللہ سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث کو کوئی خواب بیان کیا اور تعبیر کی درخواست کی، بشر کہنے لگے یہ رات کا ڈھکوسلا ہے۔

۱۲۵۹۲- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، ایوب حربی، بشر بن حارث کہتے ہیں ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارکؒ سے پوچھا میری والدہ پہلے مجھے شادی کا اصرار کرتی رہی جب میں نے شادی کر لی اب کہتی ہے کہ بیوی کو طلاق دیدو، بتائیے کہ میں کیا کروں؟ ابن مبارک کہنے لگے: اگر تم نے اپنی والدہ پر ہر طرح کا احسان کر دیا ہے اور صرف یہ احسان باقی رہتا ہے تو بیوی کو طلاق دیدو اور اگر تو نے بیوی کو طلاق دیدی پھر اس سے جھگڑے کرنے لگا اور اس کی نافرمانی کا مرتکب ہوا تو بیوی کو تھوڑا بہت مارلو اور طلاق نہ دو۔

۱۲۵۹۳- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی مدینہ، محمد بن سہم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اصحاب حدیث نے بشر بن حارث سے حدیثیں سنانے کی درخواست کی، بشر نے ذیل کے اشعار پڑھے:

صار اهل الحديث فيهم حديثا .. انّ شين الحديث اهل الحديث

اصحاب حدیث ان میں تصرف گم ہی ہو کر رہ گئے ہیں، اصحاب حدیث اصل میں حدیث کا عیب ہے۔

محمد بن سہم کہتے ہیں بشر نے مجھے ذیل کے اشعار بھی سنائے۔

وليس من يروق لي دينه .. يغرني يا صاح تبريقه

من حقق الايمان في قلبه .. يوشک ان يظهر تحقيقه

اے صاحب! مجھے اس آدمی کا دین اچھا نہیں لگتا جس کی قوت گویائی مجھے دھوکہ دے دے، اور جو آج ایمان کو اپنے دل میں جاگزیں کر لیتا ہے قریب ہے کہ اس کی تحقیق نمایاں ہو کر ظاہر ہو جائے۔

۱۲۵۹۴- ابوجعفر محمد بن احمد بن مقسم، عیسیٰ بن عبداللہ بن احمد ساجی، عبداللہ بن احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارثؒ نے ایک مرتبہ ذیل کے اشعار پڑھے:

اقسم بالله لرضخ النوى .. وشرب ماء القلب المالحه

میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں گٹھلی کے معمولی عطیہ کے لیے اور دل کے نمکین پانی پینے کے لیے

اعز للانسان من حرصه .. ومن سؤال الاوجه الكالحه

میں انسان کو اس کی حرص سے عزیز سمجھتا ہوں اور قبیح چہروں کے سوال کرنے سے

فاستغن باليأس تكن ذاغنى .. مغتبطاً بالصفقة الرابحة

ناامید ہو کر بے نیاز ہو جاؤ، اس طرح تم بے نیاز ہو جاؤ گے نفع بخش سودے پر رشک کرتے ہوئے۔

اليأس عز والتقى سؤدد .. ورغبة النفس لهافاضحه

لوگوں سے ناامید رہنا عزت ہے، تقویٰ سرداری ہے اور مانگنے کی حرص رکھنا نفس کو ذلیل کرنے کے مترادف ہے

من كانت الدنيا به برة .. فانها يوماً له ذابحة

جس آدمی پر دنیا مہربان ہو وہی دنیا کل کے دن اسے ذبح بھی کر دے گی۔

۱۲۵۹۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن شجاع، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: لوگوں کی ملامت کے خوف سے تم کوئی چیز عطا نہ کرو۔

۱۲۵۹۶- محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، یحییٰ بن عثمان حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اے ابوزکریا: جو

آدمی بیٹھا ہو اور جام گھمائے جا رہے ہوں اس کی شہادت قبول نہ کرو۔

۱۲۵۹۷- احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابوربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۵۹۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو حصول حکمت کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

۱۲۵۹۹- احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، محمد بن یوسف جوھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے اپنی بیوی کے جنازے کے موقع پر فرمایا: بندہ جب اطاعت خداوندی میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر جھڑکنے والے اور اس کی تنبیہ و تادیب کرنے والے کو اٹھا لیتے ہیں۔

۱۲۶۰۰- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس سراج، حسین بن محمد بغدادی، محمد بغدادی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں بشر بن حارث کی زیارت کے لئے چلا گیا۔ میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ گیا اس دوران انہوں نے صرف ایک بات کہی فرمایا: شہرت کا دلدادہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔

۱۲۶۰۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا ایک مرتبہ دو حکیموں کی آپس میں ملاقات ہوگئی۔ ایک حکیم دوسرے سے کہنے لگا جن امور سے باز رہنے کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکید کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ان کا مرتکب نہ پائے اور جن امور کے بجالانے کا حکم دیا ہے ان کے بجالانے میں تمہیں غیر حاضر نہ پائے۔

۱۲۶۰۲- ابوحسن بن مقسم، ابوفضل سری، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عمل اس لئے نہ کر کہ لوگوں میں تیرا تذکرہ کیا جاوے۔

۱۲۵۱۹- ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تمہیں باتیں کرنا اچھا لگے تو خاموش رہو اور جب تم خاموشی اختیار کر کے عجب میں مبتلا ہو جاؤ تو باتیں کرلو۔

۱۲۶۰۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوعباس سلمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جب تم مہنگائی کا سن کر پریشان ہو جاؤ تو موت کو یاد کرلو چونکہ موت تمہاری پریشانی کو ختم کردے گی، فرمایا: جب تم موت کو یاد کرو گے تمہاری خواہشات رفو ہو جائیں گی اور موت کی یاد سے جماع کی خواہش بھی ختم ہو جائیگی، سلمیؒ کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث کے پاؤں کے تلوے دیکھے چنانچہ ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے تلوے سیاہ ہو چکے تھے۔

۱۲۶۰۴- ابوحامد احمد بن محمد بن حسن، محمد بن مخلد، احمد بن فتح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم لذتیں لینے کے لئے علوم کا سماع اور املاء کرتے ہو جبکہ علم سے محض عمل کی نیت ہوتی ہے پس علوم سنو اور سیکھو پھر عمل کرو اور دنیا سے دور بھاگ جاؤ، کیا سفیان ثوریؒ کی طرف نہیں دیکھتے ہو کہ انہوں نے کیسے علم حاصل کیا پھر عمل پیرا ہوئے پھر دوسروں کو سکھایا اور خود دنیا سے بھاگتے رہے؟ طلب علم کا مقصد ہی دنیا سے دور بھاگنا ہے نہ کہ حب دنیا۔

۱۲۶۰۵- عمر بن احمد بن عثمان، موسیٰ بن عبیداللہ، قاسم بن منبہ حربی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اگر تم (علم پر) عمل نہ کرسکو تو کم از کم اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۲۶۰۶- محمد بن احمد بغدادی، محمد بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا جو آدمی صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ لوگوں سے وحشت محسوس کرتا ہے۔

۱۲۶۰۷-احمد بن جعفر بن سلم، یعقوب بن ابراہیم بن حسان، ابوربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: اپنی نیکیوں کو ایسے ہی چھپاؤ جس طرح تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

۱۲۶۰۸-عمر بن احمد بن جبیر صوفی، ابواحمد بن کثیر، ابراہیم حربی کہتے ہیں مجھے میرے والد بشر بن حارثؒ کے پاس لے گئے۔ ان کے پاس جا کر میرے والد نے ان سے کہا: اے ابونصر! میرا یہ بیٹا کتابت حدیث اور علم میں شہرت کا مقام رکھتا ہے (اسے کچھ نصیحت کیجئے) بشرؒ مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے پیارے بیٹے! علم کے لئے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر تم پورے علم پر عمل نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم دو سو حدیثوں میں سے پانچ پر ضرور عمل کرو جس طرح کہ دراہم کی زکوۃ ادا کی جاتی ہے۔

میرے والد صاحب نے ان سے میرے لئے دعا کرنے کی درخواست کی فرمایا: آپ کی دعا اپنے بیٹے کے لئے زیادہ پہنچی ہوئی ہے چونکہ باپ کی دعا بیٹے کے لئے ایسی ہی ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اپنی امت کے لئے، ابراہیم کہتے ہیں میں نے ان کی باتوں کو بہت اچھا سمجھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ کے لئے جا رہا تھا، اچانک میں نے بالوں کے بنے ہوئے ایک خیمے میں بشر کو نماز پڑھتے دیکھا میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت کر لی تاکہ اذان جمعہ ہو جائے کچھ دیر کے بعد ایک آدمی کھڑا ہوا جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہو رہا تھا۔ کہنے لگا اے لوگو! میرے سچا ہونے سے ڈرو، بے چینی کے ہوتے ہوئے اختیار باقی نہیں رہتا، کچھ نہ ہونے کے وقت خاموشی اختیار کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی، کچھ ہوتے ہوئے سوال کرنا بے وقوفی ہے اور پاس کچھ ہوتے ہوئے فاقہ بے معنی ہے میں نے بشر کو دیکھا کہ وہ اس آدمی کو ایک دانق دے رہے تھے۔ اتنے میں کھڑا ہو کر اس آدمی کے پاس گیا اور میں نے اسے ایک درہم دیا اور ساتھ کہا یہ ایک دانق کا ٹکڑا مجھے دیدو، آدمی بولا، میں ایسا نہیں کرتا ہوں میں نے اسے دو درہموں کی پیشکش کر دی مگر پھر بھی وہ نہ مانا حتیٰ کہ میں نے دس درہموں کی بھی پیشکش کی، آدمی کہنے لگا اے آدمی! بھلا آخر اس دانق میں کیا خوبی ہے جو تم اس کی خاطر دس درہم لوٹانے کو تل گئے؟ میں نے کہا: جس آدمی نے تمہیں دانق دیا ہے وہ نیک صالح آدمی ہے وہ آدمی بولا، مجھے اس کی زیادہ رغبت ہے میں نعمت کے بدلے میں نعمت مول نہیں لوں گا، اس کو کھا کر مجھے دستی خوشی حاصل ہوگی اور ردیہ نہ میری خواہش پوری ہوگی میں نے کہا دیکھو بھلائی کون زیادہ حاصل کرنے والا ہے؟ میں نے دوبارہ کہا اے شیخ! میرے لیے دعا کر دیجئے، کہنے لگا اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ رکھے اور جب تک تمہارا جسم نہ مرے تب تک تم نہ مرنے پاؤ اور اللہ تعالیٰ تمہارا نفس ان لوگوں میں سے کرے جنہوں نے ہر چیز کے بدلے اپنے نفس کو خریدا اور کسی چیز کے بدلے میں اسے بیچا نہیں۔

۱۲۶۰۹-حسن بن علان وراق، عبداللہ بن محمد مسمعی، محمد بن ہارون ابوجعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا: اگر ہو سکے تو تم ایسی جگہ میں رہو جہاں لوگ تجھے چور گمان کریں تو ایسا ضرور کرو، اس صفت میں اضافہ ضرور کرو اس میں کمی نہ کرو۔

۱۲۶۱۰-ابراہیم بن عبداللہ، ابوعباس ثقفی، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے محبت کرتا ہو مگر وہ موت سے نفرت کرتا ہوگا اور نہیں ہے کوئی آدمی جو دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہو مگر وہ ضرور موت سے محبت کرتا ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے مالک سے جا ملتا ہے۔

۱۲۶۱۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: عجب ہے کہ تم اپنے عمل کو زیادہ سمجھو اور غیروں کے عمل کو کم۔

۱۲۶۱۲-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر باقلانی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بشر بن حارث نے فرمایا: قبرستان میں مدفون مردوں کی بنسبت قبرستان سے باہر مردے کثرت میں ہیں۔

۱۲۶۱۳- ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: کسی کے لئے مناسب نہیں کہ حدیث ایسی جگہ بیان کرے جہاں اسے کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے اور حدیث گوئی سے دنیاوی ضرورت کو قریب کرنا مقصود ہو اور علم کی بھی کوئی بات دنیاوی ضرورت کی جگہ میں نہیں کرنی چاہیے۔ میں ایسے مشائخ کو دیکھ چکا ہوں جنہوں نے دنیاداری کے لئے علم طلب کیا بالآخر انہیں رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا، جبکہ بہت سارے دوسرے مشائخ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے خالصۃً للہ علم حاصل کیا، پھر اس پر عمل بھی کیا اور علم نے انہیں نفع بھی بخشا اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرے، جب تم کسی سے ایک بات سنو اور پھر دوسرے آدمی سے اس کے خلاف بات سنو خبردار دوسرے آدمی سے جھگڑا نہ کرو اکر چونکہ تمہیں اس سے نفع نہیں حاصل ہوگا، علم حاصل کرکے اس پر عمل کرو میں نے بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے تھوڑا سا علم حاصل کیا پھر اس پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع پہنچایا جبکہ بہت سارے دوسرے لوگوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے علم کثیر حاصل کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کچھ نفع نہ پہنچایا، خوب سمجھ لو طلب معاش طلب حدیث کے لئے رکاوٹ ہوتی ہے میں نے حفص بن غیاث کو کہتے سنا ہے کہ ہم سفیان کی مجلس میں دنیا سے بے نیاز ہو کر بیٹھتے تھے اور ان کی مجلس میں فقراء امراء ہوتے تھے۔

۱۲۶۱۴- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، ابوجعفر مغازلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایسے مسائل کے بارے میں سوال نہ کرو جن کے ذریعہ تم لوگوں کے عیب طلب کرنے لگ جاؤ جو مسئلہ بھی پوچھو اس پر عمل کرو بالفرض اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۱۲۶۱۵- احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسحاق، اسحاق کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث سے کہا مجھے پسند ہے کہ میں ابراہیم بن ادھم کے طریقے پر چلوں، بشر نے فرمایا: تم اس کی قوت نہیں رکھتے ہو میں نے پوچھا وہ کیسے؟ جواب دیا: اس لئے کہ ابراہیم عمل کرتے تھے اور باتیں نہیں کرتے تھے تم باتیں زیادہ کرتے ہو اور عمل نہیں کرتے ہو۔

۱۲۶۱۶- محمد بن فتح، احمد بن محمد صیدلانی، عبداللہ بن عبدالوھاب عسقلانی، ابراہیم بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جو معرفت باللہ سے محروم رہا وہ اطاعت کی حلاوت نہیں پاسکتا، جو آدمی اعمال کے ثواب کو نہیں جانتا اس پر تمام احوال ثقیل و بھاری ہو جاتے ہیں، جو دنیا میں حقیقۃً کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اس کی مؤونت (مشقت) ہلکی ہو جاتی ہے جسے رضا عطا کی گئی وہ اعلیٰ درجات پر پہنچ گیا جو مؤمن غمزدہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

۱۲۶۱۷- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف بن زیاد، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: جس کی طرف نظر کرنا مکروہ ہو اس کی طرف نظر کرنا باطنی بخار ہے۔

۱۲۶۱۸- محمد بن احمد بن حسن، حارون بن یوسف، محمد بن محمد بن ابی ورد، حسن انماطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیلوں کا باقی زندہ رہنا مؤمنین کے دلوں پر کڑی چوٹ ہے۔

۱۲۶۱۹- منصور بن محمد بن معتدل، عثمان بن احمد، حسن بن عمر مرزوی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بے وقوف کی طرف نظر کرنا آنکھوں کی بیماری ہے اور بخیل کی طرف نظر کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں اور جو آدمی غم و حزن نہیں برداشت کر سکتا وہ اپنی محبوب شے کے حصول سے قاصر ہی رہتا ہے۔

۱۲۶۲۰- نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن عمرو، قاسم بن منبہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: صاحب دنیا جفا کرکے اپنے آپ کو محفوظ نہیں رکھ سکتا، فرمایا: اگر تم عمل نہ کرسکو اللہ کی نافرمانی تو نہ کرو، فرمایا: دو خصلتیں دلوں کو سخت بنا دیتی ہیں، کثرت کلام اور کثرت طعام۔

۱۲۶۲۱-محمد بن حمید، احمد بن قاسم بن ہاشم سمسار، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: بخیل قاری سے مجھے سخی مالدار زیادہ پسند ہے فرمایا: پس ہر آدمی کو کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا ہی پاتا ہوں سو اللہ تعالیٰ نے جس کو رزق میں فروانی دی ہو وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کرے اور اللہ تعالیٰ جس کو رزق کی تنگی میں مبتلا کرتا ہے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے کہ صبر کیسے کرے۔

۱۲۶۲۲-محمد بن فتح، عبداللہ بن ابی داؤد، علی بن خشرم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے ایک مرتبہ ذیل کا شعر پڑھا:

خلت الديار فسدت غير مسود ..ومن الشقاء تفرد ی بالسؤدد

علاقے خالی ہو گئے اور کوئی سردار باقی نہ رہا بدبختی کا مورد تنہا میں ہی ٹھہرا کہ مجھے سردار بننا پڑا۔

۱۲۶۲۳-ابواحمد محمد بن یوسف جرجانی، ابوعباس بن عبداللہ بغدادی، جعفر بن بروانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا موسیٰ نے عرض کیا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا، ارشاد ہوا میں اس وقت کھلاؤں گا جب چاہوں گا۔

بشرؒ نے فرمایا: عوج بن عنق سمندر میں چلا جاتا وہاں جا کر اپنی ٹانگوں کو سمندر میں ڈال دیتا، ساج کی لکڑی لیتا چنانچہ عوج ہی پہلا آدمی ہے جس نے دنیا میں ساج کی لکڑی متعارف کرائی، چنانچہ عوج ایلہ آجاتا اور سمندر کی مچھلیوں میں سے ایک مچھلی پکڑتا اور سورج کی تپش پر بھون لیتا ادھر تاجروں نے اس کے لئے دو کرّ (ایک بڑا پیمانہ جس سے غلہ وغیرہ ناپا جاتا ہے) آٹا تیار رکھا ہوتا۔ دو جماعتیں اس آٹے سے روٹیاں پکاتیں۔ چنانچہ عوج وہ سب کی سب روٹیاں کھا جاتا اور تاجروں کو ساج کی لکڑی کا ایک بنڈل دے دیتا، سو اللہ تعالیٰ روزانہ اس کافر کو دو کر غلہ کھلاتا تھا، اے مخاطب! تو تو مسلمان ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تجھے اللہ تعالیٰ کیسے ضائع کرے گا جبکہ تیری خوراک ایک یا دو روٹیاں ہوتی ہیں پھر تو اس ایک روٹی کی وجہ سے اپنے رب تعالیٰ سے تعلق منقطع کر دیتا ہے۔

بشر کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہنے لگے یا رب! مجھے اپنا کوئی ولی دکھادے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰ! فلاں فلاں کھنڈرات کو جا کر دیکھ لو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے بعض کھنڈرات تلاش کئے ایک کھنڈر میں انہوں نے ایک آدمی کی ہڈیاں دیکھیں جسے درندوں نے کھالیا تھا فرمایا: یہ کیا ماجرا ہے تو نے اپنے ولی پر درندوں کو کیسے مسلط کر دیا؟ ارشاد ہوا چونکہ میرا ولی میرے انتہائی قریب تھا اور میرے ہاں اس کا ایک مرتبہ ومقام تھا اگر تم اسے دیکھ لیتے مارے شوق کے تمہاری جاں نکل جاتی میں اپنے کسی ولی کے لئے دنیا کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۲۶۲۴-ابوحسن بن مقسم، ابوطیب صفار، محمد بن یوسف جوھری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں: فضیل بن عیاض نے اپنے بیٹے سے فرمایا: شاید تم دیکھو کہ معمولی سی بھوک بھی اللہ تعالیٰ کے لئے زیادہ سے زیادہ باعث اطاعت ہو۔

۱۲۶۲۵-محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحاق مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو دیکھا، پھر میں نے ان سے بشر بن حارث کے بارے میں سوال کیا؟ خضر علیہ السلام کہنے لگے جس دن وہ دنیا سے رخصت ہوئے سطح زمین پر ان سے زیادہ متقی کوئی نہیں رہا۔

۱۲۶۲۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابوعبداللہ طیالسی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن علی صوری، ابونعیم کہتے ہیں ایک مرتبہ بشر بن حارث میرے پاس تشریف لائے۔ کہنے لگے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤ جس کا متن "بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں" ہے میں نے کہا مجھے حدیث اس سند سے پہنچی ہے عمر بن ذر، ذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات کرنے والے کی زبان کے پاس موجود ہوتے ہیں" میں نے کہا کیا کوئی آدمی باقی رہا ہے جو آپ کی بات کو جانتا ہو؟ کہنے لگے آپ ہی کافی ہیں اتنا کہہ کر واپس لوٹ گئے۔

۱۲۶۲۷- احمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، عبد اللہ بن احمد بن سوادہ، احمد بن حجاج، ابو جعفر بزاز کہتے ہیں بشر بن حارث نے فرمایا: جو آدمی دنیا کی طلب میں لگا ہوا اس سے کہہ دو کہ وہ ذلت و رسوائی کے لئے تیار رہے۔

۱۲۶۲۸- ابو عبد اللہ محمد بن حنیف شیرازی صوفی، ابو عبد اللہ بن فضل، قاضی ابو عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو اکثر صوفیاء کرام کو برا بھلا کہتا رہتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے اسے صوفیاء کرام کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ اس نے اپنی دولت صوفیاء کرام پر خرچ کرنی شروع کر دی، ایک دن میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تم صوفیاء سے بغض نہیں رکھتے تھے؟ کہنے لگا بات دراصل ایسی نہیں جیسی تم نے سمجھ رکھی ہے میں نے اس سے پوچھا بھلا وہ کیسے؟ کہنے لگا ایک مرتبہ میں نے جمعہ کی نماز پڑھی میں تو جلدی سے مسجد سے نکل گیا لیکن بشر بن حارث کو بھی مسجد سے جلدی جلدی نکلتے دیکھا میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا میں آج اس آدمی کو دیکھتا ہوں جو کہ زہد میں بے مثال شہرت رکھتا ہے۔ یہ مسجد میں ٹکنے نہیں پاتا چنانچہ میں نے اپنی ضرورت کو ترک کیا اور دیکھنے لگا کہ بشر آج کہاں جاتے ہیں؟ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا چنانچہ بشر پہلے نان بائی کے پاس گئے اس سے ایک درہم کے بدلے ایک روٹی خریدی، میں نے دل ہی دل میں کہا: اس آدمی کو دیکھو زاہد بنا پھرتا ہے حال یہ ہے کہ روٹی خرید رہا ہے، پھر بشر کباب فروش کے پاس گئے اور اس سے کباب خریدا مجھے دیکھ کر اور بھی زیادہ غصہ آیا، پھر بشر حلوائی کے پاس گئے اور اس سے ایک درہم کا فالودہ خریدا، میں نے پھر دل ہی دل میں کہا: بخدا! یہ آدمی جب کھانے بیٹھے گا میں ضرور اس پر ٹوک لگاؤں گا، چنانچہ بشر بیابان کی طرف چل پڑے، میں نے سوچا شاید کسی سرسبز و شاداب جگہ کی تلاش میں ہوں اور جہاں پانی بھی موجود ہو چنانچہ بشر عصر تک برابر چلتے رہے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا بالآخر وہ ایک بستی میں داخل ہوئے بستی کی ایک مسجد میں ایک مریض تھا بشر اس کے پاس جا بیٹھا، انہوں نے مریض کو ایک ایک لقمہ کر کے خریدا ہوا کھانا کھلایا، میں موقع پا کر تھوڑی دیر بستی کو دیکھنے نکل گیا لیکن چند ثانیے کے بعد واپس پلٹا مسجد میں بشر کو نہ پا کر مریض سے پوچھا: بشر کہاں گئے؟ مریض نے جواب دیا: وہ بغداد چلے گئے ہیں میں نے اس سے دوبارہ پوچھا یہاں سے بغداد تک کتنا فاصلہ ہے؟ مریض بولا، چالیس فرسخ، میں نے سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں اب کیا کروں میرے پاس کرایہ نہیں جو میں بغداد تک سفر کروں اور مجھے چلنے پر قدرت نہیں جو میں پیدل چل کر وہاں تک پہنچوں؟ مریض کہنے لگا ان کے واپس آنے تک یہیں ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ میں آئندہ جمعہ تک یہیں ٹھہر گیا، چنانچہ آئندہ جمعہ کو بشر اسی وقت موعود پر تشریف لائے اور ان کے پاس مریض کے کھانے کے لئے کچھ اشیاء بھی تھیں، مریض ان سے کہنے لگے: اے ابو جعفر! یہ آدمی گزشتہ جمعہ آپ کے ساتھ بغداد سے آیا اور آج تک یہیں ٹھہر گیا اور یہ آپ کی صحبت اختیار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ بشر نے مجھے غصے سے دیکھا اور فرمایا: تم میرے ساتھ کیوں آئے تھے؟ میں نے جواب دیا مجھ سے خطا ہو گئی، کہنے لگے کھڑے ہو جاؤ اور میرے ساتھ چلو، ہم مغرب کے قریب قریب چلے جب بغداد کے قریب پہنچے، کہنے لگے تیرا ٹھکانا کہاں ہے؟ میں نے کہا فلاں جگہ میں، فرمایا چلتے بنو اور دوبارہ نہیں لوٹنا، تاجر نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی اور اولیاء کرام کی صحبت اختیار کر لی۔ پس آج تم مجھے اس حالت پر دیکھ رہے ہو۔

محمد بن ہیثم کہتے ہیں میں بچپن میں بشر کی ہمشیرہ کے پاس آیا کرتا تھا ایک دن انہوں نے مجھے کاتے ہوئے سوت کا ایک گولہ دیا اور کہا اسے بیچ کر روٹی اور ایک مچھلی خرید لاؤ۔ چنانچہ میں روٹی اور مچھلی خرید لایا، اتنے میں بشر بن حارث گھر میں داخل ہوئے، روٹی اور مچھلی اندر رکھی ہوئی تھی بشر نے پوچھا: یہ کیسا کھانا ہے؟ بہن کہنے لگیں میں نے خواب میں اپنی اور آپ کی والدہ کو دیکھا وہ کہہ رہی تھی کاتے ہوئے سوت کے بدلہ میں روٹی اور مچھلی خرید لاؤ چونکہ تمہارا بھائی بشر روٹی اور مچھلی کا دیرینہ خواہشمند ہے، ہمشیرہ نے جب ماں کا ذکر کیا بشر رو پڑے اور فرمایا: اللہ ہماری ماں پر رحم فرمائے جب زندہ تھی اس وقت بھی ہمارے لئے غمزدہ رہتی تھی اور جب دنیا سے رخصت ہو گئی تب بھی ہمارے لئے غمزدہ ہے، بشر نے فرمایا میں پچیس سال سے برابر مچھلی کا خواہشمند ہوں لیکن میں نے اسے خالصۃً للہ چھوڑ دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے بشر بن حارث کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا، میں نے ان سے پوچھا آپ کا چہرے کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے، کہنے لگے میں چالیس سال سے بیابانوں کی خاک پھانک رہا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا ہے۔ محمد بن حنیف کا بیان ہے کہ تم خاک کی اس مقدار کو زیادہ نہ سمجھو۔ چنانچہ ان کی بہن سوت کاتا کرتی تھیں۔ بہن نے احمد بن حنبل سے مسئلہ دریافت کرنا چاہا کہنے لگیں ہم لوگ رات کے وقت سوت کاتتے ہیں اور اسی سے اپنی گزر بسر کا انتظام چلاتے ہیں بسا اوقات ہمارے قریب سے بنو طاہر کے مشعلچی مشعلیں لیے گزرتے ہیں (بنو طاہر وہ بغداد کے والی ہیں) ہم مکانوں کی چھتوں پر ہوتی ہیں اور ان مشعلوں کی روشنی میں ایک دو لٹیں کات لیتی ہیں۔ کیا آپ اس کاتتے ہوئے سوت کو ہمارے لیے حلال قرار دیتے ہیں یا حرام؟ احمد بن حنبل نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا میں بشر کی ہمشیرہ ہوں، امام احمد نے فرمایا: آہ، اے آل بشیر میں تمہیں تنگدست نہیں بنا سکتا میں مسلسل تمہاری طرف سے خالص تقویٰ سنتا چلا آ رہا ہوں۔

۱۲۶۲۹-احمد بن حنبل بن مقسم، عثمان بن احمد دقاق، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا: تم اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتے جب تک تم سے تمہارا دشمن بے خوف نہ ہو، تم بہتر کیسے ہو سکتے ہو حالانکہ تمہارا دوست بھی تم سے بے خوف نہیں فرمایا: مجھ میں ایک بیماری ہے جب تک میں اپنے نفس کا علاج نہ کرلوں غیر کے لئے میں فارغ نہیں ہو سکتا ہوں جب میں اپنے نفس کا علاج کرلوں گا تب میں اوروں کے لئے فارغ ہو جاؤں گا۔ پھر فرمایا: تم بیماریاں ہو میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ دلوں میں خوف خدا نہیں رکھتے اور آخرت کے معاملہ میں لاپرواہی کرتے ہیں۔

۱۲۶۳۰-ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عثمان بن احمد، حسن بن عمرو سبیعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا آدمی اس وقت تک عبادت کی حلاوت (شیرینی) نہیں پاتا جب تک خواہشات نفس کے آگے لوہے کی بنی ہوئی دیوار نہ کھڑی کر دے فرمایا: دعا گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۲۶۳۱-محمد بن حسن بن موسیٰ، محمد بن حسن بن حساب، احمد بن محمد بن صالح، محمد بن عبدون، حسن مسوحی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر بن حارث نے مجھے دیکھا میں اس وقت سردی سے کانپ رہا تھا انہوں نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے:

قطع الليالي مع الايام في خلق.. والنوم تحت رواق الهم والقلق

سخت دنوں کی راتیں کاٹنا بیچارگی میں اور غمی کے عالم اور اضطراب میں نیند کرنا زیادہ لائق ہے۔

احرى واعذرني من ان يقال غدا.. انى التمست الغنى من كف مختلق

میرے سامنے اتمام حجت کی جائے اور کل کے دن کہا جائے کہ میں نے تنگدست ہاتھ سے مالداری چاہی

قالوا رضيت بهذا القنوع غنى.. ليس الغنى كثرة الاموال والورق

لوگوں نے کہا: تم اس سے راضی رہو میں نے کہا قناعت مالداری ہے چونکہ مال و دولت کی فراوانی غنی نہیں ہے۔

رضيت بالله في عسري وفي يسري.. فلست اسلك الا واضح الطرق

میں تنگدستی اور مالداری دونوں حالتوں میں اللہ سے راضی ہوں چونکہ میں صرف صاف اور واضح رستہ پر چلتا ہوں۔

۱۲۶۳۲-ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن مقسم، ابن مخلد، محمد بن مثنیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میمون بن مہران نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کی اصلاح اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اس کے روبرو اس کی ناپسندیدہ حرکات کا تذکرہ نہ کر دے۔

۱۲۶۳۳-ابن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمٰن انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے فرمایا: ابن آدم درندہ ہے چونکہ درندہ

گوشت کھاتا ہے اور تجھے گوشت کو حرکت دینا ہی کافی ہے۔

۱۲۶۳۴-ابوحسن بن مقسم، قاضی عمر بن حسن، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسین بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر بن حارث نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کوئی ایسا آدمی ہو جو شہرت کا دلدادہ ہو اور اسے ذلت و رسوائی کی دہلیز پر جھکنا نہ پڑا ہو۔ یوسف باقلانی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے بشر بن حارث سے سماع حدیث کی درخواست کی۔ انہوں نے آگے سے انکار کر دیا آدمی کہنے لگا آپ اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: میں اللہ کو جواب دوں گا کہ یا اللہ! میرا نفس حدیث گوئی کا خواہشمند ہوتا تھا اور میں اپنے نفس کی خلاف ورزی کرنا چاہتا تھا۔

۱۲۶۳۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن، ابومقاتل، قاسم بن منبہ، بشر بن حارث نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے گھر میں اپنے پیچھے پڑھی ہوئی دو رکعتوں سے بہتر کسی چیز کو نہیں چھوڑتا۔

۱۲۶۳۶-ابوحسن بن مقسم، ابن مخلد، حسین بن عبدالرحمٰن، انصاری، بشر بن حارث کا بیان ہے کہ سفیان ثوری نے ایک آدمی کی عیادت کی فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں دوزخ کی آگ سے عافیت بخشے۔

۱۲۶۳۷-احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے، فرماتے تھے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں مانوس کرنے والا بھائی یا حلال کا درہم یا سنت کے مطابق عمل بہت کم پایا جائے گا۔

۱۲۶۳۸-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، عبداللہ بن ادریس، حصین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بکر بن عبداللہ مزنی نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ غصے سے پرہیز نہ کرے۔

۱۲۶۳۹-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، عبدالرحمٰن بن محمد بن مغیرہ، محمد بن مغیرہ، بشر بن حارث، یحییٰ بن یمان، سفیان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حبیب بن ابوحمزہؒ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن قرآن مجید ختم کرتا ہے فرشتہ اسے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے

مسانید بشر بن حارثؒ

بشر بن حارث نے اعلام حدیث اور پائے کے رواۃ حدیث سے احادیث روایت کی ہیں، حالانکہ وہ روایت حدیث کو ناپسند سمجھتے تھے اور حتی المقدور اس سے بچتے تھے۔

۱۲۶۴۰-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، ابواسحاق بن بریہ ہاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ عیسیٰ کے پاس پیدل چل کر گیا۔ انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا پھر مجھے کہنے لگے: آپ یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ میں نے کہا میں آپ سے ملاقات کرنے اور آپ کو دیکھنے آیا ہوں۔ کہنے لگے اے بھائی! میں کون ہوں اور میرے پاس ہے کیا جو آپ تشریف لائے؟ فرمایا کیا آپ کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے تشریف لائے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک کی سند سے مروی حدیث کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں عیسیٰ کہنے لگے، جی ہاں۔

۱۲۶۴۱-عبداللہ بن عراک بن مالک، عراک بن مالک، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے کا صدقہ واجب نہیں ہے۔[۱]

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۴۹، وصحیح مسلم، کتاب الزکاۃ باب ۲.

یہ حدیث حماد بن زید نے ہیثم، عراک کی سند سے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۶۴۲- محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، اسحاق حنظلی عیسیٰ بن یونس، ابن عراک بن مالک، عراک بن مالک، ابو ہریرہؓ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۴۳- عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن زید وھیب بن خالد، خثیم، ابن عراک بن مالک، عراک بن مالک، مالک، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے گھوڑے اور اس کے غلام میں صدقہ نہیں ہے۔

۱۲۶۴۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، عیسیٰ بن یونس، ہشام بن عروہ، عبداللہ بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری مثال ایسی ہے جیسے ابوزرعؓ کی ام زرع کے لئے، پھر ام زرع والی حدیث بیان کی، فرمایا ایک مرتبہ گیارہ عورتیں جمع ہوئیں۔ الحدیث۔[1]

۱۲۶۴۵- حبیب بن حسن، فضل بن احمد اسماعیل، محمد بن مثنیٰ کہتے ہیں میں نے بشر سے کہا اے ابونصر! مجھے ذرا حدیث ام زرع سنایئے، بشر نے فرمایا مجھے عیسیٰ بن یونس نے حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۲۶۴۶- احمد بن ابراہیم بن جعفر عطار، محمد بن ھارون بن عیسیٰ ہاشمی، ابوحفص، (بشر بن حارث کے بھانجے) کہتے ہیں میں ایک مرتبہ اپنے ماموں بشر بن حارث کے پاس تھا انہوں نے کاغذوں کا ایک بستہ نکالا اس سے ایک کاغذ نکال کر پڑھنے لگے فرمایا: عیسیٰ بن یونس، اشعث بن عبدالملک، محمد بن سیرین، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی کی چار گھاٹیوں کے درمیان بیٹھ جائے اور کوشش کرے اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔[2]

۱۲۶۴۷- ابواحمد غطریفی، ابواسحاق بن برید ھاشمی، محمد بن ابی ورد، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں عیسیٰ بن یونس کے پاس پیدل سفر کر کے گیا، انہوں نے میرا اچھا خاصا اکرام کیا، پھر کہنے لگے کیا آپ کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، حسن بصری کی حدیث جو کہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ فرمایا: جی ہاں۔

۱۲۶۴۸- عمرو بن عبید، حسن، عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یارسول اللہ! کیا عورتوں پر بھی قتال فرض ہے؟ فرمایا: جی ہاں، عورتوں پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں قتال نہ ہو، یعنی حج وعمرہ۔

۱۲۶۴۹- ابوحسین عبیداللہ بن احمد بن یعقوب مقری، ابوطیب محمد بن قاسم بن جعفر کوکبی، اسحاق بن بشر مقدسی، بشر بن حارث، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا، پچھنے، احتلام اور قے۔[3]

عبدالرحمٰن بن زید متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، قتیبہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم، زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حدیث مذکور بالا مروی ہے۔[4]

۱۔ صحیح البخاری ۷/ ۳۵. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة باب ۱۴. وفتح الباری ۹/ ۲۵۶، ۲۵۷.

۲۔ سنن أبی داؤد ۲۱۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۱۶۳. وسنن النسائی ۱/ ۱۱۱. وفتح الباری ۱/ ۳۹۵.

۳۔ السنن الکبری للبیهقی ۴/ ۲۵۰، وتاریخ بغداد ۳/ ۲۲.

۴۔ سنن الترمذی ۷۱۹. والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۲۲۰، ۲۶۴. ونصب الرایة ۲/ ۴۴۶، ومشکاة المصابیح ۲۰۱۵. ومجمع الزوائد ۳/ ۱۷۰.

۱۲۶۵۱-محمد بن عمر بن سلم، محمد بن منصور بن محمد بن فتح، معافی بن عمران، ثوری، اعمش، ابراہیم تیمی اپنے والد سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ہانڈی پکاؤ سالن کی مقدار بڑھا دو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی دیدو۔[1]

۱۲۶۵۲-ابواحمد محمد بن احمد، ابواسحاق بن برید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابوورد عابد، بشر بن حارث، معافی بن عمران، اسرائیل، مسلم، عوی، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کچا تھوم (لہسن) کھاسکتے ہو اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔[2]

مسلم وہ ملائی ہیں، مسلم اپنے دادا عوفی سے متفرد ہیں۔

۱۲۶۵۳-فاروق خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن رجاء، اسرائیل، مسلم اعور، عوفی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوم کھانے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

۱۲۶۵۴-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، زید بن ابی زرقاء، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، عبدالرحمن بن ابی عمرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: یا اللہ! اسے ھادی و ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے سے اوروں کو بھی ہدایت دے۔

۱۲۶۵۵-سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، علی بن سھل، ابوولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرہ، حلیس، عبدالرحمن بن ابی عمیرہ مزنی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے سنا۔........الحدیث بمثل مذکور بالا۔

۱۲۶۵۶-سلیمان بن احمد، عباس بن فضل حلبی، بشر بن حارث صافی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری، موسیٰ بن عقبہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے۔ سواری کا رخ خواہ کسی طرف بھی ہو، (بھلے بیت اللہ کی طرف نہ ہو) رکوع وسجدہ اشارے سے کرتے تھے۔ سجدہ کو بنسبت رکوع کے تھوڑا زیادہ جھک کر کرتے تھے۔

وھیب وعبدالعزیز بن مختار نے بھی حدیث بالا موسیٰ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۵۷-ابوعلی عیسیٰ بن محمد بن احمد جریجی طور مادی، احمد بن علی ابن ابار، "ح" ابوفتح نصر بن منصور، بشر بن حارث، علی بن مسھر، مختار بن خلفل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مجھے مصطلق کے وفد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور پوچھا اگر آپ آئندہ سال بقید حیات نہ ہوں ہم کس کو زکوۃ وصدقات دیں؟ میں نے آپ سے پوچھا ارشاد فرمایا: ابوبکر کو دیدو چنانچہ میں نے انہیں جا کر بتادیا۔ وفد نے مجھے پھر بھیجا کہ اگر ہم ابوبکر کو نہ پائیں پھر کسے دیں؟ ارشاد فرمایا: پھر عمر کو دیدو، وفد نے مجھے پھر واپس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھا اگر ہم عمر کو نہ پائیں پھر ہم صدقات کس کو دیں؟ میں نے پوچھا ارشاد فرمایا: عثمان کو دیدو، اس دن ہلاکت ہے تمہارے لئے جس دن عثمان کو قتل کیا جائے گا۔

۱۲۶۵۸-ابوحسن احمد بن محمد بن اسحاق اُبلی، بکر بن احمد بن مقبل، علی بن جعفر بن ابی عثمان طیالسی، نصر بن منصور مرزوی، بشر بن حارث، عیسیٰ بن محمد جریجی، حسن بن علی عمری، "ح" مخلد بن جعفر، ابوعباس براثی، نعیم بن ہیثم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، سوید مولیٰ عمرو

---

[1] صحیح مسلم ۱۴۲، ۱۴۳، والسنن الکبری للبیہقی ۱۸۸/۴. وصحیح ابن حبان ۲۰۴۲. وسنن الدارمی ۱۰۸/۲. ومسند الامام أحمد ۳۷۷/۳. ومشکاۃ المصابیح ۱۹۳۷.

[2] العلل المتناهیة ۱۷۰/۲. وکنز العمال ۲۸۳۰۶.

بن حریث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں۔

۱۲۶۵۹- محمد بن حمید، محمد بن ھارون بن بریہ، محمد بن یوسف عطشی، ابراہیم بن ہاشم، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد خریبی، مخل بن حکیم، ابن عون، ابن سیرین، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔[1]

۱۲۶۶۰- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق طوسی صوفی، محمد بن مثنیٰ، بشر بن حارث، حجاج بن منہال، ابوجحیفہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالب ؓ نے کوفہ میں منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: اے لوگو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں افضل ترین ابوبکر ہیں، پھر عمر ہیں اگر میں چاہوں تو تمہیں تیسرے کے بارے میں بھی بتادوں، پھر حضرت علی ؓ منبر سے نیچے اترے اور کہہ رہے تھے عثمان، عثمان، عثمان، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حماد بن زید بن عاصم سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۶۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بیان بن حکم، محمد بن حاتم، بشر بن حارث، خالد واسطی، محمد بن عمرو، یحییٰ بن عبدالرحمٰن، ابوواقد لیثی نے فرمایا: ہم نے لگاتار اعمال کیے ہیں لیکن طلب آخرت میں سب سے زیادہ پہنچا ہوا عمل دنیا میں زہد اختیار کرنے کے علاوہ کسی کو نہیں پایا۔

۱۲۶۶۲- ابوعبداللہ، زکریا بن یحییٰ ساجی، ھدبہ، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، یحییٰ، ابوواقد کی سند سے مثل مذکور بالا مروی ہے۔

۱۲۶۶۳- ابوبکر محمد بن فضل بن قدید، احمد بن صلت، بشر بن حارث، معافی بن عمران، سفیان ثوری، منصور، ابراہیم نے فرمایا: تم قراء کے ساتھ مجلس کرو، اور دین میں تفقہ پیدا کرو، اور ایسی جماعتوں سے ڈرو جو تمہارے پاس طلب حدیث کے لئے آئیں۔ اگر وہ طلب صادق بھی لے کر آئیں تب بھی وہ تمہیں نوافل سے غافل کردیں گی اور اگر وہ جماعتیں طلب صادق سے تمہارے پاس حاضر نہیں ہوئیں تیرے دل کو غافل کردیں گی تو پھر تم تصنع کرنے لگ جاؤ گے اور انہیں اپنی خواہش کی خاطر دوبارہ پھر بلاؤ گے، انجام کار یہ ہوگا کہ وہ جماعتیں تمہیں چھوڑ دیں گی اس طرح تمہارے فرائض بھی جاتے رہیں گے۔

(۴۳۸) معروف کرخیؒ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک خوف خدا سے سرشار، غمگین رہنے والے، محبت خداوندی میں اپنے آپ کو فنا کردینے والے ابومحفوظ معروف کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔ کہا گیا ہے کہ تصوف باطنی اکدار واقدار سے بچنے کا نام ہے۔

۱۲۶۶۴- حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، عیسیٰ بن جعفر وراق، خلف بن ولید، محمد بن مسلمہ یامی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے ایک آدمی کو فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرو حتیٰ کہ اللہ ہی تمہارا معلم وانیس ہو اور وہی تمہارے شکوہ وشکایت کا مرجع ہو، موت کی یاد تمہاری ہمنشین ہو، خوب سمجھ لو جو مصیبت تمہارے اوپر نازل ہو اس سے چھٹکارا اس کو چھپا رکھنے میں ہے، چونکہ لوگ نہ تمہیں کچھ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ضرر اور نہ ہی وہ تمہیں بچا سکتے ہیں اور نہ وہ تمہیں عطا کرسکتے ہیں۔

۱۲۶۶۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابوعباس سراج، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر خیاط کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں

---

[1] صحیح البخاری ۱/۱۹، ۸/۱۸، ۹/۶۳. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۸. وفتح الباری ۱/۱۱۰، ۱۰/۴۶۴، ۱۱/۵۱۲، ۱۳/۲۶، ۴۷.

دیکھا کہ گویا میں قبرستان میں داخل ہوا ہوں، اور قبرستانی اپنی اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ریحان کا خوشبودار پودا ہے اچانک میری نظر معروف کرخی پر جا پڑی وہ تمام قبرستانوں کے درمیان کھڑے ہیں اور ادھر ادھر آ جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا اے ابو محفوظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا آپ دنیا سے رخصت نہیں ہو چکے تھے؟ کہنے لگے جی ہاں، پھر یہ شعر پڑھا:

موت التقي حياة لانفاد لها . . قد مات قوم وهم في الناس احياء

متقی پرہیزگار آدمی کی موت دراصل حیات جاودانی، اور بہت سارے لوگ مر کے بھی زندہ ہوتے ہیں۔

۱۲۶۶۶- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوبکر بن ابی طالب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ معروف کرخی کی مسجد میں داخل ہوا۔ کرخی اس وقت اپنے گھر میں تھے تھوڑی دیر بعد ہمارے پاس تشریف لائے ہم پوری ایک جماعت کی شکل میں تھے۔ انہوں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی عطا فرمائے اور دنیا میں غموں اور حزنوں سے محفوظ فرمائے، پھر انہوں نے مسجد میں اذان دی، چنانچہ جب اذان دینے لگے ان پر شدید کپکپی طاری ہوگئی، اور جب اشهد ان الااله الا الله کہا ان کے رونگٹے کھڑے ہوگئے مجھے تو خوف لاحق ہوگیا کہ شاید اذان بھی مکمل نہ کر پائیں حتیٰ کہ مارے خوف خدا کے ان کی کمر جھک گئی قریب تھا کہ گر پڑتے۔

۱۲۶۶۷- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی طالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ دعا کیا کرتے تھے "اہل خیر میں سے جو بھلائی کو پہنچے اس کی مدد فرما اور ہماری اصلاح فرما"۔

۱۲۶۶۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، علی بن موفق، ابراہیم بن جنید کا بیان ہے کہ معروفؒ کی اکثر دعا یوں ہوتی تھی "یا اللہ! ہمیں لوگوں کے درمیان دھوکہ کھا جانے والا نہ بنا اور نہ ہی ہمارے گناہوں پر پردہ کر کے ہمیں دھوکہ میں رکھنا، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری ملاقات پر ایمان رکھتے ہوں اور تیرے فیصلے پر راضی رہتے ہوں اور تیری عطا پر قناعت کرتے ہوں اور جس طرح تجھ سے ڈرنے کا حق ہے اس طرح ڈرتے ہوں۔

۱۲۶۶۹- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مہدی، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کا وقت ہوگیا۔ معروف کرخیؒ ابو توبہ سے کہنے لگے: آپ ہمیں آج نماز پڑھائیں، ابو توبہ کہنے لگے: اگر میں نے آپ لوگوں کو یہ نماز پڑھا دی تو دوسری نماز نہیں پڑھاؤں گا ہم طول امل سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں چونکہ وہ نیک عمل کے مانع ہے۔

۱۲۶۷۰- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، ابو قاسم موسیٰ بن ہاشم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: دنیا ابلتی ہوئی ہنڈیا ہے اور پاخانہ ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔

۱۲۶۷۱- یوسف بن موسیٰ مرزوی، ابن ضبیق، ابراہیم بکاء کہتے ہیں کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ کھول دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتے ہیں اس پر عمل کا دروازہ بند کر دیتے ہیں اور جھگڑے کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۱۲۶۷۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن اسباط، اسماعیل بن ابی حارث کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا نے فرمایا: بندے کا لایعنی کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسوائی ہے۔

۱۲۶۷۳- احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، حسین بن منصور کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حجام معروف کرخیؒ کی مونچھیں کاٹنے لگا اور معروف کرخی تسبیح وتہلیل میں مشغول تھے جس کی وجہ سے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے اور مونچھیں کاٹنے میں دشواری پیش آرہی تھی حجام کہنے لگا: آپ کے تسبیح کرنے کی وجہ سے مونچھوں کا کاٹنا دشوار ہے معروف نے فرمایا: تم اپنے کام میں مصروف رہو اور میں اپنا کام نہ کروں؟

۱۲۶۷۴-محمد بن علی بن حبیش، محمد بن خلف بن مرزبان، خلف بن مرزبانِ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کے پاس بیٹھے گفتگو کررہے تھے۔اچانک ایک آدمی آدھمکا اوراس کے ساتھ ایک اونٹ بھی تھا۔وہ آدمی معروف سے کہنے لگا اے ابومحفوظ! یہ میرا اونٹ ہے اور میرے پاس اہل وعیال کی پوری ایک جماعت ہے میں اس پر محنت مزدوری کرتا ہوں۔

۱۲۶۷۵-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن بن مقسم، ابومقاتل محمد بن شجاع، ابوبکر زجاج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے ان کی مرض وفات میں کسی نے کچھ وصیت کرنے کو کہا فرمانے لگے: جب میں مرجاؤں میری یہ قمیص بھی صدقہ کردینا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح ننگا لوٹ جاؤں جس طرح میں دنیا میں ننگا آیا تھا۔

۱۲۶۷۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوسلیمان رومی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ خلیل حیاد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میرا بیٹا محمد کہیں لاپتا ہوگیا جس پر اس کی ماں شدید جزع وفزع کرنے لگی، مجھ سے رہا نہ گیا چنانچہ میں معروف کرخیؒ کے پاس آیا اور میں نے ان سے عرض کیا: اے ابومحفوظ! کچھ دنوں سے میرا بیٹا لاپتا ہوچکا ہے اس کی ماں شدید جزع وفزع کا شکار ہوگئی ہے براہ کرم! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے تاکہ وہ واپس لوٹ آئے، چنانچہ معروف کرخیؒ فرمانے لگے: یااللہ! بے شک آسمان بھی تیرا ہے او رزمین بھی تیری ہے اوران دونوں کے درمیان کا خلا بھی تیرا ہے۔بس اس لاپتا لڑکے کو واپس کردے! خلیل کہتے ہیں میں اسی وقت باب شام پر آیا اچانک دیکھتا ہوں کہ وہیں میرا بیٹا کھڑا ہے اور شدید ھانپ رہا ہے میں نے کہا: کیا تو محمد ہے؟ کہنے لگا: اباجان! ابھی ابھی انبار سے آیا ہوں۔

۱۲۶۷۷-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عمرو بن مکرم، (ثقہ ہیں) ابومحمد ضریر کہتے ہیں کہ مردویہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا۔میں ان کے پاس آیا مردویہ کہنے لگے میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہوگیا ہے۔عورتیں اس وقت سے رورہی ہیں اورانہوں نے رورو کر اپنا برا حال بنادیا ہے۔لہٰذا صبح کو ہمارے ساتھ چلئے تاکہ ہم معروف کرخی کے پاس جائیں چنانچہ صبح کو ہم دونوں معروف کرخی کے پاس گئے۔ معروفؒ کہنے لگے اے ابوبکر! آپ کیوں یہاں تشریف لائے؟ جواب دیا میرا بیٹا کئی دنوں سے لاپتا ہے اورعورتوں نے رورو کر برا حال بنادیا ہے معروف کرخی کہنے لگے: اے ہر چیز کے جاننے والے، اے وہ ذات! جس پر کوئی ذات مخفی نہیں، اے وہ ذات! جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اس لڑکے کا حال ہمارے لئے واضح کردیجیے (تین مرتبہ کہا) پھر ہم ان کے یہاں سے واپس لوٹ آئے۔چنانچہ فجر کے وقت مردویہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہنے لگا مردویہ آپ کو بلارہے ہیں، میں نے پوچھا کیا خبر ہے جواب دیا لڑکا واپس آگیا ہے۔چنانچہ میں مردویہ کے پاس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لڑکا مردویہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا مردویہ کہنے لگے عجیب بات سنو! لڑکا کہتا ہے کہ میں کوفہ میں ایک طرف جارہا تھا۔اچانک دو آدمی آئے انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر کوفہ سے باہر نکال دیا اورانہوں نے مجھے کہا گھر کی طرف چلتے ہو، چنانچہ تب سے نہ میں بیٹھا اور نہ ہی کچھ پیا حالانکہ میں ٹوکنوؤں کے پاس سے گزرا ہوں میں نے چلتے وقت ان دو آدمیوں کو دیکھا کہ وہ ایک ہی جگہ پر ٹکے کھڑے ہیں حرکت تک نہیں کرنے پائے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس آگیا مجھے کچھ کھانا کھلاؤ جب سے چلا ہوں رستے میں کچھ نہیں کھایا۔

۱۲۶۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، قاسم بن روح، معروف کرخیؒ کے بھائی عیسیٰ کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی معروف کرخی سے درخواست کی، اگر آپ تھوڑی دیر کے لئے آٹے کے پاس بیٹھ جائیں تاکہ میں اپنے ایک ضروری کام سے فارغ ہوآؤں، معروف نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اس شرط پر کہ میں کسی سائل کو خالی واپس نہیں لوٹاؤں گا۔میں نے اجازت دے دی، میں سمجھا وہ مٹھی بھر دیں گے یا اس سے کم وبیش، چنانچہ میں اپنے کام سے واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ بہت زیادہ آٹا صدقہ کرچکے ہیں تقریباً ایک صاع سے زیادہ دے چکے تھے، غصے سے میرے رخسار سرخ لال ہوگئے، معروف مجھے دیکھ کر کہنے لگے میں آئندہ اس جگہ واپس نہیں لوٹوں گا، میں

نے آگے بڑھ کر درھموں والے گلے کو دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ خالی پڑا ہے۔

۱۲۶۷۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد، قاسم بن روح، ابوحجاج مقری کا بیان ہے کہ میرے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا میرے پاس کچھ نہیں تھا میرے بھائی کہنے لگے اللہ سے دعا کرو، چنانچہ میرے بھائی دعا کرنے لگے اور میں آمین کہنے لگا جب دعا کرتے کرتے کافی دیر ہوگئی، میں چپکے سے اٹھا اور کھسک کر چل دیا، اچانک ایک سوار مجھے پیچھے سے آواز دینے لگا، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ اس سوار کے پاس ایک تھیلی ہے اور مجھے کہہ رہا ہے: ابومحفوظ! تمہیں نے کہا تھا کہ اپنی ضرورت میں اس رقم کو خرچ کرو میں نے تھیلی لے کر اس میں دیکھا کہ لگ بھگ سو دینار اس میں پڑے ہوئے ہیں۔

۱۲۶۸۰-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم سلمان، مسیح بن حاتم، عبدالجبار بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخی کو ان کے ایک بھائی نے ولیمہ کی دعوت دی۔ دعوت میں ایک سیاح پہلے ہی پہنچ گیا چنانچہ جب سیاح نے طرح طرح کے کھانے دسترخوان پر سجے ہوئے دیکھے تو ان پر تعجب کرنے لگا اور کہا: اے ابومحفوظ آپ نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے اس کو یہ کچھ خریدنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ سیاح نے جب حلوہ دیکھا پھر کہنے لگا اے ابومحفوظ کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا میں نے صاحب ولیمہ کو حلوہ بنانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ چنانچہ سیاح نے جب حلوے کی مختلف اقسام وانواع دیکھیں پھر بول اٹھا: کیا آپ نہیں دیکھتے یہاں کیا کیا ہے؟ فرمایا: تم نے بہت باتیں کرلیں میں مدبر غلام ہوں میرا آقا مجھے جو کھلائے گا میں کھاتا رہوں گا اور مجھے جہاں ٹھہرائے گا وہیں ٹھہروں گا۔

ایک مرتبہ معروف کے بھانجے نے کہا: اے ماموں! آپ کو جو بھی دعوت دیتا ہے آپ فوراً قبول کرلیتے ہیں فرمایا: ایک مہمان کا کیا ہے جہاں اسے ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہر جاتا ہے۔

۱۲۶۸۱-عثمان بن محمد، محاملی، محمد بن منصور طوسی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے مجھے دیکھا میرے پاس ایک کپڑا تھا کہنے لگا اے محمد! تم اس کپڑے کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا میں اس کی قمیص بناؤں گا فرمایا: اس کی چھوٹی سی قمیص بناؤ اور اسے پہن کر تین کام کرو سنت پر عمل کرو، اپنے کپڑے کو صاف ستھرا رکھو اور اسے اس وقت اتارو جب پھٹ جائے۔

۱۲۶۸۲-ابونعیم اصفہانی، جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمان، احمد بن مسروق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ کے بھتیجے یعقوب کا بیان ہے کہ میرے چچا جان نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت پیش آجائے تو اللہ تعالیٰ سے میرے وسیلے سے مانگو۔

۱۲۶۸۳-احمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن مھدی، احمد دورقی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ دجلہ کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ تیمم کرنے لگے، ان سے کسی نے کہا کہ پانی تو قریب ہی ہے وضو کر لیجئے فرمایا: شاید میں پانی کے پاس پہنچنے تک زندہ ہی نہ رہوں۔

۱۲۶۸۴-عمر بن احمد بن عثمان واعظ، عبداللہ بن محمد، محمد بن منصور طوسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: یااللہ میں طول امل (لمبی چوڑی امیدوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس لئے کہ طول امل اچھے اعمال کے مانع ہے۔

۱۲۶۸۵-عمر بن احمد، حسن بن صدقہ، احمد بن زیاد، اسود بن سالم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروفؒ نے بکر بن حبیش کا قول نقل کیا ہے کہ بیچو اور خریدو اگر چہ اصل پونجی ہی کے بدلے میں کیوں نہ ہو اسلیے کہ اصل پونجی میں اس طرح ترقی ہوتی ہے جس طرح کہ کھیتی میں۔

۱۲۶۸۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، سلمہ بن غفار، معروف کرخی کے پاس بادشاہوں کا تذکرہ کیا گیا فرمایا: یااللہ! مجھے ان لوگوں کا چہرہ نہ دکھا جس کی طرف نظر کرنا تجھے پسند نہیں۔

۱۲۶۸۷-عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں معروف کرخی کی

خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ کسی کی غیبت کیے جا رہا تھا فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب گرم روئی تمہاری آنکھوں پر رکھی جائیگی۔

۱۲۶۸۸-عبداللہ، احمد کا سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: میرے پسندیدہ بندے وہ مساکین لوگ ہیں جو میری بات سنتے ہیں، میرا حکم مانتے ہیں، ان کی کرامت یہ ہے کہ میں انہیں دنیا نہیں عطا کرتا ہوں تا کہ وہ میری اطاعت سے نہ پھر جائیں۔

۱۲۶۸۹-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابومحفوظ ایک رستے پر چلے جس میں ایک لکڑی رکھی ہوئی تھی ابومحفوظ نے اس لکڑی پر چلنا شروع کر دیا ان سے لکڑی پر چلنے کی وجہ دریافت کی گئی، فرمایا: میں اس پر اس لیے چلتا ہوں تا کہ اس کا مالک باہر نہ نکلنے پائے۔

عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ شام سے ایک آدمی معروف کرخیؒ کے پاس آیا، اس نے سلام کیا پھر کہنے لگا میں نے خواب دیکھا، خواب میں مجھے حکم ہوا کہ معروف کرخیؒ کے پاس جاؤ، اور انہیں سلام کرو چونکہ وہ اہل دنیا میں بھی معروف ہیں اور اہل آسمان میں بھی معروف ہے۔

۱۲۶۹۰-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبید بن محمد وراق کہتے ہیں بسا اوقات ہم معروف کے پاس مجلس میں بیٹھے ہوتے اور وہ گہری فکرمندی میں مستغرق ہوتے۔ اچانک ان پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی اور کہنے لگتے اعوذ باللہ، چنانچہ ہم ان کے پاس بیٹھے ہوتے فکرمندی کے علاوہ ان کی مجلس میں اور کچھ نہ ہوتا میں نے انہیں کبھی نفل پڑھتے نہیں دیکھا صرف جمعہ کے دن دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لیتے۔ عبید کہتے ہیں ایک مرتبہ معروف کرخیؒ کا ایک پانی پلانے والے کے پاس سے گزر ہوا وہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ پانی پینے والے پر رحم فرمائے۔ چنانچہ معروف آگے بڑھے اور پانی پی لیا، ان سے کسی نے پوچھا آپ تو روزے میں تھے پھر پانی کیوں پی لیا؟ فرمایا: جی ہاں مجھے روزہ تھا لیکن ہوسکتا ہے اس آدمی کی دعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑہ پار ہو جائے۔

۱۲۶۹۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابومحفوظ معروف کرخی نے فرمایا: میں نے بکر بن حنیش کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے وہ آدمی کیسے پرہیز گار بن سکتا ہے جسے یہ بھی پتا نہیں کہ کس کس چیز سے پرہیز کرنا ہے؟ معروف نے فرمایا: جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو سود کھاؤ گے جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے راستے میں جب تمہیں کوئی عورت ملے تو اپنی آنکھوں کو نیچا نہیں کرو گے اور جب تم اچھی طرح سے تقویٰ نہیں اختیار کرو گے تو تم اپنے کاندھے پر تلوار رکھ لو گے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو فرمایا تھا: جب میری امت میں اختلاف دیکھو اپنی تلوار لو اور کسی کو مار ڈالو، پھر معروف نے دروازے کی دہلیز کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہمارے لئے زیادہ مناسب ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کریں پھر فرمایا: میں سخاوت سے تمہاری صحبت میں یہاں تک رہا ہمارے لئے زیادہ مناسب یہ تھا کہ ہم تقویٰ اختیار کریں کیا حدیث میں نہیں آیا ''متبوع کے لئے ایک فتنہ ہے اور تابع کے لئے سراسر ذلت و رسوائی''۔

۱۲۶۹۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ زہیر کے ساتھیوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ کہیں لڑائی کرنے جا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان لڑکا بھی تھا فرمایا: اے اللہ! ان کی حفاظت فرما! کسی نے اعتراض کیا کہ آپ تو ان لوگوں کو دعا دے رہے ہیں؟ فرمایا: تمہارا ناس ہو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی وہ آگے نہیں جائیں گے واپس لوٹ آئیں گے۔

۱۲۶۹۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد، احمد، ابواحمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کسی عورت کے پاس سے گزرا ہوں یا کسی مورت کے پاس سے۔

۱۲۶۹۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالرحمن، دوست کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ معروف کرخیؒ

کے پاس تشریف لائے اوران کو معروف کے پاس بیٹھے بیٹھے طویل وقت گزر گیا۔ معروف نے فرمایا: اے لوگو! فرشتہ ہمیشہ ہمارے پاس رہتا ہے وہ ناغہ نہیں کرتا۔

۱۲۶۹۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، یحییٰ بن ابی طالب، اسماعیل بن شداد مقری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابن عیینہ نے ہم سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے جواب دیا بغداد سے، پوچھا اس حبر (بڑا عالم) نے کیا کہا ہے؟ ہم نے پوچھا کون؟ فرمایا: معروف کرخیؒ۔ پھر کہنے لگے جب تک وہ تمہارے درمیان موجود ہیں ﷺ اس وقت تک تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

۱۲۶۹۶-مخلی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے معروف کرخی کو خواب میں دیکھا گویا کہ وہ عرش کے نیچے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھ رہے ہیں، یہ کون ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں یا اللہ! آپ خوب جانتے ہیں تاہم یہ معروف کرخی ہیں، ان کو آپ کی محبت کا نشہ سا ہو گیا تھا انہیں نشے سے افاقہ تب ہوا جب ان کی آپ سے ملاقات ہوگئی۔

۱۲۶۹۷-عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ابراہیم بن معمر، ثابت بن یثیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جس نے ہر دن دس دس مرتبہ یوں کہا: یا اللہ! امت محمد (ﷺ) کی اصلاح فرما، یا اللہ! امت محمد کی مشکلات کو حل فرما، یا اللہ امت محمد پر رحم فرما، اسے ابدال کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

۱۲۶۹۸-ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر جمال، احمد بن خالد خلال، عبداللہ بن محمد انصاری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: ایک آدمی نے گھر سے نکلتے وقت یوں کہا: یا اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں مخلوق سے تیری معافی کے بقدر، چنانچہ وہ آدمی ایک سال بعد گھر واپس لوٹا اس نے پھر یہی کلمہ دہرایا اس نے غیبی آواز سنی کہ گزشتہ سال جب تو نے یہ کلمہ کہا تھا اس وقت سے ہم نہیں شمار کر سکے۔

۱۲۶۹۹-عبداللہ بن محمد، احمد بن جعفر، احمد بن خالد، عبداللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ معروف کرخی نے فرمایا: جو آدمی بستر پر لیٹتے وقت یہ کلمات پڑھ لے اللہ تعالیٰ جبرئیل کو حکم دیتے ہیں کہ میرے بندے کی حاجت پوری کر دے، کلمات یہ ہیں:

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا هو استغفر الله، اللهم انی اسألک من فضلک ورحمتک، فانهما بیدک لایملکهما احد سواک.

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، یا اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں بے شک فضل اور رحمت دونوں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کے مخطوطہ میں پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ سے حقیقت وفاء کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: باطن کو غفلت کے پردوں سے دور رکھنا اور فضول آفات سے اپنے مقصد کو خالی کر لینا حقیقت وفا ہے۔ ایک مرتبہ معروف کرخیؒ نے فرمایا: بدون عمل کے جنت کو طلب کرنا کبیرہ گناہ ہے اور بلا سبب شفاعت کا انتظار ایک طرح کا دھوکہ ہے اور رحمت الٰہی کی امید بدون اطاعت کے لگائے رکھنا نری حماقت اور جہالت ہے۔

ایک مرتبہ معروف کرخی سے کسی نے پوچھا دنیا کس چیز کے ذریعے دل سے نکل جاتی ہے؟ فرمایا: محبت کو خالص اللہ کے لیے کر لینے سے اور حسن معاملہ سے دنیا دل سے نکل جاتی ہے اور خلوص محبت کی تین علامتیں ہیں وفا بلا خوف کے ہو، عطاء بلا سوال کے ہو اور مدح بلا جود و سخاء کے ہو اور اولیاء کی بھی تین علامتیں ہیں۔ ان کا مقصد ان کا غم ان کی فکر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر کے اللہ میں مصروف و مشغول رکھتے ہیں اور وہ دنیا و مافیہا سے بھاگ کر صرف اللہ ہی کی طرف جاتے ہیں ایک مرتبہ معروف نے فرمایا: اے مسکین! تم خوف خدا سے کتنے روتے ہو اور کتنے غمگین ہوتے ہو؟ اخلاص اپناؤ تمہارے ساتھ بھی اخلاص والا معاملہ کیا

جائے گا، فرمایا: سخاوت ایثار ہے ایک آدمی نے کہا: میں اپنی معروفات کا شکر نہیں ادا کرتا ہوں فرمایا: تیری معروفات قربت ایزدی سے ماوراء ہیں اسلئے ان پر تیری طرف سے شکر بھی مرتب ہونے نہیں پا رہا۔

مسانید معروف کرخیؒ

معروف کرخیؒ سراپا علم تھے لیکن روایت سے احتراز ہی کیا، جیسا کہ بارہا گزر چکا ہے کہ یہ حضرات اولیاء کرام لوگوں سے اس طرح دور بھاگتے تھے جس طرح شیر سے دور بھاگا جاتا ہے اور روایت کا تعلق ہی آمد و رفت سے ہے، تاہم انکی سند سے مروی ایک دو حدیثیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۰۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن نصر بن منصور مقری، احمد بن حسین بن علی مقری، دبیس، نصر بن داؤد خلجی، خلف مقری کا بیان ہے کہ میں اکثر معروف کرخی کو دعا کرتے سنتا وہ یوں فرماتے ہیں: اللھم ان قلوبنا و جوارحنا بیدک لم تملکنا منھا شیئا فاذا فعلت ذالک بھما فکن انت ولیھما "یا اللہ! بے شک ہمارے قلوب اور ہمارے سارے جسمانی اعضاء تیرے قبضہ قدرت میں ہیں تو نے ہمیں ان میں سے کسی کا ادنی مالک بھی نہیں بنایا، سو جب تجھے ایسا ہی کرنا منظور تھا تو ان کا ولی و مددگار بن جا، میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اس دعا کے متعلق کوئی حدیث سن رکھی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور سند بیان کرنے لگے جو یہ ہے، بکر بن خنیس سفیان ثوری، اس طرح پوری سند بیان کر دی۔

حدیث:

ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، محمد بن سری قنطری، محمد بن میمون خفاف، ابوعلی مفلوج، معروف کرخیؒ، بکر بن خنیس، ضرار بن عمرو، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، ارشاد فرمایا: غصہ مت کرو، آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اگر میں اس کی طاقت نہ رکھ سکوں تو؟ ارشاد فرمایا: ہر دن بعد نماز عصر ستر مرتبہ استغفار کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے ستر سال کے گناہوں کو بخش دیں گے۔ وہ آدمی کہنے لگا اگر مجھے موت آجائے اور مجھ پر ستر سال کے گناہوں کی نوبت ہی نہ آئے تو پھر؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری والدہ کی مغفرت کر دیں گے، وہ آدمی پھر کہنے لگا اگر میری والدہ مر جائے اور اس پر بھی ستر سال کے گناہوں کی نوبت نہ آنے پائے تو؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے قریبی رشتہ دار کی مغفرت فرما دیں گے۔

۱۲۷۰۱- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن ہارون بن حمید، معروف، "ح" ابوعبداللہ، ابوحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، معروف ابومحفوظ، عبداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ بن اعین، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک میری امت میں انتہائی تاریک رات میں کسی چٹان پر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ مخفی ہے (یعنی میری امت میں شرک اس طرح پوشیدگی سے اندر ہی اندر سرایت کرے گا کہ اس کا پتا تک بھی نہیں چلتا جس طرح کہ تاریک رات میں کوئی چیونٹی چٹان پر رینگ رہی ہو اس کے رینگنے کا پتا تک نہیں چلتا) اور شرک کا ادنی درجہ یہ ہے کہ کسی حد تک ظلم کو اپنے اندر جگہ دو یا عدل وانصاف کے معمولی سے حصہ کو بھی ہاتھ سے جانے دو اور حب فی اللہ و بغض فی اللہ عین دین ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران: ۳۱) آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو (اس کے صلے میں) اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

عبداللہ بن محمد بن سفیان نے اپنی سند میں معروف کی بجائے ان کی کنیت ابومحفوظ ذکر کی ہے۔

(۴۳۹) وکیع بن جراحؒ[1]

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک وکیع بن جراح رحمہ اللہ بھی ہیں، وکیع امت مسلمہ کے بہت بڑے خیر خواہ تھے اور پائے کے محدث و فصیح اللسان تھے۔

۱۲۷۰۲-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جریرؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کوفہ میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑ آئے ہیں؟ چنانچہ ابن مبارک تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے پائے کے مقری وکیع بن جراح کو۔

۱۲۷۰۳-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن محمد، احمد بن حنبل، ایک مرتبہ درس حدیث میں وکیع بن جراحؒ کی سند سے ایک حدیث بیان کرنے لگے جب وکیع کا ذکر آیا کہنے لگے اگر تم وکیع کو دیکھ لیتے ان جیسا کوئی آدمی تمہاری آنکھ کبھی نہ دیکھ پاتی۔

۱۲۷۰۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع بن جراح کو فرماتے سنا وہ کہہ رہے تھے، ایک مرتبہ میں ابوبکر بن عیاش کے پاس گیا اور میرے ساتھ احمد بن حنبل بھی تھے، میں نے کچھ منتخب احادیث ان پر پیش کیں، چنانچہ جب انہوں نے ہمیں بیان کردیں ادھر سے ہم اٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر ایک آدمی کو مخاطب کرکے بولے: کیا تم جانتے ہو کہ ان احادیث کا انتخاب کس نے کیا ہے؟ ان احادیث کا انتخاب ایک کامل آدمی نے کیا ہے۔

۱۲۷۰۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی حارث، الحنفی، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفیان ثوریؒ نے وکیع بن جراح کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ رقاشی نہیں مرے گا حتیٰ کہ اس کی ایک شان ظاہر نہ ہوجائے۔ چنانچہ سفیان ثوریؒ دنیا سے رخصت ہوئے ان کی مسند پر وکیع بن جراحؒ جلوہ افروز ہوئے۔

۱۲۷۰۶-ابونعیم اصفہانی، ابراہیم، محمد، سائب سلم بن جنادہ کہتے ہیں میں نے سات سال وکیع بن جراح کے ساتھ مجالست کی ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں بخدا میں نے انہیں تھوکتے دیکھا اور نہ ہی انہیں خصیتین کو مس کرتے دیکھا ہے اور جب بھی مجلس میں تشریف فرما ہوتے میں نے انہیں کبھی دائیں بائیں حرکت کرتے نہیں دیکھا، قبلہ رو ہوکر بیٹھتے تھے اور نہ ہی میں نے انہیں اللہ کی قسم اٹھاتے دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۷-ابراہیم، محمد، حسین بن ابوزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں وکیع بن جراح کا مکہ مکرمہ تک دوران سفر مصاحب ہوگیا۔ چنانچہ میں نے انہیں ٹیک لگائے نہیں دیکھا اور نہ ہی انہیں کجاوے میں سوتا دیکھا ہے۔

۱۲۷۰۸-ابراہیم، محمد، محمد بن ابی صباح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع بن جراح جب درس حدیث کے لئے تشریف فرما ہوتے تو احتباء کرکے بیٹھتے۔ چنانچہ جب احتباء کرلیتے تب محدثین ان سے سوالات کرتے اور جب حبوہ کھول دیتے تو پھر محدثین ان سے سوالات نہ کرتے، درس حدیث دیتے وقت قبلہ رو ہوکر بیٹھتے تھے۔

۱۲۷۰۹-ابراہیم، محمد ابوقلابہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قعنبی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حماد بن زید کے پاس تھے، اس وقت ان کے پاس وکیع بن جراح بھی موجود تھے جب اٹھنے لگے طلباء حدیث کہنے لگے یہ تو سفیان کی روایت ہے فرمایا: یہ اگر حدیث بیان کرے تو سفیان

۱۔ تهذيب الكمال ۳۰/۴۶۲. وطبقات ابن سعد ۶/۳۹۴، والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۱۸. والجرح ۹/ت۱۶۸. وسير النبلاء ۹/۱۴۰، والكاشف ۳/۲۱۵۹. والميزان ۴/ت۹۳۵۶. وتهذيب التهذيب ۱۱/۱۲۳.

سے راجح ہے۔

۱۲۷۱۰-ابراہیم، محمد، عبداللہ بن عمر بن ابان کہتے ہیں میں نے وکیع کو بارہا فرماتے سنا کہ مقولہ ہے جس نے اسلاف کو گالیاں دیں یا ان پر تہمت لگائی اس نے کھلی ریاکاری کا ارتکاب کیا۔

۱۲۷۱۱-ابومحمد بن عبداللہ بن محمد جعفر، ابوحریش کلابی، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی آدمی نے وکیع سے کہا آپ روزے پر ہمیشگی کرتے ہیں فرمایا اسلام پر کاربند رہنے سے مجھے فرحت جو حاصل ہے۔

۱۲۷۱۲-عبداللہ بن محمد، ابویحییٰ رازی، محمد بن علی بن حسن، ابراہیم بن شماس کہتے ہیں وکیع بن جراح نے فرمایا: جس نے وقت سے پہلے ہی نماز کی تیاری نہ کی اس نے نماز کی عزت وتوقیر نہ کی۔ وکیع فرمایا کرتے تھے جس نے تکبیر اولیٰ کا اہتمام نہ کیا وہ نماز سے اپنے ہاتھ دھولے۔

۱۲۷۱۳-ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بن عبدالملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابوحواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ مروان کہتے ہیں میرے سامنے جس کی بھی تعریف کی گئی میں نے اسے بیان کردہ تعریف سے کمتر پایا لیکن وکیع کی جو میرے سامنے تعریف کی گئی میں نے انہیں اس تعریف سے بالاتر پایا۔

۱۲۷۱۴-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، فضل بن محمد بیہقی، محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی وکیع کے پاس آیا اور ان سے معاش یا تقویٰ کے بارے میں مناظرہ کرنے لگا۔ وکیع نے اس سے پوچھا تم کہاں سے کھاتے ہو؟ جواب دیا میراث سے جس کا میں اپنے والد سے وارث بنا ہوں، وکیع نے پوچھا تیرے والد کو کہاں سے ملی؟ جواب دیا انہوں نے اپنے والد سے پائی ہے، پوچھا تیرے دادا نے کہاں سے پائی؟ جواب دیا پتا نہیں، وکیع فرمانے لگے اگر کسی آدمی نے نذر مان رکھی ہو کہ وہ صرف اور صرف حلال کھائے گا حلال پہنے گا اور حلال چلے گا ہم اس سے کہیں گے اپنے کپڑے اتار دو اور اپنے آپ کو دریا فرات میں پھینک دو اس میں وسعت پاؤ گے فرمایا: بالفرض اگر کوئی آدمی ترک دنیا میں حضرت سلمان، ابوذر اور ابودرداء رضی اللہ عنہم جیسی کیفیت اپنا لے ہم اسے زاہد نہیں کہیں گے چونکہ زاہد تب ہی ہوسکتا ہے جب حلال محض کو ترک کردے اور آج کل ہم حلال محض کو جانتے تک نہیں پس دنیا ہمارے نزدیک حلال ہے یا حرام ہے یا شبہات ہیں، حلال پر حساب دینا ہے حرام پر عذاب کا سزاوار ہونا ہے اور شبہات پر عتاب کی وعید ہے پس دنیا کو مردار کی جگہ اتار دو اور اس سے بقدر گزارہ لیتے رہو۔ اگر حلال طریقے سے ہو تم اس میں زہد وتقویٰ پر رہو گے اور اگر حرام ہے تو تم اس سے بقدر گزارہ لے سکتے ہو چونکہ مردار سے بقدر گزارہ لینے کی اجازت ہے اور اگر شبہات ہیں تو اس پر عتاب یسیر ہے۔

۱۲۷۱۵-اسحاق بن احمد، ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ کو عقلمندی سے سمجھے اور عقلمند نہیں جو اپنی دنیا کو سنوارنے کے چکر میں عقلمندی سے کام لیتا ہو۔

۱۲۷۱۶-محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن ضبیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وکیع نے فرمایا اس پونجی میں صرف سچے آدمی کو ترقی مل سکتی ہے۔

۱۲۷۱۷-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، محمد بن نعیم بلخی، ملیح بن وکیع کہتے ہیں میرے والد نے وفات کے وقت اپنا ہاتھ نکال کر مجھے دکھایا۔ کہنے لگے اے پیارے بیٹے! تم میرے ہاتھ کو دیکھ رہے ہو میں نے اس ہاتھ کے ساتھ کبھی کسی چیز کو نہیں مارا، ملیح کہتے ہیں مجھے یحییٰ بن یمان نے حدیث سنائی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ابدال کون لوگ ہوتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو نہ ماریں وہ ابدال ہیں اور وکیع بن جراح ان میں سے ہیں۔

۱۲۷۱۸-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، محمد بن نعیم، یحییٰ بن معین کہتے ہیں میں نے وکیع کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا جو خالصۃً للہ

احادیث بیان کرتا ہو اور میں نے وکیع سے بڑا حافظ بھی کسی کو نہیں دیکھا، وکیع کی اپنے زمانے میں ایسی مثال ہے جیسے اوزاعی اپنے زمانے میں تھے۔

۱۲۷۱۹-محمد بن علی بن حبیش، ہیثم بن خلف، ابن نعیم، ملیح بن وکیع، جریر رازی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابن مبارک ایک مرتبہ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے پیچھے عراق میں اپنا قائم مقام کس کو چھوڑا ہے؟ فرمایا: میں اپنے پیچھے عراق میں وکیع کو چھوڑ کر آیا ہوں میں نے پوچھا ان کے بعد پھر کسے آپ چھوڑ کر آئے ہیں فرمایا: وکیع کو۔

مسانید وکیع بن جراحؒ

وکیع نے ائمہ حدیث اور اعلام سے احادیث روایت کی ہیں، تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۲۰-ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ،''ح''ابو علی، محمد بن احمد حسن واحمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ''ح''ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحاق بن زاھویہ، (تینوں رواۃ) وکیع بن جراح، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم، حضرت عمر بن خطاب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے (عمر بن خطاب) ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کے رستے میں سواری کے لئے دے دیا۔ چنانچہ اس گھوڑے کو بازار میں بکتا ہوا پایا، انہوں نے ارادہ کیا کہ اسے واپس خرید لیں لیکن (ذہنی خلجان کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس لینے سے منع کر دیا۔[1]

۱۲۷۲۱-ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ''ح''محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عاصم، ابن عمر، عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات ادھر سے آنے لگے اور دن ختم ہو جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تب روزہ دار افطار کر سکتا ہے۔

ھشام کی مذکورہ بالا حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۲۲-ابو بکر طلحی، عبید ابو بکر،''ح''، ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمانی''ح''محمد بن احمد، واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل،''ح''ابو احمد محمد بن احمد غطر یفی، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، (سب رواۃ) وکیع، سفیان، عبداللہ بن محمد بن عقیل، محمد بن حنفیہ، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکی نماز کی کنجی ہے اور نماز کی تحریم تکبیر ہے اور نماز تحلیل سلام ہے۔

حدیث بالا مشہور ہے اور صرف عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے ان الفاظ میں معروف ہے۔

۱۲۷۲۳-ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر بن ابی شیبہ''ح''محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، زبیر بن عدی، مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نماز پڑھتا تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ ایسا کرتے ہوئے مجھے میرے والد سعد بن مالکؓ نے دیکھ لیا انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے منع فرمایا: اور کہنے لگے ہم بھی ایسا ہی کرتے تھے ہمیں بھی ایسا کرنے سے روک دیا گیا۔ (سعدؓ کی حدیث بالا صحیح ثابت ہے)

۱۲۷۲۴-ابو بکر طلحی، عبید بن غنام، ابو بکر''ح''محمد بن احمد واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل؛''ح''ابو بکر طلحی، ابو حصین وداعی، یحییٰ حمانی، (تینوں رواۃ) وکیع، ابراہیم بن میمون مولیٰ آل سمرہ، اسحاق بن سعد بن سمرہ، سعد بن سمرہ، ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ

---

[1] صحیح البخاری ۳/۴۶۔

عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ آخری بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ "حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو" [۱]

۱۲۷۲۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید اصفہانی، وکیع، داؤد اودی، اپنے والد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقام محمود شفاعت ہے۔[۲]

۱۲۷۲۶- عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن سعید "ح" احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، (دونوں) وکیع، اسماعیل بن ابی خالد، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو ان کے صاحبزادے فوت نہ ہوتے۔

۱۲۷۲۷- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسین بن عمر بن ابراہیم ثقفی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر عروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر کچھ باتیں کر رہا تھا۔ مغیرہ بن شعبہؓ اسے دیکھ کر کہنے لگے اپنا ہاتھ سنبھال لے ورنہ اسے تو صحیح سالم واپس نہیں لے کر جائے گا۔ مغیرہؓ نے تلوار لٹکا رکھی تھی عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بھانجا ہے۔

اسماعیل کی حدیث بالا غریب ہے ہمیں صرف وکیع کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۲۷۲۸- مخلد بن جعفر، جعفر فریابی، ابوبکر، وکیع، اسماعیل، قیس، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ اسی طرح غالب ہوں گے۔[۳]

۱۲۷۲۹- جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، وکیع، عصام بن قدامہ، مالک بن نمیر خزاعی، نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دایاں ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا اور وہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔

مالک کی حدیث بالا غریب ہے ان سے صرف عصام نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۰- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن علاء، وکیع، سعد بن سعید مقبلی، سعید بن عمیر انصاری، عمیر انصاری بدری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا جو بندہ بھی مجھ پر سچے دل سے ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر بھی دس مرتبہ درود بھیجتے (رحمت نازل کرتے) ہیں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں۔

میں نہیں جانتا ہوں کہ ان الفاظ میں سعید سے سعد کے علاوہ کسی اور نے بھی روایت کی ہو۔

۱۲۷۳۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ان کے چچا "ح" محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ہارون بن اسحاق (دونوں) وکیع، صلت بن بہرام حارث بن وھب، صنابحیؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ اپنے دین کی قوت پر برقرار رہے گی جب تک کہ وہ اپنے جنازوں کو ان کے اہل کے سپرد نہ کر دیں۔

صلت عن حارث متفرد ہیں ثوری نے بھی صلت سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۲- ابونعیم اصفہانی، ابوجعفر محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، طارق، عمرو بن مالک رواسی، مالک رواسی کے سلسلہ

۱- السنن الکبری للبیھقی ۹/۲۰۸. ومجمع الزوائد ۵/۳۲۵.

۲- مسند الامام أحمد ۲/۴۷۸، والدر المنثور ۴/۱۹۷. والکنی للدولابی ۲/۱۶۳.

۳- صحیح البخاری ۹/۱۲۵. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۵۳.

سند سے مروی ہے کہ انہوں نے اور بنوکلاب کے کچھ لوگوں نے بنواسد کے کچھ لوگوں پر غارتگری ڈالی۔ ان کا قتل عام کیا اور ان کی عورتوں کو بھی ہراساں کیا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی (اصل نسخہ میں عبارت اس طرح ناقص ہے) جب مالک کو خبر پہنچی تو انہوں نے اپنا ہاتھ گلے میں ڈالا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، کہنے لگے یارسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس ان سے دوسری طرف پھیر لیا، مالک دوسری طرف سے مڑکر آئے اور کہنے لگے مجھ سے راضی ہو جائیے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چہرہ مبارک دوسری طرف پھیر لیا، مالکؓ نے پھر تیسری مرتبہ سامنے سے ہوکر آئے اور کہنے لگے: مجھ سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا بخدا! رب تعالیٰ راضی ہے آپ راضی ہو جائیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: جو کچھ تم نے کیا ہے کیا اس سے توبہ کرلی ہے اور اس سے استغفار کرلیا ہے؟ مالکؓ نے اثبات میں جواب دیا ارشاد فرمایا: یا اللہ! اس پر رجوع فرمایئے اور اس سے راضی ہو جائیے۔

حدیث بالا میں جراح، وکیع اور سفیان تینوں متفرد ہیں اور طارق وہ طارق بن علقمہ بن مردی ہیں۔

۱۲۷۳۳- محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، سفیان بن وکیع، وکیع، عبداللہ بن ابی حمید، ابوملیح، ابوعزہ حذلی (وہ صحابی بھی ہیں) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی (خاص) جگہ میں کسی بندے کی روح قبض کرنا چاہتے ہیں اس جگہ میں اس بندے کے لیے کوئی ضروری کام کھڑا کردیتے ہیں۔[1]

۱۲۷۳۴- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ وابوبکر بن شیبہ، وکیع، وانس بن ابواسحاق، مجاہد، ابوہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوائی (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

مجھے علم نہیں کہ مجاہد سے یونس کے علاوہ کسی اور نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابوبکر، وکیع، اسود بن شیبان، ابونوفل بن ابی عقرب، ابوعقرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق سوال کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے میں ایک روزہ رکھو، میں نے کہا یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں فرمایا مہینہ میں دو روزے رکھو میں نے عرض کیا زیادہ کیجیے: فرمایا اچھا مہینے میں تین روزے رکھ لو۔

۱۲۷۳۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، یحییٰ حمانی، "ح" محمد بن محمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر (دونوں راوی) وکیع، اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی ربیعہ، عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر عبداللہ بن ابی ربیعہؓ سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب مدینہ تشریف لائے تو انہیں ادا کردیا۔

۱۲۷۳۷- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن حمزہ، ابوعلی احمد بن جعفر بن ہیثم ثعلبی، ابوامی سلمان بن خالد ثعلبی، وکیع، اعمش، ابووائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوگے حتیٰ کہ تم ایمان نہ لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے حتیٰ کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگ جاؤ۔ کیا میں تمہیں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جب تم اسے کرلو گے آپس میں محبت بھی کرنے لگو اپنے اندر سلام کو پھیلاؤ، بے شک عشاء اور فجر کی دو نمازیں منافقین پر بہت گراں ہوتی ہیں اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان میں کتنا اجر وثواب ہے بخدا! ان کو ادا کرنے ضرور آتے، اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر انہیں کیوں نہ آنا پڑتا، بہترین صدقہ وہ ہے کہ جو ظہر غنیٰ (دے دینے میں یہ طریقہ ہو کہ اپنے پاس بھی کچھ باقی رہے اور جو دیا اس سے مستغنی بھی ہو) سے ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

[1] المستدرک ۱/۴۲، ۳۶۸، وکنف الخفا ۱/۸۱، والأدب المفرد ۱۲۸۲.

سے بہتر ہے اور اپنے عیال سے ابتداء کرو یعنی اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور ان سے جو رشتے نیچے آتے ہیں۔[1]

اعمش کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف وکیع کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۳۸- ابو عباس احمد بن عیسیٰ رَبعی، محمد بن ہارون حضرمی، حضرمی، حسین بن علی بن اسود، فلیح، سفیان ثوری، اعمش، ابو وائل، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے مہابا باہر نکلنے والی عورتیں منافقات ہیں۔[2]

اعمش وکیع کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۳۹- عمر بن دینار، عبداللہ بن یزید، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حق گوئی سے نہیں شرماتے تم عورتوں کے پچھلے حصے میں صحبت مت کرو۔[3]

طاؤس وعمرو کی حدیث بالا غریب ہے ہم نے صرف زمعہ کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابوکریب، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عبداللہ بن حارث، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے تسمے دوہرے تھے۔

حدیث بالا میں وکیع سفیان سے روایت متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۱- احمد بن محمد بن یوسف، عبداللہ بن ناجیہ "ح" محمد بن حمید، محمد بن لیث جوھری، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطای بن یسار، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال دن کو روزہ اور رات کو قیام کرنے والی کی سی ہے۔

صفوان کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ اس میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۲- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، "ح" ابونعیم اصفہانی، حسن بن علان، احمد بن حسین بن اسحاق صوفی، (دونوں) سفیان بن وکیع، وکیع، اسامہ بن زید، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، ابو ہریرہؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرئیل میرے پاس ہنڈیا لے کر آئے جسے الکفیت کہا جاتا ہے میں نے اس سے ایک نوالہ کھایا (جس سے) مجھے چالیس مردوں کے برابر جماع کی قوت عطا کی گئی۔ صفوان کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، عروہ بن ثابت، ثمامہ، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت برتن سے (منہ مبارک الگ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

عروہ عن ثمامہ متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۴- ابوبکر بن مالک عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وکیع، ابن ابی لیلیٰ، عطیہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

---

[1] سنن أبي داؤد، كتاب الأدب ١٤٣. وسنن الترمذي ٢٦٨٨. وسنن ابن ماجة ٣٦٩٢. والمسند للامام أحمد ٢/ ٣٩١، ٤٧٧، ٥١٢. والسنن الكبرى للبيهقي ١٠/ ٢٣٢. والمعجم الكبير للطبراني ١٠/ ٢٢٦. والأدب المفرد ٩٨٠. والترغيب والترهيب ٣/ ٤٢٣. وأمالي الشجري ٢/ ١٣٥.

[2] مسند الامام أحمد ٢/ ٤١٤. والسنن الكبرى للبيهقي ٧/ ٣١٦. والمصنف لابن ابي شيبة ٥/ ٢٧١. والاحاديث الصحيحة ٢/ ٦٣٢. والكنى للدولابي ٢/ ١٣.

[3] مسند الامام أحمد ١/ ٨٦، ٥/ ٢١٣، ٢١٤، وسنن الدارمي ١/ ٢٦٠. والسنن الكبرى للبيهقي ٧/ ١٩٧، ١٩٨. واتحاف السادة المتقين ٥/ ٣٧٥.

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ "یوم یاتی بعض آیات ربک" "جس دن آپ کے رب کی کچھ نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی" الانعام: ۱۵۸، کی تفسیر کے بارے میں فرمایا: جس دن سورج مغرب کی سمت سے طلوع ہوگا۔

میں نہیں جانتا کہ عطیہ سے ابن ابی لیلیٰ کے سوا کسی اور نے بھی حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۴۵- سلیمان بن احمد، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، سفیان، خالد حذاء، عمار بن ابی عمار، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا، تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور پینسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ وکیع عن ثوری متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۶- ابوہ عبداللہ وابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، یحییٰ بن اسماعیل واسطی، وکیع، سفیان ثوری، عبداللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: جسے خوف ہوتا ہے وہ چل پڑتا ہے اور جو چل پڑتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان (انعام وسودا) بہت مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سامان جنت کو لینے والی آ گئی اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے والی بھی آ گئی، موت اپنے لوازمات سمیت آ گئی ہے۔[1]

وکیع حدیث بالا میں ثوری سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۷- ابوبکر احمد بن سندی، بیان بن احمد بن علویہ قطان، عبداللہ بن عمر، وکیع، ربیع، بن صبیح، یزید رقاشی، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب بارش ہوتی) ابتدائے بارش میں اپنے کو بھگوتے تہبند کے علاوہ سارے کپڑے اتار دیتے تھے۔

یہ حدیث ان الفاظ میں غریب ہے اور انس سے روایت میں رقاشی متفرد ہیں۔

۱۲۷۴۸- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، حسین بن کمیت، محمد بن یزید ابوشعیب واسطی، وکیع، فضل بن دلھم، ابونضرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشار فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ درندے انسانوں سے باتیں نہ کرلیں اور جب تک آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ اور جوتے کا تسمہ نہ بات کرے وہ خبر دے گا کہ اس کے اہل نے اسکے بعد کیا کچھ کیا۔[2]

۱۲۷۴۹- محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، احمد بن عمر، وکیع، داؤد بن ابی عبداللہ، ابوجدعان، حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لونڈی کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے قیامت میں ملامت کا خوف نہ ہوتا میں یہ مسواک تجھے چبھو دیتا۔

داؤد شقیق بن ابوعبداللہ کے بھائی ہیں اور ابن جدعان وہ عبدالرحمٰن بن محمد بن زید بن جدعان ہیں داؤد ان سے روایت میں متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۰- علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، مجاہد بن موسیٰ، وکیع، حبیب، ثابت، انس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور ہم (اس وقت) بچے تھے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔[3]

۱- سنن الترمذی ۲۱۸۱. ۲۱۷۰. والمستدرک ۴/۴۶۷. ۴۷۵. ۴۹۵. ودلائل النبوۃ ۱۳۲، والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲، والمطالب العالیۃ ۱۸۳۴. وکنز العمال ۳۹۸۲۱......ص: ۴۲۳. ۲- سنن الترمذی ۲۱۸۱. ۲۱۷۰. والمستدرک ۴/۴۶۷. ۴۷۵، ۴۹۵، ودلائل النبوۃ ۱۳۲. والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۲. والمطالب العالیۃ ۱۸۳۴. وکنز العمال ۳۹۸۲۱...... ۳- مسند الامام أحمد ۳/۱۸۳. وفتح الباری ۱۱/۳۳. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۲۳. واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۷۷.

حبیب وہ ابن حجر متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۱-ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، ابو حصین، ملیح بن وکیع، وکیع، اعمش، شقیق، عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے بے شک ایک آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (کے لقب سے) لکھ دیا جاتا ہے، جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے بے شک کوئی ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی فکر میں لگا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔[1]

اعمش کی حدیث بالا عزیز اور مرفوع ہے۔

۱۲۷۵۲-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل بن محمد طلحی، وکیع، مطیع بن عبداللہ، کردوس کعبی، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے پیٹ بھر کر کبھی کھانا نہیں کھایا حتیٰ کہ وہ اپنے رستے پر چل پڑے (یعنی وصال ہوگیا)

کردوس کی حدیث بالا غریب ہے اور ان سے روایت میں مطیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۳-ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر، اسماعیل بن محمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

۱۲۷۵۴-احمد بن محمد بن یوسف، احمد بن ابی عون، عمرو ناقد، وکیع، عبداللہ بن ابی ھند، ابوھند، ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متقذرین (تکلف سے گندگی محسوس کر کے ناک چڑھا لینے والے) ہلاک ہوگئے یعنی جس سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گندا محسوس کر کے گرا دیا جائے۔[2]

مطلب یہ ہے کہ سالن میں مکھی پڑ جائے اسے گرا نہیں دینا چاہیے۔

۱۲۷۵۵-ابومحمد طلحہ، ابوعبداللہ الرحمٰن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ دار والے دن (جس دن عثمانؓ کو گھر ہی میں شہید کیا گیا) عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ قتل صرف چار ہی صورتوں میں واجب ہے اس آدمی کو قتل کرنا واجب ہے جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے یا جو آدمی محض ہونے کے بعد زنا کا ارتکاب کر بیٹھے یا وہ آدمی جو کسی کو قتل کر دے بغیر کسی وجہ کے یا وہ آدمی جو لوط علیہ السلام کی قوم جیسا عمل کرے۔

وکیع متفرد ہیں اور محمد بن قیس وہ اسدی کوفی ہیں اس کی احادیث کو جمع کیا جا سکتا ہے اور ابوعبدالرحمٰن وہ سلمی ہیں۔

۱۲۷۵۶-ابومحمد حسن بن ابراہیم بن عبدالصمد جعفی خزاز، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، وعثمان بن ابی رشید، وکیع، مصعب بن محمد، یعلیٰ بن ابویحییٰ، حضرت فاطمہ بنت حسین، حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سائل کے لیے حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر ہی کیوں نہ سوار ہو کر آئے۔[3]

سفیان ثوری نے مصعب سے حدیث بالا روایت کی ہے۔

۱۲۷۵۷-ابومحمد بن حیان، نوح بن منصور، سلم بن جنادہ، وکیع، شعبہ، محمد بن جحادہ، ابوحازم، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی

۱۔ صحیح البخاری ۸/ ۳۰، وصحیح مسلم. کتاب البر والصلة ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، وفتح الباری ۱۰/ ۵۰۷.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/ ۱۰۶. والتاریخ الکبیر ۱/ ۲۹۲.

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۶۶۵، ۱۶۶۶. ومسند الامام احمد ۱/ ۲۰۱. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۲۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳/ ۱۴۱. وکشف الخفا ۱/ ۱۶۱، ۲/ ۲۱۰ والموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۲۳۶.

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا علم نجات نہیں دے سکتا صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو بھی؟ فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ شعبہ کی حدیث بالا غریب ہے اور وکیع متفرد ہیں۔

۱۲۷۵۸- ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی بن ضرار، ملیح بن وکیع، وکیع، شعبہ، محارب بن دثار، جابر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے آپ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے یا اونٹ ذبح کیا۔

حدیث بالا میں وکیع ''گائے یا اونٹ ذبح کرنے'' کے ذکر میں متفرد ہیں۔

(۴۴۰) عبدالرحمن بن محمد و یحییٰ بن سعید قطان[1]

اولیاء تبع تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن مھدی اور یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔ دونوں حضرات ائمہ حدیث اور حفاظ حدیث ہیں، حقائق دین سے پوری طرح واقف تھے۔ احادیث کے زبردست ناقد تھے اہل بدعت سے انہیں سخت بغض وعداوت تھی، اللہ والوں کی محبت سے سرشار رہتے تھے۔ محمد بن یوسف جنہیں زاہدین کا دولہا کہا گیا ہے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔

۱۲۷۵۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید یشکری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں جن احادیث کو میں سفیان، اعمش کی سند سے روایت کرتا ہوں وہ مجھے ان مرویات سے زیادہ محبوب ہیں جنہیں میں براہ راست اعمش سے روایت کرتا ہوں۔

۱۲۷۶۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابو ولید ہشام بن عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید قطان سے پوچھا: کیا آپ نے حدیث کے اعتبار سے شعبہ جیسا کسی کو دیکھا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنا عرصہ ان کی صحبت میں رہے ہیں؟ جواب دیا بیس سال۔

۱۲۷۶۱- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید نے فرمایا: **ماینبغی فی الحدیث غیر خصلة، ینبغی لصاحب الحدیث ان یکون بیتاً (بیناً) لاحد ویکون یفهم مایقال له وینصر الرجال ثم یتعاهد ذاک** حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی کو بیان کرے اور جو کچھ اسے کہا جارہا ہو وہ سمجھے اور اس معاملے میں آدمیوں کی مدد کرے، پھر اس پر وہ قائم بھی رہے۔

۱۲۷۶۲- محمد بن احمد، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید نے فرمایا: ایک مرتبہ ہشام بن عروۃ نے عبد الرحمٰن بن قاسم کے واسطے سے حدیث بیان کی، کہنے لگے مرد قلندر زمرد قلندر سے روایت کرتا ہے۔

۱۲۷۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگوں پر الفاظ کا تتبع نہ تنگ پڑ جائے چونکہ قرآن مجید کی حرمت بہت بڑی ہے اور اس کی گنجائش ہے کہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا جائے جبکہ معنی ایک ہی ہوں۔

۱۲۷۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبیداللہ بن سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعیدؒ نے فرمایا: جن جن ائمہ کو میں نے پایا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ ایمان قول اور عمل ہے نیز ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

۱۲۷۶۵- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں تقدیر، علم اور کتاب ہمارے نزدیک ایک

---

[1] تهذيب الكمال (۱۳/۳۲۹) وطبقات ابن سعد ۲۹۳/۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۹۸۳. والجرح ۹/ت ۶۲۴. والكاشف ۲۲۷۹/۳. وتهذيب التهذيب ۲۱۶/۱۱.

ہی ہے۔ ایک مرتبہ ان کے بیٹے محمد نے پوچھا اے ابا جان! کیا معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں؟ فرمایا: معاصی بھی تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

۱۲۷۶۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عیسیٰ بن سکن، شاذی بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا: جس نے یہ دعویٰ کیا کہ قل هو الله احد مخلوق ہے وہ زندیق ہے۔ بخدا وہ ایسا ہی ہے۔

۱۲۷۶۷- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان، علی بن عبداللہ، سلیمان ایک مرتبہ یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھے کہنے لگے میں ان سے بڑھ کر خوف خدا سے سرشار کسی آدمی کے پاس نہیں بیٹھا۔

۱۲۷۶۸- محمد بن احمد بن عثمان، علی بن عبداللہ کہتے ہیں یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں۔ موسیٰ صغیر مقام ابراہیم کے پیچھے سر سجدے میں رکھ کر وفات پا گئے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نے اسے دیکھا ہے؟ جواب دیا میں مکہ میں تھا لوگ کہہ رہے تھے کہ اس کی موت سجدے میں ہوئی ہے۔

۱۲۷۶۹- اسحاق بن احمد ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابوحواری، احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عراق میں تین آدمی معتبر ہیں۔ یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مھدی اور وکیع بن جراح رحمہم اللہ تعالیٰ۔

۱۲۷۷۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن علی بن حسن، عمرو بن علی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید جب خاموش ہو کر پھر بولتے ان کا تکیہ کلام ''نحیی ونمیت والینا المصیر'' ہوتا تھا میں نے انہیں مرض وفات میں کہا: ''ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دیں گے، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیماری کو میرے لئے پسند کیا ہے میں بھی اسے اللہ کی خاطر پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۷۱- احمد بن اسحاق، عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، علی بن عبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحییٰ بن سعید کے پاس تھے جب وہ مسجد سے نکلے، ہم بھی ان کے ساتھ نکل پڑے جب وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ کر کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اتنے میں روبی ہم تک پہنچ گئے جب یحییٰ نے انہیں دیکھا کہنے لگے داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم اندر داخل ہو گئے روبی سے کہنے لگے مجھے کوئی سورت سناؤ، روبی حٰم الدخان پڑھنے لگے، جب انہوں نے قرأت شروع کی میں نے یحییٰ بن سعید قطان کی طرف دیکھا تو ان کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا حتیٰ کہ جب آیت کریمہ ''ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین'' بے شک فیصلہ کا دن ان کا وقت مقررہ ہے، پر پہنچے تو یحییٰ غشی کھا کر گر پڑے سینہ اوپر اٹھا لیا اور کمان کی طرح ٹیڑھے ہو گئے دروازہ قریب ہی تھا تڑپتے تڑپتے دروازے تک پہنچ گئے اور جسم سے خون بہنے لگا۔ پھر کافی دیر کے بعد انہیں افاقہ ہوا پھر ہم ان کے پاس گئے اور وہ اپنے بستر پر سوئے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے ''ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین''، علی کہتے ہیں یہی زخم ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوا رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مسانید یحییٰ بن سعید قطانؒ

یحییٰ بن سعیدؒ نے چوٹی کے ائمہ، اپنے اپنے علاقوں کے آفتابوں اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے احادیث روایت کی ہیں تاہم چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۲۷۷۲- ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن اسماعیل، مسدد و علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابوسعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی، چنانچہ آدمی واپس لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی، پھر آیا اور سلام کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر لوٹ گیا اور اس نے ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی وہ پھر آیا اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، واپس لوٹ جاؤ اور نماز پڑھو بے شک تم نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا اور اس نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر وہ کہنے لگا بخدا! مجھے اس سے اچھی نماز نہیں آتی مجھے سکھلا دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر آسانی سے جتنا قرآن پڑھ سکو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو اور پھر اعتدال سے رکوع سے اوپر کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر ایسے ہی اپنی ساری کی ساری نماز میں کرو۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے دراوردی اور ابو اسامہ نے بھی روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۳- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال، حسن، جمال اور دین کی وجہ سے۔ دین والی میں اپنی کامیابی سمجھو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔[1]

یحییٰ بن سعید کی حدیث بالا صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۴- ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبید اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، ابو سعید، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا کون ہے؟ ارشاد فرمایا: لوگوں میں جو سب سے زیادہ تقویٰ اللہ کے لیے اختیار کرنے والا ہو وہ سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں ارشاد فرمایا: یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ ابن خلیل اللہ سب سے زیادہ عزت و شرافت والے ہیں صحابہ کرام نے کہا: ہم اس کے بارے میں بھی آپ سے سوال نہیں کر رہے ہیں فرمایا: کیا تم معادن عرب (عرب کے خاندانوں اور قبیلوں) کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ پس جو جاہلیت میں سب سے زیادہ عزت و شرافت والا تھا وہ اسلام میں بھی عزت و شرافت والا ہے اس وقت کہ جب وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے۔[2]

۱۲۷۷۵- ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عثمان بن غیاث، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر و حمید بن عبد الرحمٰن حمیری، دونوں کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے ان سے تقدیر اور قدریہ کے بارے میں تذکرہ کیا گیا فرمایا: جب تم ان کے پاس واپس لوٹ کر جاؤ تو ان سے کہو کہ ابن عمر تم سے بری الذمہ ہے اور تم اس سے بری الذمہ ہو (انہوں نے تین مرتبہ یہی کلمات دہرائے) پھر فرمایا مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ (صحابہ کرام کے ساتھ) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت آدمی خوبصورت بالوں والا چلتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ سفید کپڑوں میں ملبوس تھا لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اسے کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی ظاہری حالت سے مسافر معلوم ہوتا تھا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے پاس آ سکتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، چنانچہ وہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اپنے گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا کر رکھ دیے اور اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لئے کہنے لگا اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ دو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اس آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم اللہ پر اس کے ملائکہ پر، جنت و دوزخ پر، بعثت بعد الموت اور ساری کی ساری

۱۔ صحیح البخاری ۹/۷، وصحیح مسلم، کتاب الرضاع ۵۳. وفتح الباری ۹/۱۳۲.

۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۷۰. ۲۱۷. وصحیح مسلم، کتاب الفضائل ۴۴، ۴۸، والبر والصلة ۴۹.

تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے ہو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس آدمی نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی؟ ارشاد فرمایا: جس سے سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ قیامت کے متعلق نہیں جانتا ہے اس نے پوچھا قیامت کی علامتیں کیا کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب ننگے پاؤں ننگے بدن تنگدست بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتوں میں باہمی فخر کر کے رہنے لگ جائیں اور لونڈیاں اپنے مالکوں کو جنم دیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ آدمی چلا گیا، اس کو تلاش کرنے کے لیے آواز بلند کی۔ چنانچہ صحابہ کرام نے اسے بہت تلاش کیا مگر انہیں کہیں نہ ملا۔ پھر عمرؓ دو یا تین دن ٹھہرے رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا آپ جانتے ہیں یہ سائل کون تھا؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ جبرئیل تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ اس چیز کے متعلق جو گزر چکی یا آئندہ جو آئے گی؟ ارشاد فرمایا: اس چیز میں ہے جو گزر چکی ہے (یعنی سب کچھ لکھ دیا جا چکا ہے) ایک اور آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ! ہمارا عمل کس کھاتے میں ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جنت کے لئے جنت والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں اور اہل نار کے لئے دوزخ والے اعمال آسان کر دیئے جاتے ہیں، یحییٰ بن سعید احمد بن حنبل نے کہا: حدیث اس طرح ہے جس طرح تم نے پڑھ کر سنائی ہے۔[1]

یہ حدیث ثابت ہے امام مسلم نے بھی روایت کی ہے اور انہوں نے محمد بن حاتم، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے لیکن عزیز کی سند سے حدیث بالا عزیز ہے۔

۱۲۷۷۶-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، سفیان و شعبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن عبیدہ، ابوعبدالرحمن، عثمان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ یہ حدیث صحیح ثابت متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۷-محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، شعبہ، منصور، ربعی، علی رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میری طرف سے کوئی بات منسوب کر کے) مجھ پر جھوٹ مت بولو پس جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۷۸-محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، محمد بن منکدر، معلیٰ بن عبدالرحمن تیمی، عبدالرحمن تیمی کہتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور ہم حالت احرام میں تھے انہیں ایک شکار ہدیہ کیا گیا لیکن طلحہ سو رہے تھے۔ چنانچہ ہم میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے کھانے سے احتراز کیا بعد میں جب طلحہ بیدار ہوئے انہوں نے کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے (ہدیہ کا شکار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کھایا ہے۔

یہ حدیث صحیح ثابت ہے امام مسلم نے ابوحنیفہ، یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۷۹-محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں عربوں میں سب سے پہلا آدمی ہوں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے رستے میں تیر مارا بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی حالت میں بھی جہاد کیا ہے کہ ہمارے پاس کھانے کو درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا، حتیٰ کہ ہم میں سے جب کوئی پاخانہ کرتا تو اس کا پاخانہ بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس میں خلط والی بات بالکل نہیں ہوتی تھی پھر بنو اسد مجھے اسلام پر عار

---

[1] صحيح البخاري ٦/١٤٣، وفتح الباري ٨/٥١٣.

دلارہے ہیں تب تو میں رسوا ہو جاتا اور میرا عمل بھی بگڑ جاتا۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۰- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ہشام بن عروہ، عروہ بن زبیر، سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت کے برابر بھی ظلم کر کے (کسی دوسرے کی) زمین چھینی قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈال کر سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔ یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

۱۲۷۸۱- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ابراہیم بن میمون، سعید بن ضمرہ بن جندب، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری بات ارشاد فرمائی وہ یہ ہے کہ اہل حجاز کے یہودیوں اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور خوب سمجھ لو لوگوں میں بدترین وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔

ابراہیم بن سعد متفرد ہیں۔

۱۲۷۸۲- حبیب بن حسن، قاضی یوسف بن یعقوب، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالعزیز بن ابی داؤد، اہل طائف کا ایک آدمی غیلان بن شرجیل، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے متعلق تمہارے اوپر ہرگز غالب نہ ہوں گے چونکہ کتاب اللہ میں اس نماز کا نام عشاء ہے اور عرب اسے عتمہ کا نام دیتے ہیں ان کے صوت کے قریب ہونے کی وجہ سے۔[1]

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ہم نے صرف اسی اسناد سے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۳- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، حسین معلم، عمرو بن شعیب، سلیمان، مولیٰ میمونہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کیا آپ نماز نہیں پڑھتے؟ جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک دن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو۔

۱۲۷۸۴- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن عمار، قاسم، عائشہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

قاسم کی حدیث بالا غریب ہے اور میرے علم کے مطابق صرف عبدالرحمٰن بن عمار نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۵- حبیب بن حسن، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو، ابوسلمہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔[2]

محمد بن عمرو سے بہت سارے لوگوں نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

۱۲۷۸۶- ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، مسدد، "ح" حبیب بن حسن، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، (دونوں) یحییٰ بن سعید، ابویونس، عمرو بن دینار، کریب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انہیں رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں آکر ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے برابر لا کھڑا کر دیا، پھر میں نے سلام پھیرا اور یہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۱۰، ۱۹، والسنن الكبرى للبيهقي ۱/۳۷۲. وصحيح ابن خزيمة ۳۴۱. ومجمع الزوائد ۱/۳۱۴.

۲۔ صحيح البخاري ۲/۵، ۳/۴۰، ۹/۱۰۲. وصحيح مسلم كتاب الطهارة باب ۱۵. وفتح الباري ۲/۳۷۴، ۴/۱۵۹، ۱۳/۲۲۴.

نماز ختم کردی آپ نے ارشادفرمایا: تجھے کیا ہوا؟ میں تمہیں اپنے برابر کرنا چاہتا ہوں اور تم ہو کہ بیٹھ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ آپ کے برابر میں کھڑا ہو، حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں علم وفقہ میں ترقی عطا فرمائے۔

حدیث میں مذکور یونس وہ حاتم بن ابی صغیرہ قشیری ہیں۔

۱۲۷۸۷- ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ، ابوعامر، ضراز، ابویزید مدنی، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فرمایا جوان کے پیچھے صبح سے پہلے نماز پڑھ رہا تھا کیا تم صبح کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟

حدیث میں مذکور ابوعامر کا نام صالح بن رستم ہے۔

۱۲۷۸۸- ابوعلی محمد بن احمد، حسن بن عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، یحییٰ بن صعید، جندب بن شھاب، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ تبوک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں میں اس آدمی کی مانند کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا جاتا ہے اور لوگوں کی برائیوں سے کنارہ کش ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے آدمی کی مانند بھی کوئی نہیں جو اپنے مال کے ساتھ مہمان کی خدمت خاطر کرتا ہے اور اس کا حق اسے دیتا ہے۔[1]

۱۲۷۸۹- محمد بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، اوزاعی، زھری، عبیداللہ بن عبیداللہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پینے کے بعد کلی کی اور پھر ارشاد فرمایا: بے شک دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

۱۲۷۹۰- محمد بن عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، عبید بن اخنس، ابن ابی ملیکہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں ایک متکبر ٹانگیں کھول کھول کر چلنے والے کالے سیاہ آدمی کو دیکھ رہا ہوں جو کہ بیت اللہ کی ایک ایک اینٹ توڑ ڈالے گا۔[2]

۱۲۷۹۱- محمد بن احمد بن حسن حرانی، علی بن عبداللہ مدینی، یحییٰ بن سعید، عبدالحمید بن جعفر، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر فجر کے وقت دو دعاؤں کی اجازت دی جاتی ہے کہ یا اللہ! بے شک تو نے مجھے اس آدمی کے سپرد کر دیا ہے جس کے سپرد تو نے مجھے کر دیا ہے۔ مجھے اس کے مال اور اہل سب سے زیادہ اس کے لیے محبوب بنادے اور جو اس کے مال واہل سے محبت کرے ان سے بھی مجھے اس کے لیے زیادہ محبوب بنادے۔[3]

۱۲۷۹۲- محمد بن احمد، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اعمش، زید بن وھب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے ہر ایک کی خلق کو اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

۱۲۷۹۳- محمد بن احمد، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید، اشعث بن عبدالملک، حسن بن عبدالرحمٰن، سمرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند

---

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۱۱.

[2] مسند الامام أحمد ۱/۲۲۸. وکنز العمال ۳۴۶۷۳.

[3] سنن النسائی ۶/۲۲۳. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۶/۳۳۰. والمستدرک ۲/۹۲. والترغیب والترهیب ۲/۲۶۲.

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم امارت کا سوال نہ کرو چونکہ اگر تمہیں امارت بن مانگے مل گئی اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم نے کسی کام کی قسم اٹھا رکھی ہو اور تم اس کے خلاف میں بہتری سمجھو تو (قسم توڑ ڈالو اور) وہ بجالاؤ جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔[1]

۱۲۷۹۴- ابوعلی، ابوشعیب، علی بن عبداللہ، یحییٰ، شعبہ، قتادہ، جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت، حائضہ اور کتا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔[2]

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں اس حدیث کو موقوف سمجھتا ہوں۔

۱۲۷۹۵- حبیب بن حسن بن داؤد، یوسف بن داؤد، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، طلحہ بن یحییٰ، عبداللہ بن فروخ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک عورت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگی: میرے میاں میرا بوسہ لے لیتے ہیں حالانکہ ہم دونوں بحالت روزہ ہوتے ہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرا بوسہ لے لیتے تھے حالانکہ میں بھی روزہ میں ہوتی تھی اور وہ بھی۔

۱۲۷۹۶- حبیب، یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرو کہ آج یوم عاشورا ہے سو جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے پینے سے پرہیز کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔[3]

۱۲۷۹۷- حبیب، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، مجالد، ابوالوداک، ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دو دن کے روزے مت رکھو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے۔

۱۲۷۹۸- حبیب بن حسن، یوسف، مسدد، یحییٰ بن سعید، قطرب، یحییٰ بن سالم، موسیٰ بن طلحہ، ابوذر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۷۹۹- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان، سعید بن ابی سعید، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور جو پاکدامنی کے ارادے سے نکاح کرنا چاہتا ہو اور وہ مکاتب جو (بدل کتابت کی) ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو۔

۱۲۸۰۰- احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، وائل بن داؤد، محمد بن سعد، سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں خوش بختی سے ہیں اور چار چیزیں بدبختی سے، بری بیوی، برا پڑوسی، گھر کی تنگی اور بری سواری بدبختی میں سے ہیں، اور خوش بختی میں سے نیک بیوی، نیک پڑوسی، اچھی سواری اور گھر کی وسعت ہیں۔

۱۲۸۰۱- ابوعباس احمد بن محمد بن یوسف، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہؓ کے ساتھ شادی کی۔

۱۲۸۰۲- احمد بن محمد، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، یحییٰ بن سعید، عوف، خلاس، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے کھانا خراب نہ ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں کوئی عورت اپنے خاوند پر مہربان نہ ہوتی۔[4]

۱۔ فتح الباری ۱۱/۶۱۱. ۱۳/۶۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۲۹۹. ومشكاة المصابيح ۷۷۸.

۳۔ صحيح البخاري ۹/۱۱۱.   ۴۔ صحيح البخاري ۴/۱۶۱. ۱۸۷. وصحيح مسلم، كتاب الرضاع باب ۱۹.

۱۲۸۰۳- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن خلاد، یحییٰ، عوف، خلاس، محمد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں میں سے ایک نوجوان آدمی تھا جو عمدہ جوڑا پہن کر فخر میں متکبرانہ چال میں چلتا تھا اسے زمین نگل گئی سو وہ تا قیامت زمین میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔[1]

۱۲۸۰۴- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، یحییٰ بن سعید، ربیع بن مسلم، محمد بن زیاد، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

۱۲۸۰۵- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، عمران بن مسلم قصیر، حسن، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت کی تھی سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی، جمعہ کے دن غسل کرنے کی اور ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے کی۔

۱۲۸۰۶- ابوعمرو، حسن، محمد بن خلاد، یحییٰ، زکریا بن ابی زائدہ، عامر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رھن رکھے ہوئے جانور کا دودھ اس پر کیے گئے خرچے کے بدلے میں پیا جا سکتا ہے اور مرھون جانور پر کیے ہوئے خرچے کے بدلے میں سوار بھی ہوا جا سکتا ہے۔[2]

۱۲۸۰۷- ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید، محمد بن عجلان سمی، ابو صالح، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی آواز دھیمی کر لیتے تھے اور منہ مبارک پر ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے تھے۔

۱۲۸۰۸- احمد بن عبیداللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم بن زیاد، سھل بن زنجلہ، یحییٰ بن سعید قطان، ابن ابی لیلیٰ اپنے بھائی اور اپنے والد ابو لیلیٰ کے سلسلہ سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے وہ ''الحمد لله'' کہے اور اس کے جواب میں ''یرحمک الله'' کہا جائے اور چھینک والا پھر کہے ''یهدیکم الله ویصلح بالکم''۔

۱۲۸۰۹- ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سوار خطیب قصری، محمد بن جعفر بن رمیس، حفص بن عمر ربالی، یحییٰ بن سعید، نوفل بن مسعود کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے۔ ہم نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث سنائیے کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے تین چیزیں جس میں ہوں گی اسے جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا ہے اور جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اللہ پر ایمان، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسے کفر میں دوبارہ لوٹنے سے بدر جہا محبوب ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے اور آگ اسے جلا دے۔[3]

۱۲۸۱۰- حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن فضل حربی، عمرو بن علی، یحییٰ بن سعید، مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی اونٹنی کو باندھ لوں اور توکل کروں یا اسے آزاد چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ ارشاد فرمایا: اونٹنی کو باندھ کر رکھو اور توکل کرو۔[4]

۱۲۸۱۱- ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، مقدمی، محمد بن خلاد، یحییٰ بن سعید، حسین بن ذکوان، ابن بریدہ، عمران بن حصینؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

---

[1] الترغيب والترهيب ۳/۵۶۸. [2] مسند الامام أحمد ۲/۴۷۲.

[3] مجمع الزوائد ۱/۵۵. وكنز العمال ۴۳۳۳. [4] صحيح ابن حبان ۲۵۴۹، وفتح الباري ۱۰/۲۱۲. كشف الخفا ۱/۱۶۱.

کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر نماز پڑھی اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے لیٹ کر نماز پڑھی اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے نصف اجر کے برابر ثواب ملے گا۔

۱۲۸۱۲-محمد بن احمد، ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اپنی قوم میں اعلان کرو کہ جس نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن کھانے سے رکا رہے اور جس نے کچھ نہ کھایا ہو وہ بھی نہ کھائے (اور روزہ رکھے) چونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔

۱۲۸۱۳-ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن سعید، یزید بن ابی عبیدہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنو اسلم کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ تیر مارنے میں باہمی مقابلہ کر رہے تھے ارشاد فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر مارو چونکہ تمہارا باپ بھی تیر مارا کرتا تھا اور ایک فریق کے بارے میں فرمایا: میں فلاں قبیلے کے ساتھ ہوں، چنانچہ لوگوں نے تیر مارنے سے اپنے ہاتھ روک لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم کیوں رک گئے؟ لوگ کہنے لگے: ہم کیسے تیر ماریں جبکہ آپ فلاں قبیلے کے ساتھ ہیں، ارشاد فرمایا: تم سب تیر مارو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۲۸۱۴-ابواحمد، ابوخلیفہ، مسدد، یحییٰ بن مسدد، یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوضمرہ، زھدم بن مضرب، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد آئیں گے، عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے نہیں پتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ارشاد فرمایا: (پھر) ایسے لوگ آئیں گے جو منتیں تو مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے، خیانت کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائیگا وہ خود گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائیگا اور ان میں موٹاپا پھیل جائیگا۔[1]

۱۲۸۱۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سعید، حجاج بن صواف، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ بن ابی قتادہ، وابوسلمہ، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے (یا اقامت کہی جاوے) تم کھڑے مت ہو حتیٰ کہ مجھے نہ دیکھ لو۔[2]

۱۲۸۱۶-ابراہیم، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبیداللہ بن اخنس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیٹھ کر (نفلی) نماز پڑھ لیتے تھے۔

۱۲۸۱۷-سلیمان بن احمد، علی معمری، خلف بن سالم، یحییٰ بن سعید، شعبہ، مبشر بن ابی ملیح، ابوملیح، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس پر سو آدمی نماز (جنازہ) پڑھ لیں مگر اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔[3]

ختم شد

حصہ ہشتم حلیۃ الاولیاء

۱۔ صحیح البخاری ۳/۲۲۴، ۸/۱۱۳، ۱۷۱، وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ ۲۱۴، وفتح الباری ۵/۲۵۸، ۱۱/۲۴۴، ۵۵۸۰۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۶۔ وفتح الباری ۲/۱۱۹، ۱۲۰۔

۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۵۷۔ والترغیب والترھیب ۴/۳۴۳۔

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ ونصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ وطلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk
E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsollr.com

